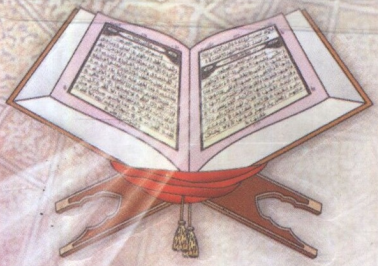

قد افلح من زکٰھا وقد خاب من دسّٰھا

القرآن

شئ عجیب

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر غلام نبی طارق حفظہ اللہ

NOMANI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کتاب نمبر ——— جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)

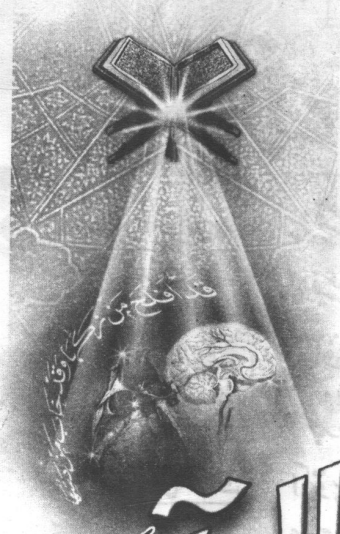

www.KitaboSunnat.com

القرآن شئ عجیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

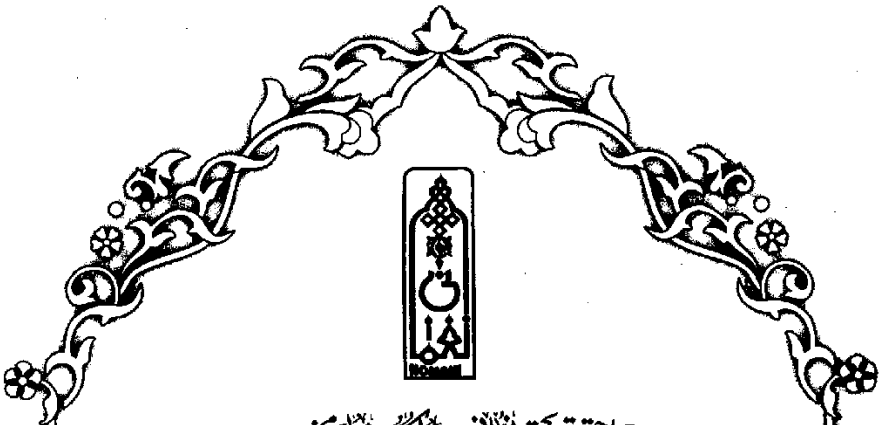

جملہ حقوق بحق نعمانی کتب خانہ محفوظ ہیں

نام کتاب

القرآن شئ عجیب

تالیف	پروفیسر غلام نبی طارق
نظر ثانی	پروفیسر عبدالجبار
پروف ریڈنگ	حافظ محمد انور
ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ	امجد خلیل
تاریخ اشاعت	اکتوبر ۲۰۰۵ء
مطبوعہ	علی آصف پرنٹرز لاہور
ناشر	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

COPY RIGHT *(All rights reserved)*

Exclusive rights by Nomani Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 7321865
E-Mail: nomania2000@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القرآن شئ عجیب

تالیف

پروفیسر غلام نبی طارق حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
7321865

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

قرآن مجید، اللہ کریم کا کلام، انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر وحی کے ذریعے نازل فرمایا اور خاتم المرسلین کو رحمت اللعالمین کا منصب عطا فرما کے آپ ﷺ کے قول و فعل کو اُسوۂ حسنہ قرار دیا۔ انبیاء کے سردارؐ نے خود اس ضابطہ حیات کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

قرآن مجید کی معجزانہ شان اس کی آیات مقدسہ کی معنوی گہرائی اور ان کے بیان کا سرمدی ترنم اپنے اندر ایسی تاثیر رکھتا ہے جسے شفاء الناس فرمایا گیا ہے۔ آج اکیسویں صدی کی بیمار انسانیت کو اسی شفاء، اسی ہدایت اور اسی رحمت کی طلب ہے اور پھر مسلمانوں کے لیے تو اس چشمہ فیض کی طرف رجوع اشد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب ''القرآن شیءٌ عجیب'' تفکر قرآن حکیم کے سلسلہ میں لاتعداد کوششوں میں سے ایک کوشش ہے۔ جسے محترم جناب پروفیسر غلام نبی طارق نے شب و روز محنت سے مرتب کیا ہے۔ موصوف عرصہ دراز سے شعبہ تعلیم و تدریس سے منسلک رہے ہیں اور کتاب کے موضوع سے خاص شغف کی وجہ سے گہری نظر رکھتے ہیں۔

الحمد للہ عرصہ 50 سال سے نعمانی کتب خانہ لاہور، کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں کئی اہم دینی کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے ہمیں اُمید ہے کہ علوم قرآن پر ہماری یہ پیشکش بھی یقیناً اپنے قارئین میں قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی، اور مصنف و کارکنان ادارہ کے لیے باعث اجر و ثواب اور صدقہ جاریہ بنے گی۔

آپ کی دعاؤں اور قیمتی مشوروں کا طالب

محمد ضیاء الحق نعمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب

القرآن شئ عجیب

تالیف	پروفیسر غلام نبی طارق
نظر ثانی	پروفیسر عبدالجبار
پروف ریڈنگ	حافظ محمد انور
ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ	امجد خلیل
مطبوعہ	علی آصف پرنٹرز لاہور
ناشر	نعمانی کتب خانہ

ایڈیشن اول	ایڈیشن دوم	قیمت
اکتوبر ۲۰۰۵ء	نومبر ۲۰۰۸ء	500/- روپے

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 7321865
E-Mail: nomania2000@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسنِ ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حُسنِ ترتیب	
	حرف اوّل	15
	انتساب	19
	پیش لفظ	21
	نفس محرکہ (Psychomotor) کے اجزاء	24
	نفسِ انسانی کی خصوصیات	30
	مقدمہ	39
	قرآن ایک عجیب چیز ہے؟	54
	الجزالاوّل	
	نفس محرکہ (Psychomotor) کے اجزاء کی بحث	55
1۔	نفس (Psychomotor)	57
1۔	نفس کا انجن (Psychomotor)	57
2۔	انسانی نفس (Psychomotor)	59
2۔	فؤاد أفئدة (دل ودماغ)	75
3۔	قلب	78
4۔	العقل (M:nd)	85
5۔	نفس اور روح	89
6۔	ألفقه اور الفهم	90
7۔	لُبّ	94
8۔	اَلسَّمْعُ	98
9۔	بصارت	115
10۔	رِؤية	123
	أَسْمَاءُ الْقُرْآن	130
13۔	تخلیق انسانی کے تین مراحل	139
14۔	روح الانسان	142
	مسیح ابن مریمؑ کا بیان	149
15۔	جسم الانسان	150
16۔	الشعور	159
17۔	النظر	161
	الجزالثانی	
	نفس انسانی (Human Attitudes) کے رویّے	173
1۔	الایمان	173
	اللہ اہل ایمان کا محافظ ہے	176
2۔	اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ	185

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
3-	اَلْمُخْلِصُون	191
4-	التَّقْوٰی (God-Conscious)...	193
5-	اَلْخُشُوْعُ	200
6-	اَلْخَشْيَةُ	202
7-	تزکیہ نفس	204
	نفس انسانی کے محرکات	211
	فلسفہ خودی	215
1-	اطاعت الٰہی	216
2-	ضبط نفس	216
3-	نیابت الٰہی	216
	اقبال اور مرد مومن	216
	اقبال اور تصوف	216
8-	اَلْوَلِيُّ ج اَوْلِيَآء	217
	ولی کا مفہوم کب بدلا؟	219
	صوفیانہ فلسفہ	219
	ایمان نور ہے	243
	پہلا غلط خیال	244
	دوسرا غلط خیال	245
	اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان ..	246
9-	الشرک	246
10-	کافر	253
11-	اَلْمُنَافِقُوْنَ	258
	منافقین کا بیان	258
12-	اَلْاٰبَآءُ	262
13-	اَلْاَتِيَانُ	264
14-	الایثار	266
15-	اثم	266
16-	اَلْبِرُّ	268
17-	اَلاَجْرُ وَالْاُجْرَةُ	269
18-	اَلْاَجَلُ	270
19-	اخذ یا خذ	271
20-	اَلتَّاْخِيْر	272
21-	اَلْاَدَاءُ	273
22-	الاَدَاءُ	273
23-	اَلْاَذَنُ	275
24-	الاذٰی	276
25-	اَلْاَسْرُ	276
26-	الاسف	277
27-	الْاَشَرُّ	278
28-	اَلْاُفُّ	279
29-	اَلاِفْكُ	280
30-	اَلْاَكْلُ	281

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
31-	بَؤُسَ	282
32-	البَحْسُ	283
33-	التِلاَوَةُ	284
34-	تمام الشئ	285
35-	التّوبُ	286
36-	اَلثَّباتُ	288
37-	تَخُنَ الشَّيءُ	289
38-	الثَّقْفُ	290
39-	اَثَارُو الاَرْضَ	291
40-	جَبْرٌ	292
41-	جحدا	293
42-	الجد	294
43-	اَلْجِدَالُ	295
44-	اَلْجَدُّ	296
45-	اَلْجَزَعُ	297
46-	اَلْجَزَاءُ	297
47-	الجس	298
48-	جَعَلَ	299
49-	الجمعُ	300
50-	الأجتناب	301
51-	اَلْجَهْدُ	302
52-	اَلْجَهْرُ	303
53-	اَلْجَهْلُ	304
54-	اَلْمَحَبَّةُ	306
55-	الحَبْطُ	307
56-	اَلْحَج	308
57-	الحَذْرُ	309
58-	اَلْحَرْبُ	310
59-	اَلْحَرْثُ	311
60-	أَلْحَرِجَ	312
61-	بَسَطَ	314
62-	المباشَرَةُ	315
63-	اَلْبَطَرُ	316
64-	اَلْبَطْشُ	317
65-	اَلْبَاطِل	317
66-	اَلْبُطُوُّ	318
67-	البَعْثُ	319
68-	اَلْبُغْضُ	321
69-	اَلْبَغْيُ	322
70-	بَكَى- يَبْكِى	324
71-	الأبلاس	325
72-	البلاغ	326

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
73۔	بناء ا	327
74۔	اَلْبُهْتَان	328
75۔	اَلبَهْجَة	329
76۔	البَيْعُ	330
77۔	تَبِعَهٗ	332
78۔	تجارَةً	333
79۔	اخذ	333
80۔	التَّرَفَةُ	334
81۔	اَلْخَبِيْثُ	335
82۔	اَلْخَبر	336
83۔	اَلحَوْلُ	337
84۔	الخَبْثُ	338
85۔	الحورُ	339
86۔	الحائط	341
87۔	الحَاجَةُ	342
88۔	اَلحَوْذُ	343
89۔	الحَمْلُ	344
90۔	اَلْحِنِيْنُ	345
91۔	الحَنَفُ	346
92۔	اَلْحِلْمُ	346
93۔	اَلْحَمْدُلِلّٰهِ	348
94۔	حَكَمَ	248
95۔	الحلْفُ	349
96۔	اَلْحَطْمُ	350
97۔	اَلْحِفْظُ	351
98۔	الأُحْصَاءُ	354
99۔	اَلْحَضْرُ	355
100۔	الحسَنُ	356
101۔	اَلْحِسَابُ	358
102۔	الحَسَدُ	359
103۔	اَحْرَق	360
104۔	تَحَرَّكَ	362
105۔	الحُزْنُ	362
106۔	اَلْحِرْصُ	363
107۔	اَلتَّحْرِيْض	364
108۔	اَلْخَبْطُ	265
109۔	اَلْخَبْلُ	366
110۔	اَلْخَتْمُ	367
111۔	أَضَلَّهُ اللّٰه	368
112۔	اَلْخِدْعُ	369
113۔	خَرِبَ الْمَكَانُ خَرَابًا	370
114۔	خُرُوْجُ	371

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
115-	اَلْخَرْقُ	372
116-	خَزِیَ	373
117-	اَلْخُسْرَان	374
118-	اَلْخشوع	375
119-	اَلْخَشْیَۃُ	376
120-	اَلْتَخْصِیْصُ	378
121-	اَلْخَصْمُ	379
122-	اَلْخَضُوْع	380
123-	اَلْخَطَاءُ	380
124-	اَلْخَطْبُ	381
125-	خَطِفَ	382
126-	اَلْخَفْتُ	383
127-	خَفِیَ	384
128-	اخلاص	386
129-	الخلط	387
130-	اَلْخَلْعُ	387
131-	اَلْخَوْضُ	388
132-	الخوف	389
133-	اَلْخَیَانَۃُ	390
134-	الخیبۃ	391
135-	الخیر	392
136-	الخیال	393
137-	الداب	395
138-	الدب	396
139-	دبر	397
140-	الدخول	398
141-	درس	399
142-	الدرایۃ	400
143-	الدعاء	401
144-	الدفع	402
145-	اَلتَّدمِیْر	403
146-	اَلدُّنُوّ	405
147-	اَلذَّبْحُ	410
148-	اَلذِّکْرُ	411
149-	الذَّوْقُ	412
150-	اَلذُّلُّ	413
151-	اَلتَّرَبُّصُ	415
152-	رَبْطُ الْفَرَسُ	416
153-	اَلرُّخَاء	417
154-	اَلرُّدُّ	418
155-	اَلرِّسْلُ	419
156-	اَلرَّصَدُ	420

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
157-	رَضِیَ	421
158-	اَلرَّفْعُ	423
159-	اَلرَّمْیُ	425
160-	اَلرُّوْحُ وَالرُّوْحُ	426
161-	اَلرَّوْدُ	427
162-	رَاٰنِیْ كَذَاوَاَرَانِیْ	428
163-	اَلزَّرْعُ	429
164-	اَلزِّیَادَةُ	430
165-	اَلزَّیْغُ	431
166-	اَلزِّیْنَةُ	432
167-	اَلسُّجُوْدُ	434
168-	اَلسَّحَرُ	435
169-	اَلتَّسْخِیْرُ	436
170-	اَلسَّخْطُ وَالسَّخَطُ	437
171-	اَلْاَسْرَارُ	438
172-	اَلسُّرْعَةُ	439
173-	اَلسَّرَفُ	441
174-	اَلسَّعْیُ	442
175-	اَلسُّوْءُ	443
176-	اَلسُّكُوْتُ	445
177-	اَلسُّكْرُ	445
178-	اَلسَّلْبُ	446
179-	اَلسُّلُوْكُ	447
180-	اَلسَّیْرُ	448
181-	اَلشُّحُّ	449
182-	اَلسِّرُّ	451
183-	اَلشُّرْبُ	452
184-	اَلسَّكُّ	453
185-	اَلشُّكْرُ	455
186-	اَلشَّكْوٰی	456
187-	اَلْمَشْهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ	457
188-	اَلشَّهْوَةُ	459
189-	اَلصَّبْرُ	460
190-	اَلصَّدُوْدُ وَالصَّدُّ	461
191-	اَلْاِصْرَارُ	462
192-	اَلصَّلٰوةُ	464
193-	اَلصُّنْعُ	465
194-	اَلصَّوْمُ	467
195-	اَلضِّحْكُ	468
196-	اَلضَّرْبُ	469
197-	اَلضَّلَالُ	471
198-	اَلطَّرْدُ	472

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
199۔	اَلطَّعْمُ	473
200۔	طَغْوَتُ وَطَغَيْتُ	475
201۔	اَلطَّمْعُ	476
202۔	اَلطُّمَأْنِيْنَةُ	477
203۔	طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ طُهْرًا وَطَهَارَةً وَطَهُرَتْ	479
204۔	اَلطَّوْعُ	480
205۔	طَابَ	481
206۔	اَلظُّلْمَةُ	482
207۔	اَلظَّنُّ	484
208۔	اَلْعُبُوْدِيَّةُ	485
209۔	اَلْعَجَبُ اور اَلتَّعَجُّبُ	487
210۔	اَلْعَجَلَةُ	488
211۔	عَداوَةٌ ۔ مُعاداةٌ	490
212۔	اَلْعُذْرُ	496
213۔	اَلْاِعْتِزَال	498
214۔	اَلْعَصْرُ	499
215۔	اَلْعَضُّ	499
216۔	اَلْعِفَّةُ	500
217۔	اَلْعَقْدُ	501
218۔	العكوفُ	502
219۔	اَلْعِلْمُ	504
220۔	اَلْعَمَارَةُ	505
221۔	اَلْعَلَانِيَةُ	506
222۔	اَلْمُعَانَتَةُ	508
223۔	اَلْعَنِيْدُ	509
224۔	غَرَرْتُ فُلَانًا	510
225۔	اَلْغَضَبُ	511
226۔	اَلْغَفْلَةُ	512
227۔	اَلْغِلْظَةُ	514
228۔	اَلْغَوْثُ	515
229۔	اَلْغَيْظُ	516
230۔	اَلْفَرَحُ	517
231۔	اَلْفَتْحُ	519
232۔	فَرَطَ يَفْرُطُ	520
233۔	اَلْفَسَادُ	522
234۔	اَلْقَبْضُ	523
235۔	اَلْقَتْرُ	524
236۔	اَلْقَتْلُ	525
237۔	اَلْقَسْوَةُ	529
238۔	اَلْقُنُوْتُ	531
239۔	القضاء	532

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
240۔	القطعُ	533
241۔	القُنُوطُ	534
242۔	القناعَةُ	535
243۔	كَتَمَ وكِتْمَاناً	536
244۔	اَلْكَذِبُ	537
245۔	الكَرْهُ والكُرْهُ	538
246۔	الكَسِبُ	539
247۔	الكُفْرُ	541
248۔	نُمْتُهُ	542
249۔	اللّين	543
250۔	اَلْمَرَحُ	544
251۔	اَلْمَرَضُ	545
252۔	اَلْمِرْيَةُ	546
253۔	اَلْمَسْحُ	547
254۔	اَلْمَقْتُ	549
255۔	اَلْمَنْعُ	550
256۔	اَلْمَكْرُ	551
257۔	اَلنِّدَاءُ	552
258۔	اَلنِّسْيَانُ	554
259۔	اَلنَّصْرُوَالنُّصْرَةُ	555
260۔	اَلنُّصْحُ	556
261۔	نطْقُ	557
262۔	اَلنَّفْخُ	559
263۔	اَلنَّهْيُ	560
264۔	اَلْوَجْلُ	561
265۔	اَلْوُدُّ	562
266۔	اَلْوَسْوَسَةُ	564
267۔	اَلْيَقِيْنُ	565
268۔	اَلْهِدَايَةُ	566
269۔	اَلْيَاسُ	567
270۔	اَلْهَزْل	569
	چند احادیث مبارکہ	573

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اوّل

انسانیت کی حقیقی رہنمائی اور سچی ہدایت کے لیے ہمیشہ دو ہی قسم کے ذرائع کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ ان میں سے ایک خود انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت ہے اور دوسرا وہ الہامی صحائف کا ذخیرہ ہے جو کتب سماوی کی صورت میں رشد و ہدایت کے پیغام کو انسانیت کے سامنے پیش کرتا رہا ہے۔ قرآن مجید اس سلسلہ ہدایت کی آخری اور آج واحد کتاب ہے جو اپنے متن اور تعلیمات کے اعتبار سے محفوظ ہے۔ خلافت صدیقی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قرآن مجید کے متن پر اجماع صحابہ کی ایک تاریخ ساز روایت قائم ہوئی اور اس کی نقول خلافت عثمانی میں مختلف اسلامی مراکز تک پہنچ گئیں۔ خط حیری میں جو قرآنی متن لکھا گیا مابعد کے زمانوں میں کوفی، ثلث، رقاع، محقق، ریحان، تعلیق اور نسخ وغیرہ رسوم خط میں لکھا جاتا رہا۔ رسم عثمانی میں تمام قراءتوں کو ادا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

قرآن مجید کے متن کے ساتھ پھر اس کی تفسیر کا رواج ہوا جو ابتداءً تفسیر ماثورہ اور پھر تفسیر بالرائے کے دبستان قائم ہونے اصول تفسیر اور احکام القرآن کو الگ سے لکھا گیا۔ تراجم قرآن کی روایت شروع ہوئی تو اس کے پہلے مترجم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے سورہ فاتحہ کا ترجمہ پیش کیا۔

گزشتہ چودہ صدیوں میں ایک سو تین زبانوں میں قرآن کے تراجم کیے گئے جن میں سے گزشتہ دو سو سال کے دوران صرف اردو زبان میں قرآن مجید کے ایک ہزار کے قریب ترجمے ہو چکے ہیں۔ تجوید و قراءت پر الگ سے کتابیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھی گئیں۔علوم القرآن کے سلسلے میں علامہ جلال الدین سیوطی نے ''الاتقان فی علوم القرآن'' جیسی کتاب لکھی۔برصغیر میں مولانا عبدالحق حقانی نے ''التبیان فی علوم القرآن'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔فضائل قرآن اور خواص القرآن پر الگ سے کتابیں لکھی گئیں۔مگر ان میں اعجاز القرآن کا موضوع سب سے جدا اور اہم ہے۔

اعجاز القرآن۔علوم القرآن کا سب سے اہم علمی پہلو ہے۔اس سلسلے میں قاضی ابوبکر باقلانی نے اس موضوع پر سب سے پہلے قلم اٹھایا تو بعد کی صدیوں میں اس خاص شعبہ علمی میں سیکڑوں کتابیں لکھی گئیں۔اعجاز القرآن کا ایک اہم پہلو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت سے متعلق ہے۔قرآن مجید کی ادبی اور اسلوبیاتی خوبیوں پر الگ سے کتابیں لکھی گئیں جن میں اس کے فنی محاسن کو بیان کیا گیا۔علوم القرآن کے مباحث میں یہ بحث کئی اعتبار سے اہم ہے۔صاحب کشاف علامہ زمخشری اور شیخ عبدالقاہر جرجانی نے اس موضوع پر بطور خاص معرکے کی کتابیں لکھی ہیں۔ہمارے عہد میں ''رحمۃ اللعالمین ﷺ'' کے مصنف قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ نے اپنی سیرت کی جو معرکۃ الآرا کتاب لکھی ہے اس کی تین جلدوں میں سے ایک بطور خاص خصائص قرآن سے تعلق رکھتی ہے۔اس کتاب کا پیرایہء بیان جہاں ایک طرف قران مجید کے خصائص کو پیش کرتا ہے وہاں تاثیر قرآن کے اعتبار سے لائق مطالعہ لوازمے کو پیش کرتا ہے۔

دورِ حاضر میں قرآن مجید کے مختلف موضوعات کے حوالے سے بیسیوں کتابیں لکھی گئی ہیں۔قرآن اور علم جدید کے فاضل مصنف ڈاکٹر محمد رفیع الدین نے انیسویں اور بیسویں صدی کے بعض ممتاز مفکرین اور فلاسفہ کے افکار و آرا کے مقابل میں قرآن مجید کی حجیت کو جس بصیرت اور حکیمانہ اسلوب میں پیش کیا ہے' یہ ایک معرکے کی کتاب ہے۔پیش نظر رہے کہ قرآن مجید کا حقیقی مخاطب خود حضرت انسان ہے جسے توحید باری تعالیٰ کی معرفت کے لیے قرآنی آیات کا تحفہ دیا گیا ہے۔قرآن مجید کی پانچ سو آیات میں مختلف اسالیب سے حضرت انسان کو خطاب کیا گیا ہے۔

قرآن مجید قیامت کے قیام تک آنے والی انسانیت کے نام ایک مستقل دعوت ہے۔اس میں مادی زندگی کی نسبت ایمانی اور اخلاقی زندگی کے لوازم کے تعمیر و تزکیہ پر توجہ دی گئی ہے۔انسانی روح کی بالیدگی اور پاکیزگی اس کا خاص موضوع ہے۔حقیقتِ نفسِ انسانی کی معرفت اور حکمت پر یہ کتاب مبین بار بار متنوع پہلوؤں سے متوجہ کرتی ہے۔روحانی پالیدگی کے لیے تزکیہ نفس کی ضرورت ہے۔یہی باعث ہے کہ نفس کی تین حالتوں امارہ' لوامہ اور مطمئنہ پر جس قدر گہرائی اور گیرائی کے ساتھ کلام مجید میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ سب فضیلت بشری کے اہم موضوعات ہیں۔تخلیق آدم علیہ السلام کے ساتھ جس بار امانت کو اٹھانے اور سنبھالنے کی بات کی گئی ہے' وہ مستقلاً ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ○ (الاحزاب:72)

''ہم نے یہ امانت آسمانوں' زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی' کسی نے اسے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھا سکیں اور سب اس سے ڈر گئے' پس انسان نے اس کو اٹھالیا' بیشک وہ بہت نادان اور ظالم ہے۔

قرآن مجید نے اس موضوع کے حوالے سے نفس انسانی کے پہلو پر مختلف جہات سے توجہ دلائی ہے۔ تزکیہ نفس کو مقاصد نبوت میں شمار کیا گیا اور اس مقصد کے لیے عبادات اور اذکار مسنونہ کا ایک مستقل نظام پیش کیا گیا۔ تزکیہ نفس کا یہ مضمون معراج انسانیت کے لیے ایک زینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نفس انسانی کی طرف تقویٰ اور فجور دونوں قوتوں کو ودیعت کیا ہے۔ اس امتحان میں شعوری سطح پر فجور سے کیسے نفور اختیار کیا جائے اور قلب سلیم کے لیے تقویٰ کی خاصیت کیسے پیدا کی جائے..... یہ قرآنی موضوعات میں سے سب سے اہم موضوع ہے۔ اس موضوع پر گزشتہ صدیوں میں ایک بہت بڑا لٹریچر تیار ہوا ہے۔ تصوف کی پوری کارگاہ اسی ساز وسامان سے آراستہ نظر آتی ہے۔ فلسفہ وکلام نے بھی اس موضوع کو اپنے لیے مرغوب بنایا ہے۔ مگر علم النفس کی باریکیوں اور لطافتوں نے اس موضوع کو ایک سائنٹیفک منہج عطا کر دی ہے۔ قرآن مجید کی مختلف سورتوں کی سیکڑوں آیات نفسِ انسانی کی ماہیت اور تزکیے پر واضح اشارات کرتی ہیں۔ قرآنی علم النفس کی اس ہیئت وکیفیت کو سینکڑوں مخصوص الفاظ کے پیرائے میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ اگر اس کا جدید علم النفس کے حوالے سے مطالعہ کیا جائے تو اعجاز القرآن کے عجیب پہلو سامنے آتے ہیں۔

پروفیسر غلام نبی طارق صاحب نے مدت العمر قرآن مجید کا علم النفس کے حوالے سے اختصاصی مطالعہ کیا ہے۔ انہیں عربی زبان وادب کے ایک سنجیدہ قاری کی حیثیت سے اس زبان کی لطافت' فصاحت اور بلاغت کا کامل شعور حاصل ہے۔ یہی باعث ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے اس سب سے اہم موضوع پر نکتہ سنجی اور دقیقہ رسی سے کام لیتے ہوئے اس کے تمام تر مطالب کو اس کتاب میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔

ہماری نگاہ میں اس نوعیت کا مطالعہ نہ صرف یہ کہ اردو زبان میں اپنی اوّلیت رکھتا ہے بلکہ عربی زبان میں بھی اس نوعیت کی کوئی ٹھوس علمی کوشش موجود نہیں ہے۔ انہوں نے اس کتاب کو دو مستقل حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں نفس محرکہ (Psychomotor) کے حوالے سے اس موضوع کے مبادیات کو پیش کیا ہے اور پھر دوسرے حصے میں نفس انسانی کے مختلف داعیات اور رویوں کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں فاضل مصنف نے بہت گہرائی اور اعماقِ نظر سے آیات قرآنیہ کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کتاب مبین کے 270 مقامات کے ان مخصوص الفاظ وتراکیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بحث کی ہے جو نفس انسانی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی اس محنت و ریاضت نے قرآن مجید کے ایک ایسے موضوع کی نقاب کشائی کی ہے جو اس سے قبل محض اشارات اور اختصارات کے ساتھ بیان ہوتا رہا ہے مگر یہاں اپنے جملہ علمی امکانات کی شان کے ساتھ موجود ہے۔ کتاب کے آخر میں ذخیرۂ احادیث سے سوا یسی احادیث کو پیش کیا گیا ہے جو نفس انسانی کی ماہیت اور اس کے تزکیے کی مختلف صورتوں کو پیش کرتی ہیں۔

قرآن مجید جس انسانِ مطلوب کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لیے نفس انسانی کے ان محرکات اور داعیات سے باخبر ہونا ضروری ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ اس موضوع پر قاری کے لیے ایک گہری طمانیت کا سامان فراہم کرتا ہے۔ مصنف نے اس میں ایک ایسا علمی اسلوب اختیار کیا ہے جو مطالب کی تفہیم کے لیے ناگزیر ہے۔ متن میں طرز بیان کی سلاست اور شگفتگی موضوع کو بوجھل نہیں ہونے دیتی۔ مجھے یقین ہے کہ اپنے موضوع کی ندرت اور مطالب کی جدت کے باعث اس کتاب کا اہل علم میں خاطر خواہ استقبال کیا جائے گا' قرآنیات کے موضوع پر اس جدید علمی موضوع کا مطالعہ تفہیم قرآن کی نئی جہات کو بے نقاب کرتے ہوئے قرآن فہمی کے ایک نئے اسلوب سے آشنا کرتا ہے۔

میں اس علمی کاوش کی قبولیت کے لیے دعا گو ہوں۔ نعمانی کتب خانہ لاہور نے اس مفید اور علمی کتاب کی پیش کش میں اپنے طباعتی ذوق کا اظہار کیا ہے جس سے یہ علمی کاوش حسن معنی کے ساتھ جمالیاتی ذوق کی تسکین کا سامان بھی فراہم کرتی ہے۔

27 جولائی 2005ء

پروفیسر عبدالجبار شاکر

ڈائریکٹر بیت الحکمت لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

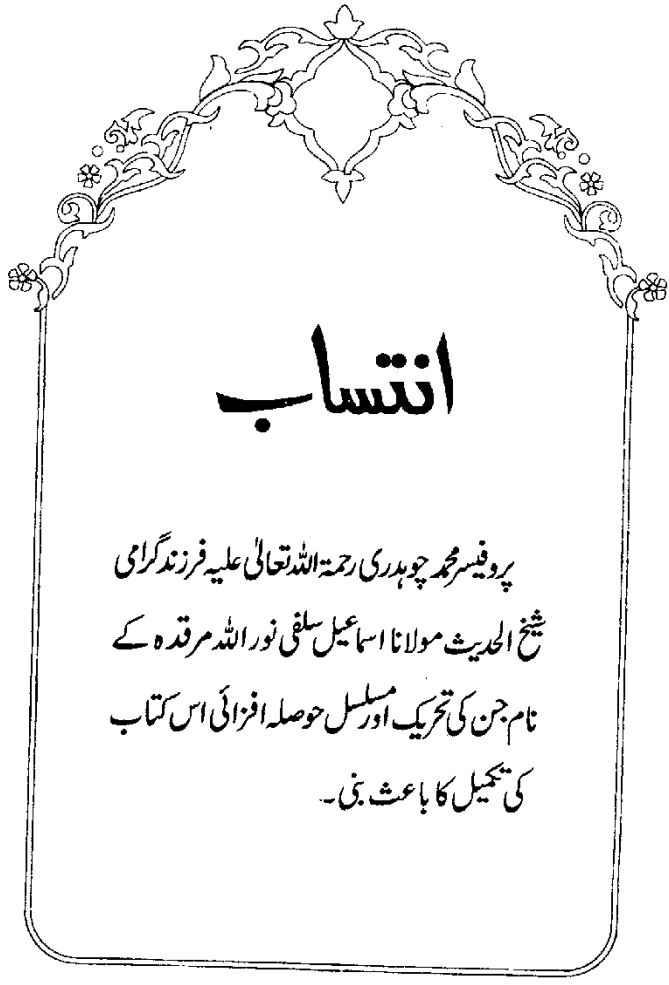

انتساب

پروفیسر محمد چوہدری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرزند گرامی
شیخ الحدیث مولانا اسماعیل سلفی نور اللہ مرقدہ کے
نام جن کی تحریک اور مسلسل حوصلہ افزائی اس کتاب
کی تکمیل کا باعث بنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

قرآن اللہ کی آخری مکمل اور ہر قسم کی تحریفات سے محفوظ کتاب ہے۔ یہ کتاب تمام انسانوں کے لیے قیامت تک کے زمانے پر محیط تمام ادوار کے لیے ہے۔ اس آسمانی صحیفہ ہدایت میں ہر قوم اور ہر ملک کے ہر انسان کے لیے جامع اور کامل ہدایت موجود ہے۔ جو زندگی کے تمام شعبوں میں تمام انسانوں کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن کے علاوہ پوری دنیا میں ایسی مکمل رہنمائی کے لیے اور کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔

قرآن کے خزانے بہت عظیم ہیں اور وہ ہر دور کے ہر انسان کے لیے ہیں۔ قرآن صرف مسلمانوں کے لیے نہیں ہے بلکہ وہ ہر انسان کے لیے ہے۔ جس طرح قرآن مسلمانوں سے خطاب کرتا ہے اسی طرح سے وہ دنیا کے عام لوگوں سے بھی خطاب کرتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاس ۔ رَبِّ النَّاس ۔ الانسان تقریباً 500 بار قرآن مجید میں آیا ہے۔ چنانچہ نزول قرآن سے شروع کر کے اب تک ہر دور میں اس سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اس کی تفاسیر لکھی گئی ہیں۔

جسم اور روح کے اتصال کا نام زندگی ہے۔ ہر جاندار میں یہ دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن تمام جاندار اشیاء میں ایک تیسری چیز نفس بھی ہوتی ہے۔ یہ نفس انسان کے علاوہ ہر جاندار میں بھی ہوتا ہے۔ مثلاً غصہ کرنا تو یہ بیل اور بندر میں بھی ہوتا ہے لیکن انسان میں یہ اور دوسری تمام نفسیاتی خصوصیات موجود ہوتی ہیں اور انسان کو عقل و شعور اور خیر و شر میں تمیز کرنے کی صلاحیت سے بھی نوازا گیا ہے۔ یہی عقل و شعور ہی تو نفس ہے۔ نفس کا حصہ ہے جو سوچتا ہے، فیصلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے' کائنات میں اپنا مقام متعین کرتا ہے اور سوچ سمجھ کر جس طرح چاہتا ہے وہ اپنی زندگی کی راہیں متعین کرتا ہے' کرسکتا ہے۔ اس کو کلی اختیار ہوتا ہے اور اس کائنات کی دیگر تمام اشیاء ایک حد تک انسان کی اختیار کردہ راہوں میں اس کی موافقت کرتی ہیں۔

لیکن انسان کی عقل محدود ہے زندگی میں بے شمار ایسے مسائل سامنے آتے ہیں جن میں انسانی عقل بھٹک جاتی ہے اور حقیقتاً وہ مسائل انسانی عقل کے دائرہ کار سے باہر ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کائنات کس طرح وجود میں آئی؟ انسان کو کس طرح اور کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ اس طرح کے تمام سوالات ہیں۔ جو عقل کے دائرہ کار سے ماورآء ہیں۔ پھر ہر انسان کا معیار عقل بھی الگ الگ ہوتا ہے اور ہر انسان کی سوچ پر اس کے ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ہر عقل مند کی عقل صحیح نتیجہ بھی اخذ کرے گی۔

بلاشبہ دین کے اختیار کرنے کے معاملہ میں عقل کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ اس کے اصول ومبادیات کی تحقیق میں ہر انسان خود مختار ہے۔ چاہے تو اسے قبول کرے اور چاہے تو رد کردے لیکن دین کے اصول' عقائد واحکام کو عقل کے حوالہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ عقل کو وحی کے تابع کر کے انسان کو غور وفکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ خالق کائنات نے اپنے خاص فضل وکرم سے انبیاء پر وحی نازل کر کے انسان کو کائنات میں غور وفکر کرنے کی دعوت دی ہے اور صحیح مقام کی نشاندہی بھی کردی ہے۔ لیکن اس صحیح مقام تک پہنچنے کے لیے انسان اپنی حد تک بالکل خود مختار ہے۔ وہ چاہے تو اسے قبول کرے اور چاہے تو اس کو رد کردے اسی ایک نکتے پر تو تمام ثواب اور عذاب ہے۔

انسانی زندگی میں انسان کے نفس کی اہمیت

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ○ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ○ (الشمس:7-10)

اور ذرا نفس انسانی میں غور وفکر تو کرو کہ اللہ نے کس طرح اسے بنایا اور سنوارا' پھر اس کو فجور اور تقویٰ کی سمجھ دی۔ یقیناً کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور ناکام ہوا وہ شخص جس نے اسے بگاڑا اور گناہوں میں دھنسا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی مخلوقات اور کائنات کے مناظر کی قسم کھاتا ہے۔اس طرح قسم کھانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ مخلوقات عظیم قدر و قیمت کی حامل ہیں۔نفوس انسانی ان کی طرف متوجہ ہوں اور ان پر غور وفکر کریں۔کائنات کے مناظر نفس انسانی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کائنات کے مناظر کی طرف نفس انسانی کو مختلف طریقوں سے متوجہ کرتا رہتا ہے۔سورۃ الشمس میں سورج' چاند' دن' رات' زمین' اور آسمان جیسی عظیم مخلوقات میں غور وفکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔اور اس کے بعد نفس انسانی کے متعلق وہ بڑی حقیقت بیان فرمائی ہے۔کہ یہ انسانی نفس کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔جو کہ رب کائنات کی ایک بہت بڑی تقدیر (منصوبہ بندی) کا حصہ ہے۔جس کو پوری طرح سمجھنا انسان کے لیے ممکن ہی نہیں ہے اور اس کے بہت سے زاویے اور پہلو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعے انسانوں کو سمجھائے ہیں۔

سورۃ الشمس کی یہ چاروں آیات سورۃ البلد کی آیت:

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ O (البلد: 10) اور ہم نے اسے دو بلند راہیں دکھائیں۔

سورہ دھر کی آیت اور اس سورہ کا دوسرا نام انسان بھی ہے۔

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا O (الدھر:3)

ہم نے اس کو راہ حق دکھادی ہے۔اب خواہ وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا بنے۔

یہ دونوں آیات مل کر اسلام کے نفسیاتی نظریہ کے اصول کو واضح کرتی ہیں۔نیز یہ ان آیات سے مربوط اور ان کے مفہوم کی تکمیل کرتی ہیں جو انسانی فطرت کے دو رُخا ہونے (خیر وشر کا میلان رکھنے) کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

ان مخفی فطری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ نفس انسانی میں ایک اور قوت بھی موجود ہے جو فہم وادراک کی حامل ہے اور عمل کی طرف انسان کو متوجہ کرتی ہے۔ذمہ داری اور مسئولیت کا دارومدار اسی قوت پر ہے اور یہ قوت بھی نفس انسانی کا جزء ہے۔جس شخص نے بھی اپنی ان صلاحیتوں کی (نفس) تطہیر کی یعنی تزکیہ نفس کو اپنایا اور خیر کی صلاحیتوں کو بڑھایا اور شر کی (نفس امارہ) کی صلاحیتوں کو دبایا وہ کامیاب اور بامراد ہوا۔

قد أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا O وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا O (الشمس:9-10)

یقیناً کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور ناکام ہوا وہ شخص جس نے اسے بگاڑا اور گناہوں میں دھنسا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار وعمل کی یہ قوت جو نفس انسانی میں ودیعت (Feed) کی گئی ہے ذمہ داری اور مسئولیت کا تعلق اسی سے ہے۔اس نفسیاتی صلاحیت کے ذریعہ انسان اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق خیر وشر کے میدان میں اپنے اعمال کو ایک خاص رخ دیتا ہے! یہ آزادی ہے۔یہی تو نفس انسانی کا خودمختار (Autocrat) ہونا ہے۔

اسی سے تو ذمہ داری مرتب ہوتی ہے۔یہی تو عمل کرنے کی آزادی اور قدرت ہے۔جس کی وجہ سے انسان ذمہ دار اور مکلف بنتا ہے۔اور یہی تو جنت اور دوزخ کے بنانے کا باعث ہے۔لیکن اللہ تعالی نے اپنے رسولوں پر وحی نازل فرما کر انسان کی مدد فرمائی ہے اس وحی کے ذریعہ انسان کے سامنے زندگی کی مشکل راہوں میں اس کی راہنمائی فرمائی ہے۔انسانوں کے معاملے میں یہ سب کچھ اللہ کی مشیت ہے۔اور اس دائرے کے اندر رہتے ہوئے جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی مشیت اور اس کے عمومی منصوبے (تقدیر) کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔

نفس انسانی کو قرآن مجید نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔اس کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(1) نفسِ مُحرِّکہ (Psychomotor)

(2) نفسِ مُحرِّکہ کے رویّے (Attitudes) اور خصوصیات

نفس محرکۃ (Psychomotor) کے اجزاء

نمبر شمار	جزء کا نام	تعداد جتنی بار قرآن میں آیا ہے
(1)	نفس	300 بار تقریباً یعنی 300 آیات ہیں۔
(2)	اَلرُّویۃُ	328 آیات تقریباً
(3)	السماعۃ	185 آیات تقریباً
(4)	بصر	148 آیات تقریباً
(5)	قلب	132 آیات تقریباً
(6)	انظر	130 آیات تقریباً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(7)	يعقلون	49 آیات تقریباً
(8)	صدر	44 آیات تقریباً
(9)	شعور	38 آیات تقریباً
(10)	الفقه	20 آیات تقریباً
(11)	يتفكرون	18 آیات تقریباً
(12)	الفؤاد	16 آیات تقریباً
(13)	لب	16 آیات تقریباً
	میزان	1424 آیات تقریباً

تقریباً 1400 آیات میں مندرجہ بالا الفاظ نفس محرکہ (Psychomotor) کے مختلف اجزاء کے لیے آئے ہیں۔ ان تمام اجزاء پر مفصل بحث اس کتاب میں کی گئی ہی۔ یہاں صرف چند مثالیں بیان کرنے کی ضرورت ہے تا کہ نفس محرکہ اور اس کے رویے اور خصوصیات سمجھ میں آ جائیں۔

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ O (المائدۃ:30)

آخر کار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لیے مرغوب بنا دیا۔ پس اس نے اپنے ہی بھائی کو قتل کر دیا اور وہ خود نا کام و نامراد ہو گیا۔

یہ قتل کیوں ہوا۔ اس کی کوئی صراحت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے نہ بائبل میں ہے۔ البتہ غیر تفسیری روایات میں ہے کہ یہ جھگڑا شادی کے سلسلے میں تھا۔ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ کے معنی ہوں گے کہ اس کے نفس نے اس کو بالآخر اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر ہی لیا۔ اس اسلوب بیان سے اس اندرونی کشمکش کا اظہار ہو رہا ہے جو اول اول ہر قاتل کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ انسان کے اندر قدرت نے ایک نفس لوّامۃ ودیعت فرمایا ہے جو اس وقت تک ارادہ جرم کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور جب تک مختلف تاویلوں اور بہانوں سے آدمی (یعنی خود نفس) اس کی زبان بند نہ کر دے۔ قابیل کو بھی اس مرحلے سے گزرنا پڑا لیکن بالآخر اس کے حسد نے یا اس کے محبت کے جذبات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جو وہ اپنی محبوبہ کے لیے رکھتا تھا۔ اس ہولناک جرم پر آمادہ کر ہی لیا۔ اور نفس مطمئنہ اور نفس لوامۃ دونوں کو دبا لیا۔ اور نفس امارہ غالب ہو گیا اور اپنے ہی بھائی کو قتل کر دیا۔ یہ نفس ہر اچھی اور بری بات اختیار کرنے میں خود مختار ہوتا ہے۔ یعنی یہ دور خا ہوتا ہے اب یہ قتل کرنے کا ارادہ اور قتل کرنے کا حکم اور قتل کرنے کے لیے وسائل کی فراہمی طریق کار اور وقت کا تعین یہ تمام امور نفس خود طے کرتا ہے۔ قتل کا حکم دینے کا فیصلہ یہ نفسِ محرکہ (Psychomotor) ہی کرتا ہے۔ اس میں قلب جو ہر قسم کے اچھے اور گندے جذبات کا مرکز ہوتا ہے پوری طرح شریک فیصلہ ہوتا ہے۔ بلکہ نفس محرکہ کے 13 عدد اجزاء جو ہم نے پہلے بیان کیے ہیں وہ سب کے سب قتل کے فیصلہ میں شریک ہوتے ہیں۔

اب قتل کرنے کا فعل اور عمل یہ کرتا تو انسان ہی ہے۔ لیکن یہ عمل اور فعل نفس کے فیصلے کے مطابق ہوگا۔ یہ قتل کرنا نفس کا رویہ (Attitude) کہلائے گا۔ عملِ قتل کو نفس کی صفت کہیں گے کہ نفس اپنے حکم سے اپنے فیصلے سے قتل کرنے کا عمل انسان سے کرواتا ہے۔ اس قتل کو انسان کی خصوصیت بھی کہہ سکتے ہیں کہ نفس کی خاص باتوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اگر نفس امارہ غالب ہو جائے تو وہ دوسرے شخص کو ناحق قتل بھی کر دیتا ہے۔ یہ دور خا ہے۔ نفس مطمئنۃ بھی ظالم کو قاتل کو کفر اور اسلام کی جنگ میں دشمنوں کو قتل کر دیتا ہے۔ لیکن اس قتل کی نوعیت بالکل دوسری ہوگی۔ اگرچہ قتل تو قتل ہی ہوتا ہے اللہ کے ہاں ایک قتل پسندیدہ ہوتا ہے اور دوسرا ناپسندیدہ۔

نفس محرکہ (Psychomotor) کے تقریباً 13 اجزاء ہیں۔ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اور قرآن مجید میں یہ 13 الفاظ تقریباً 1400 بار یا 1400 آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ نفس پوری طرح سے خود مختار ہے اور اس کا سب سے بڑا رکن قلب ہے۔ نفسِ محمد ﷺ کی حقیقت کو انسان نہ تصور میں لا سکتا ہے اور نہ اس کی عظمت کا احاطہ کر سکتا ہے۔ جس کی عظمت اور بزرگی کو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے۔

مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ○ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ○ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ○ (القلم:2-4)

نفسِ محمد ﷺ کے لیے اللہ کی طرف سے یہ سرٹیفکیٹ اور ان الفاظ میں بیان ہونا اس قدر عظیم الشان ہے کہ انسانی نفوس اس رفعت اور بلندی کا نہ سوچ سکتے ہیں اور نہ تصور کر سکتے ہیں۔

ایک دوسری آیت میں غور کیجئے:

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ O (البقرۃ:97)

اے نبیؐ آپ کہہ دیں کہ جو جبرائیلؑ کا دشمن ہے (تو وہ ہوا کرے) بیشک جبرائیلؑ نے اللہ کے حکم سے آپؐ کے دل پر اس قرآن کو نازل کیا ہے۔ جو پہلے سے موجود کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور مومنین کے لیے ہدایت و بشارت ہے۔

وہ لوگ جو قرآنی تعلیمات اور معلومات کا انکار کرتے ہیں وہ دراصل اللہ کی عظمت اور الوہیت کا انکار کرتے ہیں اور اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بات کرنا نہیں آتا اور نفس کی بجائے روح کا ذکر کرنا چاہیے تھا۔

وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ O (التوبۃ :87)

اور ان کے دلوں (نفس) پر مہر کر دی گئی ہے اور وہ سمجھتے ہی نہیں۔

یعنی سوچنے اور عقل کرنے کا کام دل بھی کرتے ہیں لیکن جب دلوں پر مہر کر دی جائے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ روح اور نفس کا مطالعہ قرآن حکیم اور حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں کیا جائے اور روح کے متعلق جتنی بھی غلط باتیں رواج پا چکی ہیں ان کی اصلاح کی جائے۔ نفس محرکہ (Psychomotor) کی برا چھے اور برے عمل کے کرنے کا حکم دیتا ہے جبکہ حضرت انسان ہر وقت ہر جگہ کوئی نہ کوئی عمل کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔ اس طرح اس کو سمجھنا بھی ضروری ہے اور نفس کی تمام خصوصیات اور رویے نفس کی اندرونی حالت کے مظہر ہوتے ہیں۔ بظاہر ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص مسلمان ہے اور فلاں شخص کافر ہے۔ ایسا کہنے سے مسلمان کے عقائد اور اعمال دوسرے شخص سے بالکل مختلف ہو جاتے ہیں۔ یہ سب فرق نفس کی سوچ اور اس کی حالت کے سبب ہوتا ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط O (البقرۃ:285)

ایمان لایا رسول اس (دین) پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا اور ایمان لائے مومن بھی۔

یہ ایمان لانا رسول کے نفس کا رویہ (Attitude) خصوصیت اور صفت ہے۔ بہت بڑی بات ہے کہ خود رسول بھی اللہ کے دین پر ایمان لایا ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ O (القلم:4) اور بیشک آپ خلق عظیم کے مقام پر فائز ہیں۔

نفسِ محمد ﷺ کے تزکیہ اور اعلیٰ مرتبے کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ اسی طرح سے اصحابِ محمد ﷺ بھی ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے ہیں۔ یہ اہل ایمان کی تصویر ہے رسول اکرم اور اصحاب محمد ﷺ کی تصویر اس منتخب اور برگزیدہ جماعت کے ایمان کی تصویر جو ایمان کی حقیقت کا عملاً مجسم ظہور تھی اور ہر اس جماعت کی تصویر ہے۔ جس میں یہ عظیم حقیقت عملاً ظہور پذیر ہو اور اس لیے اللہ نے اس جماعت کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ ایمان کی بلند و برتر حقیقت بیان کرتے ہوئے اپنے رسول کے ساتھ اس جماعت کا بھی ذکر فرمایا۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جس کی حقیقت کا ادراک ایک مومن جماعت ہی کر سکتی ہے۔ یہ رسول اور ان کے اصحاب کے نفوس کی حالت اور کیفیت کا ذکر ہے۔

رسول کی طرف اللہ کی جانب سے جو کچھ نازل ہوتا ہے اس سے حاصل شدہ علم و یقین پر رسول کا ایمان ہوتا ہے۔ یہ ایمان اور علم بغیر کسی محنت اور مشقت اور قدرت سے رسول کے نفس میں القا کر دیا جاتا ہے اور یہ خاص درجہ ہوتا ہے حصول علم اور حصول ایمان کا اس کو بیان کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ لیکن بندوں کا علم اور ایمان لانا۔ رسول کی دعوت فکر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ رسول کے ایمان کے ساتھ بندوں کے ایمان لانے کا ذکر اللہ کی طرف سے ایک بہت بڑا اعزاز و اکرام ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے لیے اللہ پر ایمان نفس میں صحیح فکر اور رویہ کی بنیاد ہے یہی فکر اور نفسیاتی رویہ جب انسانی زندگی پر حکمران ہوتا ہے تو اخلاق' اقتصادیات اور معاشرت کی بنیاد ایک خاص طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ الوہیت اور ربوبیت اور تخلیق میں اللہ کا کوئی دوسرا شریک نہیں ہے اور نہ تدبیر کائنات میں کوئی دوسرا اللہ کا شریک ہے۔ تمام زندہ مخلوق کو وہی تنہا رزق دیتا ہے۔ وہی اکیلا داتا ہے اور وہی غوث ہے جو سب کی سنتا ہے اور حاجات کو پورا کرتا ہے اس کے سوا کوئی دوسرا کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور پوری کائنات میں صرف اس کا حکم چلتا ہے۔ کیونکہ صرف وہی اللہ تو الحیُّ القیوم ہے۔

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ○ (النحل:72)

تو کیا وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○ (السبا:41)

فرشتے کہیں گے کہ تو پاک ہے تو ہمارا ولی ہے وہ نہیں ہیں بلکہ وہ تو جنوں کی عبادت کرتے تھے اکثریت ان کی جنات پر ایمان رکھتی تھی۔

ان دونوں آیات میں باطل اور جنات کے ماننے کو مومن بالباطل اور مومن بالجن کہا گیا ہے۔ یعنی جو اللہ کے مقابلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کو بھی مانے اور اس کو اپنی حاجات کے لیے پکارے تو یہ ایمان بالباطل اور ایمان بالشیطان ہوا۔ یہ بھی ایک نفسیاتی حالت ہے۔ نفسیاتی خصوصیت ہے نفسیاتی رویہ ہے اور یہ ماننا ہی کفر اور شرک ہے بلکہ باطل اور جنات کا موثر ہونا اس کا کفر کرنا لازمی ہے یعنی اس کو نہ ماننا ضروری ہے۔

یہ ماننا خواہشات رکھنا' یا کسی بات کا نہ ماننا اور خواہشات نہ رکھنا یہ سب باتیں نفسِ محرکہ (Psychomotor) کی خصوصیات اور رویے ہیں۔ اگر نفس محرکہ کا عمل اللہ کی ہدایات کے مطابق ہے تو وہ مومن باللہ ہوتا ہے۔ یعنی مسلمان ہوتا ہے ولی اللہ ہوتا ہے کیونکہ ہر مسلمان اللہ کا ولی (دوست) ہوتا ہے اور اللہ ہر مسلمان کا ولی۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ O

(البقرۃ:257)

اللہ ان سب لوگوں کا ولی (دوست) ہے جو ایمان لے آئیں وہ ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں شیاطین ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔

اب ہم اختصار کے ساتھ بعض الفاظ کا ذکر کرتے ہیں جو نفسِ انسانی کے یعنی نفس محرکہ (Psychomotor) کے رویے (Attitudes) بنتے ہیں یعنی نفس کی صفات بنتے ہیں اور خصوصیات یہ تقریباً ۱۸۰۰ اقسام کے الفاظ یا افعال یا خصوصیات ہیں جو نفس سے متعلق ہیں یہ عظیم الشان کام ہے جو آئندہ آنے والی نسلیں کریں گی۔ قرآن پر غور و فکر اور تحقیق کا کام قیامت تک ہوتا رہے گا۔ یہ بھی قرآن کا معجزہ ہے۔ قرآن کے مطالعہ میں نفس انسانی کے مختلف رویوں پر مطالعہ ایک نہ ختم ہونے والا کام ہے۔ بہت سے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے اور انسانوں کے لیے یکساں استعمال ہوئے ہیں۔

فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا O (الانسان:2)

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ O (الشوریٰ:11)

سَمِيْعُ الْبَصِير دونوں جگہ آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسِ انسانی کی خصوصیات

اب قرآن مجید کے کچھ الفاظ جو نفسِ انسانی کی خصوصیات کی تشریح کرتے ہیں ان کا بیان ہوگا۔

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے
1	اَلْاِیْمَانُ	ماننا	800 بار تقریباً
2	اَلْعِلْمُ	جاننا	636 〃 〃
3	قِتَالٌ	قتال	170 〃 〃
4	جِهَادُ	لڑنا	41 〃 〃
5	عَمِلَ	عمل کرنا	227 〃 〃
6	أَخَذَ	لینا	300 〃 〃
7	آذُو	تکلیف دینا	25 〃 〃
8	أَسِفًا	غمگین	5 〃 〃
9	تَأْسَ	غم کھانا	4 〃 〃
10	أَشِرْ	اترانا	2 〃 〃
11	أُفّ	ڈانٹنا	3 〃 〃
12	إِفْكَ	تہمت لگانا	30 〃 〃
13	اَلْاَمْرُ	حکم کرنا	245 〃 〃
14	اَلْاَمَلُ	امید کرنا	2 〃 〃
15	بَحَثَ	کریدنا	1 〃 〃
16	بَاخِعٌ	غصہ میں مرنا	2 〃 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے	
17	اَلْبُخْلُ	خرچ نہ کرنا	11	بار تقریباً
18	اَلْاِبْدَال	تبدیل کرنا	44	〃 〃
19	بَطَرًا	اکڑفوں	2	〃 〃
20	اَلْبُغْضُ	بغض	5	〃 〃
21	اَلْاِبْتِغَاء	حاصل کرنا	60	〃 〃
22	اَلْبُكَاء	رونا	7	〃 〃
23	ضَاحِكَةٌ	ہنسنا	10	〃 〃
24	اَلْاَبْلَاس	سخت ناامیدی	11	〃 〃
25	اَلْبُلُوْغُ	انتہا کو پہنچنا	13	〃 〃
26	بَهِيْمَةُ	مبہوث ہونا	7	〃
27	اَلْبَيْعُ	فروخت کرنا	14	〃 〃
28	تَبِعَ	پیروی کرنا	171	〃 〃
29	تَرَكَ	چھوڑنا	43	〃 〃
30	اَلثِّقَافَةُ	مہارت ہونا	6	〃 〃
31	اَلْجَبْرُ	زبردستی کرنا	10	〃 〃
32	جِثِيًّا	گھٹنوں کے بل جھکنا	5	〃 〃
33	جَحَدُوْا	انکار کرنا	12	〃 〃
34	جَدَلًا	جھگڑا کرنا	29	〃 〃
35	اَلْجَدُّ	توڑ کر ریزہ ریزہ کرنا	2	〃 〃
36	اَلْجَرْيُ	دوڑنا	64	〃 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے	
37	اَلْجَزَعُ	ضد صبر کی	2	بار تقریباً
38	جَعَلَ	بنانا	400	〃 〃
39	اَلْجَهْرُ	نمایاں ہونا	16	〃 〃
40	اَلْجَهَاز	سامان تیار کرنا	4	〃 〃
41	اَلْجَهْلُ	غلط یقین	23	〃 〃
42	اَلْتَجَاوَزُ	حد سے گزرنا	5	〃 〃
43	جَاسُوْا	گھس گئے	1	〃 〃
44	اَلْحِجَابُ	چھپانا	8	〃 〃
45	حَارَبَ	جنگ کی	6	〃 〃
46	اَلْحِرْصُ	ارادہ یا آرزو	5	〃 〃 5 یا 6 آیات
47	اَلتَّحْرِيْض	برانگیختہ کرنا	3	〃 〃
48	اَلْحَرَكَةُ	سکون کی ضد ہے	1	〃 〃
49	اَلْحَسَدُ	حسد کرنا	5	〃 〃
50	حَسَرَ	کشف ننگا کیا	12	〃 〃
51	اَلْحَسْرُ	قطع کرنا کاٹا	1	〃 〃
52	اَلْحَسَنُ	پسندیدہ چیز	180	〃 〃
53	اَلْحَصَدُ	کھیتی کاٹنا	6	〃 〃
54	اَلْحَصْرُ	تنگ کرنا	6	〃 〃
55	أُحْصِيَ	گنتی کرنا	11	〃 〃
56	اَلْحَضْرُ	حاضر ہونے کا عمل	25	〃 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے	
57	اَلْحَطَمُ	توڑنا	6	بارتقریباً
58	حَفِظَ	یادکیا	44	〃 〃
59	حَكَمَ	فیصلہ کیا	210	〃 〃
60	حَلَفَ	قسم اٹھائی	13	〃 〃
61	حَلَّلَ	منظوری دی	60	〃 〃
62	اَلْحَمْدُ	تعریف کرنا	70	〃 〃
63	حَمَلَ	اٹھانے کا کام	70	〃 〃
64	اَلْحَنِيْن	شفقت سے توجہ کرنا	2	〃 〃
65	حَنِيْف	یک سو ہونا	12	〃 〃
66	حَاجَةٌ	ضرورت ہونا	3	〃 〃
67	حَوْرٌ	پلٹنا	13	〃 〃
68	تَحِيْد	ایک طرف مائل ہونا	1	〃 〃
69	حَيْرَةَ	حیرانگی	1	〃 〃
70	اَلْخَبَال	دیوانہ پن	2	〃 〃
71	خَتَمَ	مہر لگانا	8	〃 〃
72	خَدَعَ	اس نے دھوکا دیا	7	〃 〃
73	اَلْخَشْيَةُ	دل میں ڈرنا	50	〃 〃
74	خَصَّصَ	خاص کیا	4	〃 〃
75	خَصَمَ	جھگڑا کیا	18	〃 〃
76	اَلْخُضُوْعُ	انکساری کرنا	2	〃 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے
77	خَطَأً	غلطی کی	22 بار تقریباً
78	خِطَابَ	گفتگو کرنا	12 〃 〃
79	خَفِیٌّ	دھیمی آواز میں	50 〃 〃
80	خَافَ	وہ ڈرا	150 〃 〃
81	خَابَ	ناکام ہوا	5 〃 〃
82	دَبَّرَ	غور کیا	7 〃 〃
83	دَخَلَ ضد خَرَجَ	داخل ہونا	150 〃 〃
84	دَرَسَ	اس نے پڑھا	7 〃 〃
85	اَلدُّعَاءُ	پکارنا	250 〃 〃
86	دَمْدَمَ	اس نے ہلاک کیا	1 〃 〃
87	مُذَبْذَبُ	مضطرب ہونا	1 〃 〃
88	ذَكَرَ	اس نے یاد کیا	360 〃 〃
89	ذَوْقُ	چکھنا	70 〃 〃
90	رَأْفَةُ	رحم دلی	13 〃 〃
91	رَبَصَ	اس نے انتظار کیا	17 〃 〃
92	اَلرَّخَاءُ	نرمی	1 〃 〃
93	اَرْسَلَ	اس نے بھیجا	600 〃 〃
94	رَصٌّ	جوڑنا	7 〃 〃
95	رَضِیَ	راضی ہوا	70 〃 〃
96	رَقَدَ	سو گیا	2 〃 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے	
97	رَكِبَ	سوار ہوا	15	بار تقریباً
98	اَلرَّكْضُ	پاؤں مارنا	3	〃 〃
99	اَلرَّمْزُ	اشارہ کرنا	1	〃 〃
100	اَلرَّمْيُ	پھینکنا	9	〃 〃
101	رَهِبَ	خاف	12	〃 〃
102	زَكّٰى	پاکیزہ کرنا	27	〃 〃
103	سَبَقَ	آگے بڑھا	40	〃 〃
104	اَلسُّجُوْدُ	عاجزی	90	〃 〃
105	سَحَبَ	کھینچنا	11	〃 〃
106	اَلتَّسْخِيْرُ	مسخر کرنا	40	〃 〃
107	سَخِطَ	ناراض ہوا	4	〃 〃
108	اَلسُّرْعَةُ	ضد بطوۃ	23	〃 〃
109	سَطَرَ	اس نے لکھا	14	〃 〃
110	اَلسَّعْيُ	تیز چلنا	30	〃 〃
111	سَفَكَ	خون بہایا	2	〃 〃
112	سَكَتَ	خاموش ہوا	1	〃 〃
113	سَكَنَ	ھدا	70	〃 〃
114	اَلسَّلْبُ	چھین لینا	1	〃 〃
115	اَلشُّرْبُ	پینا	44	〃 〃
116	شَقَّقَ	پھاڑا	28	〃 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے
117	اَلشَّكُّ	ضد یقین کی	15 بار تقریباً
118	اِشْمَأَزَّتْ	دل کا تنگ ہونا	1 " "
119	اَلشَّهْوَةَ	رغبۃ	13 " "
120	اَلشُّبُوبُ	خط ملط ہونا	1 " "
121	شَاوَرَ	مشورہ کیا	4 " "
122	اَلصَّعُوْدُ	چڑھنا	9 " "
123	صَنَعَ	عمل	20 " "
124	اَلضِّحْكُ	ہنسنا	10 " "
125	ضَمَّ	شامل کرنا	2 " "
126	ضَيَّعَ	ضائع کیا	10 " "
127	اَلطَّلَبُ	طلب کرنا	4 " "
128	اَلطَّمْعُ	لالچ کرنا	12 " "
129	اَلطَّوْعُ	خوش دلی سے کرنا	140 " "
130	طَابَ	پاکیزہ ہوا	50 " "
131	عَبَدَ	اَلْعُبُوْدِيَّةُ	275 " "
132	اَلعَبُوْسُ	سینہ کی تنگی	3 " "
133	عَجِيْبٌ	حیران کن	27 " "
134	اَلْعَدْوُ	حد بڑھنا	106 " "
135	عَذُبَ	میٹھا ہونا	350 " "
136	اَلْعَذْرُ	معذرت کرنا	12 " "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نفسیاتی نام یا خصوصیات	معنی	الفاظ کی تعداد جو قرآن میں آئی ہے	
137	تَعْبِيْرُ	وضاحت کرنا	9	بار تقریباً
138	اِعْتَزَلَ	علیحدہ ہوا	10	〃 〃
139	اَلْعَضُّ	دانت سے کاٹنا	2	〃 〃
140	اَلْعَقْلَ	وہ قوت جو قبولِ علم کے لیے تیار ہو	49	〃 〃
141	اَلْعُوْذُ	پناہ لینا	17	〃 〃
142	اَلْعَوْنُ	مدد کرنا	11	〃 〃
143	غَرَّكَ	دھوکا دیا	27	〃 〃
144	اَلْغَفْلَةُ	غافل ہونا	35	〃 〃
145	اَغْلَقَ	بند کرنا	1	〃 〃
146	اَلْفَخْرُ	اترانا	6	〃 〃
147	فَرِحُ	خوش	22	〃 〃
148	فَرَطَ	قصداً ظلم کرنا	8	〃 〃
149	فَرَضَ	فرض کیا	17	〃 〃
150	فَرَّقَ	ڈرایا	10	〃 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقَدِّمَة

اَلْقُرْاٰنُ شَیْءٌ عَجِیْب

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا بِھٰذَا الْقُرْآن بِفَضْلِہٖ وَ بِرَحْمَتِہٖ وَمَا کُنَّالِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَااللّٰہُ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الرَّسُوْلِ الأکْرَمِ۔الدَّاعی الی خَیْرِالاَعْظَم ،محمّد بن عَبْداللّٰہ رَسُوْلُ اللّٰہِ وخاتَمَ النَّبیینِ۔الّذی بَعَثَہُ اللّٰہُ فِی الأمّیّیْنَ رَسُوْلًامِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیاتِ اللّٰہِ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ والْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْن وَبَارِک عَلَیْہِ وعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ أجْمَعِیْن۔

أمّا بعدُ فَھٰذاالْکِتَابُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلِغَیْرِھِمْ مِنْ جَمیع الْاَدْیَانِ فِی الْعَالَمِ فِی کُلِّ زَمَانٍ وَفِی کُلِّ مَکَانٍ رَبَّنَاتَقَبَّلْ مِنَّاإنَّکَ أنْتَ السَّمِیْعُ العلیم وَتُبْ علیناإنَّکَ رَحِیْمٌ کریْمٌ ۔

وَلَقَدْ یَسَّرْنَاالْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِفَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ○ (القمر:17)

''اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان بنایا ہے۔تو کون ہے جو اسے سمجھے یا نصیحت حاصل کرے۔''

یہ آیت سورۃ القمر میں چار بار آئی ہے۔کس قدر اہم ہے قرآن کی یہ آیت۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْٓ أنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا ○ (الکھف:1)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمام حمد وثنا صرف اللہ ہی کیلئے ہے! جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی (یعنی خط بھیجا) جس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔''

قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۔ مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ○ (الکھف: 3)

دین کو قائم رکھنے والی ہے تا کہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور مؤمنین کو خوشخبری دے جو نیک عمل کرتے ہیں! جنت میں ہمیشہ رہیں گے! جو ان کی نیکیوں کا بدلہ ہوگا۔

مسلمان قرآن حکیم کی تلاوت کرنے اسے حفظ کرنے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں! لیکن قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرنا مسلمانوں میں نہیں ہے! یہ چند آیات جن کو یہاں نقل کیا گیا ہے مسلمان تلاوت میں ہمیشہ ہی ان آیات کو پڑھتے ہیں۔ لیکن ان کو سمجھنا اور ان میں غور وفکر کرنا..... یہ بہت دور کی بات ہے! تقریباً ناممکن سا ہی لگتا ہے۔ عام عجمی مسلمان ان آیات کو کس طرح اور کیسے سمجھے جب کہ اسے عربی زبان ہی نہیں آتی! اور جب تک قرآنی آیات کو باقاعدہ توجہ کے ساتھ پڑھ کر سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے اور پھر علماء کرام کی مجالس میں بیٹھ کر قرآنی آیات کو سمجھنے کیلئے علمی مذکرات نہ کیے جائیں۔ تو ان آیات کی قدر و قیمت کا کیسے پتہ چل سکتا ہے۔ اور ان آیات کا صحیح فہم کس طرح حاصل ہو سکتا ہے! خود مسلمان عربوں میں بھی یہ چیز مفقود ہو چکی ہے! غیر عرب مسلمان تو عربی نہ جاننے کی وجہ سے اور بھی مشکل میں ہوتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ پورا قرآن متشابہات سے ہٹ کر بڑا آسان اور سمجھ میں آنے والا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ قرآن میں نہ تو کجی (عِوَجاً) ہے اور نہ یہ سمجھنے میں کوئی مشکل کتاب ہے بلکہ قرآن تو یہ دعویٰ کر رہا ہے۔ یہ اعلان کرتا ہے کہ قرآن سمجھنے کیلئے بہت ہی آسان ہے لیکن علماء سوء جو کہ مسلمانوں کو بھی کفر اور شرک میں مبتلا کرنے میں پوری طرح شیطان کی آنجنٹی کرتے ہیں ایک بہت بڑی مشکل اور رکاوٹ ہیں قرآن حکیم اللہ کی آخری کتاب (خط) ہے۔ جو بنی آدم کی طرف بھیجی گئی اس کتاب میں انسانوں کی فلاح اور کامیابی حاصل کرنے کی تمام معلومات لکھ دی گئی ہیں۔

1۔ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ ۔ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ○ (ص:71-72)

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانا چاہتا ہوں۔ پس جس وقت میں اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل طور پر بنالوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔

اسی طرح دوسری آیات میں آدم کی ذمہ داری اور مسئولیت کا ذکر ہے۔

2۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ○ (المدثر:38)

ہر شخص اپنے اعمال کیلئے اللہ کے سامنے جواب دہ ہے۔

3۔ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُونَ ○ (الزخرف:44)

اور بیشک یہ قرآن آپ کیلئے اور آپکی قوم کیلئے بیان (نصیحت) ہے۔ اور تمہارا محاسبہ ہوگا!

سورۃ الشمس میں اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی (Psychomotor) کا بیان بڑی تفصیل سے کیا ہے۔

4۔ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ○ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ○ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ○ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ○ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ○ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ○ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ○ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ○ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ○ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ○ (الشمس:1-10)

اور قسم ہے سورج کی اور اسکی پھیلی ہوئی دھوپ کی۔ جتنی چیزوں کی قسم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ تو اس کا یہ معنیٰ ہوتا ہے کہ تم اس چیز میں غور وفکر اور تدبر کرو لفظ قسم سے ترجمہ کرنے سے عام لوگوں کو کلام کا صحیح مفہوم ہی سمجھ میں نہیں آتا۔

سورج میں اور اسکی پھیلی ہوئی دھوپ میں غور وفکر کرو۔ اور چاند جو سورج کے پیچھے آتا ہے اس میں بھی غور وفکر کرو۔ اور دن میں غور وفکر کرو جب وہ زمین کو روشن کر دیتا ہے۔ اور رات میں غور وفکر کرو جب وہ سورج کو یا زمین کو ڈھانپ لیتی ہے۔ آسمان اور اسکی ساخت میں غور وفکر کرو۔ زمین اور اس کو جس طرح بچھایا گیا ہے اس میں غور کرو۔

نفس میں (HumanPsyche) یا محرک النفس (Psychomotor) میں غور وفکر کرو کہ نفس انسانی کو کس طرح سے اللہ تعالیٰ نے بنایا اور سنوارا ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس میں تمام فجور اور تقویٰ کی خصوصیات رکھ دی ہیں اور جس کسی نے بھی نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوا! اور نا کام ہوا وہ شخص جس نے نفس کو بگاڑا اور گناہوں میں دھنسا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورۃ کا اصل موضوع تزکیہ نفس ہے۔اور یہ نفس انسانی کی حقیقت !اسکی فطری استعداد وصلاحیت !کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے۔اور انسان پر اسکی عظیم ذمہ داری ومسئولیت کو ظاہر کرتی ہے۔

اسی طرح اس سورہ میں قوم ثمود کا ذکر بھی ہے۔جس نے اپنے رسول کی نافرمانی کی اور وہ اپنے برے انجام کو پہنچ کر نیست ونابود ہو کر رہ گئی۔یہ ایک نمونہ ہے ہر شخص اور ہر گروہ کیلئے جو بھی اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنے نفس کا تزکیہ نہیں کرتا (نفس کو مارنا نہیں بلکہ تزکیہ نفس کا اصول دیا گیا ہے۔جو لوگ بھی نفس کو مارنے کی بات کرتے ہیں۔اس میں بھی غور کیجئے !)اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات اور کائنات کے مختلف اور متعدد مناظر کی قسم کھاتا ہے۔یعنی ان سب بیان کردہ اشیاء اور مناظر میں غور وفکر کی طرف انسانوں کو توجہ دلاتا ہے۔اس کے سوا قسم کا اور کوئی مفہوم نہیں ہے۔

5۔ وَالسَّمَآءِ وَمَابَنٰىهَا ○ (الشمس:1)

آسمان میں غور وفکر کرو اور جیسا کچھ اس کو بنایا ہے۔

اور دیکھو کتنی عظیم الشان قسم کی ایک تعمیر نظر آتی ہے۔یہ سب کچھ جو کہ ایک گنبد کی طرح نظر آتی ہے۔جس میں تمام سیارے متحرک نظر آتے ہے۔اللہ کی عظیم صنعت گری ہے۔جو ایک محکم نظام کے ماتحت ہے۔اللہ نے اس حقیقت کو ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے۔

6۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ (الفاطر: 41)

وہ اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو (اپنے مقام اور مدار سے) ہٹنے سے روکے ہوئے ہے۔اگر وہ ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا کوئی ان کو روکنے اور تھامنے والا نہیں ہے اور اللہ بڑا ہی بردبار ہے اور بخشنے والا ہے۔

یہ ایک محکم اور ثابت حقیقت ہے۔جس پر ہر نوع کی حیات کا دارومدار ہے یہ تمام خصوصیات اور مختلف اجرام فلکی کے مابین یہ توازن اور مناسبت جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان میں رکھ دی ہے۔اسی منصوبہ اور نظم کے تحت زمین پر زندگی کا وجود قائم ہوا۔ان تمام خصوصیات میں سے اگر کچھ بھی کمی بیشی ہوتی تو یہ سب کچھ ظہور میں نہ آتا۔

7۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ (الرحمٰن: 5)

سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ ہیں۔

گردش کی رفتا کا حساب، فاصلوں کا حساب، ضخامت کا حساب علی ھذاالقیاس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا O اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا O

(النزعٰت: 30-31)

اس کے بعد زمین کو بچھایا گیا؟ اسی زمین میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔

یہ زمین کی بڑی خصوصیت ہے۔ اور یہ سب کام تنہا رب العالمین اپنی قدرت علم اور تدبر سے بناتے چلے گئے۔ اور یہ سب اشیاء انسانوں کو غور و فکر کی کھلی کھلی دعوت دیتی ہیں۔

9۔ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا O

کیا انسان پر وہ وقت نہیں آیا جب کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا۔ (الدھر: 1)

یہ تمام آیات اس بات کو واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ انسان کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے! انسانی وجود اپنی تخلیق کے اعتبار سے دہری فطرت، دہری صلاحیت، اور تمام عادات اور خصوصیات میں دو رخا پن رکھتا ہے۔

(فی ظلال القرآن لسید قطبؒ)

اس لئے وہ خیر و شر ہدایت و گمراہی دونوں کو اپنانے کی یکساں صلاحیت کا مالک ہے۔ خیر اور شر میں تمیز کرنے کی پوری صلاحیت اس کے نفس میں ودیعت فرمائی گئی ہے! اور یہ صلاحیت خود اس کے اپنے نفس (Psyche) میں موجود ہے۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا O فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا O

اور فرمایا وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ O

حقیقت یہ ہے کہ تقوی اور فجور کی تمام خصوصیات اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی (Human Psyche) میں رکھ دی ہیں۔ یہ صلاحیتیں جتنی طاقت (Potency) کی اللہ نے ہر انسان میں پیدا کی ہیں ان میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی البتہ ماحول اور تعلیم و تربیت کے ذریعے ان کے استعمال میں نکھار اور عمدگی ضرور پیدا کی جا سکتی ہے اور لوگ یہ کرتے ہیں! ان تمام مخفی فطری یا جبلی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ہر انسان کے اندر ایک اور نفسیاتی قوت موجود ہے۔ جو فہم و ادراک کی حامل اور عمل کی طرف انسان کو متوجہ کرنے والی نفسیاتی صلاحیت ہے۔ یہی تو نفس (Psyche) ہے۔ یہی تو محرک النفس، نفس کا انجن ہے اسی کو تو انگریزی میں (Psychomotor) نفسیات کا انجن کہتے ہیں قرآن نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10- فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○

(المائدہ :30)

پس اسکے نفس نے اسکو بھائی کے قتل پر آمادہ کرلیا پھر اس نے بھائی کو قتل کر دیا اور وہ خسران پانیوالوں میں سے ہوگیا۔

11- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ○ (ق: 16)

اور بے شک ہم نے ہی تو انسان کو بنایا ہے۔ اور جو کچھ اسکا نفس اسکے نفس میں وساوس ڈالتا ہے ہم تو ان کو بھی جانتے ہیں۔ اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

تمام کی تمام ذمہ داری اور مسئولیت اسی نفس کے انجن (Psychomotor) پر ہی تو ہے۔ پھر جس کسی نے بھی اس نفس کا تزکیہ کیا اس کی تطہیر کی جس نے بھی خیر کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور شر کی صلاحیتوں (نفس امارہ) کو دبانے کی کوشش کی تو وہ کامیاب ہوگیا! یہ تزکیہ نفس ہے! قرآن میں اس کے متعلق متعدد آیات میں اس کا مفصل ذکر آیا ہے اختیار وعمل کی یہ قوت یعنی نفس الانسان (Psychomotor) قرآن کی تعلیمات کے مطابق بالکل خودکار (Automatic) ہے اور خود مختار (Autocrat) بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو بنا سنوار کر اور اس نفس انسانی کو (Zerometer machine) کی طرح میدان عمل میں اتار دیتا ہے۔ اور پھر اسکی مزید رہنمائی اور ہدایت کیلئے انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے تاکہ اُخروی تباہی اور بربادی سے انسان بچ سکے۔ انسان کے سلسلے میں یہ سب کچھ اللہ کی مشیت اور منصوبہ بندی (تقدیر) ہے۔ یہ ہے انسان کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر اس سے کئی پہلو ابھر کر سامنے آتے ہیں۔

اس نقطہ نظر سے انسانی وجود اور نفس انسانی کی قدر و قیمت کو بہت بلند مقام حاصل ہوتا ہے اور یہ کہ وہ جو کچھ بھی طرز عمل اختیار کرے وہ اس کا پوری طرح سے ذمہ دار ہوگا۔ جس کا حساب اس سے لیا جائے گا۔ اور یہ کہ عمل کرنے میں انسان کو یعنی اس کے سپریم مائنڈ (Supreme Mind) کو پوری آزادی حاصل ہے اور یہ تمام آزادی اللہ کے منصوبہ (تقدیر) کا حصہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاح اور کامیابی کے حصول کیلئے انسان اللہ تعالیٰ کے پیمانوں کا (اسکی ہدایت کا) محتاج ہے ان خدائی پیمانوں پر عمل کر کے ہی یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ خواہشات سے دھوکا نہ کھائے گا۔ اور نہ وہ ان کے ہاتھوں گمراہ ہوگا۔ لیکن جو لوگ اپنی غلط خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ رسولوں کی تکذیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں وہ بالآخر اس دنیا میں بھی ہلاک ہوتے ہیں اور آخرت میں ناکامی انہیں کیلئے ہوگی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان اپنے نفس کی تطہیر اور اس کے تزکیہ کیلئے جو کچھ بھی کر سکتا ہے اسکی بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔ لیکن حصول تزکیہ کیلئے قرآن وسنت کی حدود کے اندر رہ کر کام کرنا ہوگا۔ یہ راستہ آگے چل کر نہایت پیچیدہ اور پرخطر ہو جاتا ہے۔

12۔ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُونَ ○ (الزخرف:44)

(اے نبی) بلاشبہ یہ قرآن! (خط) آپ کیلئے اور آپکی قوم کیلئے ذکر ہے یاددہانی ہے! اور عنقریب تم سب سے اسکے متعلق پوچھا جائے گا۔

13۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○ (القمر:17)

اور بیشک ہم نے اس قرآن کو یاددہانی کیلئے بڑا آسان بنایا ہے تو ہے کوئی جو اس ذکر سے! بیان سے! اس قرآن سے اس کتاب (خط) سے نصیحت حاصل کرے۔

یہ رب کائنات کی کتاب (خط) ہے۔ بہت بڑی بات ہے! اور اسے سمجھنے کیلئے بھی بہت آسان بنایا گیا ہے۔ اور پھر اس میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ یہ کتاب (خط) اپنے نزول کے وقت سے شروع کر کے قیامت تک آنے والے ہر انسان کے نام فرداً فرداً بھیجی گئی ہے۔ جس میں ہر انسان کی تخلیق اور اسکی تمام نفسیاتی صلاحیتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ بات قرآن کے عظیم معجزہ ہونے کی دلیل ہے۔ غور کیجئے سورہ انبیاء آیت نمبر 10 میں:

14۔ لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ (الانبیاء:10)

بیشک ہم نے تمہاری طرف اپنا خط بھیج دیا ہے جس میں تمہاری ہی باتیں ہیں تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو!

لفظ کتاب نزول قرآن کے وقت اور آج بھی عربوں میں خط اور چھٹی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (ذلك الكتاب: یہ وہ خط ہے) کتاب کا ترجمہ لفظ کتاب سے کرنا وضاحت اور بلاغت سے کم درجے کی چیز ہے۔ کیونکہ جب قرآن نازل ہوا اس وقت نہ ایسا کاغذ تھا۔ اور نہ ایسی کتابیں تھیں رب کائنات کا خط انسانوں کے نام فرداً فرداً۔ اللہ کی کتاب کہنے سے فصاحت ختم ہو جاتی ہے۔ انزلنا الیکم کتاباً ہم نے تمہاری طرف اپنا خط بھیجا ہے۔ چونکہ تمام انسانوں سے خطاب ہے۔ مذہب، رنگ ونسل اور زمانہ کی کوئی قید نہیں ہے۔ یہ خط محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا یعنی آپ کی طرف یہ خط (قرآن) بھیجا گیا۔

اسی طرح یہ خط عمرو بن ہشام (ابوجہل) اور عتبہ اور عمر بن خطابؓ کی طرف بھی بھیجا گیا الیکم میں سب لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل ہیں۔ فیہ ذکرکم اس میں تمہارا ہی ذکر ہے۔تم سب لوگوں کا اس میں سب کچھ بیان ہوا ہے تم کون ہو؟ کہاں سے آئے؟ تمہاری منزل کیا ہے؟ تم کو پیدا کیوں کیا گیا؟ یہ کائنات کب، کیسے اور کیوں بنائی گئی؟ تمہارے اندر کون کون سی اور کتنی کتنی نفسیاتی خصوصیات پیدا کی گئی ہیں؟ ان تمام سوالوں کے جوابات مفصل طور پر اس آسمانی کتاب (آسمانی خط) میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص اپنے آپکو یعنی اپنی نفسیاتی صلاحیتوں کو پوری طرح سے اس آسمانی خط میں تلاش کرسکتا ہے۔ یہ قرآن کا معجزہ ہے۔

15۔ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ O (ص: 1)

صٓ اور قسم ہے قرآن کی جو ذکر والا ہے۔

اسکا ترجمہ یوں بھی ہوسکتا ہے۔ اور قرآن میں غور وفکر تو کرو جو نصیحت کرنے والا ہے' بیان کرنے والا ہے' انسان کی نفسیات کو اور انسان کے نفع اور نقصان کو۔

16۔ اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَ هُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَآءَ هُمُ الْاَوَّلِیْنَ O (المومنون:68)

کیا انہوں نے اس بات (اللہ کا قول) میں غور وفکر نہیں کیا یا ان کے پاس کوئی ایسا علم آ گیا ہے جو ان کے پہلے آباؤ اجداد کے پاس نہ آیا تھا۔

17۔ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (ص:29)

یہ بڑا بابرکت خط (کتاب) ہے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور دانش مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

18۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا O (محمد:24)

تو پھر کیا لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب (نفوس) پر قفل پڑے ہیں۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی آیات میں غور وفکر کرنے پر کتنا زور دیا ہے۔

19۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O (الاعراف:204)

(یہ حکم خاص مسلمانوں کیلئے ہے) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور وفکر سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن فہمی کیلئے چند باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ آدمی مسلمان ہو۔ کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ قرآن متقین کیلئے اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے ھدایت ہے۔ اور اللہ سے ڈرنے والے صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ عربی زبان آنی چاہیے تا کہ وہ قرآن کے مفہوم کو جان سکے۔

20۔ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ O (الزخرف :3)

بیشک ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تا کہ تم اسے سمجھ سکو۔

تیسری بات یہ ہے کہ پڑھنے والا کم از کم محکمات اور متشابہات میں تمیز کر سکے۔ کیونکہ اگر محکمات اور متشابہات میں فرق نہیں کرے گا تو ایسا شخص سخت خطرے میں ہوتا ہے کہ وہ قرآن سے ھدایت حاصل کرنے میں ناکام ہو جائے۔ علماءِ سُوء کی ایک بہت بڑی تعداد ایسے ہی نام نہاد علماء کی ہوتی ہے۔ جو کسی بھی غلط اور مبہم بات کو قرآن سے ثابت کرنے لگتے ہیں علمائے حق کے مقابلے میں علماء سُوء بہت بڑی تعداد میں ہمیشہ ہی رہے ہیں۔ درج ذیل آیت میں غور کیجئے اگر ہو سکے تو تفاسیر میں مطالعہ کیجئے۔

21۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (ال عمران:7)

اللہ وہی تو ہے جس نے کتاب (خط) نازل کی، اس میں ایک تو محکم آیات ہیں، جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں، اور دوسری متشابہات ہیں! تو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ کتاب میں سے اس حصے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جس میں تشابہ ہوتا ہے فتنہ جوئی کیلئے اور اسکی حقیقت معلوم کرنے کیلئے۔ حالانکہ اس کی اصل حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں راسخ ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے۔ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہے! اور نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

مَنْ بَرَّتْ يَمِيْنُهٗ وَصَدَقَ لِسَانُهٗ وَاسْتَقَامَ قَلْبُهٗ وَمَنْ عَفَّ بَطْنَهٗ وَفَرْجَهٗ فَذٰلِكَ مِنَ الرّٰسِخِيْنَ (جامع البیان: صفحہ نمبر 46)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ O (ال عمران:5)

23۔ هُوَالَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O (ال عمران:6)

مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے یہ لوگ قرآن مجید کے قطعی حقائق کو۔ جو محکم آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان آیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں جو تاویل کی متحمل ہیں! تاکہ ان آیات کے اردگرد شکوک وشبہات کی عمارت تعمیر کر سکیں! اسی کے ساتھ قرآن سچے اہل ایمان کی علامات۔ ان کے خالص اور سچے ایمان اور ان تمام تعلیمات کو جو اللہ کی طرف سے آئیں۔ بے چوں وچرا تسلیم کرنے اور اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کرنے کی صفات کو بیان کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا مَّا يَدْعُوْا يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَكْثَرَ مَاتَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَآءَ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَهُوَبَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، اِذَا شَآءَ اَنْ يُقِيْمَهٗ اَقَامَهٗ وَاِنْ شَآءَ اَنْ يُزِيْغَهٗ اَزَاغَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے اے دلوں کو الٹنے پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے! میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ یہ دعا بہت زیادہ کرتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا ہر قلب اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے اگر وہ اسے سیدھا رکھنا چاہے تو وہ اسے سیدھا رکھتا ہے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

قلب مومن! یعنی نفس مومن! محرک النفس! (Psychomotor) سپریم نفس! کتنے ہی اس نفس کے نام ہیں اور یہ سب درست ہیں! مومن جب اپنے نفس میں اللہ کی طرف سے اس اثر انگیزی کو محسوس کرتا ہے تو اس کا نفس مطمئنہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور وہ نفس امارہ کی شر انگیزیوں کو دبا لیتا ہے۔ مغلوب کر لیتا ہے! مار نہیں دیتا۔ مار سکتا ہی نہیں یہ تو بعض خاص لوگ ہیں جو نفس کو قتل کرنے کے درپے ہوتے ہیں جب یہ مرحلہ آتا ہے تو نفس مطمئنہ کی حالت یہ ہوتی ہے۔

24۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ O (الرعد:28)

اے لوگو! تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ قلوب (نفوس) اللہ کی یاد سے ہی مطمئن ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25۔ اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ○ ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ط قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ○ (السجدہ :7-9)

اللہ وہ ہے جس نے جو چیز بھی بنائی خوب ہی اچھی بنائی۔ اور انسان کی تخلیق کا کام گارے (مٹی۔ پانی) سے شروع کیا۔ پھر اسکی نسل کو حقیر پانی کے ست یا (نچوڑ) (سلالہ) سے چلایا پھر اسکو ٹھیک طرح سے بنایا اور سنوارا۔ پھر اسمیں اپنی روح میں سے پھونک دیا۔ اور پھر اس کے کان، آنکھیں اور فواد بنائے۔ مگر تم اللہ کا شکر بہت کم کرتے ہو!

مندرجہ بالا آیات میں غور و فکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کس طرح سے کی۔ یہ صرف معلومات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے انسانوں کیلئے بیان فرمائی ہیں۔

26۔ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ (الاعراف:179)

اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم ہی کیلئے پیدا کیا ہے ان کے قلوب (نفس۔ دل و دماغ) تو ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ہیں انکی آنکھیں تو ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ہیں۔ ان کے کان تو ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں ہیں۔ یہ لوگ چارپایوں کی طرح سے ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں یہی لوگ ہیں جو غافل ہیں۔

غور کیجئے مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کتنی اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ لیکن اگر وہ چوپایوں کی طرح سے غافل ہو جائیں تو پھر ان سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا۔

27۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ○ (الاحزاب:72)

ہم نے آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر (خلافت ارضی) امانت پیش کی تو سب نے اس ذمہ داری کو اٹھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انکار کر دیا۔ اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ وہ بڑا ظالم اور نادان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان تمام خصوصیات اور اوصاف سے نوازا ہے جو خلافت ارضی کی ذمہ داری کو پورا کرنے اور اسے احسن طریقے سے نبھانے کیلئے ضروری تھیں۔ اور انسان کا نفسیاتی انجن! محرک النفس! (Psychomotor) ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے جسے درست حالت میں رکھنے اور چلانے کیلئے قرآن مجید بھیجا گیا اسی لئے تو یہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے۔ اس کے بغیر ہدایت ممکن نہیں ہے۔

قرآن مجید یہ بھی بتاتا ہے کہ انسان کے نفس میں دل و دماغ (أفئدة) دونوں سوچنے اور سمجھنے کا کام کرتے ہیں۔ اگرچہ جدید نفسیات ابھی تک اس بلند سطح تک نہیں پہنچ سکی۔

28۔ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ط مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ O (یوسف: 111)

بیشک (اُمم سابقہ) کے قصوں میں دانش مندوں کے لئے بڑا سامان عبرت ہے۔ یہ قرآن کوئی من گھڑت بات نہیں ہے بلکہ پہلے سے موجود الہامی کتابوں (خطوط) کی تصدیق کرتا ہے اور ہر ضروری بات کی تفصیل اس قرآن میں موجود ہے۔ اور ایمان لانے والوں کیلئے باعث ہدایت و رحمت ہے۔

غور کیجئے یہ کتنا بڑا دعویٰ ہے قرآن کا اور قرآن میں غور و فکر کیجئے انسان کے متعلق ہر مسئلے میں رہنمائی اس کتاب مبین میں ملے گی۔ بین الاقوامی سیاست میں اگر آپ صحیح معنوں میں مسلمان ہوں! کفار اور منافقین کو اس کتاب میں کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ وہ تو اپنی غلط خواہشات سے مکمل طور پر اندھے ہو چکے ہیں اور انکی حالت تو جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

29۔ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَ هُمْ O (محمد: 16)

یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں (نفوس) پر خدا نے مہر لگا دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات ہی کی پیروی کی ہے۔

مسلمانوں میں موجود مشرک اور منافق قسم کے لوگوں کو تلاش کیجئے آپ کو بہت مل جائیں گے! سیاست میں آیئے اور درج ذیل آیت میں غور کیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ O (الانفال:73)

اور کافر لوگ سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں! مسلمانوں اگر تم بھی ایک دوسرے کے مددگار نہ بنو گے تو زمین فتنہ فساد سے بھر جائے گی۔

غور کیجئے کیا آج تمام دنیا کے کافر، مشرک، یہودی، کمیونسٹ سب مسلمانوں کے خلاف متحد نہیں ہیں؟ کیا یہ کفار قومیں مسلمانوں کو مردار سمجھ کر ان کو ہر جگہ شکار نہیں کر رہی ہیں؟ امریکہ کو تو جھوڑیے برہما جیسا بے حیثیت ملک اراکان کے مسلمانوں کو کس بری طرح سے برباد کرتا رہا ہے! یہ ہیں قرآنی تعلیمات! ہمارے نام نہاد دانش ور بھی قرآن کی ان آیات کو جانتے ہی نہیں۔ کیونکہ قرآن تو مُردوں کو بخشوانے کیلئے ہی پڑھا جاتا ہے! یا پھر ثواب حاصل کرنے کیلئے پڑھا جاتا ہے۔ قرآن میں غور و فکر کرنا اسے سمجھنا اور پھر اسکی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا تو ہمارے دینی اور دنیوی جامعات کے نصاب سے ہی خارج ہے جہاد کیا ہے؟ قتال فی سبیل اللہ کیا ہے؟ اب کچھ مسلمان اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ جبکہ یہ مسئلہ امت اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ درج ذیل آیت کو پڑھیے۔ اس میں غور کیجئے۔ تفاسیر میں دیکھیے۔

31۔ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا O (النساء:84)

تو اے نبیؐ تم اللہ کی راہ میں قتال کرو! تم پر اپنے سوا کسی اور کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اور (اہل ایمان) کو لڑنے کیلئے ترغیب دو۔ امید ہے اللہ کافروں کو جنگ سے روک دے گا۔ اور اللہ زبردست جنگجو ہے اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

دیکھا آپ نے کہ قتال فی سبیل اللہ کیلئے اللہ اپنے بہترین بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو کن الفاظ سے! قتال کرنے کا حکم دیتا ہے! اور وہ لوگ ذرا غور فرمائیں جو نبی اکرم ﷺ کو اللہ سے بڑھا دیتے ہیں۔ اور خود قتال فی سبیل اللہ کیلئے نہ کبھی سوچتے ہیں، نہ بات کرتے ہیں، نہ کسی قسم کی تیاری کرتے ہیں۔

32۔ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ O (الحج:46)

حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل (نفوس) ہی اندھے ہو جاتے ہیں جو سینے کے اندر ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں' کتنی سخت وعید ہے۔سب کیلئے نام نہاد مسلمان اور علماء بھی ان میں شامل ہیں۔وہ لوگ جو صرف زبانی جمع خرچ کرتے ہیں۔اور عملاً اسلام کے دشمنوں سے تعلقات رکھتے ہیں ان کے متعلق بھی قرآن نے وضاحت فرمائی ہے۔

33۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ O (الجمعۃ:5)

ان لوگوں کی مثال جن کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔پھر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اس گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کو پیٹھ پر لادے پھرے۔بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔اور اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا!

یہ علماء یہود کے متعلق قرآن مجید کا بیان ہے!تو امت اسلام کے علماء سوء کے متعلق کیا خیال ہے!لمحہ فکریہ تو ضرور ہے۔ ہمارے علماء سوء نے متشابہات کے پیچھے پڑ کر حق اور باطل کو اس قدر مخلوط کر دیا ہے کہ صورت حال بہت بگڑی ہوئی ہے۔

34۔ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ O (الحدید:25)

اور ہم نے لوہا پیدا کیا اس میں بڑی طاقت ہے۔اور لوگوں کیلئے اس میں بہت سے فوائد ہیں تا کہ اللہ جان لے کہ کون بن دیکھے اللہ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے' بیشک اللہ بڑا طاقت ور اور زبردست ہے۔

35۔ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ط حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ط حَتّٰى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا O (الکھف:96)

(ذوالقرنین نے کہا) مجھے لوہے کے ٹکڑے (یا تختے) لا کر دو۔جب پہاڑ کے دونوں کناروں کے درمیان فاصلہ برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اب اسے دھونکو۔یہاں تک جب اسے آگ کی طرح سرخ کر دیا تو حکم دیا کہ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ جو میں اس پر ڈال دوں۔یہ ویلڈنگ کا طریقہ آج کے ترقی یافتہ دور میں مستعمل ہے۔جسے ذوالقرنین جانتا تھا اور ایک پہاڑی درے کو بند کرنے کیلئے یہ طریقہ استعمال کیا گیا۔یہ قرآن کا اس طرف اشارہ ہے کہ لوہے اور دوسری دھاتوں کی صنعت سے کام لینا چاہیے۔غالباً عرب کے لوگ اس صنعت کو نہ جانتے تھے۔واللہ اعلم

بہر حال قرآن کا یہ بیان مسلمانوں کی رہنمائی کرتا ہے کہ وہ لوہے اور دیگر دھاتوں کی صنعت سے فائدہ اٹھائیں اگرچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے قرآن کی ان ہدایات کو بھی پس پشت ڈالے رکھا۔ جیسا کہ ان کا معاملہ قرآن کی دوسری تعلیمات کے متعلق بھی ہے۔

قرآن ایک عجیب چیز ہے

36۔ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ (ق: 2)

اور کفار کہتے تھے یہ قرآن بھی بڑی عجیب چیز ہے۔

37۔ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ (جن:1)

(اے نبی اہل مکہ کو یہ خبر دے دو کہ میرے اللہ نے میری طرف وحی کی ہے) کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن سنا پھر انہوں نے واپس جا کر اپنے جن بھائیوں سے کہا کہ ہم نے قرآن سنا ہے جو بڑا ہی عجیب ہے۔

38۔ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ (الرعد:5)

اے نبی! اگر آپ کو تعجب ہے اس قرآن پر تو تعجب والی بات تو کفار کی بات ہے جب وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر از سر نو پیدا کیے جائیں گے۔

39۔ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝ (الصفت:11-12)

بے شک ہم نے انسانوں کو چپکنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور وہ اس بات کا مذاق اڑاتے ہیں۔

40۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ (ص:5)

کیا اس (محمدؐ) نے تمام معبودوں کا ایک معبود قرار دے دیا ہے۔ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

41۔ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ (ص: 4)

اور انہوں نے اس بات پر بھی بڑا تعجب کیا کہ انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا ہے اور کافروں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ یہ (محمدؐ) جھوٹا جادوگر ہے۔

آج کا کمزور ایمان والا مسلمان بھی شک کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اور کتنے ہی ایسے ہیں جن میں نفاق کی بیماری ہے۔ اور وہ کھل کر شرح صدر کے ساتھ اسلامی طرزِ زندگی کو اختیار کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہوتے۔ لیکن مسلمانی کا دعویٰ بھی نہیں چھوڑتے۔ دلوں کا حال صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

42۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَاتُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ (ق:16)

اور بیشک ہم نے ہی تو انسان کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ بھی انسان اپنے ذہن میں خیالات پیدا کرتا ہے ہم ان خیالات کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

پروفیسر غلام نبی طارق ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ
۱۵/مئی ۲۰۰۳ء ٹرسٹ کالونی بہاولپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

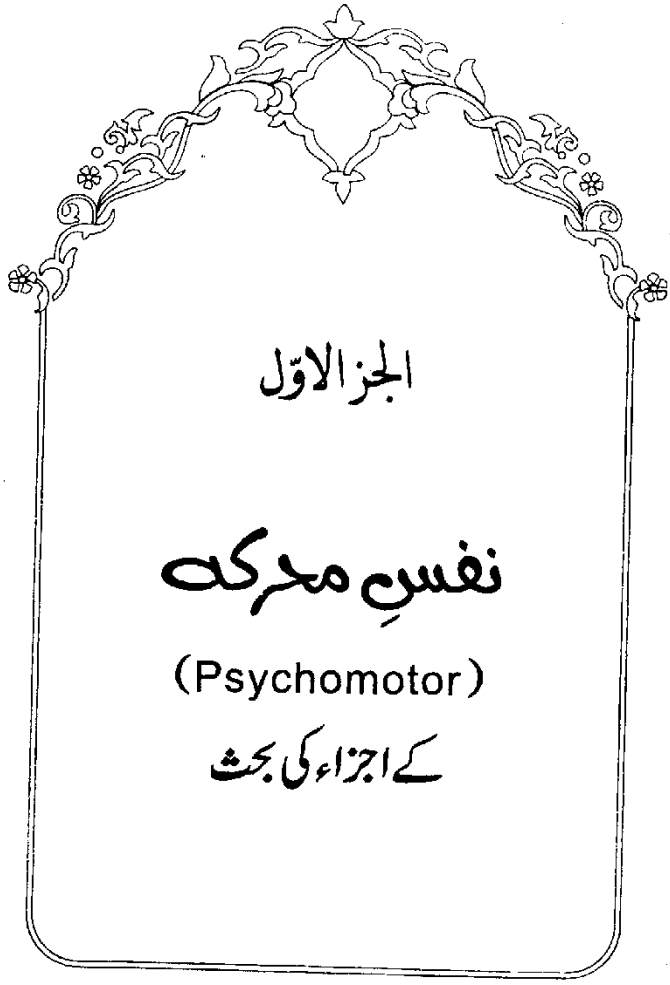

الجزالاوّل

نفسِ محرکہ

(Psychomotor)

کے اجزاء کی بحث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1۔ نفس (Psychomotor)

1۔ نفس کا انجن: (Psychomotor)

نفس انسانی کا انجن۔ انسان کا نفسیاتی انجن ہے۔

1۔ اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ O (السجدہ :7)

اللہ! جس نے جو چیز بھی بنائی نہایت ہی شاندار بنائی (پیدا کی) اور انسان کی تخلیق گارے (Clay) سے شروع کی۔

2۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ O (السجدہ :8)

پھر نسل انسانی کو حقیر پانی کے نچوڑ یا ست (Essence) سے چلایا۔

3۔ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ O (السجدہ :9)

پھر اس نے انسان کو بنایا اور سنوارا ہے۔ اور پھر اپنی روح میں سے پھونک دیا اور پھر (اے انسانوں!) تمہارے کان، آنکھیں اور افئدۃ (دل و دماغ) بنائے۔ مگر تم اللہ کا شکر بہت کم ہی کرتے ہو۔

یہ تین آیات اس سے قبل بھی لکھ کر ترجمہ کے ساتھ پیش کر چکے ہیں یہ مخلوق (ایک طرح کی خاص مشین) ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے آدم یا انسان رکھا ہے۔ اسکی تخلیق کے متعلق بہت سی خبریں اور معلومات ان تین آیات میں جمع کر دی گئی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی خبر تو خالق کائنات نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ جو چیز بھی پیدا فرماتا ہے وہ نہایت ہی شاندار ہوتی ہے۔اور ایک ایسی ہی شاندار مخلوق' چیز' مشین !اللہ نے بنائی ہے پیدا فرمائی ہے۔جس کا پہلے سے نہ کوئی ڈیزائن تھا اور نہ وہ موجود تھی۔ اس مخلوق کا نام اللہ نے انسان رکھا ہے۔

دوسری خبر یہ بیان فرمائی کہ اس انسانی مشین کی تخلیق کا کام گارے (Clay) سے شروع ہوا۔یعنی مٹی اور پانی سے۔

تیسری خبر یہ بیان فرمائی کہ پھر اس انسان کی عام پیداوار حقیر پانی کے نچوڑ یا ست سے چلائی !اور یہ جوھر (Essence) گارے (مٹی، پانی) ہی کی ایک شکل ہے۔

چوتھی خبر یہ بیان فرمائی کہ پھر جب رحم مادر میں انسانی تخلیق اپنے ابتدائی مراحل کو پورا کر لیتی ہے۔یعنی اللہ کا علم' اللہ کی قدرت' اللہ کی مشیت' اللہ کی منصوبہ بندی سے انسانی ڈھانچہ بن سنور کر تیار ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی روح اس میں پھونک دیتے ہیں۔(روح متشابہات میں سے ہے) یہ اللہ کا اَمر ہے۔

پانچویں خبر یہ دی گئی ہے کہ روح پھونکنے کے بعد انسان کے کان' آنکھیں اور فؤاد (دل دماغ) بنا دیئے جاتے ہیں یا پیدا کر دیئے جاتے ہیں !روح پھونکے جانے کے بعد انسان میں روح یعنی جان !یعنی زندگی آجاتی ہے۔یہ جو تیسری چیز ہے آگے چل کر قرآن انہیں تین چیزوں کو نفس کا نام دیتا ہے۔یہی تین چیزیں نفس کا انجن یا نفسیاتی انجن (Psychomotor) ہے۔

گارے سے انسان کا جسم تخلیق کیا گیا۔اور جب اس میں روح پھونک دی گئی تو یہ انسانی ڈھانچہ اچھلنے کودنے لگا۔ روح تمام کا تمام عمل متشابہات میں سے ہے۔اور اس پر ہم پہلے ہی پوری طرح سے بحث کر چکے ہیں جسم کی بحث اور اس میں غور وفکر کرنا ہمیشہ سے انسان اس عمل میں مصروف رہا ہے اس پر کوئی پابندی اور قدغن نہیں ہے جیسا کہ روح کے معاملے میں ہے۔ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی !اب تیسری چیز جو اس انسانی مشین میں موجود ہے۔وہ انسان کا نفس ہے۔

قرآن مختلف اسالیب اور طریقوں سے نفس انسانی کو بیان فرماتا ہے۔

جس طرح ''اَلْقُرآن شَیءٌ عَجِیْب'' ہے۔

اسی طرح سے انسان بھی ایک عجیب وغریب مخلوق ہے انسان اپنی جسمانی ساخت روح اور نفسیاتی لحاظ سے نہایت ہی عجیب وغریب تخلیق ہے۔اس کو اللہ نے خلافت ارضی کیلئے چنا۔اسی میں انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے۔اور قرآن (خط) نازل فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ انسانی نفس (Psychomotor)

یہ نفس کا انجن ایک نہایت ہی پیچیدہ اور حیران کن حیثیت کا مالک ہے۔روح الگ ایک چیز ہے۔نفس دوسری الگ چیز ہے اسکی ایک حیثیت تو فاعل اور عامل کی ہے اور اپنی اس حیثیت میں بالکل (Psychomotor) ہے یعنی انسان کی یہی مرکزی قوت محرکہ ہے۔

سوچنے میں۔خواہش کرنے میں چاہنے اور نہ چاہنے میں! اللہ تعالیٰ نے اس نفس میں وہ تمام خصوصیات جمع کر دی ہیں جو اس کرۂ زمین پر اللہ تعالیٰ کی خلافت کو قائم کرنے اور اسکے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہیں!

نفس (Psychomotor) کا سب سے نمایاں اور اہم پہلو یہ ہے کہ اس کو بنایا تو اللہ تعالیٰ نے ہی ہے۔لیکن اسے پوری طرح سے بنا سنوار کر اس کو خودمختار (Autocrat) اور خودکار (Automatic) بھی بنایا ہے۔اس کی خود مختاری اور اسکی اپنی حاکمیت اس حد تک ہے۔کہ اس دنیا میں جو کہ انسانوں کے لئے کمرۂ امتحان کی طرح سے ہے جو کچھ بھی یہ چاہے وہ کرلے اور جو کچھ بھی سوچے جس طرح سے بھی سوچے اس کو مکمل آزادی ہے۔اور یہ ماسٹر مائنڈ (نفس) اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ جو اس کا خالق ہے۔اس کا مالک ہے۔اس کا رازق ہے۔اس کا محافظ ہے۔اسکے خلاف سوچنا شروع کردے۔اور اس کی نافرمانی کرے۔کفر وشرک کو اختیار کرلے یا پھر اپنے خالق کو پہچان لے اور اسکی اطاعت کرے۔یہ جو کچھ بھی چاہے سوچے اور تدبیر کرے۔اس کو پوری پوری آزادی اور خودمختاری حاصل ہے۔یہ منصب یہاں تک ہے۔کہ کفر وشرک میں بھی زمین وآسمان کی تمام مخلوقات اس کے حکم کو پورا کرنے کیلئے چشم براہ رہتی ہیں۔اور پورا پورا تعاون کرتی ہیں۔اور یہ بات قرآن مجید میں لکھ دی گئی ہے۔

1۔ هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ط O (البقرہ : 29)

اللہ تو وہ ہے جس نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہیں۔

اس آیت میں تمام انسانوں سے خطاب ہے۔صرف مسلمانوں اور مؤمنین سے نہیں ہے۔

قرآن مجید میں غور وفکر کرنے سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔کہ نفس کی دو حالتیں ہیں۔

پہلی حالت میں' یہ بالکل ایک حاکم' خودمختار' سوچنے والا' چاہنے والا' حکم کرنے والا' دیکھنے والا' سننے والا' معلومات کا تجربہ کر کے نتائج اخذ کرنے والا یہ اس کی فاعلی حالت ہے۔پہلے ہم قرآن مجید سے وہ آیات پیش کرینگے جو نفس کی ان خصوصیات کو بیان کرتی ہیں۔یعنی (Psychomotor) پر بحث کرتی ہیں۔

دوسرے مرحلے میں وہ تمام اعمال بیان کریں گے جن کو حضرت انسان کرتا ہے۔تمام کام آدمی کرتا ہے۔تمام کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُمور انسان سرانجام دیتا ہے۔ یہ کیسے ہوتا ہے؟ اسکو جاننا اور سمجھنا بڑا ضروری ہے۔ یہ کام مشکل بھی نہیں ہے اور بالکل آسان بھی نہیں ہے۔ جو کوئی بھی غور وفکر کرتا ہے ایسی باتوں کو جان جاتا ہے' سمجھ لیتا ہے۔

آدمی یا انسان جتنے بھی کام کرتا ہے۔ صحیح اور غلط کی یہاں بحث نہیں ہے۔ ان کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم نفس (Psychomotor) ہی دیتا ہے۔ انسان کے تمام جسمانی اعضا نفس کے حکم کی تعمیل میں جُتے رہتے ہیں۔ آدمی ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتا ہوا نظر آتا ہے اسکے تمام اعمال پر نفس کا حکم چلتا رہتا ہے۔

نفس اور اس کا حکم ایک ہی چیز ہے۔ حکم یا خواہش! نفس کی ہوتی ہے' اس کے بعد ہاتھ' پاؤں کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انسان کے تمام اعمال کی ذمہ داری نفس پر ہے۔ انسانی اعمال انسان کے نفس (Psychomotor) کی حالت اور کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

نفس (Psychomotor) کی خصوصیات اور صفات قرآن مجید میں ہیں:

2۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا O فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا O قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا O وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا O (الشمس:15-16)

اور ذرا نفس انسانی میں غور وفکر تو کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اسکو بنایا اور سنوارا ہے۔ اور پھر اس نفس میں تمام فجور اور تقویٰ کو ودیعت فرمادیا۔ جس کسی نے بھی اس نفس کو پاکیزہ کیا (متقی بنایا) وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے اس نفس کو گناہوں میں دھنسا دیا وہ ناکام ہوگیا۔

ان آیات میں نہایت آسان اور وضاحت کے ساتھ نفس کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ نے ہر نفس انسانی (Psychomotor) کو اس طرح سے بنایا اور سنوارا ہے۔ جیسا کہ اللہ کی تقدیر (منصوبہ بندی) میں تھا۔ اور پھر اس نفس میں تمام برے کام کرنے اور اچھے کام کرنے کی صلاحیت اور استعداد رکھ دی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جس نفس نے بھی یعنی انسان نے اپنے نفس کو متقی اور پرہیزگار بنالیا وہ کامیاب ہوجائے گا اور جس انسان نے بھی یعنی جس انسانی نفس نے بھی اپنے آپکو گناہوں اور بری خواہشات میں لگا دیا وہ ناکام ہوجائے گا۔ ان آیات میں تزکیہ نفس کو کامیابی کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں لوگ روح کے پیچھے کہاں سے پڑ گئے۔ یہ روحانی باتیں تو عیسائیوں' یونانیوں' بدھ مت اور ہندومت میں بہت رائج ہیں۔ اور بہت سے مسلمانوں نے ان مذاہب سے یہ غلط روحانی باتیں اپنالیں۔ آپ دیکھیں کہ پورے قرآن میں روح کا بیان بہت ہی مختصر سا ہے۔ مسلمانوں نے روح اور نفس کو گڈمڈ کردیا اور ہر نفسیاتی چیز کو روحانی کہنا شروع کردیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ O (العنکبوت:57)

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور پھر ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ زندگی کے مقابلے میں موت ہے۔

4۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا O (الملک:3)

ان آیات میں تزکیہ نفس کا ذکر ہے! تزکیہ نفس کون کرتا ہے؟ اور نفس کو گناہوں میں کون دھنسا دیتا ہے۔ یہی وہ بنیادی بات ہے جس کے جاننے اور سمجھنے سے انسان اپنے آپ کو شعوری طور پر اور علمی طور پر سمجھ لیتا ہے۔ بات تزکیہ نفس کی ہو رہی ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا O وہ کامیاب ہوا جس نے اس نفس کو پاکیزہ بنالیا۔ یعنی متقی اور پرہیز گار بنا لیا یہ سارا کام نفس کو پاکیزہ بنانے کا اور بگاڑنے کا کون کرتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت نفس خود ہی تو ہے' کوئی بیرونی عامل ہے ہی نہیں جو اس نفس کو پاکیزہ بنائے یا بگاڑے' یہ سارے کا سارا اختیار خود اسی نفس کو حاصل ہے۔ یہ سب استعدادیں اور صلاحیتیں خود اسی نفس میں ہی موجود ہیں۔ شروع میں ہی نفس کیلئے انگریزی اصطلاح (Psychomotor) استعمال کر کے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور یہ بھی بتایا گیا کہ یہ حضرت نفس (Psychomotor) خودکار (Automatic) بھی اور (Autocrat) خودمختار بھی۔ یہ خالق نہیں' ہے تو مخلوق! مگر اس کے خالق اور مالک نے اسے بنا سنوار کر بالکل خودمختار کر دیا ہے۔ یہی تو وہ مرکزی فکر ہے حقیقت ہے۔ یہی علم ہے جو اللہ ان نفوس کو سمجھاتا ہے اور اپنے انبیاء اور رسولوں کے ذریعے نفوس (انسانوں) کو ہدایت ختیار کرنے کی تلقین فرماتا ہے' حکم نہیں دیتا' جبر نہیں کرتا' کھلی ہوئی راہ دکھاتا ہے۔

5۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا O اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا O (الدھر:2-3)

بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کیا تا کہ اسے آزمائیں اور اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا۔ بلاشبہ ہم نے اسکو سیدھی راہ دکھا دی ہے اب چاہے تو شکرگزار بنے اور چاہے تو ناشکرا بنے۔

یہ ہے وہ نفس کی خودمختاری (Autocracy) جو اللہ نے اسے دی ہے۔ اسی وجہ سے اپنی مرضی اور سمجھ سے اگر انسان شکرگزار (مسلم) بنے گا تو انعام دیا جائے گا ابدی جنت کی صورت میں اور اگر جان بوجھ کر اپنی ہی مرضی اور سمجھ سے ناشکرا (کافر) بنے گا تو جہنم کی صورت میں اسے عذاب دیا جائے گا۔ ابھی ہم نفس کی استعداد اور صلاحیت پر قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پیش کرینگے تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اس نفسیاتی آزادی کی حدود کتنی وسیع ہیں! اور ان کا جاننا کتنا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (الزمر : 9)

ان سے پوچھئے کیا علم والے اور بے علم لوگ برابر ہوتے ہیں؟ بات یہ ہے کہ نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو دانش مند ہوتے ہیں۔

7۔ وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ O (الانعام : 70)

اور آپ اس قرآن کے ذریعے لوگوں کو نصیحت کرتے رہیے! یہ نہ ہو کہ کوئی بھی شخص (نفس) اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پھنس جائے۔ اور پھر اللہ کے سوا ہرگز نہ کوئی ولی (مددگار) ہوگا اور نہ شفیع (سفارش کرنے والا)۔

اس آیت میں نفس کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کہ نفس کو چاہیے کہ وہ ایسے کام اور اعمال نہ کرے جو اسے ہلاکت میں اور بربادی میں پھنسا دیں کیونکہ اس دنیا میں جب زندگی کی مہلت ختم ہو جائے گی تو پھر نہ کوئی ولی کام آئے گا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا ہی ملے گا۔ یہ نفس کو نصیحت کی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہر اچھا یا برا کام کرنے کا ذمہ دار وہی ہے۔ اگر کوئی بھی نفس اللہ سے از خود نہیں ڈرتا تو پھر اس کا کوئی علاج بھی نہیں ہے۔

8۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ج O (الانعام :164)

کہہ دیجئے کہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ اللہ ہی ہر چیز کا رب ہے۔ اور کوئی بھی نفس (شخص) جو کچھ بھی عمل کرتا ہے' اس کا وبال اسی نفس پر ہوتا ہے۔

اس آیت میں بھی کام کرنے والا نفس ہی ہوتا ہے۔ اور اس کا وبال یا عذاب بھی اسی نفس پر ہی ہوگا کیونکہ ہر کام میں نفس کی مرضی چلتی ہے۔

9۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ O (یونس:100)

اور کسی بھی شخص (نفس) کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مشیت کے بغیر ایمان لائے۔ اور جو لوگ عقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کام نہیں لیتے اللہ ان پر (کفر اور شرک) کی گندگی ڈال دیتا ہے روح کا ذکر کہیں بھی آپ کو نہ ملے گا۔

اس آیت میں بھی ایمان کا لانا یا نہ لانا اسکو اللہ کی مشیت کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ انکو ایمان لانے کی توفیق بھی نہیں دیتا۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ زبردستی لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرے۔ ہاں جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں تو اللہ ان کیلئے ایمان لانے کو آسان بنا دیتا ہے۔ اور اسکی توفیق بھی دیتا ہے یہاں ایمان لانے یا نہ لانے کا تمام کام نفس سے متعلق ہے۔ نفس (Psychomotor) اگر چاہے۔ تو نفس ایمان لے آتا ہے اور اگر نفس ایمان لانا نہ چاہے تو پھر اس کا وبال اسی پر ہے۔

10۔ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ O (یوسف:53)

اور میں اپنے آپکو (یعنی اپنے نفس کو) پاک یا متقی نہیں کہتا! بیشک نفس ہی تو برائی کا حکم دیتا ہے۔ مگر یہ کہ جس نفس پر اللہ رحم فرمائے (وہ نفس مُطْمَئِنَّہ ہوتا ہے)۔

اس آیت میں یہ بیان زلیخا کا ہے جو اس بات کا شعور رکھتی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں بھی قوم مصر کا علمی معیار بہت بلند تھا۔ ہر نفس خود مختار ہے سوچنے میں اور عمل کرنے میں۔ اور یہ کہ برائی کا حکم دینا اور گناہ کرنے پر آمادہ کرنا اپنے آپکو یہ سب کام نفس کے ہیں۔ انسانی اعضاء تو صرف اپنے حاکم (نفس Psychomotor) کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

11۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ O (یوسف:68)

اس آیت میں اللہ نے اپنے نبی حضرت یعقوب f کے نفسیاتی الجھاؤ کو بیان فرمایا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ یعقوب نبی ہونے کے ناطے سے عام لوگوں کے مقابلے میں بہت زیادہ علم والے تھے۔ وہ اپنے بیٹے بنیامین کی اور دوسرے بیٹوں کی بھی خیریت چاہتے تھے۔ تو انہوں نے یعنی ان کے نفس نے غور و فکر کے بعد اپنے بیٹوں سے کہا کہ وہ سب مصر کے شہر میں مختلف دروازوں سے داخل ہوں تاکہ وہ کسی آزمائش میں نہ پڑ جائیں۔ یہ تمام سوچ حضرت یعقوب کے نفس (دل و دماغ) کی تھی جس کے کرنے یا نہ کرنے میں کوئی گناہ یا ثواب نہ تھا۔ لیکن جو اللہ کی تقدیر (منصوبہ بندی) میں ہوتا ہے۔ وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ اور وہ چیز ہو کر ہی رہی جس سے حضرت یعقوب نے بچنا چاہا تھا! اور ایک تجویز ان کے نفس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچی اورانہوں نے اپنے بیٹوں کوحکم کی صورت میں یہ بات فرمادی۔جس کا آگے چل کر موقع پر کوئی بھی فائدہ نہ ہوا۔

12۔ يَوْمَ تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَاوَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّاعَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ O (النحل:111)

(قیامت کا منظر ہے) جس دن ہر شخص (نفس) کی یہ حالت ہوگی کہ ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔یعنی ہر نفس دنیا میں جو کچھ بھی کرتا رہا ہوگا وہ اسکو یاد کر کے اس کے نتائج کو دیکھ رہا ہوگا اوران پر اللہ کی طرف سے ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا۔

13۔ وَمَاتَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَاتَكْسِبُ غَدًا ط وَمَاتَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ O (لقمان:34)

اور کوئی نفس بھی تو یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا؟ اور کوئی نفس بھی تو یہ نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ پر مرے گا؟

اس آیت میں نفس (Psychomotor) کے متعلق یہ خبر بھی دی گئی ہے کہ کوئی شخص اپنے مرنے کی جگہ اور یہ کہ کل کیا کرے گا نہیں جانتا! اس میں انبیاء اور رسول بھی شامل ہیں۔

14۔ وَلَوْشِئْنَالَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ O (السجدہ :13)

اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص (نفس) کو ہدایت دے دیتے۔لیکن میں نے یہ بات پکی کردی ہے کہ میں جنات اور انسانوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔

15۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ O (المدثر:38)

ہر شخص (نفس) اپنے اعمال کے بدلے میں اللہ کے پاس گروی رکھا ہوا ہے۔

16۔ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ O (القیمۃ: 2)

اور ذرا نفس لوامہ (ضمیر Concience) میں غور فکر تو کرو۔

یہ ضمیر (Concience) یہ نفس لوامہ اس میں بھی غور وفکر کرو تدبر کرو یہ کیا ہے؟ یہ کس طرح کام کرتا ہے؟ اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے سنبھال سکتے ہیں؟ یہ نفس کی ایک حالت کا نام ہے یہ نفس کا ہی ایک نام ہے۔

17۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ط فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى O (النازعات : 40)

اور جو کوئی بھی اپنے رب کے سامنے پیشی سے ڈرا (کھڑا ہونے سے ڈرا) اور نفس کو غلط خواہشات سے روک لیا۔ پس بیشک ایسے نفس (شخص) کیلئے جنت میں ٹھکانا ہوگا۔

اور جس شخص نے بھی یعنی نفس نے اپنے آپکو روک لیا بری خواہشات سے اس دنیا میں نفس (Psychomotor) کا انجن سوچتا بھی ہے اور کسی بھی کام کو کرنے یا نہ کرنے کا اس کو مکمل اختیار بھی حاصل ہے اگر یہ نفس خود اللہ سے ڈر کر بری خواہشات پر عمل کرنے سے اپنے آپکو روک لے تو اس کا ٹھکانا جنت میں ہوگا۔ دیکھئے تمام کی تمام گیم (Game) اس نفس ہی کی ہے! بظاہر انسان مختلف کاموں میں اشغال میں! مصروف دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اصل میں Background میں نفس کی مرضی کام کر رہی ہوتی ہے۔ کام نیکی اور خدا ترسی کا ہو یا شیطانی کام ہو۔

18۔ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ O ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً O فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ O وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ O (الفجر:30)

اے مطمئن جان (اے نفس مُطْمَئِنَّة) اب چل! لوٹ چل اپنے رب کی طرف راضی خوشی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

سورۃ الفجر کی ان آیات میں نفس مُطْمَئِنَّة کا بیان ہے۔ یہ وہ نفس ہے جو اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور موت کے وقت فرشتے اس سے بڑے احترام اور اکرام کیساتھ پیش آتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا سکھائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ :

یہ نفس مُطْمَئِنَّة بھی نفس کی ایک حالت کا نام ہے۔ کسی میں نفس امارہ غالب آجائے تو یہ بھی نفس (Psychomotor) کی حالت ہے۔

19۔ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قَبْلُ O الخ (الانعام :157)

(قرب قیامت میں) جب تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ان کے بعد کسی بھی نفس کا ایمان لانا' ایمان لانے والے نفس کو نفع نہ دے گا جو ان نشانیوں (آیات) کے ظہور سے قبل ایمان نہ لایا ہوگا۔

اس آیت میں نفس (Psychomotor) کی خود مختاری اور خود کاری کے منسوخ ہونے کا ذکر ہے یعنی قرب قیامت میں جبکہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا دوسری نشانی دجال کا آنا اور تیری تیسری نشانی (آیۃ) دآبۃ الارض کا نکلنا ہے۔ان کے ظہور کے بعد ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا۔یعنی اس کے بعد اگر کوئی نفس ایمان لے بھی آئے۔اور اچھے کام بھی کرنے لگے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت میں بھی لگ جائے گا یہ سب کچھ بے کار ہوگا بے وزن ہوگا۔

20۔ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ O (المنفقون:63)

جب کسی نفس کی موت آجائے تو اللہ اسے ہرگز ڈھیل نہیں دیتا۔اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

موت سے انسان نام کی مشین کا موجود ہونا ختم ہو جاتا ہے۔اور یہ کام موت کرتی ہے۔اور موت آتی بھی تو نفس کو ہی ہے۔موت کا ھدف Target نفس ہی تو ہوتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔روح کا تو کہیں ذکر بھی نہیں آتا۔یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بنو عباس کے عہد میں جب یونانی فلسفہ بدھ مت اور ہندومت اور عیسائیت کے غلط عقائد مسلمانوں نے اپنا لئے تو اسلام کی اصل حقیقت ہی بدل دی اور صوفیاء کا ایک گروہ پیدا ہوا جس نے شریعت کے مقابلے میں بہت سے گمراہ نظریات اپنا لئے اور وہ مسلمانوں میں رواج پا گئے وہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔علماء سوء کے مقابلے میں علماء حق بھی ہمیشہ موجود رہے ہیں۔آج بھی ہیں اور یہ کشمکش اسی طرح آخر تک چلتی رہے گی۔جو لوگ بھی قرآن وسنت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کا طریق اپنانے کی کوشش کرتے ہیں وہی حق پر ہیں۔ویسے تو تمام گمراہ لوگ اور انکے علما سوء شیطان کی ذریت ہیں۔ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ O مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ O لیکن ہر اچھا اور برا آدمی اپنی بات کو شروع قرآن وحدیث سے ہی کرتا ہے۔

21۔ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ O

(المائدہ : 116)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ جو کچھ بھی میرے دل میں (دل میں۔نفس میں) ہے تو اسے خوب جانتا ہے۔اور اے اللہ جو کچھ تیرے نفس میں ہے میں اسے نہیں جانتا۔بے شک اے اللہ تو بڑا جاننے والا ہے ہر غیب کو۔

اللہ کیلئے لفظ نفس کا استعمال یہ متشابہات میں سے ہے۔اس سے مراد ذات باری تعالیٰ ہے۔

22۔ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O

(المائدہ : 30)

پس اسکے نفس نے اس کو (یعنی اپنے آپ کو) اپنے بھائی کو قتل کرنے پر آمادہ کر ہی لیا۔پھر اسے قتل کر دیا۔ پس پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

اس آیت کریمہ میں قابیل اور ھابیل کا قصہ بیان ہوا ہے۔قابیل بڑا حاسد اور کمینہ تھا۔اس کا نفس امارہ اس پر غالب آ گیا یعنی قابیل کے نفس (Psychomotor) نے اپنے ضمیر نفس لوامۃ کو نظر انداز کر دیا اور یہ فیصلہ اپنے ہی جی میں کیا کہ اپنے بھائی کو ناحق قتل کر کے اسکی ہونے والی بیوی سے خود شادی کر لے۔چنانچہ اس نے ہابیل کو قتل کر ہی دیا۔یہ تمام الجھن قابیل کے اپنے ہی نفس میں چل رہی تھی آخر کچھ دنوں کے بعد قابیل کے نفس نے قابیل کے نفس کو یعنی اپنے آپ کو ایک بڑے ہی خطرناک کام کیلئے تیار کر لیا۔یہی ہے نفس انسانی کا خود مختار ہونا۔یہ اختیار اللہ نے ہر انسانی نفس کو عطا فرمایا ہے۔اب انسان جو کچھ بھی چاہے کرتا پھرے اللہ اسے برے کام سے زبردستی نہیں روکتا! یہی اس دنیا میں انسان کو آزادی اور خود مختاری حاصل ہے،اور تمام امتحان اسی نقطہ میں مرکوز ہے۔

23۔ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى O قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى O (طٰہٰ:67-68)

پس موسیٰ نے اپنے دل میں ڈر کو چھپا لیا۔اللہ نے موسیٰ سے کہا ڈرو مت تم ہی غالب رہو گے۔

غور کیجئے موسیٰ کا نفس (دل) جادو کے کرتب دیکھ کر ایک دفعہ تو ڈر ہی گیا۔یہ ڈر سوائے موسیٰ کے کسی دوسرے کو معلوم نہ تھا۔یہ موسیٰ کے اندر دل کی حالت تھی کہ وہ اندر سے خوف زدہ تھا۔اللہ نے موسیٰ پر وحی نازل فرمائی جو دلوں کے تمام حالات خوب جانتا ہے۔کہ موسیٰ ڈرو مت غالب تم ہی رہو گے۔

ڈرنا اور خوش ہونا یہ بھی انسانی نفس کا رویہ ہے۔

24۔ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ O (لقمان:12)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو کوئی بھی اللہ کا شکر گزار بنتا ہے تو اس کا فائدہ خود اسی کے لئے ہے۔ اور جو کوئی اللہ کا ناشکرا ہوگا تو اللہ بے نیاز ہے اور حمید ہے۔

کوئی بھی نفس (Psychomotor) اگر خود غور و فکر کر کے عقل سے کام لیتے ہوئے اللہ کی شکر گزاری کرے تو اس کا فائدہ خود اسی کو ہے اور جو کوئی بھی ناشکری کرے تو اللہ کی ذات بڑی بے نیاز ہے اور حمید ہے۔

25۔ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ O (الفاطر:18)

اور جو کوئی بھی پاکیزگی اختیار کرتا ہے تو اس کا فائدہ خود اسی کیلئے ہے۔ اور آخر کار سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

26۔ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ O (الزمر:41)

بلاشبہ ہم نے لوگوں کیلئے حق وصداقت کی ساتھ الکتاب (The Letter) نازل کیا ہے۔ پس جو کوئی بھی ہدایت پائے گا تو وہ خود اس کے اپنے لئے ہوگی۔ اور جو گمراہ ہوگا تو وہ بھی خود اسی کیلئے ہوگی آپ کو ان پر وکیل مقرر نہیں کیا گیا ہے۔

آیات اپنے مفہوم میں بالکل آسان ہیں اور واضح ہیں غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی مزید پڑھنا چاہے تو اسے مختلف تفاسیر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

27۔ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ O (الزمر:42)

اور اللہ موت کے وقت نفس کو مکمل طور قبض کر لیتا ہے اور جن کی موت نہیں ہوتی انکے نفوس کو نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے۔

جب کسی نفس کی موت آجاتی ہے تو اللہ کے فرشتے اس شخص کو اس کے نفس کو پورے کا پورا قبض کر لیتے ہیں۔ روح بھی ساتھ ہی جاتی ہے نفس کے! اور جس نفس کی موت کا وقت نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے نفس کو نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے۔ روح تو جسم میں ہر وقت رہتی ہے۔ اور نفس بھی موجود رہتا ہے۔ لیکن نیند کے وقت نفس کی تمام کاروائیاں معطل ہو جاتی ہیں اور نفس خواب دیکھتا ہے۔

اس آیت میں بڑا غور و فکر کرنا چاہیے۔ جسم سو جاتا ہے روح جسم کو نہیں چھوڑتی حضرت نفس کی بھی تمام کاروائیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معطل ہو جاتی ہیں اور وہ خواب دیکھتا ہے۔ خواب بھی نفس ہی کا کام ہوتا ہے نہ کہ روح کا۔

28۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ط وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ O

(حم السجدہ : 46)

جو کوئی نفس بھی (Psychomotor) نیک عمل کرتا ہے تو وہ اپنے لئے ہی کرتا ہے اور جو کوئی بھی (نفس Psychomotor) برے عمل کرتا تو اس کا وبال بھی خود اسی پر ہی پڑے گا۔ اور تیرا رب تو ہرگز بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

عربی قرآن میں غور کیجئے ''مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ'' میں ڈبل بیان ہے ایک نیکی کرنے والا۔ اس سے مراد صالح آدمی ہے جو نیک کام کرتا ہے۔ نیک آدمی جو نیک عمل کرتا ہے۔ یہ ہے صالح آدمی کا نفس! حقیقت میں کام کرنے والا نفس ہی ہے اور وہ اچھا کام یا برا کام خود اپنے لئے ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے عجیب وغریب مخلوق بنائی ہے قرآن میں اس بنیادی موضوع پر بہت سی آیات ہیں۔

29۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ O

(الجاثیہ : 15)

جس نے بھی نیک عمل کیا اس کا فائدہ اسی کے لئے ہے۔ اور جس نے برا کام کیا تو اس کا نقصان اسی کے لئے ہے۔ پھر تم سب اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے۔

30۔ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ O (محمد:38)

اور جو کوئی بھی بخل کرتا ہے وہ اپنے نفس کے ساتھ ہی بخل کرتا ہے۔ (یہ نفس ہی بخل کرتا ہے اور یہ بخل خود اسی کیلئے ہے) اور اللہ تو غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ اور اگر تم پھر جاؤ گے تو وہ تم کو کسی اور قوم سے بدل دے گا۔ پھر وہ تمہاری طرح کے نہ ہونگے۔

31۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا O (الفتح : 10)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک جولوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ انکے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جو کوئی بھی بدعہدی کرے گا تو اسکی سزا اسی کو ملے گی اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے اللہ سے باندھا ہے۔ پورا کرے گا اللہ عنقریب اسکو اجر عظیم دے گا۔

32۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (الحشر:9)

اور جو کوئی بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہونگے۔

33۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ O (ق:16)

اور البتہ ہم نے ہی تو انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کے نفس (دل) میں کیا خیالات آتے ہیں اور ہم تو اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

34۔ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَاللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط O (الطلاق:1)

اور جو کوئی بھی اللہ کے قانون کو توڑے گا تو وہ اپنے ہی اوپر ظلم کریگا' حدود توڑنے کا کام نفس کرتا ہے اور اس کی سزا بھی اسی نفس کو ہی ملے گی۔

35۔ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ O (القیمۃ:14)

بلکہ آدمی خود اپنے آپ کو خوب اچھی طرح سے جانتا ہے۔

انسان کے اندر اس کا نفس ہی حکمران ہے اور وہ نفس ہی ہر کام کرنے یا نہ کرنے کی پوری طاقت رکھتا ہے۔

36۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ O (الاعراف:188)

کہہ دیجئے کہ میں اپنے نفس کیلئے نہ نفع کا اور نہ نقصان کا اختیار رکھتا ہوں۔ مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت کچھ نفع حاصل کر لیتا۔ اور مجھ کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں ان کو جو ایمان رکھتے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی بات تو اس آیت میں نبی اکرم کی طرف سے اعلان عام ہے کہ میں خود اپنے نفس کیلئے یعنی میرا نفس خود اپنے لئے کسی بھی نفع کے حصول اور نقصان سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نفع اور نقصان صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مجھے علم غیب بھی نہیں ہے۔ اگر غیب کا علم ہوتا تو میں ڈھیر سارے فائدے حاصل کر لیتا اور بہت سے نقصانات سے بچ جاتا اور مجھے تکلیف بھی نہ پہنچتی۔

تیسری بات یہ ہے کہ میں تو صرف کافروں کو ڈرانے والا اور مومنوں کو خوشخبری سنانے والا ہوں یہ آیت متشابہات میں سے نہیں ہے بلکہ اُمُّ الکتاب سے ہے۔ کیونکہ اس میں عقیدہ بیان ہوا ہے۔

37۔ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ (یونس:15)

ان سے یہ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ اس قرآن کو اپنی طرف سے بدل ڈالوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔ میں تو خود قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں کہ میں اللہ کی نافرمانی کروں۔

یہ آیت بھی اُم الکتاب سے ہے۔ اور اس میں بھی عقیدہ بیان ہوا ہے۔

38۔ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ط اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ○ (الفاطر:50)

ان کو بتا دو کہ اگر میں گمراہ ہو جاؤں تو اس کا تمام وبال مجھ پر ہی پڑے گا۔ اور اگر میں راہ ہدایت پاؤں تو یہ ہدایت اس وحی کی برکت سے ہے جو میرا رب مجھ پر کرتا ہے۔ بے شک اللہ خوب سننے والا ہے۔ اور بہت قریب ہے۔

یہ آیت بھی اُم الکتاب سے ہے۔ اور عقیدہ کو بیان کرتی ہے۔ پورے قرآن میں جتنی بھی آیات ہیں ان سب پر ایمان لانا ہی تو اسلام ہے۔ اسلامی عقیدہ ہے۔

39۔ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ط وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ (النساء:128)

اور حرص ولالچ وبخل تو انسانی نفوس میں رچا بسا ہے! اگر تم بخل کے خلاف عمل کرتے ہوئے لوگوں کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کا رویہ اختیار کرو گے اور اللہ سے ڈرتے رہو گے۔ تو بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تو اسے جانتا ہی ہے۔ (عام انسانوں کے دل (نفوس) میں بخل کی بیماری ہوتی ہے۔

40۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ O (البقرہ:235)

اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی تمہارے دلوں (نفوس) میں ہے اسے خوب جانتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا ہے۔ اور بردبار ہے۔

41۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط O (ابراہیم:22)

سو مجھے ملامت نہ کرو۔ اور خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔

یعنی تم نے اپنے دل و دماغ سے غلط سوچا اور غلط خواہشات نے تم کو غلط کاموں میں لگائے رکھا۔ میرا کیا قصور ہے؟

42۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى O (النجم:32)

سو اپنے آپ کو پاک صاف نہ بتاؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ متقی کون ہے؟

یہ انسانوں میں ایک بڑی بیماری ہوتی ہے کہ اپنے کو بڑا پارسا اور متقی سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کو ولی بنانے کی بھی ان کو بڑی فکر ہوتی ہے۔ اور اکثر جھوٹے قصے کہانیاں گھڑ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو قرآن میں ہے۔ جو کوئی بھی مسلمان ہے یا مؤمن ہے اللہ اس کا ولی ہے لیکن اسکا الٹ کیا ہوگا۔ یہی نا! کہ جو کوئی بھی مسلمان ہے کسی کا مومن اور مسلمان ہونا صحیح معنوں میں! تو یہ صرف اور صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ہم بحیثیت مسلمان تمام مسلمانوں کے متعلق یہ حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اسی بات کا ہم کو حکم بھی ہے۔ اور صحیح بھی یہی ہے۔ لیکن یہ بات کہ واقعی فلاں آدمی مسلمان ہے۔ متقی اور پرہیزگار بھی ہے حقیقت کا علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔ چہ جائیکہ ہم لوگوں کی ولایت کا اعلان کرتے پھریں اور کسی کی ولایت کا عقیدہ بھی بنالیں! کتنے ہی لوگوں کی ولایت کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر ان نام نہاد اولیاء کے اصل عقائد کو پڑھا جائے اور قرآن کی روشنی میں ان کو دیکھا جائے تو معاملہ الٹ نظر آتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات کے خلاف عقائد رکھنا اور قرآن کے خلاف عمل کرنا نہایت ہی خطرناک صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم بالثواب! ہاں اگر خضر کی طرح کا کوئی Case ہو تو پھر بھی ہمیں خاموش ہی رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی ٹھوس علم ہی نہیں ہوتا۔ اس آیت میں فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ میں اَنْفُسَكُمْ نفس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفعول ہے۔اور تُـزَكُّـوا بھی وہی نفس ہے اور حالت فاعلی میں ہے۔تزکیہ کا اعلان کرنے والا بھی تو وہی نفس ہے جو اَنْفُسَكُمْ میں حالت مفعولی میں ہے یہ نفس بڑی عجیب چیز ہے۔کبھی فاعل ہوتا ہے۔کبھی مفعول ہوتا ہے۔تزکیہ نفس میں بھی اس کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں تزکیہ یعنی اللہ سے ڈر کر اچھے کام کرنے والا بیک وقت فاعل بھی ہے اور مفعول بھی ہے۔

43۔ يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاقُوْٓاَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًاوَّقُوْدُهَاالنَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌلَّايَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآاَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ O

(التحریم:6)

اے ایمان والو!تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔اور اس آگ پر سخت مزاج اور زبردست فرشتے متعین ہیں' وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ سب کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

دیکھئے اس آیت میں ایمان لانے والوں سے کہا جارہا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ کے عذاب سے بچاؤ۔یعنی صرف ایمان لانے سے کام نہ بنے گا۔ایمان بھی ایسا ہو جو کہ واقعی صحیح ایمان ہو اور شرک سے پاک ہو۔

یہ حکم انسانوں کو دیا جارہا ہے۔یعنی ان کے نفوس اگر اس حکم کو مان لیں۔اور اللہ کی اطاعت میں لگ جائیں۔یہاں بھی نفس کا ڈبل رول ہے۔حکم کو قبول کرلے یا نہ کرے اس کا پورا اختیار ہر نفس کو حاصل ہے۔اور اگر نفس نے اللہ کا حکم سن کر مان لیا اور اپنے آپ کو متقی بنالیا۔یعنی خود نفس اپنی سوجھ بوجھ اور اپنی عقل کی بدولت اللہ سے ڈر گیا اور اس نے اپنی روش پرہیزگاروں جیسی بنالی تو وہ کامیاب ہوگیا۔

44۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ O (البقرۃ:57)

کفار نے ہم پر تو کوئی ظلم نہیں کیا (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کفر شرک کرنے سے ہمارا تو کچھ نہیں بگڑتا) لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے یعنی ان کے نفوس نے اللہ کی نافرمانی کر کے خود اپنی جانوں پر (نفوس) پر ہی ظلم کیا یہاں بھی نفس کا ڈبل رول ہے۔نافرمانی کرنے کا فعل اس کا حکم کرنے والا خود نفس ہی ہے۔اور اس کا وبال بھی خود اسی نفس پر پڑے گا۔

45۔ مَآاَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ص وَمَا كُنْتُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ○ (الکھف:51)

میں نے آسمانوں اور زمین کے بناتے وقت ان کو نہیں بلایا تھا۔ اور جب ان کو پیدا کیا اس وقت بھی یہ موجود نہ تھے۔ (بلانا تو بعد کی بات ہے) اور میں ایسا تو کبھی بھی نہیں کرتا کہ گمراہ لوگوں کو اپنا مددگار بناتا۔

یہ آیت اپنے معنی میں اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے۔ صاف ہے۔ آسان ہے۔ اُمّ الکتاب ہے۔ شرک کرنے والوں کے پاس کوئی دلیل بھی تو نہیں ہے لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اپنے آپ کو آنے والے عذاب سے بچانا چاہیے۔

46۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ○ (الفرقان:3)

اور لوگوں نے اللہ کے علاوہ اور معبود بنا رکھے ہیں! جو کوئی چیز بھی پیدا (تخلیق) نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں وہ تو خود اپنے آپ کو بھی نہ تو نقصان سے بچا سکتے ہیں اور نہ نفع حاصل کر سکتے ہیں اور نہ وہ موت کے مالک ہیں نہ زندگی کے۔ اور نہ موت کے بعد جی اٹھنے کے مالک ہیں۔

لوگوں نے جتنے بھی رسولوں کو انبیاء کو اور اپنے خود ساختہ اولیآء کو معبود بنا رکھا ہے۔ یہ آیت ان کے متعلق ہے۔ کسی دوسرے کو پیدا کرنا یہ بھی رسولوں اور انبیاء کی طاقت سے باہر ہے۔ بت تو محض معدنیات، پتھر یا مٹی سے انسان خود بناتا ہے۔ قبروں پر جا کر اپنی حاجات کیلئے پکارنا بالکل غلط ہے۔

47۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ○ (حم السجدہ : 53)

ہم اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود ان کے اپنے اندر دکھائیں گے! یہاں تک کہ ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ یہ قرآن یہ رسول یہ دین اسلام اللہ رب العلمین سچ ہیں حق ہیں۔ کیا تیرے رب کیلئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

الآفاق سے مراد کائنات اور اسکی ہر چیز ہے وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ سے مراد خود انسان کے اپنے اندر جو نفس ہے۔ جو Psychomotor ہے۔ اور آج نفسیات ایک مستقل علم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس کا مطالعہ کیجئے۔ اور انسانی نفس یعنی HumanPsyche کا مطالعہ کیجئے تو بے شمار معلومات حاصل ہونگی۔ اور انسانی جسم (Anatomy) پر بھی مسلسل کام ہو رہا ہے۔ میڈیکل سائنس کی صورت میں۔ لیکن ابھی تک یہ علم بھی راستے میں ہی ہے۔ حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Anatomy علم تشریح الابدان تو تمام انسانوں کا ایک جیسا ہی ہے۔

جہاں تک نفس (Human Psyche) کا علم ہے وہ تو ہر انسان کا جدا جدا ہے۔ ایک انسان کی نفسیات Psyche پر سینکڑوں آدمی ریسرچ کر کے P.H.D کر سکتے ہیں اسی کی طرف قرآن نے اشارہ کیا ہے۔ ہر انسان کا نفس (Psychemotor) خود اس کا اپنا خاص نفس ہے۔ پھر نفسیاتی صفات جو قرآن میں تقریباً 1800 کی گنتی میں ہیں اور ان سب کی طاقت Potency ہر آدمی میں الگ الگ ہے۔ جہاں تک روح Spirit کا تعلق ہے۔ تو اس چیز کے پیچھے پڑنے سے اللہ تعالیٰ نے خود منع فرما دیا ہے کیونکہ یہ چیز متشابہات میں سے ہے۔ اور علماء حق کی بھاری اکثریت اس سے متفق ہے۔ انسانی نفس (Psychemotor) اپنی حدود میں رہتے ہوئے جو چاہے سوچے سمجھے اور کر لے۔ ہے یہ بھی لمیٹڈ Ltd ابھی تک ہم نفس (Psychemotor) کی حالت فاعلی پر بحث کر رہے ہیں۔ اس میں قلب، لب، فؤاد، السّمع، البصر، العقل، فہم یہ سب نفس کے ارکان ہیں۔

2۔ فؤاد أفئدة (دل و دماغ)

لفظ فؤاد عربی زبان میں دل و دماغ دونوں کیلئے آتا ہے پہلے ہم فؤاد کے متعلق قرآنی آیات کو بیان کریں گے۔

1۔ وَلَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ○ (بنی اسرائیل:36)

اور جس چیز کا آپ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑیں! کیونکہ کان، آنکھ اور فؤاد (دل و دماغ) ان سب سے باز پرس ہوگی۔

یہی تین اشیاء انسان کا نفس (Psychemotor) ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی معلومات کا ذریعہ نہایت معتبر طریقہ یعنی وحی کا نزول تھا۔ اسی لئے آپ سے کہا گیا کہ جس بات کا آپ کو علم نہ ہو آپ اسکے پیچھے ہرگز نہ پڑیں۔ کیونکہ آپ کا معاملہ عام انسانوں کا سا نہیں ہے۔ بلکہ آپ اللہ کے رسول اور برگزیدہ بندے ہیں۔ اور آپ کی بات کی بڑی ہی اہمیت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○ (النجم:11)

اللہ کے رسول نے جو کچھ دیکھا اس میں آپ کے دل نے دھوکا نہیں کھایا۔

3۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (ھود:120)

اور پیغمبروں کے تمام قصص جو ہم آپؐ سے بیان کرتے ہیں۔ان سے آپ کے (دل و دماغ) کو مضبوط رکھتے ہیں اور اس میں حق ہوتا ہے۔نصیحت ہوتی ہے۔اور مؤمنین کیلئے عبرت یا بیان ہوتا ہے۔

4۔ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○ (الانعام:113)

(اور کفار اس لئے ایسی باتیں کرتے ہیں) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انکے (دل و دماغ) اس طرف مائل ہو جائیں اور وہ بھی ان باتوں کو پسند کر لیں جو بدکرداریاں خود کرتے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

5۔ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ (ابراہیم:37)

سو تو لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں کی روزی دے تاکہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔

6۔ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (النحل:78)

اور اللہ نے تو تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ بھی تو نہ جانتے تھے اور پھر بنائے تمہارے کان، آنکھیں اور افئدۃ (دل و دماغ) تاکہ تم شکر کرو۔

اس آیت میں کتنی واضح اور غیر مبہم خبر دی گئی ہے۔انسان کی پیدائش کے متعلق ایک تو یہ خبر کہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں سے نکالا گیا ہے۔دوسری بات یہ کہ تم پیدائش کے وقت کچھ بھی تو نہ جانتے تھے تمہاری حالت ایسی تھی جیسے کارخانے سے ایک نئی اور زیرو میٹر (ZeroMeter) گاڑی یا مشین یا کار نکلتی ہے۔لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا

7۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(المؤمنون:78)

اور وہی تو اللہ ہے جس نے تمہارے لئے کان آنکھیں اور افئدہ (دل و دماغ) بنائے۔ مگر تم اللہ کا شکر بہت کم (تھوڑا) ہی کرتے ہو۔

یہی تینوں چیزیں انسان کا نفس (Psychemotor) ہیں۔ اور یہ حیرت انگیز طریقے سے ایک یونٹ کی طرح سے کام کرتے ہیں۔ جب بھی کان اور آنکھوں کی دی ہوئی معلومات اور دل و دماغ کی دی ہوئی خواہشات اور سوچ وغیرہ کو لے کر یہ نفس (نفسیاتی یونٹ) غور و فکر کرتا ہے۔ اور ہمیشہ اپنے فائدے میں اور نفع والے امور کے حق میں فیصلہ دیتا ہے۔ تو فوراً ہی احکام بھی جاری ہو جاتے ہیں اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان کیا کر رہا ہے۔ انسانی جسم کی پوری مشین نفس کے احکامات کی تعمیل میں لگ جاتی ہے یہاں تک کہ خود نفس بھی پوری طرح سے اس کام کو سرانجام دینے میں معاونت کرتا ہے۔ جیسے آنکھ! کان اور دل و دماغ! چاہے یہ کام حقیقت کے اعتبار سے نقصان دہ ہو اور چاہے مفید ہو یہ ایک الگ بحث ہے۔

8۔ ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (السجدہ:9)

پھر اسے درست کیا اور پھر اس میں اپنی روح میں سے پھونک دیا۔ اور بنائے تمہارے کان آنکھیں اور افئدہ (دل و دماغ) مگر تم شکر کم کرتے ہو۔

9۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ (الاحقاف:26)

اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی قدرت بخشی کہ تم کو ان باتوں کی قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل و دماغ دیئے۔ مگر ان کے کان آنکھیں اور دل و دماغ ان کے کسی کام نہ آئے۔ اللہ کے حکموں کا انکار کیا اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ ان پر الٹ پڑی۔

10۔ قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (الملک:23)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دیجئے اللہ وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے لئے کان آنکھیں اور دل و دماغ بنائے۔ مگر تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

11۔ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ O (الانعام:110)

اور ہم انکے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیتے ہیں۔ جس طرح وہ پہلی مرتبہ قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے! اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں رہنے دیتے ہیں تا کہ بھٹکتے پھریں گمراہی میں۔

مندرجہ بالا آیات میں نفس (Psychomotor) کے بڑے ارکان کان آنکھیں اور دل و دماغ کا بیان ہوا ہے۔ غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے نفس کے ارکان کو کتنے آسان اور قابل فہم انداز میں بیان فرمایا ہے۔ جو لوگ غور و فکر ہی نہ کریں تو ان کے لئے آسان بات کا سمجھنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

3۔ قلب

فؤاد! قلب اور عقل دونوں کیلئے آتا ہے۔ اب ہم قلب کے متعلق قرآنی آیات کو لکھیں گے اور ان کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ لفظ قلب قرآن میں 132 بار آیا ہے۔ قَلْبُ شَيْءٍ کا معنی ہے کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت میں پلٹ دینا یا پھیر دینا کا۔ انقلاب کا معنی پھر جانے کا ہے۔ پلٹ جانا بھی اس کا معنی ہے۔

1۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص الخ O (ال عمران:159)

سو یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں۔ اگر آپ درشت مزاج ہوتے اور دل کے بڑے سخت ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔

2۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ O اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ O (الشعراء:89)

جس دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد۔ مگر جو کوئی بھی قلب سلیم لیکر آئے گا وہ نجات پا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کیجئے قیامت کے دن مال اور اولاد کسی کام نہ آئے گی۔ ہاں جو شخص قلب سلیم کے ساتھ آئے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ قلب سلیم کا معنی یہ ہے کہ آدمی کا دل، کفر، شرک، نفاق کی بیماریوں سے بالکل پاک ہو۔

3۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (الصفت:84)

اور بے شک ابراہیم علیہ السلام بھی اسکی (نوح) کی جماعت میں سے تھے اور جب وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آئے۔

4۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (الشوریٰ:24)

کیا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ (محمدؐ نے) اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یعنی دعوٰی نبوت کر کے اگر اللہ چاہتا تو آپؐ کے دل پر مہر لگا دیتا۔ اور اللہ تو باطل کو مٹاتا ہے اور اپنے کلمۃ سے (قرآن سے) حق کو پکا کرتا ہے اور اللہ تو سینوں کے راز تک بھی خوب جانتا ہے۔

5۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (الانفال:24)

اور یقین کرو کہ اللہ آدمی اور اسکے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ کہ تم سب کو اللہ کی طرف ہی جمع ہونا ہے۔ یہ سراسر نفس کی چھپی ہوئی حالت ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔

قرآن میں دوسری جگہ آیا ہے۔

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ ۝ (الصف:5)

جب ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے بھی انکو ٹیڑھا کر دیا۔

6۔ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (النحل:106)

جو ایمان لانے کے بعد پھر اللہ کا انکار کر دے مگر یہ کہ اس پر جبر کے ذریعے کفر کرایا جائے۔ اس پر بھی اس کا دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان پر مطمئن ہو۔ بلکہ وہ جو کھلے دل سے کفر کرے تو ان پر اللہ کا غضب ہوگا۔ اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔

ان آیات میں دل! پورے نفس (Psychomotor) کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ اگر کسی کو زبردستی کفریہ باتوں کے کہنے اور کرنے پر مجبور کر دیا جائے حالانکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو ان باتوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن جو کوئی بھی کھلے دل سے کفر کا اعلان کرے تو ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔

7۔ اَفَرَءَ يْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ O

(الجاثیہ:23)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ اور اللہ نے اس کے علم کے باوجود اس کو گمراہ کر دیا ہے۔ اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہو اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو۔ سو اس کو اللہ کے سوا کون سیدھی راہ دکھائے گا۔ تو کیا تم سوچتے نہیں ہو۔

اس آیت میں نفس کے غلط کاموں کا ذکر ہے لیکن پھر بھی آدمی اپنے کاموں کو ٹھیک ہی سمجھتا ہے حقیقت میں بڑی خطرناک صورتحال پیدا ہو جاتی ہے عیسائیوں کو لیں 3 ارب کی آبادی سب مشرک ہیں ہندوؤں کو لیں وہ بڑے God کے ساتھ بتوں کو سفارشی کہتے ہیں۔

8۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ O (التغابن:11)

کوئی مصیبت یا تکلیف اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پہنچتی۔ اور جو کوئی بھی اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل (نفس Psychemotor) کو ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

اللہ نے انسان کو دل و دماغ دے کر بھیجا ہے اور جو کوئی غور و فکر کرے اور ایمان لے آئے تو اللہ کی توفیق اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔

9۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ O الخ (الاحزاب:4)

اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔ اور نہ تمہاری عورتوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مائیں بنایا ہے۔

اس آیت میں ایک آدمی کے سینے میں دو دل نہیں ہو سکتے یہاں دل سے مراد نفس ہی ہے ایک آدمی کا ایک ہی دل ہوتا ہے دو دل یعنی دو نفس کبھی نہیں ہوتے دل ایک ہوتا ہے نفس بھی ایک ہوتا ہے یہی نفس ہے جسے ہم شخصیت کہتے ہیں۔ (Personality) علم النفس کے طلباء کے لئے اس آیت کریمہ میں غور و فکر کرنے کا بڑا وسیع میدان ہے۔ اناٹومی والا دل بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ قرآن نے خبر دی ہے۔

10۔ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا O (الاعراف:179)

ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان سے سمجھتے نہیں ہیں۔

جدید نفسیات ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ اور قرآن کی خبر بالکل صحیح ہے کہ دل جزبات کے ساتھ سوچنے سمجھنے کا کام بھی کرتا ہے۔ دل و دماغ اور نفس ایک ہی چیز ہیں۔

11۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ O (الرعد:28)

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے ساتھ ان کے دل (نفوس) مطمئن ہوتے ہیں آگاہ رہو کہ اللہ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

12۔ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ O (الحج:46)

کیا یہ لوگ ملک میں چلتے پھرتے نہیں ہیں پس ان کے ایسے دل (نفوس) ہوتے جو سمجھتے (یعقلون) یا ان کے ایسے کان ہوتے جن سے یہ سنتے کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن اندھے تو دل ہوتے ہیں جو سینے (Chest) کے اندر ہوتے ہیں۔

کان تو سنتے ہیں آنکھیں تو دیکھتی ہیں اور فوراً مرکزی قوت محرکہ (نفس Psychomotor) کو اطلاع کر دیتی ہیں لیکن جب دل غلط خواہشات میں ڈوب کر خود بے کار اور اندھا ہو چکا ہوتا ہے تو پھر بیمار آنکھوں کا دیکھنا اور نہ دیکھنا برابر ہوتا ہے۔ قرآن کی آیات اتنی آسان ہیں اتنی واضح ہیں کہ کوئی آدمی جو ذرا سی تکلیف کر لے سوچنے اور سمجھنے کی تو اللہ کی بے پایاں رحمتیں ہدایت کی صورت میں اسے اپنی آغوش میں لینے کیلئے موجود ہیں۔ بعض لوگ قرآن مجید کے واضح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیانات کو سننا تک گوارا نہیں کرتے اور ان میں اس قدر شدید گروہی تعصب ہوتا ہے کہ وہ اپنے گروہ کے خائن اور بد دیانت لوگوں کو محترم اور قابل احترام اور واجب الاطاعت گردانتے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ بدترین قسم کے علماء سوء میں سے ہی کیوں نہ ہوں جن کو معمولی سی عربی زبان نہ آتی ہو وہ قرآن کو سمجھنے کی اہلیت بھی نہ رکھتے ہوں۔ ایسے رہنما دوسروں کو بربادی اور ہلاکت کے سوا دے بھی کیا سکتے ہیں۔

13۔ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ (الزمر:45)

جب اللہ واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انکے دل (نفوس) نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

إشماز ذت ضد ہے ستبشار کی۔ بہت سے ایسے لوگ بھی مل جاتے ہیں جو اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

14۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○ (محمد:24)

کیا وہ لوگ قرآن میں تدبر غور و فکر نہیں کرتے۔ یا کہ ان کے قلوب پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔ یعنی ان کے نفوس پر مہر ہے۔

15۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ (الفتح:4)

اللہ وہ ہے جس نے مؤمنین کے دلوں میں تسکین اور اطمینان نازل کیا تا کہ ان کے ایمان میں اور زیادہ یقین پیدا ہو جائے۔ آسمانوں اور زمین میں سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

یہ آیت اپنے مفہوم میں اتنی آسان اور واضح ہیں۔ کہ جو کوئی بھی غور و فکر سے کام لے وہ ان آیات کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ شرط وہی ہے کہ اسے دولت اسلام اور دولت ایمان حاصل ہو۔

16۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ (البقرة :225)

اللہ تمہاری لغو قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرتا۔ لیکن وہ قسمیں جنہیں تم دلی ارادہ (نفسیاتی طور پر) سے کرتے ہو گرفت کرتا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا ہے اور تحمل والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔ قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَخَذَاللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ O (الانعام:46)

(اے پیغمبران سے ذرا پوچھئے تو) کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر اللہ تمہاری سماعت اور بصارت سلب کرے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے۔ تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں واپس لا دے۔ ذرا سوچو تو! ہم کس طرح سے مختلف طریقوں سے بدل بدل کر تمہارے لئے نشانیاں (دلائل) بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی وہ حق سے اعراض برتتے ہیں۔

جب لوگوں کی مت ماری جاتی ہے وہ انسانوں کو۔ پیروں فقیروں کو۔ دیوتاؤں اور بتوں کو کارساز سمجھتے ہیں۔

18۔ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ ۙ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ O (الاحزاب:5)

اور اگر بھول چوک سے کوئی خطا ہو جائے تو اس پر گرفت نہیں ہے۔ لیکن جو کوئی جان بوجھ کر وثوق کے ساتھ غلطی کرے تو مؤاخذہ ہے۔

19۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ط وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ O (البقرۃ : 7)

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔

یہ حالت منافقین مشرکین اور کافرین کی بیان کی گئی ہے۔ یعنی انکے نفوس (Psychmotor) کو سیل (Seal) کر دیا گیا ہے۔

20۔ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ج O الخ (المائدہ :41)

اے رسول جو لوگ کفر پر لپکتے ہیں! انکی یہ روش آپ کو غمگین نہ کر دے۔ چاہے یہ لوگ ان میں سے ہوں جو کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں حالانکہ انکے دل (نفس Psychomotors) ایمان نہیں لائے یعنی یہ منافقین ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ (ال عمران:7)

تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے تو وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں متشابہات میں سے فتنہ برپا کرنے اور اپنی مرضی کے معنے تلاش کرنے کیلئے۔ حالانکہ متشابہات کی حقیقت کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

اس آیت میں بھی قلوب کا استعمال نفس کیلئے ہے۔ اور جب یہ نفس (Psychomotor) یعنی سائیکوموٹر یا نفس کا انجن بگڑ جائے تو پھر اس کی گراوٹ کی کوئی حد نہ ہے۔ اس آیت میں بھی گمراہ لوگوں یعنی علماء سوء کی طرف اشارہ ہے۔ وہ یہی کام کرتے ہیں۔

22۔ رَضُوْا بِاَنْ یَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝ (التوبۃ:87)

یہ لوگ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ بیٹھ رہنے پر خوش ہیں حالانکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اور وہ سمجھتے ہی نہیں۔

منافق لوگ جہاد سے بچنے کے لئے بہانے کر کے پیچھے رہ جاتے تھے۔ اور اپنے کو بڑا سمجھ دار کہتے حالانکہ ان کے دلوں میں منافقت کا جو مرض تھا اس سے دل جذباتی طور پر اندھے تھے جب قلوب اچھے جزبات سے محروم ہو گئے تو انکے عقل اور دماغ بھی صحیح سمجھ سے عاری ہو گئے۔ برے جذبات جب دل کو پوری طرح سے اندھا کر دیں تو کان۔ آنکھ۔ دماغ (مائنڈ Mind) سب بیکار ہو جاتے ہیں اسی چیز کو اس حالت کو اللہ تعالیٰ مہر کرنا کہتے ہیں نفس کو مہر کر دیا جاتا ہے۔

23۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (النحل:108)

یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر کانوں اور آنکھوں (نفوس) پر اللہ نے مہر کر دی ہے۔ اور یہی غافل لوگ ہیں۔

دیکھئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نفس (Psychomotor) کے تینوں بڑے اجزاء کو یکجا بیان فرمایا ہے اور اس پر مہر لگانے کا ذکر کیا ہے۔

24۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝ (المنفقون:3)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس لئے ہوا کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ان کے دلوں پر مہر کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب یہ کچھ نہیں سمجھتے دل و دماغ مل کر کام کرتے ہیں دل جو کہ خواہشات کا مرکز ہے اور سوچتا بھی ہے۔

جب کسی کام کے کرنے کیلئے رغبت کرے۔ خواہش کرے تو تب ہی دماغ خواہشات اور رغبتوں کے حصول کیلئے سوچتا ہے۔ طریق کار وضع کرتا ہے۔ اگر حضرت دل سے کسی بھی کام کیلئے لائن کلیر (Line clear) ہی نہ ملے تو دماغ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

4۔ العقل (Mind)

العقل عربی میں اس قوت کو کہتے ہیں جو علم حاصل کرنے کیلئے تیار رہتی ہے۔ جو علم اس قوت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے اسے بھی عقل کہہ دیتے ہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

1۔ العقل عقلان: مطبوع ومسموع

2۔ ولا ینفع مسموع اذا لم مطبوع۔

3۔ کما لا ینفع ضوء الشمس وضوع العین ممنوع

1۔ عقل دو قسم کی ہے عقل طبعی یعنی جو طبیعت میں ودیعت کی گئی ہے۔ اور عقل سمعی یعنی جو علم کی باتیں سن کر حاصل کی جائیں۔

2۔ اگر کوئی شخص فطرتاً عقل سے عاری ہو تو سن کر بھی وہ عقل نہیں حاصل کر سکتا۔

3۔ جیسا کہ سورج کی روشنی اندھے آدمی کیلئے بے فائدہ ہوتی ہے۔

وفی الحدیث اخرجه الترمذی بأسناد ضعیف ماخلق الله خلقا اکرم علیه من العقل۔

اللہ نے عقل سے زیادہ کوئی دوسری مخلوق زیادہ باعزت پیدا نہیں کی ہے۔

عربی میں فؤاد دل و دماغ دونوں کیلئے آتا ہے اور قرآن میں دل کیلئے بھی عقل کرنا آیا ہے۔ اور دماغ مخ (Mind)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی عقل وفہم کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ بہر حال یہ نفس (Psychomotor) کا اہم رکن ہے۔ فؤاد اور قلب کی بحث پہلے ہو چکی ہے اب چند آیات عقل کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔ عقل کا لفظ قرآن میں تقریباً 49 بار آیا ہے۔

1۔ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ O (البقرۃ : 73)

اللہ تعالیٰ اسی طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تا کہ تم سمجھو۔

2۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (ال عمران:65)

اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئی تھیں۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

3۔ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (یونس :16)

کہہ دیجئے اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اسے نہ پڑھتا۔ اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا! اس سے قبل میں ایک عمر تم میں گزار چکا ہوں۔ تو کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے۔

ذرا تو عقل کرو کہ ایک آدمی تم میں سے کا ہے۔ اور وہ یکا یک ایک عجیب وغریب کلام تمہارے سامنے پڑھنا شروع کر دے کوئی خاص بات ہے۔ ذرا سوچو! عقل کرو۔

4۔ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (الانبیاء:10)

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک خط۔ (کتاباً) نازل کیا ہے۔ جس میں تمہاری ہی باتیں ہیں تو کیا تم سوچتے نہیں ہو۔

یہ کتاب (خط) ہر مسلمان اور غیر مسلم سب کی طرف اللہ نے بھیجا ہے اور انسان کے متعلق جملہ معلومات اس میں درج ہیں انسان کیسے بنا؟ کس لیے پیدا کیا گیا؟ یہ دنیا کیا ہے؟ آخرت میں کیا ہوگا؟ انسان کی فلاح کن باتوں میں ہے؟ اور اس کی بربادی کن باتوں میں ہے؟ غرضیکہ انسان کے متعلق ہر ضروری خبر اور اطلاع اس قرآن میں درج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ○ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (الانبیاء:67)

ابرہیمؑ نے کہا کیا تم پھر اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تم کو ذرا سا نفع بھی نہیں دے سکتے اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔

تف ہے تم پر (افسوس ہے تم پر!) اور اس چیز پر جسکی تم عبادت کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر۔ کیا تم عقل نہیں کرتے۔

6۔ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○ (الملک:10)

(جہنم کے دروازے پر کفار کہیں گے) اور وہ کہیں گے کاش کہ ہم سنتے ہوتے یا عقل سے کام لیتے ہوتے تو آج اہل النار میں سے نہ ہوتے۔

اس آیت میں بھی نفس کے (Psychomotor) کانوں کا اور عقل کا بیان ہے کہ اگر ان چیزوں کو غور سے سنتے اور سمجھتے تو آج اس برے حال میں نہ ہوتے۔

آج کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھو رسول اکرم ﷺ کی محبت کے دعوے اور اس محبت میں مرنے مارنے کو ہر وقت تیار ملتے ہیں لیکن قرآن کو غور سے سننے اور سمجھنے کیلئے ان کے پاس کوئی وقت ہی نہیں۔ اور رسول اکرم ﷺ کی سیرت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنا بھی ان کے پروگرام میں شامل نہیں ہوتا ہے۔ نہایت ہی گھٹیا قسم کی گروہ بندی اور جاہل قسم کے علماء سوء کی پیروی کرنے میں بڑے ہی سرگرم ہیں ہر گروہ نے اسلام کا اپنا ایک ایڈیشن نکال رکھا ہے۔ چاہے وہ قرآن اور سنت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

یہ صورت حال! بہر حال ہے بہت ہی خطرناک۔

7۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط وَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ (البقرۃ : 170)

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اسکی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریق پر چلیں گے۔ جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو چلتے ہوئے پایا۔ اگرچہ ان کے اباؤ اجداد نہ عقل کرتے تھے اور نہ ہدایت یافتہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بیماری تقریباً اکثر مسلمانوں میں بھی عام ہے۔ وہ کہتے ہیں بزرگوں نے یوں فرمایا۔ اس لئے ہم بھی ٹھیک چلتے ہیں حالانکہ ہر بات کو قرآن وسنت کی روشنی میں دیکھنا ضروری ہے بزرگوں کو ماننے سے دین میں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اگر ذرا بھی عقل ہو۔ اور اس سے کام لیا جائے تو انسان گمراہی سے بچ جاتا ہے۔ سب سے بڑے بزرگ تو خود محمد رسول اللہ ﷺ ہیں پھر صحابہ کرامؓ ہیں ان کے بعد محدثین کرام اور ائمہ مجتہدین ہیں یہ لائن بالکل سیدھی ہے اور اہل سنت کی لائن ہے۔ اگر صوفیاء کے راستوں پر چل نکلے تو معاملہ گڑبڑ ہوجاتا ہے۔ چونکہ صوفیاء میں سے اکثر نے قرآن وسنت کے متوازی نئے نئے طریقے اور سلوک وغیرہ جن کو وہ خود اپنی مرضی سے ایجاد کرتے ہیں ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

8۔ اِنَّ شَرَّالدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَايَعْقِلُوْنَ O (الانفال :22)

اللہ کے نزدیک بدترین حیوان وہ ہیں جو لوگ بہرے اور گونگے ہوں جو سوچتے نہیں یعنی عقل سے کام نہیں لیتے۔

9۔ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْكَانُوْلَايَعْقِلُوْنَ O (یونس : 42)

کیا آپ بہرے لوگوں کو سنا سکتے ہیں اگرچہ وہ عقل سے کام نہ لیتے ہوں

10۔ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَايَعْقِلُوْنَ O (یونس : 100)

اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ان پر اللہ کی طرف سے پھٹکار پڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عقل اسی لئے تو عطا فرمائی ہے کہ انسان اس دنیا میں جب تک زندہ رہے وہ عقل کو استعمال کر کے اس دنیوی زندگی میں نقصانات سے بچتا رہے اور اُخروی زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے بھی عقل کو پوری طرح سے استعمال کرے۔

نفس (Psychomotor) یعنی آپ اسے نفس کا انجن یا نفسیاتی انجن یا مرکزی قوت مُحرِّکَة !اس کے بیسیوں نام ہوسکتے ہیں لیکن چیز ایک ہے۔ اس کا بہترین نام تو وہی ہے جو قرآن نے بتایا ہے۔ لفظ عقل قرآن میں تقریباً 49 بار آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ نفس اور روح

اس کے ارکان میں عقل، فہم، دانشمندی، دماغ، قلب، کان، (قوت سماعت) آنکھیں اشیاء کو دیکھنے کیلئے۔ یہ تمام چیزیں ملکر ایک انجن بن جاتا ہے۔ جو حضرت انسان کو ہر طرح کے عمل اور کام (Action) کا حکم دیتا ہے۔ اس کیلئے سوچتا ہے۔ کام کرنے کا راستہ تلاش کرتا ہے۔ اچھے اور برے میں تمیز کرتا ہے۔ یہی نفس ہے۔ یا نفس کا انجن ہے یا (motor Psycho) ہے۔ انسان بظاہر جتنے کام کرتا نظر آتا ہے اسکے پیچھے یہی نفس چھپا ہوتا ہے قرآن میں وہ آیات جن میں لفظ نفس آیا ہے تقریباً 300 ہیں۔ اور وہ آیات جن میں لفظ روح (وہ روح جو انسان میں پھونکی گئی) آیا ہے پورے قرآن میں صرف چار آیات ہیں اور ان کے الفاظ بھی تقریباً ایک ہی طرح کے ہیں۔ دو آیات تو بالکل صد فی صد ایک ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ آیت ایک ہی ہے۔ لیکن دو دفعہ آئی ہے۔

2-1۔ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ O (الحجر:29)

3۔ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ O (السجدہ:9)

یہ ہیں 3 آیات اور چوتھی آیت سورہ بنی اسرائیل کی ہے۔ آیت 85 اس آیت میں لفظ روح 2 بار آیا ہے۔ بعض مفسرین تو اس آیت 85 کو بھی وحی کے معنی میں لیتے ہیں لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک اس سے مراد روح انسانی ہی ہے۔ اس طرح لفظ روح 5 بار آیا اور آیات کل چار عدد! اور یہ بالاتفاق متشابہات میں سے ہے۔ پھر بھی جن لوگوں نے روح پر کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے وہ نہایت ہی اوٹ پٹانگ قسم کی چیز ہے۔ اگر قاری کو دلچسپی ہو تو وہ بزرگوں کی بزرگ تحریریں پڑھ کو غور و فکر کرے۔

رہا نفس کی بحث تو وہ اس قدر تفصیل سے ہے کہ پڑھنے والا خود حیران رہ جاتا ہے۔ اسی موضوع پر یہ کتاب لکھنے کی ایک کوشش ہے کہ معاملہ سارے کا سارا نفس اور جسم کا ہے۔ جسم کا علم بھی بہت وسیع ہے۔ اور اس میں انسان مسلسل نئی نئی باتیں دریافت کرتا چلا جا رہا ہے۔ رہا نفس تو ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص نفس (شخصیت) عطا فرمایا ہے۔ ہر ایک نفس پر بیسیوں آدمی Ph.d کی ڈگریاں حاصل کر سکتے ہیں اور پھر بھی نفس کا مطالعہ پورا نہ ہو سکے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ ألفقه اور الفهم

ألفقه: کا معنی علم حاضر سے علم غائب تک پہنچنے کے ہیں یہ لفظ قرآن میں تقریباً 20 بار آیا ہے۔
20 آیات میں۔

1۔ اَيْنَ مَاتَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ ج وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ ط فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَايَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا O (النساء :78)

تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تم کو پکڑے گی۔ اگر چہ تم مضبوط قلعوں کے اندر بھی ہوگے۔ اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کہتے ہیں یہ محمد کی طرف سے ہے۔ کہہ دیجئے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پس اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ بات بالکل ہی نہیں سمجھتے۔

2۔ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ O (الاعراف:179)

اور ہم نے بہت سے جنات اور انسانوں کو جہنم ہی کیلئے پیدا کیا ہے۔ ان کے قلوب (دل و دماغ) تو ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں ہیں۔ اور انکی آنکھیں بھی ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ہیں۔ ان کے کان تو ہیں مگر وہ غور سے سنتے نہیں ہیں۔ یہ لوگ چوپائیوں کی طرح سے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ تو غافل ہیں۔

یہ تمام آیات جو ہم خاص عنوان کے ساتھ لکھ رہے ہیں یہ اپنے معانی میں بالکل آسان اور واضح ہیں مضمون کیا ہے یہ سب آیات نفس (Psychomotor یا Psychoengine) کیلئے ہیں۔ لیکن لوگ منافق ہوں یا کفار و مشرکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ان آیات کو صحیح عنوان کے ماتحت سمجھتے ہی نہیں اور نہ ہی سمجھنا چاہتے ہیں یہ چاہنا جو فعل ہے یہ نفس کا ہی ایک نفسیاتی رویہ ہے۔ چاہتا ہے یا نہیں چاہتا یہ سب افعال نفس سے ہی متعلق ہیں۔

3۔ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ○ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ○ (ھود : 90-91)

(حضرت شعیب علیہ السلام) نے لوگوں سے کہا تم اپنے رب سے بخشش مانگو! پھر اسکی طرف رجوع کرو (یعنی اپنی تمناؤں کیلئے اللہ کو ہی پکارو) یقیناً میرا رب بہت رحم کرنے والا ہے اور محبت کرنے والا ہے۔ قوم کے لوگوں نے کہا اے شعیب جس طرح کی باتیں تم کرتے ہو وہ ہمیں کچھ زیادہ سمجھ میں نہیں آتیں (یعنی پیغمبر سے کہہ رہے ہیں کہ تم تو اوٹ پٹانگ باتیں کرتے ہو) اور پھر یہ بات بھی ہے کہ تم ہمارے معاشرے میں کمزور سے آدمی ہو۔ اگر تمہاری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تم ہمارے مقابلے میں غالب نہیں ہو۔

غور کیجئے انسانی نفسیات پر کہ وہ جب خوشحال اور فارغ البال ہوتا ہے تو وہ کس طرح اللہ کے مقابلے میں اکڑتا ہے اور اللہ کے مقابلے میں ہوشیار بنتا ہے۔ یہ نفسیات ہمیشہ ہی انسانوں میں رہی ہیں۔ آج بھی ہے امریکہ اور انڈیا کس طرح کفر اور شرک پر ڈٹے ہوئے ہیں اور مسلمانوں پر ظلم توڑ رہے ہیں دیکھئے اور انتظار کیجئے اللہ کس طرح ان یہود و ہنود اور امریکہ کی تنی ہوئی گردنوں کو توڑتا ہے؟ یہ سنۃ اللہ ہے جس پر پوری انسانی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی متمرد اور سرکش افراد، خاندانوں، شہروں، اقوام اور حکومتوں کو ایک خاص حد تک ڈھیل دیتا ہے۔ اور پھر ان کو عبرتناک عذاب دے کر برباد کر دیتا ہے۔

نام نہاد مسلمانوں کی خود اپنی حالت بھی اللہ کے نافرمانوں جیسی ہے۔ ان میں کتنے ہی مشرک اور منافق ہیں۔ اللہ ہی جانتا ہے۔

4۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ○ (الانعام:65)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان کر دیجئے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تم پر عذاب نازل کر دے یا تم کو گروہوں میں تقسیم کر دے اور تم کو آپس کی لڑائی کا مزہ چکھائے۔ غور کرو ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات کو بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھیں۔

آیات اپنے الفاظ اور اسلوب بیان میں اتنی واضح اور آسان ہیں کہ ان کی مزید تشریح بعض اوقات غیر مفید ہوتی ہے! اور آیات کی فصاحت اور بلاغت گہنا جاتی ہے۔ تھوڑی سی عربی زبان آتی ہو تو غور و فکر کرنے سے کلام اللہ انسانی دلوں (نفوس) میں اترتا جاتا ہے۔

5۔ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ O (التوبہ : 87)

یہ لوگ اس بات پر راضی تھے کہ وہ پیچھے بیٹھ رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو لئے! اللہ نے ان کے قلوب (نفوس) پر مہر کر دی پس وہ سمجھنے والے ہی نہ رہے (مراد منافقین ہیں)۔

6۔ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ط هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ط صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ O (التوبہ : 127)

اور جب بھی کوئی سورۃ (قرآن کا ٹکڑا) نازل کی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔ کہ کیا کوئی تم کو دیکھتا تو نہیں ہے پھر کھسک جاتے ہیں! اللہ نے انکے دلوں کو پھر دیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہیں جو سمجھنے والے نہیں ہیں۔

اس آیت میں منافقین کی نفسیاتی حالت کو بیان کیا گیا ہے۔

7۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ط بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا O (الفتح : 15)

گے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو! بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ (اپنی منافقت کی بیماری تم ہیں۔

مُدْبِرِيْنَ مِّنَ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ O

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ انکے دلوں میں اللہ کے مقابلے میں تمہاری ہیبت (ڈر) زیادہ ہے۔ یہ محض اس لئے ہے کہ وہ لوگ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ (منافقت کی بیماری بڑی عجیب اور مہلک ہے۔)

9۔ اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ O ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ O (المنٰفقون: 3-2)

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا تھا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے تھے! یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ ایمان لانے کے بعد وہ پھر کافر ہو گئے اس پر انکے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ سمجھتے ہی نہیں تھے۔

10۔ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْکَ ج وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ط وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِھَا ط حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْکَ یُجَادِلُوْنَکَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ O وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ وَیَنْئَوْنَ عَنْہُ ط وَاِنْ یُّھْلِکُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ O (الانعام:25-26)

اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو آپ کو غور سے سنتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تا کہ وہ اس قرآن کو سمجھ ہی نہ سکیں اور انکے کانوں میں گرانی ہے۔ اور وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کر رکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) پہلے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں اور وہ دوسروں کو قرآن سے روکتے ہیں خود بھی اس سے دور رہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے وہ خود اپنے آپ کو ہلاکتوں میں ڈال رہے ہوتے ہیں اور ان کو اس بات کا شعور بھی نہیں ہوتا۔ (اس آیت میں منافقوں اور کفار کی نفسیاتی حالت کو واضح کیا گیا ہے)

11۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰہُ ط اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ط وَاِنْ تَدْعُھُمْ اِلَی الْھُدٰی فَلَنْ یَّھْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا O (الکھف:57)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا۔ جس کو اس کے رب کی آیتوں سے سمجھایا گیا تو وہ ان سے انکاری ہوا۔ جو خود اپنے کاموں کو بھلا دے۔ ہم نے بلاشبہ ان کے دلوں (نفوس) پر پردے ڈال دئے ہیں تاکہ وہ اسکو (قرآن کو) سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں لیکن پھر بھی وہ ہرگز ہدایت کی طرف نہ آئیں گے۔

7۔ لُبّ

اَللُّب کے معنی عقل خالص کے ہیں۔ جو عقل آمیزش یعنی (ظن و وہم اور جزبات) سے پاک ہو۔ اور یہ انسان کے قوائے نفس (Psychoengine) کا خلاصہ ہوتی ہے جیسا کہ کسی چیز کے خالص ہونے کو اسکا لب لباب کہا جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ لب کے معنی پاکیزہ اور ستھری عقل کے ہیں چنانچہ ہر لب کو عقل کہہ سکتے ہیں لیکن ہر عقل کو لب نہیں کہہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام احکام کو جن کا ادراک خالص عقل ہی کر سکتی ہے۔ أولوالالباب کیساتھ مختص کیا ہے۔ یہ لفظ قرآن حکیم میں تقریباً 16 آیات میں آیا ہے۔ یہ صفت صرف مؤمنین اور مسلمین ہی کی ہوتی ہے۔ مشرکین و کفار اور منافقین اس صفت سے محروم ہی نظر آتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر یہ بحث متشابہات میں داخل ہو جاتی ہے۔

1۔ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (البقرۃ:268-269)

شیطان تم کو مفلسی سے ڈراتا ہے اور برے کام کی ترغیب دیتا ہے۔ اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت اور علم والا ہے وہ جسے چاہے علم و حکمت عطا فرماتا ہے۔ اور جسے علم و حکمت کی سمجھ دی گئی بے شک اسے خیر کثیر دیا گیا اور صرف دانا آدمی ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

مسند احمد میں ہے کہ قابل رشک صرف دو شخص ہیں! جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی گئی اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی یعنی وہ شخص جو قرآن کے متشابہات اور حلال و حرام کو سمجھے اور سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی حکمت یہ ہے کہ آدمی اللہ سے ڈرے۔ ''رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰه ''

2۔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ز وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ O (البقرۃ:197)

اور سفر میں زادراہ ساتھ لے کر چلو اور بہترین زادراہ اللہ سے ڈرنا ہے اور اے عقل مندو مجھ ہی سے ڈرا کرو۔

3۔ هُوَالَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ط وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (ال عمران:7)

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے آپ پر یہ کتاب (خط یا چٹھی) نازل کی اسکی بعض آیات (واضح) محکم ہیں اور یہی اس کتاب کی اصل ہیں اور بعض آیات مختلف معنوں کی متحمل ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ اس میں سے متشابہات (شبہ والی) کی پیروی کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ فتنہ برپا کرنے اور اپنے مطلب کے معنے تلاش کرنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں (تمام گمراہ اور علماء سوء کا یہی حال ہے اور ہمیشہ ہی رہا ہے۔ اور ان کی بڑی تعداد رہی ہے۔ اور ہے)

حالانکہ ان متشابہ آیتوں کے اصلی معنی اور حقیقت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو لوگ علم میں پختہ اور ماہر ہوتے ہیں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور وعظ و نصیحت تو صرف وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقل سلیم والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مَنْ هُمُ الرَّاسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ؟ آپؐ نے فرمایا'' مَنْ بَرَّتْ يَمِيْنُهٗ وَصَدَقَ لِسَانُهٗ وَاسْتَقَامَ قَلْبُهٗ وَمَنْ عَفَّ بَطْنَهٗ وَفَرْجَهٗ فَذٰلِكَ مِنَ الرَّاسِخِيْنَ '' جامع البیان صفحہ نمبر 64۔

4۔ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ O (ال عمران:190)

بے شک زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات اور دن کے مختلف ہونے میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

5۔ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (المائدہ : 100)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے رسول خدا ﷺ کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہیں اگرچہ ناپاک کی کثرت آپکو بھلی ہی کیوں نہ لگے! تو اے عقلمندوں اللہ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

6۔ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ط مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ O (یوسف:111)

بے شک ان لوگوں کے قصوں میں عقل مندوں کیلئے سامان عبرت ہے۔ یہ کوئی من گھڑت باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اسکی تصدیق کرتی ہیں جو پہلے سے الہامی کتابوں میں درج ہیں۔ (پہلے خطوط اور صحف میں) اور ان قصوں میں ہر ضروری بات کی تفصیل ہے اور ایمان لانے والوں کیلئے باعث ھدایت ورحمۃ ہے۔

7۔ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (الرعد:19)

کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپؐ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق (اور سچ) ہے۔ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو اندھا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ صرف دانشمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

8۔ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (ابراہیم:52)

یہ لوگوں کے نام ایک پیغام (Ultimatum) ہے تاکہ لوگوں کو اس ((الٹی میٹم، پیغام، ڈرانے والا پیغام)) سے ڈرایا جائے اور یہ کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ بے شک معبود (حقیقی) تو صرف ایک ہی ہے۔ اور یہ کہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں! یعنی اس الٹی میٹم سے ڈر کر اپنی غلط روش کو بدل دیں۔

9۔ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (ص:29)

یہ بڑا ہی مبارک خط (کتاب) ہے جو ہم نے آپؐ کی طرف نازل کیا ہے۔ تاکہ لوگ اسکی آیت میں غور وفکر کریں! اور یہ کہ جو عقل مند ہیں وہ اس (خط کے مندرجات) سے نصیحت حاصل کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (ص :42-43)

(حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ بیان ہورہا ہے) ہم نے کہا اپنا پاؤں زمین پر دے مار (اور لو) یہ ایک ٹھنڈا چشمہ نکل آیا۔ نہانے اور پینے کیلئے اور ہم نے اس کو اس کا اہل وعیال بخشا اور انکے ساتھ اتنے ہی اور بھی دئے۔ یہ سب کچھ ہماری طرف سے ایک مہربانی تھی اور عقل مندوں کیلئے اس میں سامان نصیحت ہے۔

11۔ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر : 9)

یا وہ شخص جو رات بھر قیام کرکے اور سجدوں میں وقت گزارتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے۔ اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔ ان سے پوچھئے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہیں؟ بات تو صرف اتنی ہی ہے کہ نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

(پچھلی آیات 39/7 اور 39/8 سے مضمون مسلسل بیان ہورہا ہے۔ اور آیت نمبر 39/9 اس کا تسلسل ہے۔ پوری طرح سمجھنے کیلئے قرآن کی تمام آیات میں تدبر کیجئے محض تلاوت سے کام نہ بنے گا؟)

12۔ اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر : 18)

جو لوگ بات کو غور سے سنتے ہیں پھر اچھی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل مند ہیں۔

13۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر :21)

کیا تم نے بغور نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں سے بارش نازل کی پھر اسکو زمین کے چشموں میں چلایا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے۔ پھر وہ سرسبز ہوکر لہلہانے لگتی ہے پھر وہ پک کر زرد ہوجاتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اللہ اسکو چورہ چورہ کر دیتا ہے اس (تمام عمل میں) یقیناً عقلمندوں کیلئے نصیحت ہے۔

14۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ O هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ O (المؤمن:54-53)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب (خط) کا وارث بنایا۔ جو عقل مندوں کیلئے سراسر ہدایت اور نصیحت ہے۔

مندرجہ بالا 14 آیات میں أولوا الالباب (عقل مند لوگ، عقل سلیم والے) کا بیان آیا ہے۔ عقل مند ہونا یہ بھی نفس (Psychomotor یا Psychoengine) کی ایک خاص صفت ہے۔ یا خصوصیت اس صفت کو پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ نفس کا خالق بھی اللہ ہے۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا O لیکن تخلیق نفس کے بعد ہر انسان کا نفس سوچنے سمجھنے۔ اور کرنے میں بالکل آزاد اور خود مختار ہے۔ وہ اشیاء اور حالات کے متعلق جو بھی رائے، رویہ، اور سلوک اختیار کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے اللہ ہرگز کسی بھی نفس کو روکتا نہیں ہے۔ بلکہ پوری کائنات کی تمام اشیاء اور مخلوقات حضرت انسان کے نفس کی سوچ اور خواہشات کے پورا کرنے میں مددگار ہوتی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اس دنیا کی زندگی تک ہی ہوتا ہے۔ مرنے کے ساتھ عمل اور اختیار کی تمام باتیں ختم ہو جاتی ہیں اور پھر آگے عالم برزخ ہے اور پھر دوسری زندگی ہے۔

8۔ اَلسَّمْعُ

اَلسَّمْعُ۔ قوت سامعہ۔ کان میں ایک حاسہ کا نام ہے جس کے ذریعہ آوازوں کا ادراک ہوتا ہے۔ اور یہ مصدر بھی ہوتا ہے جس کا معنی سننا ہے اس سے کام بھی مراد لیا جاتا ہے۔ اور یہ نفس (Psychoengine یا Psychomotor) کا ایک اہم رکن ہے۔ چنانچہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

1۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ O (البقرۃ : 7)

اللہ نے ان کے (کرتوتوں کی وجہ سے) دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی لفظ سماع کی طرح اس سے مصدری معنے مراد ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن فرماتا ہے۔

2۔ "اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ O (الشعراء : 212)

بے شک وہ سننے سے الگ کردئے گئے ہیں۔

یعنی آسمانی باتوں کے سننے کے مقامات سے ہٹادئے گئے ہیں۔ یہ جنات سے متعلق ہے اور کبھی کبھی سمع کے معنی فہم وتدبر اور کبھی طاعت کے بھی آتے ہیں مثلاً تم یہ کہو اِسْمَعْ مَایَقُوْلُ لَكَ۔ اسے غور سے سنو وہ جو تم سے کہتا ہے! یعنی اسکی بات کو غور سے سنو۔

لَمْ تَسْمَعْ مَاقُلْتُ لَكَ تم نے میری بات غور سے نہیں سنی!

قرآن میں ارشاد خداوندی ہے۔

3۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ O (الانفال :31)

اور جب ان پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم نے کلام (قرآن) سن لیا ہے اور اگر ہم چاہیں تو اس طرح کا کلام ہم بھی کہہ دیں۔ یہ تو محض پرانے قصے کہانیاں ہیں۔

یہ محض پرانے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ یہ لفظ قرآن میں تقریباً 185 بار آیا ہے اور سیاق وسباق کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے معانی بھی بدلتے رہتے ہیں بہر حال یہ نفس انسانی (Psycoengine) کا حصہ ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بھی نفس کو سہر بمہر کرتے ہیں تو اس میں فؤاد بصارت اور سماعت کو بھی سیل Seal یعنی مہر لگا دیتے ہیں۔ اب ہم قرآن مجید سے وہ آیات نقل کرتے ہیں جن میں قوت سماعت یعنی غور اور توجہ سے سننا کا بیان ہوا ہے۔ اور یہ بھی اپنی جگہ بہت ہی اہم اور بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن حکیم کی آیات کو توجہ اور غور سے سننا اور جب تلاوت کریں تو اسکی آیات میں غور وفکر کرنا لازمی امر ہے۔ صرف تلاوت بغرض ثواب بھی ہے ایک حرف پر دس نیکیاں' آخر کلام کس کا ہے۔ اسکو پڑھنا اور دیکھنا بھی کار ثواب ہے۔ لیکن شرک، کفر اور منافقت جیسی نفسیاتی بیماریوں کا علاج ممکن نہیں ہے اسے سمجھے بغیر۔

4۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ط لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ O (البقرہ :285)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر خود محمد ﷺ اور تمام مؤمنین ایمان لائے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اللہ پر اسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں (خطوط اور صحف) پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لایا ہے اور ہم تو اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اے اللہ ہم نے تیرا حکم سنا اور مان لیا۔ تیری ہی بخشش کے امیدوار ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یہ آیت ایمان کو واضح کرتی ہے اس میں کوئی متشابہات اور غموض نہیں ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر 93 میں یہود کی حالت کا ذکر فرمایا اور یہاں رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی حالت کو بیان فرمایا دونوں میں مقابلہ کر کے غور کیجئے اور اپنے نفس میں خود اپنے آپ کو تلاش کیجئے کہ آپ یہود سے قریب ہیں یا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے قریب ہیں۔

5۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ O (الانفال :21)

اور انکی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ انہوں نے توجہ سے ہرگز نہیں سنا ہوتا۔

یہ بھی یہود کے متعلق ہے اور آج کا مسلمان بھی اس نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہے۔

6۔ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ O وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ط وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ O (الانفال:22-23)

درحقیقت اللہ کے نزدیک بدترین حیوان وہ بہرے اور گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور اگر اللہ جانتا کہ ان لوگوں میں کوئی خیر ہے تو ان کو سننے کی توفیق عطا فرماتا۔ اور اگر ان کو سننے کی طاقت یا توفیق دیتا وہ پھر بھی اعراض کر جاتے اور پیٹھ پھیر جاتے۔

یہ آیت نفس انسانی کے متعلق نہایت ہی اہم آیت ہے اور اس میں تقدیر (خدائی منصوبہ بندی) کا پہلو بھی نمایاں ہے۔

7۔ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ز أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ط قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ O (الاعراف :195)

کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں؟ یا انکی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں؟ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ اے رسولؐ ان سے کہہ دیجئے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو بلالیں پھر وہ جو تدبیر کرنا چاہیں وہ کرلیں اور مجھ کو کوئی بھی مہلت نہ دیں۔

8۔ وَلَوْلَآ اِذْسَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآاَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ O (النور : 16)

جب تم نے یہ سنا تھا کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے یہ مناسب بات نہیں ہے کہ ہم اس طرح کی بات کریں۔ اللہ کی ذات پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

9۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَاوَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًالَّهُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَايُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا O (النساء :46)

اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور آپ سنیں اور توجہ فرمائیں تو ان کیلئے یہ یقیناً بہتر ہوتا اور صحیح ہوتا! لیکن ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کی پس ایک قلیل تعداد کے سوا سب ایمان سے محروم رہیں گے۔

10۔ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْامِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآاِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ط وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَابِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ O (المؤمنون:23)

تو اسکی قوم کے سرداروں نے کہا جو کافر تھے کہ یہ تو تمہارے جیسا بندہ بشر ہے جو تم پر فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو نازل فرماتا! ہم نے ایسی باتیں اپنے پہلے بزرگوں سے تو سنی نہیں۔

تمام آیات اپنے مفہوم میں بالکل واضح اور آسان فہم ہیں۔ بغیر توجہ کے تو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ تمام بحث اسی ایک نقطہ پر مرکوز ہے۔ کہ انسان توجہ سے سنے غور سے دیکھے اور امور میں تدبر سے کام لے۔

11۔ مَاسَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ O (ص:7)

ہم نے ایسی باتیں گذشتہ اقوام میں تو سنی نہیں مگر یہ سب کچھ بناوٹی ہے۔

12۔ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآاِنَّاسَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًالِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ O (الاحقاف : 30)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا اے ہماری قوم! ہم نے ایک ایسا خط (یعنی کتاب یا صحیفہ) سنا ہے۔ جو موسیٰ کے بعد نازل کیا گیا ہے۔ جو پہلے خطوط (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے اور حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

13۔ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ O (الاحقاف :31)

اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی پکار سنو اور ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔

14۔ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (الاحقاف:32)

اور جو کوئی بھی اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت کو نہیں مانتا وہ زمین میں اللہ سے بچ کر بھاگ نہیں سکتا اور نہ اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار (ولی) ہو سکتا ہے یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

ان آیات کی وضاحت کے لئے بخاری کی ایک حدیث مشکوۃ شریف کے صفحہ نمبر 19 پر درج ہے۔ اس حدیث کو پڑھنے سے انسانی نفسیات کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے اسی لئے یہ حدیث اور ترجمہ نقل کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ (بخاری کی حدیث ہے)

قَالَ جَآءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مِثْلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ جَنَّةٌ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ (مشکوۃ صفحہ 19 من بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند فرشتے آپؐ کے قریب آ کر بیٹھے اور آپس میں کہنے لگے کہ ان کے واسطے ایک مثال ہے۔ وہ مثال بیان کرو! ان میں سے بعضوں نے کہا یہ تو سو رہے ہیں مثال کس کیلئے بیان کریں! بعضوں نے کہا آنکھ سوتی ہے دل (نفس) جاگتا ہے۔ تب انہوں نے کہا ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں دعوت کا سامان تیار کیا۔ اور ایک شخص کو بھیجا تا کہ لوگوں کو بلا کر لائے پس جو کوئی بھی اس بلانے والے کا کہا مان کر اسکے پیچھے چل دیا۔ وہ مکان میں بھی پہنچا اور دعوت کا کھانا بھی کھایا۔ اور جو کوئی بھی اس بلانے والے کے پیچھے نہ چلا اسکو نہ مکان میں جانا ملا اور نہ دعوت کا کھانا نصیب ہوا۔ بعض فرشتوں نے کہا اس مثال کا مطلب کھولو! دوسروں نے کہا گھر سے مراد جنت ہے۔ اور بلانے والے محمد ﷺ ہیں۔ پس جس نے محمد ﷺ کا حکم نہ مانا وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ تابعدار اور نافرمان یا مؤمن اور کافر کی پہچان اسی سے ہے۔

اس حدیث شریف سے دل جاگتا ہے۔ یعنی نفس بیدار ہے۔ اور دل بھی رسول اکرم کا ہے۔ جو کہ بیدار رہتا ہے۔ اور خواب کی حالت میں جو بھی معلومات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفس محمدؐ پر القا ہوتی تھیں۔ وہ بھی الہام اور وحی تھا اسی لئے انبیاء کے خواب بھی حجت ہوتے ہیں۔ نفس انسانی (Psychomotor) کو سمجھنے کیلئے یہ ایک بڑی اہم حدیث ہے۔ غیر نبی کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا۔

15۔ وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ○ (الجن:13)

جنات نے کہا اور ہم نے جب یہ ہدایت نامہ سن لیا تو اس پر ایمان لے آئے۔ پھر جو کوئی بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا وہ نہ تو کسی نقصان سے ڈرے گا اور نہ کسی ظلم سے۔

بخس کا معنی ہے نقصان اور رھقا کا معنی ظلم ہے۔

16۔ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○ (الجن:1-2)

اے نبیؐ اعلان کر دیجئے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے! کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے جن بھائیوں سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہ ہدایت دکھاتا ہے۔ تو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ط وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ O (الفاطر:14)

اگر آپ انکو پکاریں بھی تو وہ آپکی پکار کو نہ سنیں گے۔ اگر سن بھی لیں تو جواب نہ دینگے۔ اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور خبیر (اللہ) کی طرح کوئی دوسرا تم کو خبر نہ دے گا۔

18۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ O (ال عمران:186)

تمہیں جان واموال کی آزمائش میں ضرور ڈالا جائے گا اور تم ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور مشرکوں سے تم تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے! اور اگر تم صبر کرو گے اور پرہیزگاری پر قائم رہو گے تو یہ بڑی ہمت اور عزم کی باتیں ہیں۔

یہ آیت انسانی نفوس کی باریکیوں کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ پڑھنے والا خود توجہ سے غور وفکر کرلے تو اس کیلئے یہ سب آیات باعث ہدایت ہیں۔

19۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ O (حم السجدہ :26)

اور کافروں نے کہا اس قرآن کو مت سنو۔ اور اس کی تلاوت میں بک بک کرو تا کہ تم غالب رہو۔

یہ کفار کی حالت تھی اور ہے۔ کتنے بظاہر مسلمان ہیں لیکن اپنے علمائے سوء کے کہنے کے مطابق نہ تو قرآن کو توجہ سے سنتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کے تدبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

20۔ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ط اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ O (القصص:71)

پوچھئے! ارے تم ذرا غور تو کرو اگر اللہ تم پر ہمیشہ رہنے والی رات کو مسلط کر دے قیامت کے دن تک کیلئے۔ تو اللہ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے تو کیا تم سنتے نہیں ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21۔ اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ ط بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْھِمْ یَکْتُبُوْنَ O (الزخرف :80)

کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے بھید اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے کیوں نہیں۔ اور ہمارے فرشتے تو ان کے پاس ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

22۔ وَقَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ O (الملک:10)

اور وہ قیامت کے دن کہیں گے کہ کاش اگر ہم توجہ سے (قرآن) سنتے ہوتے اور عقل سے کام لیتے ہوتے تو آج اہل النار میں سے نہ ہوتے۔

اب اس آیت کی کیا تشریح کریں۔ قاری اگر تھوڑی سے توجہ مبذول کرے تو وہ اس آیت کو بہت اچھی طرح سے سمجھ لے گا۔ اور ساتھ ہی ان نام نہاد علمائے سوء کو بھی جان لے گا جن کے پاس سوائے تعصب اور جہالت کے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ شرط وہی ہے کہ غور سے قرآن کو سنے اور سمجھنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ قرآن تو ہے ہی آسان۔

23۔ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ط صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ O (البقرہ :171)

اور کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے جو سوا پکار اور ندا کے کچھ نہیں سنتی (نَعَقَ الرَّاعِیُ بِالْغَنَمِ) یہ لوگ بہرے گونگے اور اندھے ہیں سو کچھ نہیں سوچتے۔ (جیسے گڈریا بھیڑوں بکریوں کو مہمل سی آواز سے چلا کر پکارتا ہے۔ جو صرف پکار ہوتی ہے اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا)

24۔ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ O (الانبیاء :45)

کہہ دیجئے میں تو تم کو وحی کے ذریعے ڈراتا ہوں۔ اور جب ان بہروں کو ڈرایا جاتا ہے تو یہ بہرے لوگ پکار کو سنتے ہی نہیں۔

25۔ یَسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا ج فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ O (الجاثیہ : 8)

جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے، جو اسکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں! پھر غرور کی وجہ سے اڑا رہتا ہے۔ گویا اس نے سنا ہی نہیں! سو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26۔وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ط وَتَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ O (الاعراف:198)

اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں بظاہر وہ آپ کو دیکھتے ہیں حالانکہ وہ آپ کو (صحیح) طرح سے دیکھتے ہی نہیں ہیں۔

27۔اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ O (الانعام:36)

دعوت اسلام کو تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو توجہ سے سنتے ہیں مردوں کو تو اللہ ہی زندہ کرے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

28۔ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ م بَعْدِ اَهْلِهَا اَنْ لَّوْنَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ O (الاعراف :100)

کیا ان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھائی گئی جو مالکان زمین کے بعد اب زمین کے وارث بنائے گئے ہیں۔اگر ہم چاہتے تو ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں پکڑ لیتے اور ہم ان کے قلوب (نفوس Psychomotor) پر مہر کر دیتے ہیں اور وہ اس (قرآن) کو سنتے ہی نہیں۔

غور کیجئے جب دل کو مہر کر دیا جاتا ہے ہے یعنی دل (نفس) پر غلط خواہشات کا اتنا سخت کنٹرول ہوتا ہے کہ دل مردہ ہو جاتے ہیں تو پھر کان کسی صحیح بات کو سن ہی نہیں سکتے اور نہ صحیح باتوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت ابوھریرہؓ سے ترمذی میں حدیث مروی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَاهُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرُوَاَنَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى يَعْلُوَقَلْبَهٗ وَهُوَالرَّانُ اَلَّذِيْ ذَكَرَاللّٰهُ كَلَّابَلْ رَّانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

29۔وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْاسَمِعْنَاوَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ O (الانفال:21)

اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جو کہتے ہیں ہم نے سن لیا ہے! حالانکہ انہوں نے بات کو (قرآن کو) توجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہیں سنا ہوتا۔

اس آیت میں منافقین کی نفسیاتی حالت کو بیان فرمایا ہے۔یعنی منافق کا نفس (Psychomotor) اطاعت اور سمجھنے کے انداز میں ہرگز نہیں سنتا۔آج بھی نام نہاد مسلمانوں کی بھاری اکثریت قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے جذبے سے عاری ہے!

30۔اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَھُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِھَآ اَوْ آذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَا ج فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ O (الحج : 46)

کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر سیر نہیں کی۔پس ان کے دل ایسے ہوتے کہ ان سے سمجھتے یا ان کے کان ایسے ہوتے جن سے یہ سنتے۔حقیقت میں آنکھیں کبھی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ انکے دل (نفوس) اندھے ہو جاتے ہیں جو ان کے سینوں میں ہوتے ہیں۔

دل میں جب غلط خواہشات کا زور ہوتا ہے تو پھر انسان سچ بات کو اور حق بات کو سننے اور دیکھنے سے بھی ایک طرح سے اندھا ہو جاتا ہے۔کیونکہ دل و دماغ (فؤاد:Mind) سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔

31۔اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَکْثَرَھُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ط اِنْ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا O (الفرقان:44)

کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں! وہ تو محض جانور ہیں بلکہ وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

غور کیجئے قرآن کے سمجھانے کا اسلوب کتنا اعلیٰ ہے اور صحیح ہے۔جس طرح جانور سمجھنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے اسی طرح سے جو انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سے آنکھوں سے کانوں سے صحیح طور پر فائدہ نہیں اٹھاتے وہ اصل میں انسانوں کی شکل صورت میں جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں!

32۔ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَابْتِغَآؤُکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ O (المؤمنون:23)

اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم رات میں سو جاتے ہو۔اور دن میں اس کا فضل (روزی) تلاش کرتے ہو اور جو لوگ حق بات کو توجہ سے سنتے ہیں ان کیلئے ان باتوں میں نشانیاں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33۔ حٰمٓ O تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ O بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ O (حم السجدہ :1-4)

حٰمٓ یہ قرآن اتارا گیا ہے رحمٰن اور رحیم کی طرف سے یہ ایسی کتاب (خط) ہے کہ اسکی آیات کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ (خط) قرآن عربی زبان میں ہے۔ اس قوم کیلئے جو جانتی ہے! یہ خط خوشخبری دینے والا ہے۔ اور ڈرانے والا ہے! پس اکثر لوگوں نے اس قرآن سے منہ پھیر لیا ہے اور وہ اس کو سننے تک کے بھی روادار نہیں ہیں۔

ان آیات میں نفس (Psychoengine) کی حالت کو نہایت ہی فصاحت اور بلاغت کے انداز میں بیان فرمایا گیا ہے صرف وہی آدمی اس کو پوری طرح سے سمجھ سکتا ہے جو دولت ایمان سے مالا مال ہو اور پھر عربی زبان بھی اس کو آتی ہو!

34۔ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ O (الشعراء : 72)

(ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا) جب تم انکو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز کو سنتے ہیں۔

35۔ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ O قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ O (الشعراء :73-74)

کیا وہ تم کو نفع اور نقصان پہنچاتے ہیں! انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو (بڑوں) کو اسی طرح سے کرتے ہوئے پایا ہے۔

آج کے زمانہ میں بھی جو لوگ مشرک ہیں وہ بھی بالکل یہی الفاظ دہراتے ہیں کہ ہم نے بھی اپنے بڑوں کو اسی طرح سے کرتے ہوئے پایا ہے اور انکے اندر تعصب اور رعونت بھری ہوتی ہے۔

36۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (التغابن:16)

سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرتے رہو! اور توجہ سے سنو اور اطاعت کرو اور اپنے فائدے کیلئے اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور جس کسی نے بھی اپنے نفس کو بخل سے بچایا وہ ہی لوگ کامیاب ہونگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

37- اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ O (یٰس:25)

لوگو غور سے میری بات کو سنو میں تمہارے رب پر ایمان لا چکا ہوں۔

38- وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا یَعۡقِلُوۡنَ O (یونس:42)

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپؐ کی طرف کان لگا کر توجہ سے سنتے ہیں۔ تو کیا آپ ان بہروں کو سنا سکیں گے جب کہ وہ بالکل ہی نہ سمجھنا چاہیں۔

39- اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ O (النمل:80)

آپ مردوں کو اپنی باتیں نہیں سنوا سکتے! اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

غور کیجئے قرآن کی آیات نہایت ہی آسان ہیں اور قابل فہم ہیں اور ہر انسان جانتا ہے کہ وہ مردوں کو نہ تو سنوا سکتا ہے اور نہ ان سے کوئی بات کر سکتا ہے تو پھر ان علمائے سوء کا کیا کیجئے جنہوں نے قبروں میں بے شمار لوگوں کو زندہ کر رکھا ہے۔ اور دن رات مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کیلئے اسی طرح کے لایعنی مسائل میں ان کو جکڑ رکھا ہے۔ ایک عام ان پڑھ آدمی کو کیا کہیں جبکہ علمائے سوٗ شیطان کے مرید بن کر کفر و شرک کو ہر سو پھیلا رہے ہیں!

40- وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِی الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ O (النمل:81)

اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے روک کر ہدایت کا راستہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو (قرآن یعنی اللہ کا خط) سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور وہ ہوں بھی مسلمان۔

41- فَاِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ O (الروم:52)

سو آپ نہ مردوں کو اپنی بات سنا سکتے ہیں۔ اور نہ بہروں کو اپنی بات سنا سکتے ہیں۔ جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

42- مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ O لَاهِیَةً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلُوْبُهُمْ ط وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ O (الانبیاء : 2-3)

ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اسکو ہنسی کھیل کی صورت میں سنتے ہیں! ان کے دل (نفوس) غافل ہیں۔ (اور یہ ظالم) چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں! اور کہتے ہیں ارے یہ تمہارے جیسا ایک بشر ہی تو ہے۔ تو پھر کیا تم جان بوجھ کر جادو کی پیروی کرو گے۔

43۔ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ O (الفاطر:22)

اور نہ زندہ اور نہ مُردہ برابر ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے۔ اور جو قبروں میں ہیں آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔

44۔ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى O (طٰہٰ:13)

اور میں نے تمہیں منتخب کیا ہے پس جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا جا رہا ہے اسے غور سے سنو۔

یعنی اپنے نفس (Psychomotor) کو پوری طرح سے وحی کی طرف متوجہ کریں۔

45۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O (الاعراف:204)

اور جب قرآن پڑھا جائے تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

46۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ط اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ط وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ O مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ O (الحج : 73-74)

اے لوگو تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو کہ بلاشبہ خدا کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو نہیں بنا سکتے اگرچہ اس کام کیلئے وہ سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ پوجا کرنے والے اور جن کی پوجا کیا جاتی ہے عاجز ہیں۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر کو پہچانا نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ طاقتور ہے اور غالب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

47۔ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ط فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ O فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ج فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ O (یونس :31-32)

پوچھئے کہ آسمان اور زمین سے کون تمہیں رزق پہنچاتا ہے۔ یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے۔ اور کون مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور (کائنات) میں کون تدبیر کرتا ہے۔ فوراً کہہ دیں گے کہ ''اللہ'' تو پھر ان سے پوچھئے تم اسکی نافرمانی سے کیوں نہیں ڈرتے۔ یہی تو تمہارا سچا خدا ہے حق کے بعد تو صرف گمراہی ہی ہے تو تم کہاں پھرے جاتے ہو۔

غور کیجئے اللہ ہی تو انسان کا خالق و مالک ہے اور نفس انسانی کا خالق اور مالک بھی اللہ ہی ہے۔

اللہ نے نفس انسان کو پیدا فرمایا اور اسے خودکار (Automatic) بنایا اور خودمختار (Auto crat) بھی بنایا۔ اللہ ایک حد تک اور ایک عرصے تک انسان پر ہرگز جبر نہیں کرتا انسانی نفس جو چاہے سوچے اور جس طرح چاہے عمل کرے۔ البتہ اللہ غفور اور رحیم ہے وہ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے رسول بنا کر بھیجتا رہا اور پھر ان پر صحف (آسمانی اخبارات) نازل فرماتا رہا ہے سب سے آخری ایڈیشن قرآن مجید کی شکل میں قیامت تک کیلئے نازل فرمایا اور ساتھ ہی اسکی حفاظت کی ذمہ داری بھی اپنے پاس رکھی یہی وجہ ہے کہ قرآن آج تک اور پھر قیامت تک ہر قسم کی تحریف اور تخریب سے محفوظ و مامون ہے۔

48۔ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O (النحل:78)

اور اللہ نے ہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں سے نکالا (اس حال میں) کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اور تمہارے لیے کان۔ آنکھیں اور أفئدہ (دل و دماغ: Mind) بنائے تاکہ تم اللہ کے شکرگزار بندے بنو۔

49۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا O (بنی اسرائیل:36)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو! کیونکہ کان آنکھ اور فؤاد (نفس: Psychomotor) ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے باز پرس ہوگی۔

50۔وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ط قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ O (المؤمنون:78)

اور وہی تو اللہ ہے جس نے تمہارے کان، آنکھیں اور فؤاد (نفس Psychomotor) کو پیدا فرمایا تم بہت ہی تھوڑا سا (کم) شکر ادا کرتے ہو۔

51۔ اَلَّذِیْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ O ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ O ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ط قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ O (السجدہ : 7-9)

اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا فرمائی بہت ہی اچھی بنائی اور انسان کی پیدائش گارے (مٹی، پانی) سے شروع کی پھر اسکی نسل کو حقیر پانی کے نچوڑ سے چلایا۔ پھر اسے درست کیا اور پھر اس میں پھونکا اپنی روح میں سے اور پھر بنایا تمہارے لئے کان، آنکھیں اور افئدۃ (نفس:Psychomotor) مگر تم بہت ہی تھوڑا شکر ادا کرتے ہو۔

52۔اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ O (ق:37)

بے شک اس میں نصیحت ہے ایسے شخص کیلئے جس کے پاس دل ہو۔ اور پھر پوری توجہ سے اس نے بات کو سنا ہو۔ اور پورے نفس کے ساتھ متوجہ ہو۔

53۔وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ O (الاحقاف:26)

اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی قدرت بخشی کہ تم کو ان باتوں کی قدرت نہیں دی۔ اور ہم نے ان کے کان، آنکھیں اور فواد بنائے لیکن ان کے کان، آنکھیں اور فواد ان کے کسی کام نہ آئے۔ جبکہ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کر دیا۔ اور جس چیز کا وہ مزاق اڑاتے تھے اسی چیز (عذاب) نے انکو گھیر لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

54۔قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَخَذَاللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ O

(الانعام:46)

ان سے پوچھئے تو بھلا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے کان، آنکھیں اور فؤاد (نفس Psychomotor) کو سلب کرلے تو پھر اللہ کے سوا اور کون سا الٰہ ہے جو تمہارے نفس کو بحال کردے۔غور کیجئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں۔پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں (قرآن سے)۔

55۔وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ O (فصلت:42)

اورتم اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہیں سکتے کہ تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں۔لیکن تم یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تمہارے اکثر اعمال سے بے خبر ہے۔

56۔اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ م بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ O (الجاثیہ : 23)

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے۔اور اللہ نے اسکے علم کے باوجود اسکو گمراہ کردیا ہے۔اور اس کے کانوں پر اور اس کے دل (نفس) پر مہر لگادی ہے۔اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔سو اب اللہ کے سوا اور کون ہے جو اس کو سیدھی راہ دکھائے گا۔تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے۔

57۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ O

(البقرۃ : 20)

اور اگر اللہ چاہتا تو انکی سماعت اور بصارت کو سلب کرلیتا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

58۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ O (النحل:108)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں (نفس: Psychomotor) پر اللہ نے مہر لگادی ہے (یعنی اسکو (Seal) کر دیا ہے) اور یہی غافل لوگ ہیں۔

59۔ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O (یونس :65)

آپ ان کی باتوں سے غمگین نہ ہوں۔ عزت تمام کی تمام اللہ ہی کیلئے ہے وہی سننے والا ہے جاننے والا ہے۔

سننا اللہ کی صفت بھی ہے انسان بھی سنتا ہے۔ حیوانات بھی سنتے ہیں لیکن ہر کسی کا سننا الگ الگ ہے۔

60۔ قُلْ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O (الانبیاء:4)

رسولؐ نے کہا میرا رب زمین و آسمان کی ہر بات کو جانتا ہے۔ اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

کفار مکہ چھپ کر باتیں کرتے اور کہتے تھے کہ یہ قرآن جادو ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ زمین و آسمان کی ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

61۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ O (الشوریٰ:11)

اللہ جیسی کوئی دوسری چیز نہیں ہے وہ خوب سنتا ہے اور خوب دیکھتا ہے۔

62۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا O (الدھر:2)

بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کیا ہے۔ تاکہ اسکی آزمائش کریں اسی لئے اس کو کانوں والا اور آنکھوں والا بنایا ہے۔

63۔ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ O (الفاطر:22)

اور نہ زندہ اور نہ مُردہ برابر ہیں! اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے۔ اور جو قبروں میں ہیں آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔

64۔ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ O (الفاطر:23)

آپ تو صرف (عذاب دوزخ سے) ڈرانے والے ہیں۔

سماعت کا عمل بھی نفس کا حصہ ہے۔ سننے سے کتنی ہی معلومات نفس کو حاصل ہوتی ہیں۔ اور نفس (Psychomotor

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سنی ہوئی معلومات پر غور وفکر کرتا ہے۔اور مختلف معلومات سن کر اور دیکھ کر حاصل ہوتی ہیں انکے متعلق اپنے فیصلے کرتا ہے۔حکم صادر کرتا ہے۔خوشی کا اظہار کرتا ہے۔یا غمگین ہوتا ہے۔غرضیکہ بے شمار ایسے اعمال ہیں جن کو نفس سن کر یا دیکھ کر اپنی پالیسی (رویہ) بناتا ہے۔اور یہ کان (سننا) نفس کے تین بڑے ارکان میں سے ایک ہے۔

قرآن میں تقریباً 185 آیات ہیں جن میں سماعت کا ذکر ہے ان میں ہم نے اس جگہ 64 آیات کو لکھا ہے۔

9۔بصارت

أَلبصر کے معنی آنکھ کے ہیں اور یہ نفس (Psychomotor) کا ایک رکن ہے۔بصر کی جمع اور بصیرۃ کی جمع بصائر آتی ہے۔اور قرآن میں اکثر جگہ سمع اور بصر ساتھ ساتھ آئے ہیں اور یہ لفظ قرآن حکیم میں تقریباً 148 مرتبہ آیا ہے۔

1۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ O (الاحقاف:26)

اور ہم نے ان کو (قوم عاد) ایسی باتوں کی قدرت بخشی کہ تم کو ان باتوں کی قدرت نہیں دی اور ہم نے انکو کان، آنکھیں اور دل (نفس:Psychomotor) دیئے مگر جب وہ اللہ کی آیات کو جھٹلانے لگے تو ان کے کانوں، آنکھوں اور أفئدۃ (Mind۔دل ودماغ) نے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔اور انکو اسی چیز نے گھیر لیا جس سے وہ ٹھٹھا اور مذاق کرتے تھے۔

یعنی عذاب الٰہی۔اللہ فرماتا ہے، کہ ہم نے انکو پوری طرح سے ٹھیک ٹھاک باصلاحیت قوم بنایا تھا۔یعنی وہ سب اپنے دینوی امور میں بڑے ہی ہوشیار اور عقل مند تھے لیکن آخرت سے غافل تھے۔اور جب اللہ کے مقابلے میں زیادہ ہوشیار بنے تو برباد ہوگئے۔

2۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ O (یونس:43)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں کیا آپ ان اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں اگر چہ وہ بصیرت بھی نہ رکھتے ہوں۔

اس آیہ مبارکہ میں دیکھنے کی دو صورتیں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں ایک تو سرسری ظاہر آنکھوں سے دیکھنا قرآن فرماتا ہے! کہ وہ آپ کو دیکھتے ہیں لیکن انکی بصیرت کی آنکھیں تو اندھی ہیں تو کیا آپ ان اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہیں؟ یہ بصیرت نام کی جو چیز ہے، یہ نفس کا حصہ ہے۔ اور اسمیں غور وفکر سے سے دیکھنا عبرت سے دیکھنا شامل ہے جس کے اپنے ہی لوازمات ہیں! یعنی جن کے دل (نفوس) اندھے ہو چکے ہوں! تو صرف دیکھتے ہیں غور وفکر کا دیکھنا دوسری بات ہے۔

3۔ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَا اَوْاٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُوَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ O (الحج:46)

اس آیت میں دوبارہ غور کیجئے کتنا صاف اور واضح بیان ہے کہ دیکھنے والی آنکھیں تو دیکھتی ہی ہیں لیکن دل کی آنکھوں سے وہ اندھے ہیں کیونکہ انکے دلوں (Psychomotor) پر خواہشات اور جہالت کے پردے پڑے ہوئے ہیں لہٰذا وہ بنیادی حقائق کو سمجھ ہی نہیں سکتے اس معاملہ میں وہ حقیقتاً اندھے ہی ہیں۔

4۔ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ O قَالَ بَصُرْتُ بِمَالَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ O (طٰہٰ:95-96)

موسیٰ نے کہا اے سامری تیرا کیا حال (چکر، فراڈ) ہے۔ اس نے کہا میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ اوروں نے نہیں دیکھا میں نے رسولؑ کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھالی اور وہ میں نے بچھڑے کے پیٹ میں ڈال دی اسی طرح سے میرے نفس نے یہ بات میرے لیے بنادی۔

عجیب آیت ہے جادو وسحر کو سمجھنے کیلئے اس آیت میں بڑی حکمتیں ہیں۔

5۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ مِنْ م بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ O (القصص:43)

اور تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب (خط Letter) دیا پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد جو سراسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصیرت تھی تمام لوگوں کیلئے ہدایت تھی اور رحمت تھی تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

6۔ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ○ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○ (ق:7-8)

اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی پر رونق نباتات اگائیں تا کہ ہر رجوع کرنے والا انسان ان نشانات قدرت سے نصیحت حاصل کرلے۔

7۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ○ (بنی اسرائیل:36)

اے نبی جس بات کا آپ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑیئے کیونکہ کان، آنکھ اور دل (یہ تینوں چیزیں مل کر انسان کا نفس بناتی ہیں ان سب چیزوں کی باز پرس ہوگی۔

غور کیجئے کہ نفس انسانی جن چیزوں کے ملنے سے بنتا ہے اللہ نے ان کو بنا کر فضول نہیں چھوڑ دیا بلکہ یہ نفس پورے کا پورا اللہ کے ہاں جواب دہ ہے۔

8۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ○ (الاحزاب:27)

کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا ہم خشک زمین کی طرف پانی کو پہنچا دیتے ہیں پھر اسکے ذریعے ہم کھیتی پیدا کرتے ہیں جسے انکے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی کھاتے ہیں کیا وہ اس بات کو دیکھتے نہیں ہیں۔

9۔ وَاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:175)

اور ان کو دیکھتے رہئے اور وہ بھی دیکھ لیں گے (یعنی انکے اعمال پر نظر رکھیے)۔

یعنی جو حالت مسلمانوں کی اور جو حالت کفار کی ہے اسے بغور دیکھتے رہئے اور کچھ عرصہ بعد وہ سب دیکھ لیں گے کہ حالات کس طرح پلٹا کھاتے ہیں۔

10۔ وَاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:179)

اور آپ بھی غور سے دیکھتے رہیں (حالات کو اور لوگوں کے احوال کو وہ بھی عنقریب حقیقت کو جان جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ O فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ O بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ O (القلم 6:)

اور یہ بات تو پکی اور سچی ہے کہ آپ خلق عظیم والے ہیں سو عنقریب آپ بھی دیکھیں گے اور وہ سب بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے دیوانہ کون ہے۔

چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ قرآن بھی سچا تھا اور ہے۔ محمد ﷺ بھی سچے تھے اور ہیں۔ اور یہ شہادت بھی تاریخ میں رقم ہوئی کہ قریش مکہ ناکام و نامراد ہوئے۔

12۔ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ط مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا O (الکھف:26)

کہہ دیجئے اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ غار میں رہے آسمانوں اور زمین کے تمام امور غیبی وہی جانتا ہے۔ اللہ کیا خوب دیکھنے والا ہے اور کیا خوب سننے والا ہے! اس طرح اللہ کے سوا کوئی اور ان کا ولی (کارساز) نہیں ہے۔ اور وہ اپنے حکم میں کسی اور کو شامل نہیں کرتا!

13۔ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ط اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ O (الانعام:50)

اے نبیؐ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کو جانتا ہوں۔ اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں بلکہ میں تو صرف اس بات پر چلتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ ان سے پوچھئے کیا اندھا اور بینا برابر ہوتے ہیں! تو کیا تم غور و فکر نہیں کرتے۔

14۔ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ط هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ O (ھود:24)

دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرہ ہو اور دوسرا دیکھنے والا ہو اور سننے والا ہو۔ کیا مثال میں دونوں برابر ہیں؟ تو کیا تم لوگ غور و فکر نہیں کرتے؟

ہم نسلی مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو قرآن میں غور و فکر کرتے ہونگے۔ ہم تو صرف ثواب کیلئے اور مُردوں کیلئے پڑھتے اور (تلاوت) کرتے ہیں۔ یہ بصیر ہونا اور بصارت کا صحیح استعمال بھی نفس (Psychomotor)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا رویہ ہے۔ جولوگ بصارت سے کام نہیں لیتے حقیقت میں ان کا نفس (Psychomotor) اندھا ہی ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جسے قرآن مجید مختلف اسالیب میں لوگوں کے نفوس کو سمجھاتا ہے۔

15۔ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلِ اللّٰهُ ط قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ط قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ O

(الرعد:16)

اے نبیؐ ان سے پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے! کہہ دیجئے کہ اللہ ہے! پوچھئے کیا تم نے اللہ کے سوا دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے بھی نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پوچھئے کیا اندھے اور آنکھوں والے برابر ہیں اور کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہیں! انہوں نے کیا اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں اور انہوں نے بھی اللہ کی طرح کوئی مخلوق پیدا کی ہے اور مخلوق کے بارے میں کوئی شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ فرما دیجئے اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔ اور وہ اکیلا ہی غالب ہے اور زبردست ہے۔

16۔ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ O وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ O وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ O وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ O اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ O (الفاطر:19-23)

اور برابر نہیں ہوتا اندھا اور دیکھنے والا۔ اور نہ اندھیرا اور روشنی برابر ہوتا ہے۔ اور نہ سایہ اور دھوپ برابر ہوتی ہے۔ اور نہ زندہ اور مُردہ برابر ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے۔ سنوا دیتا ہے اور جو قبروں میں ہیں آپ ان کو نہیں سنا سکتے۔ آپ صرف ڈرانے والے ہیں۔

17۔ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ط قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ O (المؤمن:57)

اور اندھے اور آنکھوں والے برابر نہیں ہوتے۔ اور نہ وہ لوگ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں اور وہ جو بدکار ہوں (برابر نہیں ہوتے) تم بہت ہی کم سمجھتے ہو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ بار بار قرآن مجید میں مختلف اسالیب کے ساتھ سمجھاتے ہیں۔ مسلمان قرآن میں بالکل غور و فکر نہیں کرتے۔ اور قرآن کو محض تلاوت کی حد تک پڑھتے ہیں یہ عمل صدیوں پر محیط ہے خود علمائے سوء اپنی انانیت کی وجہ سے تَدَبَّرِ فِی الْقُرآن کی عملاً مخالفت ہی کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ!

18۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا O اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا O (الدھر:2-3)

بے شک ہم نے انسان کو مرکب نطفے سے پیدا کیا ہے۔ غرض یہ تھی کہ ہم اسکو آزمائیں اس لئے ہم نے اسکو کانوں والا اور آنکھوں والا بنایا ہے ہم نے اسکو سیدھی راہ دکھادی ہے۔ اب یا تو وہ شکر گزار ہو یا ناشکرا۔

19۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ O (یوسف:108)

کہہ دیجئے کہ میرا یہ راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں خود اور جو لوگ میری اتباع کرتے ہیں ہم سب بصیرت کی راہ پر ہیں اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں!

20۔ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ O وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ O لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ O اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ O فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ O ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ O (القیمۃ:14-19)

بلکہ آدمی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے۔ گو وہ کتنے ہی بہانے پیش کرلے اے نبی آپ وحی کے نازل ہوتے وقت اپنی زبان کو نہ چلایا کریں تا کہ اسکو جلدی سیکھ لیں۔ اس کو جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں اس وقت (بعد میں) آپ پڑھیں۔ پھر اسکو کھول کر بیان کر دینا بھی ہمارا کام ہے۔

21۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ O قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ط وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ O (الانعام:104)

اس کو آنکھیں نہیں پاسکتیں اور وہ تمام نگاہوں کو پاسکتا ہے۔ اور وہ بڑا ہی باریک بین اور باخبر ہے تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس تمہارے رب کی طرف سے دلائل آ چکے ہیں۔ سو جو کوئی ان دلائل کو پالے گا تو اس کا فائدہ خود اسی کو ہوگا اور جو شخص اندھا رہے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور میں تم پر کوئی داروغہ تو نہیں ہوں۔

22۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ O (الاعراف:20)

یقیناً وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں جب شیطان کی طرف سے ان کے نفس میں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ خبردار (ہوشیار) ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ فوراً بصیرت سے کام لینے لگتے ہیں۔

23۔ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ O (النور : 37)

ایسے لوگ جن کو اللہ کے ذکر سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت اور نہ نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے کوئی چیز ان کو روکتی ہے اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن میں (قیامت کا دن) دل اور آنکھیں پتھرا جائیں گی۔

یعنی پرہیزگار لوگ اس دنیا میں یوم آخرت کی جواب دہی سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (اور یہ ڈر انکی دینوی زندگی کے تمام کاموں پر اثر انداز ہوتا رہتا ہے۔)

24۔ یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ O (النور:44)

اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا ہے۔ اس بات میں بھی سوجھ بوجھ رکھنے والوں کیلئے بڑی عبرت ہے۔

حدیث ابوھریرہؓ سے مرفوعاً حدیث میں روایت ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَ النَّھَارَ۔ (متفق علیہ مشکوۃ صفحہ نمبر 5)

25۔ اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا O ھُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا O وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّاوَعَدَنَااللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا O (الاحزاب:12)

جب وہ تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور خوف کے مارے تمہاری آنکھیں پتھرا گئیں اور (شدت خوف) سے کلیجے منہ کو آنے لگے تھے۔ اور اللہ کے متعلق تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ اس موقع پر مسلمانوں کی آزمائش کی گئی اور وہ بری طرح سے ہلا مارے گئے۔ اور جب منافقوں اور دوسرے جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے کہ اللہ اور رسول کے وعدے دھوکا ہیں۔

26۔ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَا اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ O (ص:45)

اور ہمارے بندوں ابراہیم اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کو یاد کرو جو صاحب قوت اور صاحب بصارت تھے۔

27۔ وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ O (الحشر:3)

اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ خود اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اجاڑنے لگے سو! اے بصیرت رکھنے والو اس واقعہ سے عبرت پکڑو۔

28۔ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ O (الحجر:15)

تو وہ یہی کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے! بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

29۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ O (النور:30)

مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی بات ان کیلئے بہت پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ پوری طرح سے باخبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

30۔ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ O (القلم:51)

اور وہ لوگ جو کافر ہیں جب قرآن سنتے ہیں تو گھور گھور کر اپنی نظروں سے آپؐ کو پھسلا دینا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو دیوانہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا وَالْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ O الخ (النور :31)

اور مؤمن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت اور آرائش (Make up) کو ظاہر نہ کریں مگر جو کسی طرح چھپ نہ سکے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنی ڈالے رکھیں۔

10۔ رؤیۃ

دیکھنا، آنکھوں سے دیکھنا، یا عقل و بصیرت سے دیکھنا۔

۔ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى O عَبْدًا اِذَا صَلّٰى O (العلق:9-10)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ایک بندے کو نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔

۔ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى O اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى O (العلق:6-7)

ہاں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے پرواہ دیکھتا ہے۔

اس آیت میں بے پرواہ دیکھتا ہے یعنی وہ اپنے آپ کو (اپنے نفس کو) بے پرواہ سمجھتا ہے۔ اپنے دل میں یہاں دیکھنا! آنکھوں سے دیکھنا نہیں ہے بلکہ عقل اور بصیرت سے کسی چیز کا یا حالت کا ادراک کرنا ہے۔ اور یہ ہر انسان کرتا ہے۔ یعنی دیکھتا ہے۔ سوچتا ہے، سمجھتا ہے، شعور رکھتا ہے، یہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اور صحیح بھی ہو سکتا ہے، یہ غور و فکر کا دیکھنا نفس (Psychomotor) کا عمل اور رویہ ہے۔

3۔ وَلَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ O (الانفال:50)

اور کاش کہ آپ کافروں کو اس وقت دیکھتے جب فرشتے ان کو فوت کرتے ہیں (موت دیتے ہیں) وہ انکے چہروں پر اور انکی پشتوں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں جلنے کا مزہ چکھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھنا ہے آنکھوں سے اور دل کی آنکھوں سے یعنی تصور اور شعور سے اس حالت کا سوچنا اور دیکھنا بھی ہے۔ یہ سب نفسانی کیفیات ہیں۔ جو انسان کے نفس پر گزرتی ہیں۔ یا یہ کہ انسان کا اپنے شعور میں اپنے دل و دماغ میں اس خاص حالت کا سوچنا ہے۔

4۔ فَلَمَّا رَاَی الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ O (الانعام : 77)

پھر جب اس نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔

یہاں رأی (دیکھنا) غور و فکر کے ساتھ دیکھنے کے معنے میں استعمال ہوا ہے۔ یہ رأی کا لفظ مختلف اشکال میں قرآن مجید میں تقریباً 328 بار آیا ہے۔ اور اکثر مقامات پر اس کا معنی غور و فکر کرنا۔ غور و فکر کے ساتھ دیکھنا ہے۔ اور یہ نفس (Psychomotor) کا اسی طرح ایک حصہ ہے جیسے بَصَر ہے۔

5۔ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا O (طٰہٰ:10)

جب اس نے آگ کو دیکھا تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے۔

6۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی O (النجم:11)

رسول اکرم ﷺ نے جو کچھ دیکھا اس میں آپ کے دل نے دھوکا نہیں کھایا۔

یعنی معراج والی رات میں اللہ کی آیات اور عجائبات دیکھنے میں اور سمجھنے میں رسول اکرم ﷺ نے کوئی دھوکا نہیں کھایا۔

7۔ لَقَدْ رَاٰ مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی O (النجم:18)

انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (یعنی آنکھوں سے دیکھا) اور دل و دماغ نے ان آیات کو ٹھیک ٹھیک سمجھا بھی!

8۔ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی O وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی O (النجم:20)

کیا آپ نے لات اور عزیٰ (پتھروں کے بت) میں غور و فکر بھی کیا اور ایک تیسرے مناۃ میں بھی۔

9۔ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ O (النمل:40)

(حضرت سلیمان علیہ السلام) نے جب تخت کو اپنے سامنے پڑا ہوا پایا تو فرمایا یہ میرے رب کا فضل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں رای کا معنی دیکھنا ہے یعنی آپ نے تخت کو دیکھا۔ بنظرِ غور دیکھا!

10۔ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا O (النمل:44)

پس جب اس نے (فرش) کو دیکھا تو سمجھی پانی کا حوض ہے۔ تو اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔

یہاں بھی دیکھنا مراد ہے۔

11۔ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ O (الصفت:14)

اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اسے ہنسی میں اڑا دیتے ہیں۔

یعنی اللہ کی آیات کو بالکل ظاہری آنکھوں سے دیکھ کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں اس نشانی کو دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھتے۔

12۔ اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً O (الجاثیہ : 23)

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا رب بنالیا ہے۔ اور اللہ نے اسکے علم کے باوجود اس کو گمراہ کر دیا۔ اور اس کی سماعت اور دل پر مہر لگا دی اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔

ابوامامہؓ سے روایت ہے۔ ترغیب وترہیب صفحہ نمبر 28 باب اتباع الكتاب والسنه

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْ اِلٰهٍ يُعْبَدُ اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ هَوًى مُتَّبَعٍ

13۔ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا O (مریم :77)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور پھر بھی کہتا ہے کہ آخرت میں مجھے مال بھی دیا جائے گا۔ اور اولاد بھی دی جائے گی۔

14۔ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى O وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى O اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى O (النجم:35-35)

کیا آپؐ نے دیکھا اس شخص کو جس نے روگردانی کی۔ اور تھوڑا سا دیکر ہاتھ روک لیا۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ جانتا ہے۔ (یعنی غیب دیکھ رہا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَاللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُاللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ ۭ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ O

(الانعام:46)

اے نبی ان سے کہو کہ ذرا یہ تو سوچو کہ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا اور کون معبود ہے جو تمہیں یہ اشیاء واپس لا دے؟ ذرا غور و فکر تو کرو کہ ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ روگردانی کرتے ہیں۔

16۔ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ O

(یونس : 50)

ان سے کہیے کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اگر اللہ کا عذاب رات کو یا دن میں آ جائے! تو ان مجرموں کو عذاب کی اتنی جلدی بھی کیوں پڑی ہے!

17۔ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ O (ھود : 28)

نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم کے لوگو! ذرا سوچو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے سیدھے رستے پر ہوں اور اللہ نے اپنی طرف سے مجھے رحمت عطا فرمائی ہو اور وہ رحمت تم کو نظر نہ آتی ہو کیا ہم زبردستی تم پر اس رحمت (دین اسلام) کو ڈال دیں حالانکہ تم اس سے نفرت کرتے ہو۔

18۔ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ O اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ O (الشعراء:75-76)

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کیا تم سوچتے نہیں ہو کہ تم کس چیز (بتوں) کی عبادت کرتے ہو تم اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد۔ یعنی بے جان بتوں کی عبادت کرنا نہایت ہی بے عقلی ہے۔

19۔ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهُ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ O (القصص:71)

کیا تم یہ بات سوچتے نہیں ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ رات کو تمہارے لئے قیامت تک کیلئے مستقل کر دے تو پھر اللہ کے سوا دوسرا کون معبود ہے جو دن کی روشنی لیکر آئیگا۔ کیا تم یہ سب باتیں سنتے نہیں ہو؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20۔ قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ط O (الاحقاف:4)

ان سے پوچھئے کہ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے۔

ذرا سا غور وفکر بھی اس بات کو عیاں کر دیتا ہے۔ کہ پوری کائنات میں صرف ایک ہی معبود ہے اور کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے تمام انبیاء اور رسول بھی اس میں شامل ہیں اور یہ خود ساختہ یا عوام ساختہ اولیاء وغیرہ سب غلط ہیں

21۔ اَفَرَاَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ O ءَ اَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ O (الواقعہ:58-59)

کیا تم غور وفکر نہیں کرتے اس قطرہ پانی میں جو تم ٹپکاتے ہو۔ کیا اس کو پیدا کرنے والے تم ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں۔

22۔ اَفَرَاَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ O ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ O (الواقعہ:23-24)

کیا تم غور وفکر نہیں کرتے اپنی زراعت میں۔ کیا تم اس کی زراعت کرتے ہو یا ہم اس کی زراعت کرتے ہیں۔

23۔ اَفَرَاَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ O ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ O لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ O (الواقعہ:68-70)

کیا تم نے کبھی اس پانی میں غور وفکر نہیں کیا جسے تم پیتے ہو! بادلوں سے اسے تم برساتے ہو یا ہم برساتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو اس کو کڑوا بنا دیتے۔ تو پھر تم اللہ کا شکر کیوں نہیں کرتے۔

24۔ قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ O (الملک:30)

پھر ذرا تو سوچو اگر تمہارا پانی زمین میں نیچے اتر جائے (یعنی خشک ہو جائے) تو کون ہے جو چشموں اور کنوؤں میں پانی لائے گا۔

25۔ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ O (المومن:29)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون نے کہا میں تم کو وہی کچھ سمجھاؤں گا جو میں خود سمجھتا ہوں۔ اور پھر میں بھی تو تم کو سیدھی راہ ہی بتاتا ہوں۔

26۔ وَاِذْقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَاَتَتَّخِذُاَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (الانعام:74)

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم نے بتوں کو معبود بنالیا ہے بے شک میں تم کو اور تمہاری قوم کو گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

اس آیت میں دیکھتا ہوں کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہے کہ میں تم کو گمراہی میں سمجھتا ہوں۔

27۔ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْاَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّانَرٰكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ O (یوسف:78)

بے شک اس کا ایک بوڑھا باپ ہے۔ آپ اسکی بجائے ہم میں سے ایک آدمی کو گرفتار کرلیں۔ ہم تو آپ کو بھلے آدمیوں میں سے سمجھتے ہیں۔

یہاں بھی اٰرٰك کا ترجمہ نفسیاتی حالت اور کیفیت کا ہے۔

28۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآاَرٰكَ اللّٰهُ O (النساء:105)

ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف حق وانصاف کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ اللہ نے آپ کو جو کچھ دکھایا ہے (یعنی سمجھایا ہے) اس کے مطابق فیصلہ کریں۔

29۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ O (حم السجدہ : 53)

ہم انکو اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود انکے اپنے نفوس (Psyche) میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ یہ (اسلام، قرآن درست ہے۔ اور یہ کہ اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

30۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ط قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ O (المائدہ :31)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدتا تھا۔ تا کہ اسکو دکھائے (یعنی سمجھائے) کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپائے۔ چنانچہ اس نے کہا کہ میں تو اس کوے سے بھی گیا گزرا ہوں کہ میں اس کوے کی مانند ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا۔ پس وہ ندامت اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

اس آیت میں کتنی وضاحت کے ساتھ اُری کا مفہوم بیان ہوا ہے۔ یعنی قاتل بھائی کا علم اور اس کا نفس یہ بھی تو نہ جانتا تھا کہ بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے بلکہ کوا یہ بات جانتا تھا۔

اس طرح نفس انسان نئی نئی چیزوں کو دیکھ کر سمجھتا ہے۔ اور مسلسل اپنے علم اور تجربہ میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ یہی وہ سمجھنے اور سیکھنے کی صلاحیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانی نفس میں ودیعت فرمائی ہے۔ اور نفس انسانی کی یہ خصوصیت بہت وسیع ہے۔ کہ انسان ہر نئی صورت حال سے عہدہ براء ہونے کیلئے اشیاء کو دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ اور پھر سوچتا اور سمجھتا ہے۔ اور پھر ہر نئی صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے تجاویز بناتا ہے۔ اور ان پر عمل کرتا ہے۔ اور یہ ہے سب نفسیاتی حالت اور کیفیت! نفس کی ان تمام خصوصیات کو قرآن مجید نے تقریباً 1800 صفات میں بیان فرمایا ہے۔ یہ 1800 رویے (Atitudes) خصوصیات اور صفات ہیں۔

31۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ O (البقرۃ:128)

اور دکھا (یعنی سمجھا دے) ہم کو مناسک (طریقے) عبادت کے اور ہم پر توجہ فرما بے شک اے اللہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور رحم کرنے والا ہے۔

32۔ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (لقمٰن:11)

یہ تو اللہ کی مخلوق ہے۔ تو تم مجھ کو دکھاؤ وہ چیزیں جو انہوں نے پیدا کی ہیں (یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے نے بھی کوئی چیز پیدا کی ہو) بلکہ یہ ظالمین (مشرکین) کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

33۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ ۭ O (البقرۃ :260)

اور یاد کرو اس وقت کو جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے ربّ مجھے یہ تو دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اللہ نے فرمایا کیا تجھے اس بات پر ایمان نہیں ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا کیوں نہیں ایمان تو ہے۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطمینان قلب چاہتا ہوں۔

اس آیت میں اَرنی مجھ کو دکھا دے اصل اس کا معنی یوں ہوگا کہ مجھے اس بات کا مشاہدہ کروا دے۔

أَسْمَاءُ الْقُرْآن

اسماء القرآن

لفظ قرآن کا معنی ہے پڑھنا یہ مصدر ہے۔ یہ نام ہے اس کتاب (خط) کا جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا۔ حقیقت میں قرآن کا نزول تاریخ انسانی کا عظیم الشان واقعہ ہے۔

1۔ اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْآنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O (الرحمٰن:4)

بہت ہی مہربانی کرنے والا۔ اس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان (بول کر، لکھ کر) کرنا بھی سکھایا۔

قرآن جو کہ کتاب اللہ ہے (اللہ کا خط) اس کے متعدد نام ہیں جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔

(1) کتاب اللہ، اللہ کا خط، جب قرآن نازل ہوا تاریخ کے اس دور میں دنیا میں نہ تو کاغذ نام کی کوئی چیز تھی اور نہ ہی آج کے دور کی کتاب جیسی کتابیں تھیں۔ عربی زبان میں کتاب لکھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ نزول قرآن کے وقت کتاب (خط: Latter) کو کہتے تھے۔ آج کل بھی فصیح عربی زبان میں خط کو کتاب ہی کہتے ہیں۔

2۔ الٓمٓ O ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ O (البقرۃ : 2)

الم۔ یہی تو وہ خط ہے لیڑ ہے (کتاب) جس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ خط متقین کو ہدایت دینے والا ہے۔

رسمی ترجمہ سے ہٹ کر آج کی علمی زبان میں ترجمہ کرنے کی ضرورت اسلئے پڑی تا کہ قرآن کی فصاحت اور بلاغت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مستفید ہو سکیں۔ یہ خط لانے والے محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اسی لئے تو خاتم المرسلین ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اپنا آخری خط نازل فرمایا۔

یہ بہت عظیم الشان بات ہے۔ اس سے بڑی بات تو ہو ہی نہیں سکتی۔ اور نہ اس سے آگے انسان سوچ سکتا ہے۔ پھر اس خط کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ خط (کتاب) اپنے نزول سے لیکر قیامت تک آنے والے ہر رنگ و نسل اور ہر زمانے کے ہر انسان کی طرف اس کا نزول ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خط میں ہر ایک انسان کو خطاب کرتا ہے۔

3۔ لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (الانبیاء:10)

اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف آسمانوں سے ایک کتاب (خط) نازل کر دی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے۔ کیا تم لوگ سمجھتے نہیں ہو!

اور فرمایا فیہ ذکرکم اس میں تمہارا ہی ذکر ہے۔ ذکر کا ایک معنی بیان بھی ہے۔ اس میں تمہارا ہی بیان ہے۔ تمہارے متعلق اس کتاب میں! اس قرآن میں ہر چیز وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ انسان کیا ہے؟ یہ کائنات کیا ہے؟ انسان کی تخلیق کیسے اور کن چیزوں سے ہوئی؟ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟ انسان کا نفع اور نقصان کیونکر ہے؟ انسان کا اپنے خالق کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہیے؟ اور یہ کہ انسان جو کہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب مخلوق ہے۔ اس کے بنانے میں مٹی پانی روح اور نفس یہ سب کیا ہیں؟ کیونکہ ان کے سمجھنے سے قرآن سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے!

قرآن کا ایک نام ذکر بھی ہے۔ ذکر کا معنی بیان کرنا ہے۔ نصیحت حاصل کرنا بھی ہے۔ قرآن سراسر نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے۔ اور قرآن انسان کے متعلق ہر چیز کو بیان کرتا ہے۔ نفس انسانی (Psychomotor) کو اس طرح سے قرآن بیان کرتا ہے۔ کہ ہر انسان اپنے آپ کو یعنی اپنی نفسیاتی صلاحیتوں کو اس قرآن میں تلاش کر سکتا ہے۔ یہ قرآن کا عظیم معجزہ ہے فِيْهِ ذِكْرُكُمْ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ انسان اپنے نفس (Psychomotor) کو اور ان تمام نفسیاتی استعدادوں اور صلاحیتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے جتنی اور جس مقدار اور طاقت (Potency) میں ہر انسان میں علیحدہ علیحدہ ودیعت فرمائی ہیں ان کو تلاش کر سکتا ہے۔ فِيْهِ ذِكْرُكُمْ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔

4۔ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا O (المزمل:19)

بے شک قرآن نصیحت ہے ٹکٹ ہے! یادداشت ہے! ہر اس آدمی کے لئے جو اللہ رب العلمین کی طرف جانے والی شاہراہ پر سفر کرنا چاہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا ایک نام الفرقان بھی ہے۔ کیونکہ قرآن حق و باطل میں واضح طور پر فرق کرنے والا ہے۔

5۔ تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا O (الفرقان:1)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان (حق و باطل میں تمیز کرنے والا) نازل فرمایا۔ تاکہ تمام جہانوں کیلئے ڈرانے والا ہو!

اس آیت میں قرآن کیلئے فرقان کا نام آیا ہے۔ یعنی حق و باطل میں تمیز کرنے والا۔ فرق کرنے والا۔ یہ صرف قرآن کا اعجاز ہے۔

بلاغ : بھی قرآن کا نام ہے۔ یہ لفظ تبلیغ، مبلغ، بلیغ، سے ہے۔ اس کا معنیٰ پہنچا دینا۔ پورا پورا پہنچا دینا، یا پہنچا ہوا یا آخری بات پہنچا دینا، یا آخری بات جسے انگریز میں الٹی میٹم (Ulti matum) کہتے ہیں۔

6۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ O (یٰس:17)

اور ہمارا کام تو آخری بات (الٹی میٹم) کو واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔

7۔ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ O (العنکبوت:18)

اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بھی بہت سی اقوام تکذیب کر چکی ہیں۔ اور رسول کا فرض تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

8۔ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِیَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (ابراہیم:53)

یہ لوگوں کے نام الٹی میٹم ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے۔ اور یہ کہ لوگ جان لیں کہ (اس پوری کائنات میں) الٰہ تو صرف ایک ہی ہے۔ اور یہ کہ دانشور لوگ (عقل سلیم) والے اس (الٹی میٹم سے ڈر جائیں) اور نصیحت حاصل کریں۔

قرآن کا ایک نام بَیِّنَات بھی ہے۔ بَیِّنَات کا معنی واضح اور کھلی کھلی نشانیاں یعنی آیات ہیں۔

9۔ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ (المؤمن:83)

پس جب ان کے رسول ان کے پاس کھلے دلائل اور نشانیاں لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر نازاں ہوئے اور رسولوں سے مذاق کرتے تھے اسی چیز نے انکو گھیر لیا۔

بعض تفاسیر (رازی) میں ہے۔ سقراط کو کسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق خبر دی اور کہا کہ سقراط کو حضرت موسیٰ کے پاس جانا چاہیے۔ اور موسیٰ کی صحبت سے فائدہ اٹھائے سقراط نے تکبر سے کہا کہ ہم لوگ تو تہذیب والے ہیں یعنی ہمارے پاس اخلاق پسندیدہ ہیں۔ اور ہم کو کسی کے پاس جا کر تہذیب حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ کریں۔ کہ بنو عباس کے عہد میں صوفیاء کی کثیر تعداد نے یونانیوں، عیسائیوں بدھ مت اور ہندومت والوں کی بہت سی باتیں اختیار کر لیں۔ حالانکہ صوفیاء کے پاس قرآن تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث تھیں۔ ان نعمتوں سے انہوں نے غفلت برتی اور وحدت الوجود اور حلول جیسے نظریات کو اپنا لیا۔

اس طرح قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے اُمُّ الْكِتَابِ اور متشابہات کا جاننا بھی بنیادی اُمور میں سے ہے۔

10۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (ال عمران:7)

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی اسکی بعض آیات واضح اور محکم ہیں یہی آیات اصل کتاب ہیں۔ اور بعض دوسری آیات متشابہات ہیں۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہوتی ہے۔ وہ اس کتاب میں سے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ اس سے وہ لوگ فتنہ برپا کرتے ہیں اور اپنے ڈھب کے معنی تلاش کرتے ہیں حالانکہ ان آیات کے اصلی معنی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا! اور جو لوگ علم میں پختہ ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ ہر چیز ہمارے رب کی طرف سے ہی ہے! اور صرف عقل سلیم رکھنے والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ کے بارے میں ایک حدیث جامع البیان صفحہ نمبر 46 پر ہے۔ حدیث میں یوں ہے کہ رسول اکرمؐ سے پوچھا گیا کہ رَاسِخِيْنَ فِي الْعِلْمِ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11۔" مَن بَرَّتْ يَمِيْنُهٗ وَصَدُقَ لِسَانُهٗ وَاسْتَقَامَ قَلْبُهٗ وَمَنْ عَفَّ بَطْنَهٗ وَفَرْجَهٗ فَذٰلِكَ مِنَ الرّٰاسِخِيْنَ O

یعنی جو جھوٹی قسم نہیں کھاتے جھوٹ نہیں بولتے، اور ان کا دل بھٹکا ہوا نہیں ہوتا جو ناجائز مال نہیں کھاتے اور جو بدکاری نہیں کرتے۔ یہی لوگ رَاسِخِيْنَ فِي الْعِلْمِ ہیں اور پکے سچے عالم ہیں۔

اَلْقُرْاٰنُ شَیْءٌ عَجِیْب

قرآن مجید کے مضامین بڑے اچھوتے اور حیران کن ہیں۔

1۔ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ O (الصّٰفّٰت:12)

(بلکہ آپ خود محمد رسول اللہ ﷺ قرآن کی معلومات اور فصاحت و بلاغت پر) بڑا تعجب کرتے ہو حالانکہ مشرکین مکہ قرآن کی آیات کا مذاق اڑاتے تھے۔

یہ قرآن معجزہ ہے۔ اگر آج بھی لوگ خواہ وہ کافر ہوں یا مسلمان ہی کیوں نہ ہوں قرآن مجید کے مضامین میں غور و فکر کریں اور اسکی فصاحت و بلاغت کو سمجھنے کی کوشش کریں تو قرآن آج بھی اسی طرح ایک عجیب و غریب چیز ہے جس طرح اپنے نزول کے وقت تھا۔ اور خود رسول اکرم جن پہ یہ قرآن نازل ہوا وہ بھی اس پر تعجب فرماتے تھے۔ تعجب کرنا یعنی کسی چیز کا اچھا لگنا۔ اس پر حیران ہونا۔

2۔ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O (الاعراف:63)

کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے نصیحت تم میں سے ایک آدمی کے ذریعے تمہارے پاس آئی ہے تاکہ تمہیں ڈرائے اور تم بچو نافرمانی سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے!

3۔ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ O (الرعد : 5)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نبی ﷺ اگر آپ قرآن پر تعجب کرتے ہیں تو تعجب کرنے کی انکی بات ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر نئے سرے سے پھر پیدا کئے جائیں گے!

4۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ○ (النجم:59)

کیا تم اس قرآن پر تعجب کرتے ہو یعنی حیران ہوتے ہو!

5۔ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ○ (النجم:60)

اور تم ہنستے ہو روتے کیوں نہیں!

6۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○ (ص:5)

کیا اس نے تمام معبودوں کا ایک معبود قرار دیا ہے۔ یہ تو بڑی ہی تعجب والی (حیران کن) بات ہے۔

(کفار کے لئے قرآن کا یہ اعلان کہ اِلٰہ صرف ایک اللہ ہی ہے) وہ اس پر بہت ہی تعجب کرتے تھے!

7۔ ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ○ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ○ (ق:2)

ق۔ اے لوگو! اس عظمت والے قرآن میں ذرا غور و فکر تو کرو! بلکہ وہ تو اس بات پر بڑا تعجب کرتے ہیں کہ انہیں میں سے ایک ڈرانے والا ان کی طرف آیا ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ اور اس کا یہ قرآن بڑی ہی عجیب چیزیں ہیں۔

8۔ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ (الجن:1)

اے نبی اعلان کر دیجئے کہ مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے! کہ جنات کی ایک جماعت نے مجھے قرآن پڑھتے سنا پھر انہوں نے اپنے جن بھائیوں کو کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔

جنات نے قرآن کو سنا اور اس کے بیان اور معانی کو سمجھنے کے بعد وہ اسلام لے آئے اور اپنے جن بھائیوں کو بھی اسلام کی تبلیغ کرنے لگے۔ یہ بات انہوں نے خاص طور پر کہی کہ یہ قرآن جو ہم نے سنا ہے۔ واقعی بڑا ہی عجیب ہے اور حیران کن بھی ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ O قَالُوْا يَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ O يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ O (الاحقاف:29-31)

اور جب ہم نے چند جنات کو آپ کی طرف بھیجا کہ وہ قرآن سنیں سو! جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ چپ رہو۔ پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو اپنی قوم کی طرف واپس گئے تا کہ ان کو عذاب سے ڈرائیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ہماری قوم! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے! جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے۔ جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے! حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے! اور سیدھی راہ دکھاتی ہے! اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی پکار سنو اور اسکو مان لو! یعنی ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا! اور تمہیں بخش دے گا۔ اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا!

مندرجہ بالا آیات میں جنات کی مختلف جماعتوں کا مختلف اوقات میں اور مختلف مقامات پر قرآن سننے کے واقعات بیان کیے گئے ہیں اور یہ کہ وہ اسلام لے آئے۔ اور اپنی جن برادری کو بھی اسلام لانے کی دعوت دی اور یہ کہ بعض جنات ایسے بھی تھے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تو راۃ سنی تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنات کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو من طین لازب چپکنے والی مٹی گارے سے پیدا فرمایا تو جنات کو آگ کی لپٹ سے پیدا فرمایا۔

10۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ O وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ O (الرحمٰن:14)

آدم کو یعنی انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا۔ اور جنات کو آگ کی لپٹ یا شعلے سے پیدا کیا۔

غور کیجئے قرآن مجید کی عجیب وغریب آیات میں۔ جنات کی پیدائش کا ذکر فرمایا۔ یہ فی الواقع انسان کیلئے ایک عجیب اور حیران کن بات ہے۔ کہ جس طرح انسان کو مٹی، پانی سے پیدا فرمایا اسی طرح سے جنات کی پیدائش کے متعلق بنیادی معلومات اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بذریعہ وحی پہنچادی ہیں۔ اور مزید تفصیل تمام کی تمام متشابہات میں شمار ہوگی۔ کیونکہ مزید تفصیل اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اور جنات کو نہیں بتائی۔ مزید تفصیلات بیان نہ کرنے کی حکمتیں بھی اللہ ہی جانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب تک ہم نے قرآن حکیم کے اسماء اس کے عجیب چیز ہونے اور تخلیق آدم اور تخلیق الجآن کے متعلق چند قرآنی آیات سے بعض ابتدائی معلومات حاصل کی ہیں۔

قرآن بڑی ہی عجیب اور حیران کن چیز ہے۔ قرآن میں یہ لفظ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اس سے بڑھ کر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اقدس جل جلالہ کے لئے بھی شـــیٔ کا لفظ استعمال فرمایا ہے! یعنی اللہ تعالیٰ بھی اگر ایک شـــیٔ نہ ہوتا پھر تو اللہ کچھ بھی نہ ہوتا۔ اب اللہ ایک ہستی ہے! ایک ذات ہے! ایک شـــیٔ ہے! ایک چیز ہے! آیت قرآنی میں غور کیجئے!

11۔ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ ۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ قف وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْ ۢ بَلَغَ اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ○ (الانعام:19)

پوچھئے کونسی چیز ہے جو گواہی کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے! جواب میں کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ (شہید) ہے! اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے میں تم کو ڈراؤں اور جن تک یہ پہنچے انکو بھی! کیا واقعی تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود (شریک) ہیں! آپ کہہ دیجئے کہ میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا! کہہ دیجئے کہ بس وہ ایک ہی اللہ (الٰہ) ہے۔ بے شک جس چیز کو تم شریک ٹھہراتے ہو میں تو اس سے بیزار ہوں۔

حدیث شریف میں ہے بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً یعنی میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو چاہے تو وہ ایک آیۃ ہی کیوں نہ ہو! سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کس طرح پیدا کیا گیا۔ اور کس لئے پیدا کیا گیا؟ قرآن نے واضح طور پر تخلیق جن وانس کا مقصد بیان فرمایا ہے۔

12۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ○ (الذاریات:52)

ہم نے جن وانس کو محض اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے!

اس آیت میں یہ بات کھول کر بیان کر دی گئی ہے کہ انسان کو اللہ نے صرف اپنی عبادت (اطاعت) کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ اور انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیاء اور رسول مبعوث کئے گئے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت یہ ایک بڑی جامع بات ہے۔یعنی انسان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے گزار دے! یہی عبادت ہے!

اب ہم انسان کی تخلیق کی طرف آتے ہیں۔

13۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ (الطارق:5)

پس انسان کو غور وفکر کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے بنایا گیا ہے!

14۔ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ○ يَّخْرُجُ مِنْ ۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ○ (الطارق:6-7)

وہ ایسے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو اچھل کر نکلتا ہے۔جو نکلتا صلب اور سینے کی ہڈیوں میں سے۔

15۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ○ (التین:4)

بے شک ہم نے انسان کو بہترین (جسمانی اور نفسیاتی) شکل وصورت میں پیدا کیا ہے۔

16۔ اَلَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (السجدہ :7-9)

اللہ نے جو چیز بھی پیدا فرمائی! بہت ہی اچھی بنائی اور انسان کی تخلیق کو طین (Clay) (گارے) سے شروع کیا۔پھر اسکی نسل کو حقیر پانی کے نچوڑ یا ست سے چلایا۔پھر اسکو اچھی طرح سے بنایا اور سنوارا۔اور پھر اس میں اپنی روح میں سے پھونک دیا۔اور پھر بنائے تمہارے کان، آنکھیں اور فؤاد مگر تم اللہ کا بہت تھوڑا شکر کرتے ہو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13۔ تخلیق انسانی کے تین مراحل

سورہ سجدہ نمبر 32 کی ان آیات 7,8,9, میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کو بیان فرمایا ہے۔ ہم ان آیات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(1) پہلی بات تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جو چیز بھی پیدا فرماتے ہیں وہ بڑی ہی شاندار ہوتی ہے! ان آیات میں انسان کی تخلیق کے تین بڑے مراحل کو بیان فرمایا گیا ہے۔ پہلی آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق اللہ کی طرف سے ایک شاندار اور قابل ذکر مخلوق کا اضافہ ہے۔

(2) پہلی آیت میں ہی دوسرا نقطہ یہ بیان فرمایا کہ انسان کی تخلیق کا کام گارے (Clay) سے شروع کیا گیا۔

(3) آدم کی تخلیق کا کام گارے (Clay) سے شروع کر کے اس کا خوبصورت ڈھانچہ پوری طرح سے بنا سنوار کر تیار کر دیا گیا!

(4) جب ڈھانچہ بن سنور کر تیار ہو گیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح میں سے پھونک دیا۔ روح زندگی ہے! روح ایک راز ہے! روح متشابہات میں سے ہے! اور اسکے متعلق کوئی بھی تفصیلی معلومات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان نہیں فرمائیں۔

(5) تخلیق آدم کے بعد پھر نسل انسانی کو اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے ملاپ سے چلایا! مِن مَّآءٍ مَّهِينٍ O

(6) جب انسانی ڈھانچے میں روح پھونک دی گئی تو پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کے کان آنکھیں اور فؤاد (دل و دماغ) بنائے یعنی انسان کے نفس کو بنایا گیا۔ اور انسان کی تخلیق کا کام مکمل ہوا۔ یہ تمام معلومات قرآن حکیم کی آیات سے واضح طور پر حاصل ہوتی ہیں۔ پیدائش انسان کی مزید جزئیات سب کی سب متشابہات میں شمار ہونگی کیونکہ قرآن نے ان کو بیان ہی نہیں فرمایا قرآن کے علاوہ انسان کے پاس علم حاصل کرنے کے جو ذرائع ہیں وہ انسان کا نفس (Psychomotor) یا نفس کا انجن ہے! ایک چیز کے تین نام ہو سکتے ہیں جو اشیاء نفس انسانی کے دائرہ کار سے باہر ہوں ان کو جاننے اور پہنچاننے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لہٰذا ایسی تمام اشیاء کو متشابہات میں سے شامل کرینگے۔

قرآن حکیم کی ان آیات میں وَبَدَأَ خَلْقَ الْأِنسَانِ مِن طِينٍ O آیا ہے۔ اور انسان کی تخلیق کا کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گارے (Clay) سے شروع کیا یہ خبر معلوم ہوئی کہ انسان کی تخلیق میں مٹی اور پانی استعمال ہوا جب انسان کا ڈھانچہ تیار ہو گیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور علم سے بنا سنوار کر ٹھیک ٹھاک کر دیا تو دوسرے مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح میں سے پھونک دیا۔ بس روح کے متعلق اتنی ہی خبر انسانوں کو انبیاء اور رسولوں کے ذریعہ دی گئی۔ روح کی معلومات تمام کی تمام متشابہات میں سے ہیں۔ انسانی نفس (Psychomotor) یعنی عقل پر اس بات کی کوئی پابندی یا رکاوٹ نہیں ہے کہ وہ روح میں غور و فکر نہ کرے لیکن یہ بات تو نفس انسانی (Psychomotor) یعنی عقل کیلئے ضروری ہے کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو اس کے دائرہ کار اور اسکے احاطہ فہم سے ماورا ہو! خواہ مخواہ انگل پچو چلانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور انسانی عقل و فہم کو ایک ایسے کام میں صرف کرنا جو ہر لحاظ سے اس کی فہم و ادراک سے بالاتر ہو! اور روح اللہ کے غیب میں ایک غیبی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور پہچانتا! یہ اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک سر (راز) ہے جو اللہ نے انسان میں رکھا ہے! اور انسان اس کائنات کو بھی پوری طرح نہ سمجھتا ہے اور نہ کبھی سمجھ سکے گا! اور اللہ تعالیٰ کے وسیع اور مکمل علم کے مقابلہ میں انسان کا علم نہایت ہی ذرا سا ہے! اور محدود انسانی عقل تو خود اپنے آپکو پوری طرح سے سمجھنے اور جاننے سے قاصر ہے اور قاصر رہے گی اللہ تعالیٰ نے صرف تھوڑا سا علم نفس انسانی میں رکھا ہے اور یہ نفس (عقل) ایک محدود حد تک اس کائنات کا علم حاصل کر سکتی ہے جو انسان کیلئے خلافت ارضی کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہے! اور بس! اور نفس انسانی یعنی فہم و ادراک صرف تھوڑا سا علم حاصل کر سکتا ہے جس کی استطاعت خود خالق کائنات نے انسانی عقل میں رکھ دی ہے!

انسان نے اس زمین میں بہت سی دریافتیں (ایجادات) کی ہیں! لیکن وہ روح کی حقیقت کو جاننے میں ناکام رہا ہے۔ حالانکہ انسانوں میں سے بے شمار لوگ روح کی حقیقت کو جاننے اور معلوم کرنے کیلئے بڑی جد جہد کرتے رہے ہیں! لیکن کوئی بھی انسان نہیں جانتا اور نہ جان سکا ہے کہ روح ہے کیا؟ ان میں اللہ کے برگزیدہ انبیاء اور رسول بھی شامل ہیں! انسان نہیں جان سکا کہ وہ کیسے آتی ہے؟ اور نہ یہ جان سکا ہے کہ وہ نفس انسانی کے ساتھ موت کے وقت کیسے چلی جاتی ہے؟ اور کہاں چلی جاتی ہے؟ اور یہ روح آنے سے قبل کہاں تھی؟ اور پھر مرنے کے بعد کہاں چلی جاتی ہے؟ مگر صرف اتنی خبر انسانوں کو معلوم ہے جتنی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دے دی ہے؟ چونکہ اللہ تعالیٰ علیم خبیر ہے۔ اور اس نے اپنے برگزیدہ بندے محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا اور جتنی خبریں اور معلومات اللہ نے چاہا اپنے نبیؐ پر نازل فرما دیں! اور تمام انسان نسل بعد نسل اللہ تعالیٰ کے اس عظیم فضل اور رحمت سے مستفید ہو رہے ہیں جو قرآن کی شکل میں نازل فرمایا گیا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح بھی اللہ کے اسرار میں سے ایک خاص (سرّ) راز ہے۔اور قرآن کلام اللہ ہے! یہ بھی ایک راز ہے! کہ انسان کی زبان ا،ب،ج،د،حروف سے بنتی ہے۔اور وہ بلاتکلف مسلسل گفتگو کرتا چلا جاتا ہے۔اسکی بولنے کی یہ صلاحیت کبھی بھی تو کم نہیں ہوتی کیونکہ خالق اور مالک نے خود یہ فرمایا ہے۔

1- اَلرَّحْمٰن O عَلَّمَ الْقُرْآن O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَيَان O (الرحمٰن:1-4)

بہت رحم کرنے والا ہے۔اس نے قرآن سکھایا۔انسان کو پیدا فرمایا۔اور پھر انسان کو بولنا سکھایا۔

اور پھر فرمایا:

2- وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا O الخ (البقرۃ :31)

اور آدم کو تمام اسماء کے نام سکھا دیئے۔

ان آیات سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ انسان کی تخلیق درجہ بدرجہ (Step by step) ہوئی۔اور پھر کان، آنکھ اور فؤاد کی تخلیق کے بعد مکمل انسان وجود میں آیا۔

قرآن میں جسم کے متعلق بھی بہت سی آیات ہیں مختلف قسم کی مٹی اور پانی سے گارا بنایا گیا اور پھر اس گارے سے تخلیق انسان کا کام شروع ہوا۔

Medical Science علم طب انسان کی جسمانی بیماریوں کے متعلق بحث کرتا ہے۔اور مسلسل اس علم میں ابھی تک اضافہ ہو رہا ہے۔حالانکہ جسمانی بناوٹ ساخت اور اسکی صحت اور بیماریوں سے متعلق جیسا ایک آدمی کا مطالعہ ہے۔وہی تمام باتیں تمام آدمیوں میں مشترک ہوتی ہیں۔علم الجسم یعنی Anatomy بھی سب آدمیوں میں ایک جیسی ہی ہوتی ہے۔ اس علم میں تجربات اور نئی نئی باتیں ابھی تک دریافت ہو رہی ہیں۔

نفس یعنی نفس کا انجن (Psychomotor) اس میں کان، آنکھیں اور فؤاد شامل ہیں یہ ہر انسان میں الگ الگ صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے۔اور قرآن کا مطالعہ کرتے وقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمام قرآن اسی نفس سے بحث کرتا ہے۔ پہلے ہم روح انسانی پر قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں غور وفکر کرتے ہیں۔جسم کے متعلق بحث تقریباً اتنی ہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں روح کے بعد تمام بحث نفس (Psychomotor) کے متعلق ہوگی۔اور ان تمام نفسیاتی استعدادوں صلاحیتوں اور صفات کی بحث ہوگی جن کو قرآن مجید نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ روح الانسان

وہ روح جو انسان میں پھونکی گئی اور پھونکی جاتی ہے۔ پورے قرآن مجید میں صرف چار آیات میں اس کا ذکر آیا ہے۔

1۔ ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ ۚ O (السجدہ : 9)

پھر اسکو بنایا اور سنوارا اور اپنی روح میں سے اس میں پھونک دیا۔

2۔ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ O (الحجر:29)

3۔ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ O (ص : 72)

سو جب میں اُس کو بنا سنوار کر ٹھیک ٹھاک کر دوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔

سورہ الحجر کی آیت نمبر 29 اور سورہ ص کی آیت نمبر 72 قرآن میں دونوں آیتوں کے الفاظ بالکل ایک جیسے ہیں۔ اور سورہ السجدہ نمبر 32 کی آیت نمبر 9 کے قرآنی الفاظ ان آیتوں سے ذرا مختلف ہیں لیکن معانی تقریباً یہی ان دو آیتوں والے ہی ہیں۔

4۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا O (بنی اسرائیل:85)

اور لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں! ان سے کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

یہ ہیں وہ کل چار آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے اس روح کا ذکر فرمایا ہے۔ جو انسانوں میں پھونکی جاتی ہے!

(1) یہ روح اللہ کا امر ہے۔ یعنی اللہ کا حکم ہے۔ ایک غیب کی چیز ہے۔ جس کا علم بہت ہی کم دیا گیا ہے۔

(2) دوسری یہ بات کہ اللہ نے اپنی روح میں سے پھونک دیا بالکل غیب ہے۔ متشابہات میں سے ہے۔ انسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم وعقل سے ماورآء چیز ہے۔انسان اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا!

(3) اگر روح کی اضافت اللہ کی طرف کی جائے تو ایک بات جو سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف اضافت ہونے کا یہ مطلب ہوا کہ یہ روح بڑی اہم چیز ہے۔ بڑی عزت والی چیز ہے؟ جیسے کعبۃ اللّٰہ ، بیت اللّٰہ، ناقۃُ اللّٰہ ، رسولُ اللّٰہ ،اھل اللّٰہ ،عبدُاللّٰہ یہ سب اصافتیں مضاف کی بزرگی اور تکریم کو ظاہر کرتی ہیں حالانکہ تمام روحیں اللہ کی مخلوق ہیں۔

5۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا O (الملک:2)

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے۔

قرآن حکیم کی خبروں سے یہ بات پوری طرح سے سمجھ میں آتی ہے۔کہ انسان کا جسم اور روح اور نفس الأنسان تینوں چیزیں الگ الگ ہیں۔اور جب اللہ کی مشیت،اور اللہ کا علم چاہتا ہے تو ایک انسان کو پیدا کرنے کیلئے یہ تینوں اشیاء اللہ کی سکیم (تقدیر) اسکی مرضی اور اس کے علم کے مطابق ایک خاص مقدار اور طاقت (Potency) کے ساتھ جمع ہو جاتی ہیں تو انسان پیدا ہو جاتا ہے۔یہ ایک بڑا معجزہ بھی ہے جو اللہ کی مشیت اور مرضی سے وجود میں آتا ہے! اور یہ ایک خاص مخلوق ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ خبر بھی دی ہے کہ زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو حضرت انسان کیلئے پیدا فرمایا ہے۔اور یہ سب چیزیں انسان کیلئے مسخر کر دی گئیں ہیں۔

6۔ ھُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ط وَھُوَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ O (البقرۃ : 29)

اللہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزیں پیدا کی ہیں پھر اللہ آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمانوں کو نہایت عمدگی سے ترتیب دیا۔اور وہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح سے جانتا ہے۔

اس آیت میں خطاب تمام انسانوں سے ہے نہ کہ مسلمانوں سے خطاب ہے۔اور نہ صرف رسول اکرم ﷺ سے خطاب ہے۔

7۔ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًاوَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًالَّکُمْ ج فَلَا تَجْعَلُوْالِلّٰہِ اَنْدَادًاوَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O (البقرۃ:22)

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش آسمان کو چھت بنایا۔اور آسمان سے پانی نازل فرمایا اور تمہارے کھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے پھل پیدا کیے پس تم جانتے بوجھتے اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔

تمام انسانوں سے خطاب ہے! نہ کہ مسلمانوں سے۔

قرآن مجید کی ان تینوں آیات میں تمام انسانوں سے خطاب ہے۔ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ بات مسلمانوں نے کہاں سے اخذ کرلی کہ یہ کائنات رسول اکرم کے طفیل پیدا کی گئی ہے۔ اور انہی کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ پورے قرآن میں اور ذخیرہ حدیث میں کہیں بھی تو کوئی ایسی بات نہیں ملتی۔

جسم طین (گارے : Clay) سے پیدا فرمایا۔ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۔ اور انسانوں کی پیدائش میں پہلا مرحلہ واضح طور پر قرآن نے فرمایا کہ مٹی سے شروع ہوا۔ جب یہ مٹی کا ڈھانچہ بنا سنوار کر ٹھیک ٹھاک کردیا تو اس میں اللہ نے اپنی روح میں سے پھونک دیا۔ اور پھر تیسرے اور آخری مرحلے میں نفس کو بنایا۔ اور اس طرح ایک جیتا جاگتا انسان وجود میں آگیا۔

روح کے متعلق پورے قرآن مجید میں صرف چار آیات ہیں۔ جن کو ہم بیان کرچکے ہیں! ایک اور آیت جو پوری طرح سے متشابہات میں سے ہے۔ اس واقعہ پر ایمان لانا تو ہے ہی! لیکن اسکی جزئیات اور تفاصیل انسانی عقل اور ادراک سے ماورآء ہیں!

8۔ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ O (الاعراف:172)

اور اے پیغمبر جب آپ کے رب نے آدم کے بیٹوں کی پیٹھوں سے (پشت سے) ان کی (ذریت) نسل کو نکالا۔ اور آدم کے بیٹوں کو خود انہی کے نفوس پر یعنی اپنے آپ پر گواہ بنایا اور پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں تو ہمارا رب ہے اور ہم اس پر گواہ ہیں۔ یہ اس لئے ہوا کہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم تو اس سے غافل تھے!

یہ آیت متشابہات میں سے ہے۔ جو تفاسیر میں احادیث صحیحہ سے بیان ہوا ہے وہ اکثر مفسرین کرام نے بیان کیا ہے۔

فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي ۔ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى هٰذِهِ الْمِلَّةِ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَبَوَاهُ يَهُوْدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ ، كَمَاتَوَلَّدُ بَهِيْمَة جَمْعَاءُ ، هَلْ تُحِسُّون فِيْهَا جَدْعَاء ؟

وَحَدِيْث آخِر فِي مُسْلِم عَنْ عَيَاض بْنِ حِمَار قَالَ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - " يَقُوْلُ اللّٰهِ إِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ، فَجَاءَ تْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِمَ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ -

جوزیادہ مطالعہ کرسکے اسے چاہیے سید قطب کی فی ظلال القرآن کو پڑھے! پورے قرآن مجید میں کل 20 آیات ہیں جن میں روح کا لفظ آیا ہے۔لیکن روح کے اور معانی بھی ہیں۔اور علماء ومفسرین میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔بلکہ تمام علماء روح کا معنی اور تفسیر میں متفق ہیں۔

یہ چونکہ بہت ہی اہم اور بنیادی مسئلہ ہے لہٰذا ہم یہاں باقی کی 16 آیات مع ترجمہ نقل کردیتے ہیں تاکہ مطالعہ کرنے میں آسانی ہو۔اوراس کتاب کے لکھنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات پر غوروفکر کرنے کیلئے لوگوں کو آمادہ کیا جائے۔

وہ آیات جن میں روح کو وحی کیلئے نازل فرمایا گیا ہے۔

9۔ رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ذُوالْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَيَوْمَ التَّلَاقِ O (المؤمن:15)

اللہ بلند مرتبوں والا ہے! عرش کا مالک ہے! اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی (روح) نازل فرماتا ہے اپنے حکم سے تاکہ قیامت کے دن سے (ملاقات کے دن سے) لوگوں کو ڈرائے۔اس آیات میں وحی کیلئے روح کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

10۔ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ O (النحل : 2)

وہ اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے! اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے۔تاکہ لوگوں کو ڈرائیں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس مجھ سے ڈرو!

روح کا معنی Breath/Soul/Spirit بھی ہے بعض دفعہ قرآن میں یہ لفظ روح وحی (Inspir-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

arion) کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے خاص طور پر وہ وحی جو اللہ کی طرف سے آتی ہے۔جس طرح روح مردہ بندے میں زندگی کا باعث ہوتی ہے اسی طرح سے روح وحی کے معنی میں مردہ دلوں (نفوس) کو زندگی بخشتی ہے۔

11۔ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ط وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ O (الشوریٰ:52)

اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف وحی (روح) بھیجی۔وحی آنے سے قبل آپ کو معلوم نہ تھا کہ کتاب (لکھا ہوا خط) کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز ہے۔لیکن ہم نے اس وحی کو نور بنایا جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔اور بیشک آپ سیدھی راہ کی طرف ہی تو ہدایت کرتے ہیں روح یعنی قرآن شریف (ابن کثیر)

مذکورہ بالا تینوں آیات میں ''روح'' وحی کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔اور تمام مفسرین اس معنی پر متفق ہیں۔

روح کا لفظ جبرائیل علیہ السلام کیلئے بھی ہے۔

12۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ م بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ O (البقرۃ:87)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب (چٹھی۔خط) دی اور ان کے بعد کئی رسول لگاتار بھیجے۔اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو کھلی نشانیاں (آیات) یا معجزے دیئے۔اور روح القدس (جبرئیل علیہ السلام) سے انکی مدد کی۔کیا یہ تمہاری عادت ہو چکی ہے۔کہ جب بھی کوئی نبی تمہارے پاس ایسی ہدایت لے کر آیا جسے تمہارے نفوس پسند نہ کرتے تھے تو تم نے تکبر کیا۔اور بعض انبیاء کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو قتل کر دیا۔

13۔ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط O (البقرۃ:253)

اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو ہم نے کھلے کھلے معجزات دیئے اور روح القدس (جبرئیل علیہ السلام) سے انکی مدد کی۔

14۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ج O الخ

(المائدہ:110)

جب اللہ عیسی ابن مریم علیہ السلام سے کہے گا کہ اے عیسی ابن مریمؑ میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیں! اور جب روح القدس (جبرائیلؑ) سے تیری مدد کی۔ جبکہ تو باتیں کرتا تھا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں۔

15۔ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ O (النحل:102)

اے نبی کہہ دیجئے یہ قرآن روح القدس (جبرائیلؑ) نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے۔ تاکہ ایمان لانے والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کیلئے یہ قرآن موجب ہدایت ہے اور خوشخبری ہے!

اس آیت میں بھی روح القدس (جبرائیلؑ کیلئے آیا ہے) ہدایت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کیلئے۔

16۔ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ O عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ O بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ O (الشعراء : 192-195)

اور یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اس کو روح الامین (جبرائیلؑ) لیکر نازل ہوئے۔ اس نے قرآن کو آپ کے قلب مبارک (نفس محمد ﷺ) پر نازل کیا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ واضح عربی زبان میں یہ قرآن نازل کیا گیا ہے۔

یہ آیت اپنے مفہوم میں بالکل واضح اور غیر مبہم ہے متشابہات میں نہیں ہے۔

17۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (الحشر:22)

ان لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ (feed) دیا ہے۔ اور اپنی طرف سے روح القدس سے ان کی مدد کی ہے۔ اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہونگی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ یہی اللہ کی جماعت (Party) ہیں۔ اور تم سب کو معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہوتی ہے۔

اس آیت میں ایک خاص بات پر غور وفکر کرو۔ یہ آیت صحابہ کرامؓ کے متعلق ہے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے یہ سرٹیفکیٹ ہے کہ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا کہ اللہ ایمان لانے والوں کا ولی ہے۔

18۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ○ (المعارج : 4)

چڑھتے ہیں فرشتے اور روح القدس اسکی طرف اس دن جس دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

یہاں بھی روح جبرائیلؑ کیلئے آیا ہے۔

19۔ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ○ (النباء : 38)

جس دن روح القدس اور تمام فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بھی بات نہ سکے گا۔ اور پھر وہ بات بھی سچی کرے۔

20۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ (القدر:5)

فرشتے اور جبرائیلؑ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر ایک انتظام کیلئے اس رات زمین پر اترتے ہیں یہ (لَيْلَةِ الْقَدْرِ کا ذکر ہے وہ امن اور سلامتی کی رات ہے۔ وہ فجر ہونے تک رہتی ہے)

21۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ (مریم:17)

پھر مریم علیہا السلام نے ان سے پردہ کرلیا۔ اس وقت ہم نے مریم علیہا السلام کی طرف جبرائیلؑ کو بھیجا۔ اور وہ ٹھیک آدمی کی شکل میں ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح ابن مریم علیہ السلام کا بیان

1۔ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط O (النساء :171)

حقیقت صرف یہ ہے کہ مسیح مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اللہ کا رسول ہے اور اس کا حکم ہے۔ جو اس نے مریم کی طرف ڈال دیا اور روح کو بھی مریم کی طرف ڈال دیا اپنی طرف سے پس اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور! نہ کہو! کہ خدا تین ہیں۔

2۔ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O (الانبیاء:91)

اور اس عورت کا ذکر کرو جس نے اپنی عزت و پاکیزگی کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے پھونک دیا اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا کیلئے ایک نشانی بنا دیا۔

3۔ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ O (التحریم : 12)

اور مریم بیٹی عمران کی جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا سو اس میں ہم نے اپنی روح میں سے پھونک دیا اور اس نے اپنے رب کے کلام اور اسکی کتابوں کی تصدیق کی۔ اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں۔

یہ ہے قرآن مجید میں روح کے متعلق تمام آیات ان کی کل تعداد 20 ہے۔ جن میں آپ نے دیکھا کہ روح القدس اور روح الامین کے متعلق کل دس (10) آیات ہیں۔

3 آیات وحی (Inspiration) کے متعلق ہیں!

اور پھر 3 آیات میں لفظ روح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے لئے آیا ہے اس طرح یہ کل (16) سولہ آیات ہوئیں۔ باقی کل چار آیات میں اس روح کا بیان ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں پھونکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام ذخیرہ حدیث میں بھی اسی طرح روح کا بیان بہت ہی کم ہے۔روح کے متعلق وہ تمام احادیث جو قرآنی نصوص کے خلاف ہیں ان کو ماننا ہی غلط ہے اور انکی صحت پر اصرار کرنا اور زیادہ غلط ہے۔کیونکہ محدثین کرام نے صحاح ستہ کی شکل میں اکثر صحیح احادیث کو جمع کر دیا ہے۔اوران سے باہر دشمنان اسلام نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔

روح کے متعلق قرآن مجید میں کل 20 آیات ہیں جو سب یہاں جمع کر دی ہیں تا کہ مطالعہ کرنے والے آسانی سے ایک ہی جگہ تمام آیات کو پڑھ کر غور وفکر کی طرف متوجہ ہوں۔اور قرآن وسنت کا جو صاف اور شفاف سرچشمہ ہدایت ہے اس سے مستفید ہوں۔

وہ تمام باتیں جو قرآن وسنت میں نہ ہوں۔صحابہ کرامؓ اور آئمہ عظامؒ اور علماء حق نے بھی وہ باتیں نہ کہی ہوں اگر ہندومت بدھ مت عیسائیت اور یونانی فلسفہ کی غلط باتوں کو آنکھیں بند کر کے محض نام نہاد اولیاء کی پیروی کرو گے تو بات بڑی اہم بھی ہے اور خطرناک بھی قرآن کی مخالفت کر کے عقل ودانش کو بھی کام میں نہ لا کر جو کام بھی کرو گے ہے خطرناک !مرنے کے بعد ندامت اور افسوس کسی کام نہ آئیگا۔

15۔جسم الانسان

1۔ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ O (السجدہ:7)

اور پیدا کیا گیا انسان کو گارے سے۔

تخلیق انسان کی ابتداء گارے سے ہوئی۔پھر مِنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ کے سَلَالَة (ست،خلاصہ) سے نسل چلائی۔انسان نے جسم انسانی کے متعلق حیرت انگیز باتوں کا پتہ چلایا ہے۔میڈیکل سائنس نے بڑی ترقی کی ہے۔ اوراس میں تمام مطالعہ انسان کے جسم کا ہوتا ہے۔

2۔ هُوَالَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ط O (الانعام : 2)

اور وہی تو اللہ ہے جس نے تم کو مٹی (گارا) سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے ایک میعاد مقرر کی۔

3۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ O (الاعراف : 12)

شیطان نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ شیطان کو اللہ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ اور وہ جنات میں سے تھا۔ كَانَ مِنَ الْجِنِّ (الکھف:50)

4۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ O ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ O ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ O ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ O ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ O

(المومنون : 12-16)

اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوھر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک اور محفوظ قرارگاہ میں رکھا۔ پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑے کی شکل میں پیدا کیا۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا۔ پھر بوٹی کو ہڈی بنایا اور پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا۔ اور پھر اسے ایک دوسری ہی شکل میں بنایا۔ تو اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے وہ بہت ہی بابرکت ہے! پھر اس کے بعد تم کو مرنا بھی ضرور ہے۔ پھر قیامت کے دن تم کو اٹھایا بھی ضرور جائے گا!

ان آیات میں تخلیق انسان کے مادی تغیرات کو نہایت ہی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ انسان نے تخلیق آدم کے مادی تغیرات جو رحم مادر میں بڑے ہی حیران کن طریقے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ سائنسی دور میں بڑی حد تک معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اور ان کی فلم بھی بنالی ہے جسے دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ کیا اسی طرح سے روح اور نفس کا تغیر پذیر ہونا بھی کہیں قرآن نے بیان فرمایا ہے؟ نفس تو ایک ہی دفعہ پورے کا پورا بنا دیا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

5۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا O فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا O قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا O

(الشمس:7-9)

اور روح کے متعلق تو کل 4 آیات ہیں پورے قرآن مجید میں ایک آیت میں لفظ روح دو (2) دفعہ آیا ہے۔

6۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَلِيلًا ○ (بنی اسرائیل:85)

ذرا غور کیجئے کہ مسلمانوں میں کتنے زیادہ لوگ گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو اٹھتے بیٹھتے ہر وقت روح اور روحانیت پر گفتگو فرماتے رہتے ہیں اور ہر جگہ نفس کو روح کے معانی میں استعمال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے تمام روحانی بابے فلسفہ یونان، ہندومت، بدھ مت اور عیسائیت کی غلط تعلیمات سے بری طرح متاثر ہیں اور یہ کھیل صدیوں پر محیط ہے تیسری صدی ہجری سے جب عیسائیوں کی رھبانیت، یونانیوں اور ہندوؤں کے فلسفے عربی زبان میں ترجمہ ہوئے اور عربوں میں پھیل گئے تو بعض لوگ ان کے بڑے دیوانے اور دلدادہ ہو گئے۔

قرآن وحدیث کو پس پشت ڈال کر غیر مسلموں کی تعلیمات کو اختیار کرنے لگے۔ مسلمانوں میں جبریہ، قدریہ تعطیل وتجسیم اور حضرات صوفیہ میں نظریہ وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود اور حلول پیدا ہو گئے، خوارج کی تنگ نظری اور مرجیہ کی بے قیدی اور اباحت پسندی بھی مسلمانوں میں پھیل گئی۔ آج کے دور میں مسلمان مغربی تہذیب اور افکار کو اختیار کر چکے ہیں۔ اور خود مسلمانوں میں متعدد فرقے باہم دست وگریباں ہیں۔ سائنسی علوم تو ہر قوم اور ملک کے لئے مفید ہیں لیکن مغرب کے باقی نظریات جو اخلاقیات اقتصادیات، معاملات، مدنیات، وغیرہ سے متعلق ہیں وہ سراسر ظلم اور بے انصافی پر مبنی ہیں۔ اسی لئے تو آج پوری دنیا بے انصافی اور ظلم کی چکی میں پس رہی ہے۔ ہم قرآن اور انسان کے موضوع پر بحث کر رہے ہیں۔ قرآن کی تعلیمات اٹل اور سچی ہیں۔ مسلمانوں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر جو کوئی بھی جتنا قرآن کے خلاف ہے وہ جھوٹا ہے اور خسارے میں ہے۔ آج مسلمان قرآن کو محض ثواب کے لئے پڑھتے ہیں اور اس میں غور وفکر کرنا اور قرآن وسنت کو انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کا دستور العمل بنانا یہ بات خود مغرب زدہ مسلمانوں کو گوارا نہیں ہے۔

7۔ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ ○ (الصّٰفّٰت:11)

سوان سے پوچھئے کہ ان کا پیدا کرنا دشوار ہے یا ان چیزوں کا جن کو ہم نے پیدا کیا ہے! ہم نے انسانوں کو چپکنے والے گارے سے (مٹی، پانی) سے پیدا کیا ہے!

غور کیجئے کہ تخلیق انسان کی مختلف حالتوں کو بیان کیا جا رہا ہے۔ نفس کی بہت سی معلومات قرآن نے بیان کی ہیں۔ لیکن آپ کو روح کے متعلق کوئی زیادہ معلومات نہ ملیں گی۔ کیونکہ روحانی لوگوں (صوفیہ) نے اپنی تمام تعلیمات میں غور وفکر کرنے سے منع کیا ہے۔ قرآن غور وفکر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور وہ منع کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ اِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ ۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ O فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ O (ص : 72)

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر (انسان) پیدا کرنے والا ہوں۔ پس جب میں اسے مکمل طور پر بنا چکوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔

سورہ بنی اسرائیل کی آیت میں روح کا ذکر ہے۔

9۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ O (بنی اسرائیل:85)

کہہ دیجیے! کہ روح میرے اللہ کا امر ہے۔

روح متشابہات میں سے ہے۔ اور قرآن میں کل چار آیات ہیں جن میں روح انسانی کا ذکر ہے۔ روح اللہ کی ایک چیز ہے۔ اس پر ہمارا مطلق ایمان ہے۔ ہم نہ اس کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی اللہ نے اسے سمجھانے کے لئے قرآن مجید میں اسے مفصل بیان فرمایا ہے!

مٹی میں جب پانی ملایا جائے تو اسے اردو میں گارا کہتے ہیں۔ عربی میں طین کہتے ہیں۔

10۔ وَهُوَالَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ط وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا O (الفرقان:54)

اور اللہ وہی تو ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور اسے نسب والا اور سسرال والا بنایا۔ اور آپ کا رب ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

چونکہ انسان کے جسم میں پانی کا حصہ تقریباً 2/3 ہوتا ہے۔ اس لیے یہاں بیان فرمایا کہ انسان کو پانی سے تخلیق فرمایا ہے۔

11۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ O (الانبیاء:30)

اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا ہے! تو کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔

انسان کو مٹی اور پانی سے بنایا۔ لیکن روح کے متعلق کوئی تفصیل بیان نہیں کی کہ روح کس چیز سے پیدا کی گئی ہے! کب اور کہاں پیدا ہوتی ہے؟

12۔ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ ج وَمِنْهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (النور:45)

اللہ نے ہر چلنے والے جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ پس ان میں سے بعض پیٹ کے بل رینگتے ہیں۔ اور بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں۔ اور کچھ ان میں سے چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بے شک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

اس آیت میں اس بات کا ذکر ہے کہ تمام جاندار پانی سے پیدا کئے گئے ہیں۔

13۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ○ (السجدہ : 8)

پھر انسان کی نسل حقیر پانی کے خلاصے یا نچوڑ سے چلائی۔

14۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِنْ مَّاۗءٍ دَافِقٍ ○ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَاۗىِٕبِ ○ (الطارق:5-7)

پس انسان کو غور و فکر کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے! وہ ایک ایسے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو اچھل کر نکلتا ہے! پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔

ان آیات میں تخلیق انسان کے متعلق مزید معلومات ملتی ہیں جو حیرت انگیز حد تک آدمی کو تعجب میں ڈال دیتی ہیں اور جدید ترین میڈیکل سائنس ان معلومات کی روشنی میں آگے بڑھ رہی ہے۔ انسان تمام مخلوقات میں بہترین اور قابل ترین مخلوق (اشرف المخلوقات) ہے اور انسانی بدن کی مشین اللہ تعالیٰ کی کاریگری کا ایک بڑا زیادہ عجیب و غریب اور پیچیدہ نمونہ ہے۔ اس مشین کے سب پرزے اپنے اپنے کاموں کے لئے موزوں ترین محل و مقام رکھتے ہیں۔ اور حالت تندرستی اور مناسب حالات میں اپنے فرائض نہایت خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرتے رہتے ہیں سانس ہر وقت بلا احساس اور بے دھڑک چلتا رہتا ہے۔ یہی حال دوسرے تمام اعضاء کا ہے۔ ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر خود کار ہے اور مصروف کار رہتا ہے۔

15۔ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ○ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الواقعہ : 58-62)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تم نے منی (قطرۂ آب) میں غور وفکر نہیں کیا جو تم ڈالتے ہو! کیا اس (قطرہ منی) کو تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ہی تو تمہارے درمیان موت کو مقدر کر دیا ہے۔ اور ہم ایسا کرنے سے کوئی عاجز بھی نہیں ہیں۔ کہ ہم تمہاری جگہ اور قوم لے آئیں اور تم کو ایک نامعلوم حالت میں لا کھڑا کریں۔ اور تم ہماری پہلی پیدائش کو تو جان ہی چکے ہو تو پھر غور وفکر کیوں نہیں کرتے۔

یہ ہے قرآن! اور مسلمان تو محض ثواب دارین کا حصول ہی جانتے ہیں؟ ماں کے رحم میں انسان کو کون بناتا ہے؟ وہاں پر تمہارا کوئی ظاہری تصرف نہیں چلتا پھر ہمارے سوا کون ہے جو منی کے قطرے کو پیدا کرتا ہے اور پھر اس قطرے سے ایک نہایت متوازن اور خوبصورت جیتا جاگتا انسان پیدا فرما دیتا ہے۔ اور وہ بھی صرف 9 ماہ کی مدت میں! تم نہ تو منی کا قطرہ بنا سکتے ہو۔ اور نہ اس منی کو نطفہ میں تبدیل کر سکتے ہو اور نہ ہی نطفہ کو مضغہ میں تبدیل کر سکتے ہو اور نہ مضغہ سے ہڈیاں بنا کر اس پر گوشت چڑھا سکتے ہو! کیا تم اپنے خالق کو پہچانتے نہیں ہو! تو کیا تمہارا یہ خدا تم کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔

حدیث میں ہے۔ جب نطفہ مادہ کے رحم میں قرار پاتا ہے تو حالت حمل میں چار ماہ کے بعد ایک فرشتہ اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ اور پیدا ہونے والے کی روزی، عمر، موت اور اس کا نیک یا بد بخت ہونا سب کچھ اللہ کے حکم سے لکھ دیتا ہے اب ذرا غور وفکر تو کرو کہ جو اللہ یہ سب کچھ کرتا ہے وہ تم کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔

16۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى ○ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ○ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ○ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ○ (النجم:44-47)

اور یہ کہ اللہ ہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس نے مذکر اور مؤنث کا جوڑا پیدا کیا۔ ایک قطرہ منی سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا ہے۔ اور یہ کہ دوبارہ زندہ کرنا بھی اسی کے ذمہ ہے! یعنی وہ ضرور تم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

غور کیجئے ان آیات میں بھی تخلیق آدم کا ذکر آیا ہے۔ اس قسم کی بحث روح کے متعلق پورے قرآن اور حدیث میں کہیں نہیں ہے۔ اَلنُّطْفَة اِنْتَهَائی صاف پانی کو کہتے ہیں منی ست یا جوہر ہے؟

17۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ○ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ○ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ○ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی ○ (القیٰمۃ:36-40)

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ ایک بوند نہ تھا منی کی جو ٹپکائی گئی (رحم مادر میں) پھر خون کا ایک لوتھڑا (علقہ) بنایا پھر اللہ نے اس میں جان ڈال دی اور سنوارا اس کو پھر اس لوتھڑے سے مذکر اور مونث (جوڑا) بنایا۔ کیا ایسا خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا؟

18۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ○ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ (النحل:3-5)

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھاک پیدا کیا۔ وہ ان کے شرک سے بالاتر ہے۔ انسان کو پانی کے ایک قطرہ (نطفہ) سے پیدا فرمایا پس وہ انسان (پیدائش کے بعد) کھلم کھلا جھگڑنے والا بن جاتا ہے اور چوپائیوں کو پیدا فرمایا ان میں تمہارے لیے گرمی کا سامان اور دوسرے فوائد ہیں اور تم ان کو کھاتے بھی ہو۔

19۔ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ○ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا ○ (الکھف:37-38)

اس کے ساتھی نے باتوں باتوں میں اس سے کہا کیا تو اس اللہ کا منکر (کافر) ہو گیا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر تجھے نطفہ (قطرہ آب) سے پیدا کیا۔ پھر تم کو مکمل آدمی بنا دیا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میرا رب تو اللہ ہی ہے۔ اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

20۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ط وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ج وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا ط ○ (الحج:5)

اے لوگو! اگر تم کو دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہونے میں کوئی شک ہو تو یہ پکی بات ہے کہ ہم نے تم کو پہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارمٹی سے پیدا کیا تھا۔ پھر نطفہ بنا کر' پھر لوتھڑا بنا کر' پھر بوٹی بنا کر' کسی کو مکمل بشر بنا کر اور کسی کو نامکمل بنا کر تم پر اپنی قدرت کو واضح کیا اور رحم مادر میں ہم جتنی مدت چاہتے ہیں تم کو ٹھہراتے ہیں ایک وقت مقررہ تک کیلئے۔ پھر تم کو رحم مادر سے بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر تم اپنی جوانی تک پہنچتے ہو پھر کچھ تو تم میں سے جوانی سے پہلے مرجاتے ہیں اور کچھ تم میں سے بدترین عمر تک پہنچتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جاننے کے بعد پھر تم کچھ بھی نہیں جانتے۔

آیت اپنے مفہوم میں اور وضاحت میں نہایت ہی آسان ہے۔ غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔

21- اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ (الدھر:2-3)

بلاشک وشبہ ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفے (قطرہ منی) سے پیدا کیا تا کہ انسان کو آزمائیں۔ اسی لئے اسکو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا (یعنی اس کا نفس بنایا) بلاشبہ ہم نے اس کو سیدھی راہ بھی دکھادی اب یہ (اسکے نفس کی مرضی ہے) شکرگزار بندہ بنے یا ناشکرا بنے۔

غور کیجئے کس قدر آسان اور واضح آیات ہیں کیا پورے قرآن مجید میں کہیں ایک جگہ بھی روح کے متعلق اس طرح کی معلومات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں؟ تو یہ تمام روحانی کاروبار اور یہ روحانی باوے اور روحانی بزرگ کوئی عقلی دلیل یا قرآن اور سنت سے کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟ جو اس فن کے متعلق ہو لوگو! غور وفکر کرو! سوچو! قرآن وسنت کی مخالفت نہ کرو! نطفہ اَمشاج مرکب قطرہ منی اس پر بہت کام ہو رہا ہے فلمیں بن چکی ہیں۔ اور انسان ان فلموں کو دیکھ کر اللہ کی حمد بیان کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

22- قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ○ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ○ مِنْ نُّطْفَةٍ ط خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ○ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ○ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ○ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ○ (عبس:17-22)

آدمی پر خدا کی مار' کتنا ناشکرا ہے۔ (ذرا بھی غور نہیں کرتا) کہ خدا نے اس کو کس چیز سے بنایا ہے۔ نطفہ (قطرہ منی) سے اس کو پیدا کیا اور اس کی منصوبہ بندی کی (جسے ہم لوگ تقدیر کہتے ہیں) (پرانے مفسرین تقدیر کا ترجمہ اندازہ کرنا کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے۔) پھر اسکی راہ آسان کردی۔ پھر اس کو موت دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قبر بھی دی۔ پھر جب اللہ چاہے گا اس کو (قیامت کے دن) اٹھا کر کھڑا کر دے گا۔

یہ آیت بھی اپنے مفہوم میں بالکل واضح اور آسان ہے اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کی اتنی زیادہ معلومات قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں۔ اور پھر ان آیات میں غور و فکر کرنے کی ضرورت اور اہمیت بھی وضاحت کے ساتھ قرآن مجید میں بیان فرمائی دوسری طرف روحانیت اور روحانی معلومات کے حصول کو پسند نہیں فرمایا۔ اور کہیں بھی روحانیت کی حقیقت کو بیان نہیں کیا۔ بلکہ یوں فرمایا کہ روح من أمر ربی ہے۔ اور وَمَا أُوْتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا O

یہ بات تفصیل سے پہلے بیان ہو چکی ہے کہ قرآن مجید کا موضوع انسان ہے انسان کی تخلیق تین چیزوں کا مرکب ہے۔ طین (گارا) روح اور نفس۔

طین (مٹی، پانی) کا ذکر قرآن میں بڑی وضاحت کے ساتھ ہوا ہے۔ اور انسان نے اپنی خداداد نفسیاتی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس شعبہ میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی ہیں سائنس کا موضوع بھی انسان اور کائنات ہے۔ روح پر بحث کرنے میں سائنس بھی عاجز ہے۔ سائنس روح کے مطالعہ میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکی۔ روح ایک زندگی ہے! جان ہے! ایک مخلوق ہے۔ اللہ کا حکم ہے! ایک راز Secret ہے۔ یہ روح کیا ہے؟ کیسی ہے؟ کہاں سے آتی ہے؟ اللہ کے حکم سے اور اسکی منصوبہ بندی سے آتی ہے! موت کے وقت روح اور نفس دونوں جسم سے نکل جاتے ہیں۔

مرنے کے بعد روح اور نفس ایک یونٹ کے طور پر کام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جس چیز کا نام آدمی ہے! انسان ہے وہ نہیں رہتا۔ وہ تو تینوں چیزوں کے مرکب کا نام ہے عالم برزخ میں روح اور نفس پر تمام برزخی زندگی کے تقاضے پورے ہوتے ہیں موت بھی تو نفس کو ہی آتی ہے!

نفس ہی تو موت کا مزا چکھتا ہے۔ موت کو روح سے کیا تعلق ہے؟ کچھ بھی معلوم نہیں! یہ تو معلوم ہے کہ جب موت آتی ہے تو نفس اور روح دونوں جسم کو چھوڑ دیتے ہیں۔

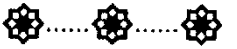

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔ الشعور

الشعر کا معنی بال کے ہیں اور اسکی جمع اشعار آتی ہے۔قرآن میں ہے۔

1۔ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا ط O (النحل:80)

اون پشم اور اسکے بالوں سے۔

شَعَرْتُ کے معنی بالوں پر مارنے کے ہیں۔اور اسی سے شَعَرْتُ کَذَا مستعار ہے جس کے معنی بال کی طرح باریک علم حاصل کر لینے کے ہیں۔اور شاعر کو بھی اس کی فطانت اور لطافت نظر کی وجہ سے ہی شاعر کہا جاتا ہے۔اسی سے محاورہ ہے لَیْتَ شَعْرِی کَذَا میں شَعْر اصل میں علم لطیف کا نام ہے اسی سے شعور اور لاشعور کے الفاظ مشتق ہیں۔اور یہ لفظ مختلف صورتوں میں تقریباً 38 بار قرآن مجید میں آیا ہے۔

2۔ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ O (الانبیاء :5)

بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ قرآن پریشان خیالات ہیں۔بلکہ رسولؐ نے از خود اس کو گھڑ لیا ہے۔بلکہ وہ تو شاعر ہے۔اسے چاہیے کہ جس طرح پہلے رسولوں کو بھیجا گیا تھا یہ نبی بھی کوئی ہمارے پاس نشانی لے کر آئے۔

3۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ط قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ O (الحاقۃ:41)

اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔مگر تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔

4۔ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ O (الصّٰفّٰت:36)

اور وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دیں۔

5۔ فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا O (الکھف:19)

تو اس میں سے تمہارے لئے کھانا لیکر آئے اور اسے چاہیے کہ نرم گفتگو کرے اور تمہارے متعلق کسی کو شعور تک نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ O (الزمر:25)

جولوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا سوان پر عذاب ایسے طریقے سے آیا جس کا ان کو خیال بھی نہ تھا۔ (شعور یعنی وہم وخیال)

7۔ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ O (القصص:11)

اوراس نے موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کی بہن سے کہا۔ (کہ جدھر یہ صندوق جائے) تو اسکے پیچھے پیچھے جا۔ چنانچہ وہ ایک طرف ہوکر اسے دیکھتی رہی۔ (اور آل فرعون کو) اسکی خبر تک بھی نہ ہوئی۔

لَا يَشْعُرُوْن آل فرعون کو کچھ بھی خبر نہ ہوئی یعنی انکے شعور میں (دل ودماغ) میں یہ بات نہ آسکی کہ کوئی اس صندوق کو دیکھ بھی رہا ہے۔

8۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ O (البقرۃ: 9)

وہ اپنے خیال میں اللہ کو اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں وہ اپنے آپ کو ہی دھوکا دیتے ہیں مگر ان کو شعور ہی نہیں (یعنی وہ سمجھتے ہی نہیں)۔

یہ تمام حالتیں ہیں نفس (Psychomotor) کی۔ نفس کہاں اور روح؟

9۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ O (البقرۃ :12)

خبردار! یہ مفسد لوگ ہیں لیکن ان کو یہ بات سمجھ میں ہی نہیں آتی کہ وہ فسادی ہیں۔

(جیسا آج 21 صدی میں عیسائیوں۔ یہودیوں اور ہندوؤں) کے لوگ مسلمانوں کو قتل کررہے ہیں۔ اور شور یہ مچاتے ہیں کہ ہم تو امن قائم کررہے ہیں۔ اور یہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔

10۔ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ O (ال عمران:69)

اہل کتاب کا ایک فریق چاہتا ہے کہ کسی طرح تم کو گمراہ کردے۔ حالانکہ حقیقت میں اس طرح وہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں اور ان کو اس بات کی سمجھ (شعور) ہی نہیں۔ (اسی لیے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے ہوشیار بنتے ہیں؟)

11۔ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ O (الانعام:26)

اور یہ لوگ اسلام لانے سے اوروں کو بھی منع کرتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں۔ اور وہ اپنی ہی جانوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ مگر ان کو حقیقت کا شعور ہی نہیں ہے۔

12۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ أَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ط وَمَا يَمْكُرُوْنَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ O (الانعام:123)

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے مجرموں کو سردار بنا دیا۔ تاکہ وہ وہاں مکر و فریب پھیلا سکیں اور فی الحقیقت وہ مکر و فریب نہیں کرتے مگر اپنے ہی ساتھ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ (اسی لیے تو وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں زیادہ ہوشیار بنتے ہیں؟)

13۔ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ آبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَأَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ O (الاعراف :95)

پھر تکلیف کی جگہ کو راحت سے بدل دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے خوب ترقی کی اور کہنے لگے کہ ہمارے باپ داداؤں کو بھی اسی طرح سختی اور راحت پیش آ چکی ہے۔ پس ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا۔ اور انہیں حقیقت کی خبر تک نہ تھی۔

17۔ النظر

کے معنی کسی چیز کو دیکھنے یا اس کا ادراک کرنے کے لئے آنکھ یا فکر کو استعمال کرنے کے ہیں۔ پھر کبھی اس سے محض غور و فکر کرنے کا معنی مراد لیا جاتا ہے اور بعض اسکو معرفت کہتے ہیں۔ جو غور و فکر کے بعد حاصل ہوتی ہے چنانچہ محاورہ ہے نَظَرْتَ فَلَمْ تَنْظُرْ۔ تو نے دیکھا تو ہے لیکن غور نہیں کیا۔ یہ غور و فکر کا دیکھنا نفس (Psychomotor) کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہے۔اور یہ لفظ قرآن مجید میں مختلف صیغوں میں تقریباً 130 بار آیا ہے۔

1۔ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْاٰيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ (یونس :101)

کہہ دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے غور سے دیکھو۔جو قوم ایمان نہیں لاتی انکے لئے نشانیاں اور ڈرانا کسی کام نہیں آتا۔

اُنْظُرُوْا کے معنی غور کرنے کے ہیں۔اگرچہ عوام میں نظر کا لفظ رویت نظری کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن علماء کے نزدیک یہ لفظ عام طور پر بصیرت کے معنی میں آتا ہے نَظَرْتُ اِلٰی کَذَا کے معنی کسی چیز کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کے ہیں۔خواہ وہ نظر آئے یا نہ آئے۔ نَظَرْتُ فِيْهِ کا معنی کسی چیز کو دیکھ کر اس میں غور وفکر کرنے کے ہیں چنانچہ قرآن میں ہے۔

2۔ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ○ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ○ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ○ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ○ فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ (الغاشیہ :17-21)

کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے (یعنی غور وفکر کے ساتھ نہیں دیکھتے) کہ ان کو کیسے بنایا گیا ہے۔ اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو کیسے بلند کیا گیا ہے۔اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ ان کو کیسے زمین میں گاڑا گیا ہے۔اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے۔کہ اس کو کس طرح بچھایا گیا ہے۔پس آپ سمجھاتے رہیں کیونکہ آپ تو سمجھانے والے ہی ہیں۔

3۔ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (البقرۃ : 259)

کہا نہیں تو سو برس تک سویا رہا ہے اب اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھ گلی سڑی نہیں ہیں۔اور اپنے گدھے کی طرف بھی نظر کر (یہ سب کچھ اس واسطے کیا گیا ہے) کہ ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک آیت (نشانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائیں اور گدھے کی ہڈیوں کو بھی دیکھو کہ ہم کس طرح انہیں جوڑتے ہیں اور پھر کس طرح انکو گوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب ہر ایک بات اس پر آشکارا ہوگئی تو کہنے لگا کہ اب میں نے جانا کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

4۔ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا O (النساء:50)

ذرا دیکھئے تو سہی یہ لوگ کس طرح اللہ پر جھوٹا بہتان باندھ رہے ہیں۔ اور صریح گناہ کیلئے تو یہی کافی ہے۔

5۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ط قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ط كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ O (المائدہ:75)

مریم کے بیٹے مسیح صرف اللہ کے ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں بھی بہت راست باز تھیں۔ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھئے (غور کیجئے) ہم کس طرح ان کے لئے کھول کھول کر نشانیاں بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھئے وہ کدھر بہکے جا رہے ہیں۔

6۔ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ O (الانعام:24)

دیکھئے (غور کیجئے) کس طرح یہ اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے ہیں۔ اور جو افترا بازیاں کیا کرتے تھے وہ سب بھول گئے۔ (بڑے ہوشیار بنتے ہیں نا!)

7۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ O (الانعام:46)

اے رسولؐ! کہہ دیجئے بھلا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے۔ تو اللہ کے سوا کون معبود ہے۔ جو تمہیں یہ چیزیں واپس لا دے۔ دیکھئے تو (سوچئے تو) ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝
(الاعراف:84)

اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسادی سو دیکھو تو سہی (سوچو!) مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

9۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌ ۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ (الحشر:18)

اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر متنفس دیکھ لے کہ وہ کل کے لئے کیا کچھ آگے بھیجتا ہے۔ اور تم اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ہوشیار نہ بنو!)

10۔ قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ۝ (النمل:27)

سلیمانؑ نے کہا اچھا ہم دیکھیں گے کہ آیا تم سچ کہتے ہو یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

11۔ قَالَ نَكِّرُوۡا لَهَا عَرۡشَهَا نَنۡظُرۡ اَتَهۡتَدِىۡۤ اَمۡ تَكُوۡنُ مِنَ الَّذِيۡنَ لَا يَهۡتَدُوۡنَ ۝
(النمل:41)

سلیمان نے کہا اسکے تخت کی شکل بدل ڈالو۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ عقل مند ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

12۔ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۝ (عبس:24)

پس چاہیے کہ انسان اپنے طعام کی طرف دیکھے (یعنی غور کرلے)

13۔ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ (الطارق:5-6)

پس چاہیے کہ انسان غور و فکر کرے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔

14۔ اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ۝ (الروم:9)

کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں سو انہیں چاہیے کہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھیں جو ان سے پہلے ہو چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ تھے۔

15۔ أَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا إِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَالَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ○ (ق : 6)

کیاانہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کس طرح بنایا ہے۔اور آراستہ کیا ہے۔ اوراس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

16۔ مَايَنْظُرُوْنَ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ○ (یٰس:49)

یہ لوگ صرف ایک سخت چنگھاڑ کے منتظر ہیں جوان کو اچانک آ پکڑے گی اور یہ لڑ جھگڑ رہے ہونگے۔

17۔ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَإِذَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:19)

سنو!وہ اٹھانا تو صرف ایک جھڑک دینا ہے۔پس اچانک وہ دیکھتے ہونگے۔(یعنی زندہ ہوجائیں گے۔)

18۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَاهُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ (الزمر : 68)

اورصور پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اورزمین میں سب بے ہوش ہوجائیں گے مگر جسے اللہ بچانا چاہے۔پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو تمام لوگ کھڑے ہوجائیں گے اور دیکھتے ہونگے۔

19۔ فَأَنْجَيْنٰكُمْ وَأَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ (البقرۃ : 50)

سوہم نے تم کو تو بچالیا اور آل فرعون کو غرق کردیا اور تم ان کو غرق ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔(یعنی تمہارے سامنے وہ غرق ہورہے تھے۔)

20۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ إِلَيْكَ ط أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ○ (یونس : 43)

اوران میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔تو کیا آپ ان عقل کے اندھوں کو رستہ دکھا سکیں گے اگرچہ وہ بصیرت نہ بھی رکھتے ہوں۔

21۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّآ أَنْ يَّأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ O (البقرة : 210)

کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں ۔کہ بادلوں کے سائبانوں میں اللہ اوراس کے فرشتے نمودار ہوجائیں اور تمام باتوں کا فیصلہ ہوجائے ۔حالانکہ تمام امور کا انجام کار اللہ ہی کی طرف ہے۔

22۔هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْيَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَايَنْفَعُ نَفْساً اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ط قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ O (الانعام:158)

کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپکا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے ۔جس روز آپ کے رب کی کوئی خاص نشانی آپہنچے گی تو کسی بھی شخص کا ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا جو اس نشانی سے قبل ایمان لانے کا فائدہ ہوتا۔اوراس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی کا کام کیا ہوتا۔کہہ دیجئے کہ تم بھی منتظر رہو اور ہم بھی منتظر رہیں گے۔

23۔هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ط يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ O (الاعراف:53)

یا یہ لوگ اس کی صداقت کو دیکھنے کے منتظر ہیں ۔جس روز اس کی صداقت ظاہر ہوئی ۔تو جن لوگوں نے پہلے اس کو بھلا رکھا تھا۔کہہ اٹھیں گے کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق وصداقت لے کر آچکے ہیں۔

24۔ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ط وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ O (الاعراف:198)

اگر آپ انکو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں ۔اور آپ نے انہیں دیکھا کہ بظاہر تو وہ آپ کو دیکھتے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ آپ کو بصیرت کی آنکھ سے دیکھتے ہی نہیں ہیں۔

25۔ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ O (الاعراف:129)

وہ کہنے لگے کہ ہم کو تو تکلیفیں ہی پہنچتی ہیں آپ کے آنے سے پہلے بھی اور آپ کے آنے کے بعد بھی!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام نے کہا امید ہے کہ عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور زمین میں تمہیں جانشین مقرر کردے۔ پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

26۔ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ○ (الانفال : 6)

یہ لوگ آپ کے ساتھ حق بات میں اس کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی جھگڑ رہے ہیں گویا کہ موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں اور وہ اسے دیکھ بھی رہے ہیں۔

27۔ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ (النحل:33)

یا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے رب کا حکم (عذاب) آجائے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اور اللہ نے ان پر ذرا ظلم نہیں کیا۔ بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

28۔ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ○ (الاحزاب:19)

تمہارے حق میں بخیل ہیں۔ پھر جب خوف کا موقع آتا ہے۔ تو آپؐ دیکھتے ہیں کہ انکی آنکھیں اس شخص کی طرح گھومنے لگتی ہیں۔ جس پر سکرات موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ مگر جب خوف دور ہو جاتا ہے تو وہ مال غنیمت کی حرص میں تیز زبانوں سے تمہیں طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ حقیقت میں ایمان لائے ہی نہیں۔ سو اللہ نے ان کے تمام اعمال کو اکارت کر دیا۔ اور اللہ کیلئے یہ بڑی آسان بات ہے۔

29۔ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۚ O (الفاطر:43)

(اور یہ برائی) دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے اور بری تدبیریں کرنے کی وجہ سے ہوئی۔ اور بری تدبیر کرنے والے پر ہی لوٹ پڑتی ہے۔ تو کیا یہ لوگ پہلے لوگوں جیسے برتاؤ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سو آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ اور نہ آپ اللہ کے طریقے (دستور) میں کوئی تحویل یعنی ہیر پھیر پائیں گے۔

30۔مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ O (الحج:15)

جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے رسول کی مدد نہیں کریگا۔ اسے چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے جائے۔ پھر اس کو ادھر سے کاٹ ڈالے پھر دیکھے کہ آیا اسکی یہ تدبیر اس کے غصہ کو دور کرتی ہے؟

31۔فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ O وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ O (الواقعہ :83-84)

پس تم کیوں نہیں روکتے مرنے والوں کو جب اسکی جان حلق تک آپہنچے۔ حالانکہ تم سب ہی تو مرنے والے کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہوتے ہو۔

32۔فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ O فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ O فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ O (الصّٰفّٰت:87-90)

تو رب العالمین کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ تب اس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا۔ اور کہا کہ میں تو بیمار ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔

33۔وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ O (البقرۃ:55)

اور یاد کرو جب تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک کہ اللہ کو ظاہر آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ پھر فوراً دیکھتے ہی دیکھتے تم پر بجلی گری۔

34۔وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِىْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِىْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِىْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (الاعراف:143)

اور جب موسیٰؑ ہمارے وعدے پر ملاقات کیلئے آیا اور اس کے رب نے اس سے باتیں کیں۔ تو موسیٰؑ نے کہا اے رب تو مجھے تیں دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں۔ ارشاد ہوا کہ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی مجھے دیکھ لو گے۔ پس جب اسکے رب نے پہاڑ پر تجلّی فرمایا تو پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پس جب موسیٰؑ ہوش میں آئے تو کہنے لگے تیری ذات پاک ہے۔ میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

35۔فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ○ (الصّٰفّٰت:102)

پھر جب وہ جوان وہ گیا تو ابراہیمؑ نے کہا کہ اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تم سوچ کر مجھے اپنی رائے بتاؤ اسماعیلؑ نے کہا: اے ابا جان جو حکم آپ کو ملا ہے اس کی تعمیل کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

اس آیت میں فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى کتنا فصیح اور خوبصورت کلام ہے۔ تو اے بیٹے فانظر یعنی غور و فکر کر کے مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرو۔ مَاذَا تَرٰى ۔ یہ تمام غور و فکر نفس کا کام ہے اور پھر جو بھی فیصلہ نفس کرے گا اس رائے کی صورت میں تو وہ نفس کا حکم اور رویہ ہوگا۔ یہ سب کام نفسِ محرکۃ کا ہے۔ یہ نفسیاتی رویہ ہے نہ کہ روحانی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

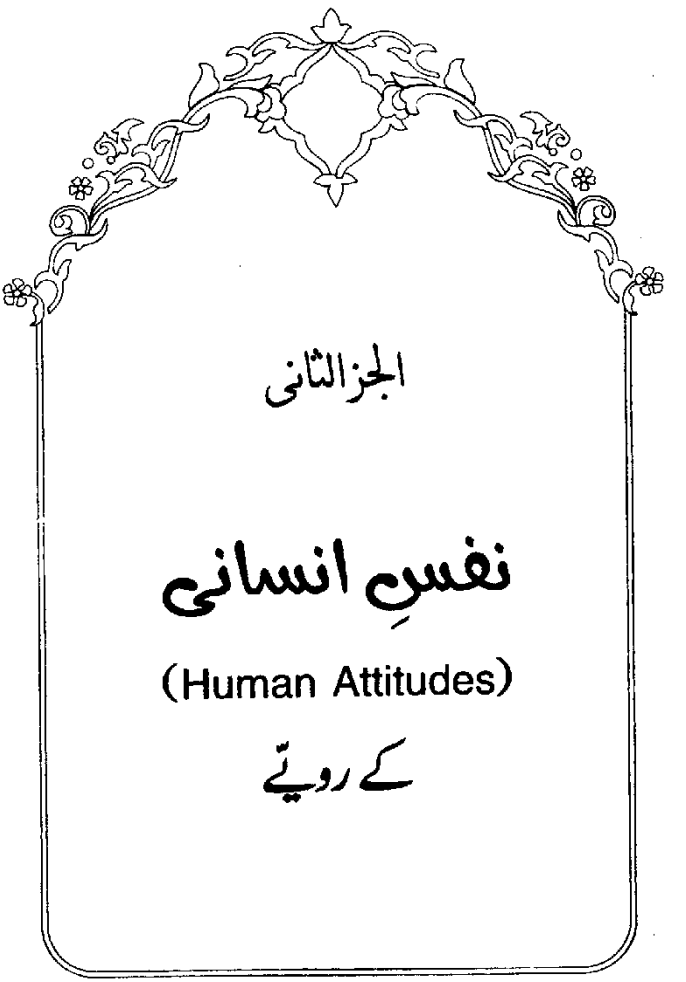

الجزالثانی

نفسِ انسانی

(Human Attitudes)

کے رویّے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ الایمان

انسان کے لیے سب سے بڑا عمل اس کا رب کائنات پر ایمان لانا ہے کیونکہ اخروی نجات کا تمام کا تمام معاملہ اس کے ایمان بالاسلام پر ہے۔ یہ لفظ قرآن میں تقریباً 800 آیات میں آیا ہے نفس اگر اسلام قبول کر لیتا ہے تو دوسرے تمام اعمال اسی ایمان کے اثر سے اچھے اعمال بن سکتے ہیں اگر اللہ اور اس کے انبیاء کا انکار کر دیا جائے یعنی ایک آدمی کافر ہو جائے یا مشرک بن جائے تو اس کی زندگی اللہ کے مقابلے میں باغیانہ قسم کی ہوگی۔ مشرک اگرچہ اپنے خیال میں بڑا ہی صالح اور متقی بننے کی کوشش کرے لیکن شرک کے بعد کوئی نیکی بھی نفع نہ دے گی۔ تزکیہ نفس اور تقویٰ اختیار کرنے کا کوئی عمل بھی کام نہ دے گا۔

1۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط O (البقرۃ:285)

''جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے رسول پر نازل کیا گیا ہے رسول خود اس پر ایمان لایا ہے اور سب مسلمان بھی اس پر ایمان لائے ہیں۔''

2۔ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ الخ O (الشوریٰ:52)

نزول قرآن سے قبل خود رسول اکرم ﷺ بھی کتاب اور ایمان کو نہ جانتے تھے۔ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں خود رسول اللہ ﷺ ہیں اور پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ یہ ہے ایمان کی اہمیت۔

زندگی کے تمام اچھے اور صحیح اعمال کی بنیاد ایمان ہی ہوتا ہے اور ہر عمل کی قبولیت کے لیے ایمان لانا پہلی لازمی شرط ہے مشرک اور کافر جتنے بھی اچھے کام کرے اگر اس کا ایمان اللہ کے ہاں قبول نہیں ہے تو اس کے تمام اعمال اکارت جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ وَأَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى ج وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا O (الکھف:88)

''اور جو کوئی بھی ایمان لایا اور نیک عمل کئے اس کے لیے بڑا عمدہ بدلہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس سے نرمی سے بات کریں گے۔''

5۔ فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ج وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ج فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O (البقرۃ:137)

''پس اگر یہ لوگ اسی طرح ایمان لائیں جس طرح خود رسول اور اس کے صحابہ ایمان لائے ہیں تو یقیناً انہوں نے ہدایت پالی اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو یہ ان کی ضد ہے ان کے مقابلے کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ خوب سننے والا ہے، جاننے والا ہے۔''

یہ ہے صحیح اور سچے ایمان کا معیار، ہر مسلمان کو اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اپنے ایمان کو بہتر ایمان بنانے کے لیے سیرت رسول اور سیرت صحابہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

6۔ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ج فَمَنْ اٰمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O (الانعام:48)

''اور ہم رسولوں کو اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کو خوشخبری سنائیں اور کافروں کو ڈرائیں۔ پس جو کوئی بھی ایمان لایا اور اپنی اصلاح کر لی تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔''

یہ تمام آیات ام الکتاب میں متشابہات میں سے نہیں ہیں۔ نہایت ہی آسان اور واضح آیات ہیں لیکن مسلمانوں کی بھاری اکثریت اپنے رویے پر نظر ثانی کے لیے تیار نہیں ہے۔

6۔ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا O (النساء:147)

''اگر تم اللہ کا شکر کرو اور اللہ پر ایمان بھی لے آؤ تو اللہ تم کو کیونکر عذاب دے گا اور اللہ تو بڑا قدر دان ہے اور ہر بات کو خوب جانتا ہے۔''

اللہ تو انسانوں کا اور تمام کائنات کا مالک و خالق ہے اور اگر اس پر ایمان نہ لایا جائے تو یہ کس قدر ظلم ہے اور ناانصافی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ (یوسف:106)

''اوران میں سے اکثر خدا پر ایمان نہیں رکھتے مگر اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔''

8۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ (الرعد:28)

''جو لوگ ایمان لاتے ہیں یعنی (مان لیتے ہیں رسول کی دعوت کو) اور ان کے دل (نفوس) بھی (اس مان لینے پر مطمئن ہوتے) اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں خبردار رہو کہ اللہ کی یاد سے ہی سکون قلب ہوتا ہے۔''

یعنی نفس مطمئنہ کو تقویت ملتی ہے۔

9۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ط وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ط اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ (العنکبوت :12)

''اور جو لوگ کافر ہیں وہ ان لوگوں سے کہتے ہیں جو ایمان لائے ہیں کہ ہمارے طریقے پر چلو ہم تمہاری خطائیں بھی اُٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اُٹھا سکتے۔ بے شک وہ جھوٹے ہیں۔''

انسانی تاریخ پوری طرح سے اس بات کی گواہ ہے کہ کافر اور مشرکین ہمیشہ سے پہلے کی طرح آج بھی جھوٹے ہیں جو بظاہر مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں اور حقیقت میں مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

10۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (المائدہ :11)

''اے ایمان لانے والو! اللہ کے احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا کہ ایک گروہ نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تو اللہ نے ان کے ہاتھ تم پر اُٹھنے سے روک دیئے اور اللہ کا تقویٰ (یعنی اللہ سے ڈرتے رہو) اختیار کرو اور ایمان والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔''

آج کل دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ ہندوستان اور امریکہ مل کر پاکستان پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو کر آئے تھے لیکن اللہ نے ان کے ہاتھ روک دیئے۔ کل کیا ہوگا؟ واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اہل ایمان کا محافظ ہے

واقعہ کوئی بھی ہو۔اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا اسلام کے خصوصی تربیتی نظام کا اصل مقصود ہے۔اس گروہ کے سلسلے میں مسلمانوں کے سینے میں بھڑکے ہوئے نفرت، بغض اور غیظ وغضب کے جذبات کو ختم کرنا تاکہ وہ سکون اور اطمینان سے زندگی گزار سکیں۔وہ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ ان کی سرکار ہے، سرپرست ہے، مددگار ہے (ولی) حقیقت یہ ہے کہ سکون واطمینان کی فضا میں ضبط نفس، فراخدلی اور عدل وانصاف کا قیام آسان ہوتا ہے اور مسلمانوں کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ وہ اللہ سے کئے ہوئے عہد وپیمان کو پورا نہیں کر رہے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کی سرپرستی اور حفاظت کر رہا ہے اور ان کی طرف دست درازی کو روک رہا ہے۔

11۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○ (السبا:41)

''(قیامت کے دن فرشتے اللہ سے کہیں گے) تیری ذات پاک ہے ان کے سوا تو ہی ہمارا کارساز (ولی) ہے بلکہ یہ لوگ تو جنات کی عبادت کرتے تھے اور اکثر ان پر ایمان رکھتے تھے۔''

یہاں مومنون کا لفظ آیا ہے۔مشرکین شیاطین اور جنات کی بات کو مانتے تھے اور شیطان کو اور جنات کو اپنا ولی اور کارساز سمجھتے تھے یہ ولی ماننا اور سمجھنا ہی عبادت کرنا ہے، یہی شرک ہے جبھی تو فرشتوں نے فوراً کہا کہ اے اللہ ہمارا ولی (کارساز) تو تو ہی ہے اور یہ مشرکین تو جنات پر ایمان لاتے تھے۔ان کے مومن تھے۔

12۔ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ (ال عمران:28)

''اہل ایمان مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے الّا یہ کہ تم ان سے پوری طرح بچو اور اللہ اپنے آپ سے تمہیں خبردار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی تو پلٹ کر جانا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (یونس :58)

''اے لوگو! بلا شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ و نصیحت اور سینے کی بیماریوں کی دوا اور مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت آ چکی ہے۔ اے نبی ان کو بتا دیجئے کہ یہ قرآن فضل و رحمت ہے سو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیے یہ ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔''

قرآن اور نبی کی سیرت جہاں وعظ اور نصیحت ہے اس کے ساتھ ہی یہ سینے کی نفس کی تمام بیماریوں کے لیے باعث شفاء ہے تزکیہ نفس اس قرآن پر عمل کرنے کے علاوہ ممکن ہی نہیں ہے۔

14۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (التوبہ : 19)

''کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد رکھنے کے عمل کو اس شخص کے عمل کے برابر قرار دے رکھا ہے جو اللہ پر ایمان لایا اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہوتے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتے۔''

دیکھئے اس آیت میں سب سے بڑا عمل اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانا ہے۔ اگر آدمی کا ایمان صحیح نہ ہو تو باقی تمام اعمال کسی بھی کام کے نہیں۔ یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ ایمان لانا۔ کفر کرنا شرک کرنا یہ سب انسانی نفس کے رویے (Attitudes) ہیں۔

15۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ ○ (یونس:99)

''اگر تیرے رب کی مشیت ہوتی تو زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ہی ایمان لے آتے۔''

16۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ○ (مریم:58)

''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کئے پس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں پہلی زندگی میں کئے گئے گناہوں سے توبہ کرنا اور ایمان لانا جنت میں داخلے کے لیے ضروری ہے۔

17۔ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ O (الانفال:41)

''اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور جو کچھ ہم نے فیصلے (جنگ بدر) والے دن اپنے بندے پر نازل کیا۔''

18۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ O (العنکبوت:2)

''کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اتنا کہنے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔ اس دنیا میں ہر مسلمان کے ایمان کا امتحان ضرور ہو جاتا ہے۔''

19۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى O (النساء : 43)

''اے لوگو جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز نہ پڑھا کرو۔''

20۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ O (النساء : 76)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں۔''

21۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ O (المائدہ :51)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔''

22۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا O (المائدہ :55)

''(اے مسلمانو) بے شک تمہارا دوست اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ سب لوگ تمہارے دوست ہیں جو ایمان لائے ہیں۔''

23۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ O (المائدہ :56)

''اور جو اللہ کو اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو دوست رکھے گا تو بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب رہے گا۔''

24۔ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا الخ O (المائدہ :82)

''آپ لوگوں میں یہود اور مشرکین کو پائیں گے کہ وہ مسلمانوں کے سخت ترین دشمن ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آج بھی یہود اور مشرکین سب مسلمانوں کے سخت ترین دشمن ہیں۔

25۔ يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَ كُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ O (التوبہ :23)

''اے مسلمانوں اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کرتے ہوں تو ان کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اگر تم میں سے کوئی ان کو دوست بنائے گا تو وہ ظالمین میں سے ہوگا۔''

26۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ O اَلخ (التوبہ :28)

''اے مسلمانوں! بے شک مشرک لوگ ناپاک ہیں۔''

27۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ O (التوبہ :113)

''نبی کے لیے اور مومنوں کے لیے مشرکین کے لیے مغفرت مانگنا جائز نہیں ہے۔''

28۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ O فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ O (التوبہ : 123-124)

''اے مسلمانوں جو کفار تمہارے قرب میں ہیں ان سے جنگ کرو۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان ایک ایسی چیز ہے جو گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اور یہ سب کچھ حالت ہے انسان کے دل و دماغ کی یعنی نفس انسانی کی۔ یہ انسان کے نفس کا رویہ (Attitude) ہے اور کبھی یہ رویہ دوسری طرف کا ہوتا ہے یعنی ایمان کے مقابلے میں کفر اور شرک ہے۔ اسی طرح سے کفر اور شرک میں بھی کافر کا ایمان بڑھتا گھٹتا رہتا ہے۔

29۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ O (یونس : 63)

''جو لوگ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔''

تو یہ لوگ مومنین صادقین ہوتے ہیں اور یہ سب کے سب اولیاء اللہ ہوتے ہیں یعنی اللہ کے دوست اور اللہ ان کا دوست رکھتا ہے۔ اتنی سی بات ہے اور یہی بات بہت بڑی ہے اور بڑی مشکل بھی ہے۔

30۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ O الخ (الرعد:28)

''جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی یاد سے ان کے دل یعنی (نفوس) اطمینان پکڑتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کیجئے جو بھی سچا مسلمان ہے اللہ کو یاد کرنے سے اس کے دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کی یاد کیا ہے؟ اللہ کا ذکر کیا ہے؟ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ قرآن کی تلاوت کرو اور اس میں غور و فکر کرو۔ لوگوں میں اسلام کی تعلیمات کی تبلیغ کرو جو کام بھی زندگی میں کرنے ہو اس کو کرتے وقت اللہ اور اس کے نبی کی تعلیمات کو سامنے رکھو۔ ایسا تو نہیں کہ کسی کام میں اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت ہو رہی ہو اور رزق حلال طلب کرو۔

31۔ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ (النمل :53)

''اور نجات دی ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔''

32۔ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ○ (العنکبوت :11)

''اور ضرور اللہ ایمان والوں کو اور منافقین کو جان کر رہے گا۔''

33۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ (الاحزاب:70)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی سچی بات کرو۔''

34۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ (یونس:100)

''اور کوئی بھی انسان اللہ کی اجازت کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ان پر اللہ لعنت اور نحوست ڈال دیتا ہے۔''

35۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ (ال عمران:179)

''اے لوگو! اگر تم ایمان لے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تو تمہارے لیے اجر عظیم ہے۔''

36۔ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ ○ الخ (المومن:12)

''اگر اللہ اکیلے کو پکارا جاتا ہے تو تم اس کا انکار کر دیتے ہو اور اگر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے تو مان لیتے ہو یعنی ایمان لاتے ہو (شرک پر)

دیکھئے غور کیجئے جو شرک کو مانتے ہیں وہ شرک پر ایمان لاتے ہیں تُؤْمِنُوْا کا لفظ آیا ہے یعنی وہ شرک کے مومن ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

37۔ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ O الخ (البقرۃ:13)

''وہ کہتے تھے کہ کیا ہم بھی اس طرح کا ایمان لے آئیں جس طرح یہ بے وقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔''

یہ تھا منافقین کا اس وقت طرز عمل اور آج کے وہ نام نہاد مسلمان جن میں نفاق ہوتا ہے وہ بھی اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ سب کیا ہے نفس کا Attitude (رویہ) ہے یا روح کا روح کہاں گئی؟

38۔ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى O (البقرۃ:256)

''پس جو کوئی طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط کڑا پکڑ لیا۔''

اس آیت میں اللہ کفر کرنے کا ذکر کرتے ہیں یعنی مومن کو طاغوت سے کفر کرنا چاہیے۔

39۔ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ O (الکھف:29)

''اور اعلان کر دیجئے کہ حق بات تمہارے رب کی طرف سے آ گئی ہے یعنی (دین اسلام) پس اب جس کی مرضی ہو ایمان لائے اور جس کی مرضی ہو کفر کرے۔۔''

ایمان لائے یا کفر کرے دونوں کا فاعل نفس انسانی (دل و دماغ) ہے۔

40۔ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ O (الروم:53)

''مگر آپ ﷺ صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات کو مانتے ہیں اور وہ مسلمان ہوں بھی۔''

41۔ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ O (السبا:21)

''تاکہ ہم جان لیں ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جو آخرت میں شک کرتے ہیں۔

ایمان لانا اور شک کرنا سب نفس (Psychomotor) کے کام ہیں نہ کہ روح کے۔

42۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ O (التغابن:11)

''کوئی بھی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں آتی اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اللہ اس کے دل کو (نفس کو) ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

43۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَالْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ O (البقرة :186)

''اے نبی جب میرے بندے میرے متعلق سوال کرتے ہیں تو میں قریب ہی ہوتا ہوں۔ جب بھی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے میں قبول کرتا ہوں پس چاہیے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پاجائیں۔''

قرآن مجید کی بہت سی آیات اور احادیث میں اللہ کے قُرب اور معیّت کا بیان ہے جس سے مراد اللہ کا علم، سمع، بصر اور مدد ہے۔ نہ کہ ذات کیونکہ اللہ تعالیٰ بذاته و نفسه آسمانوں کے اوپر عرش عظیم پر مستوی ہے موجود ہے متمکن جلوہ افروز ہے الرحمٰن علی العرش استوی۔ یہ سب اشیاء متشابہات میں سے ہیں۔ مطلق ایمان لانا ضروری ہے۔

44۔ وَاِنْ یَّرَوا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا O الخ (الاعراف :146)

''اگر وہ تمام آیات (نشانیاں) بھی دیکھ لیں پھر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔''

45۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا O (الکھف : 6)

''پس شاید کہ آپ اپنے نفس میں افسوس (کڑھنا) کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرلیں گے اگر وہ قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔''

46۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا O (النساء :51)

''کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب الٰہی میں سے علم دیا گیا ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ بتوں پر ایمان لاتے ہیں اور شیطانوں پر بھی ایمان لاتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہی لوگ مسلمانوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔

نزول قرآن سے لے کر آج تک یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے مقابلے میں ہمیشہ کفار اور بت پرستوں کا ساتھ دیتے رہے ہیں۔ حالانکہ موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور مسیح ابن مریم علیہ السلام تمام انبیاء اور رسولوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور ہر مسلمان کے لیے ان کی نبوت اور رسالت کا ماننا جزو ایمان ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ کفار اور مشرکین کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑتے رہتے ہیں اور آج بھی دنیا میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔

47۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ O (الانفال :3)

''بے شک اللہ کے نزدیک بدترین حیوان وہ ہیں جو کافر ہیں۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔''

48۔ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ O (النحل:72)

''پس کیا یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔''

غور کیجئے آیت نمبر النساء:51 میں يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ اور النحل:72 اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ ، باطل اور جبت پر ایمان لانے کا ذکر ہے حالانکہ اللہ نے ان اشیاء سے کفر کرنے کا حکم دیا ہے۔

49۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ O (الانبیاء :30)

''ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے ان کو جدا جدا کر دیا اور ہر جاندار چیز پانی سے بنائی۔ کیا یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذَا رَاَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَ قَرَّتْ عَيْنِیْ اَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَآءِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَيْءٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاَفْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (ترغیب صفحہ 125)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا دل تازہ ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ آپ مجھ کو بتایئے کہ ان سب چیزوں کی اصل کیا ہے؟ فرمایا پانی سے ہر چیز کو پیدا کیا گیا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ مجھے ایسی چیز بتایئے کہ جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور سلام کی کثرت کرو اور صلہ رحمی کرو تہجد کی نماز پڑھو پھر امن چین سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہ تمام نفس کا کھیل ہے نہ کہ روح کا؟''

غور کیجئے اس حدیث پر کہ اعمال صالحہ جو آدمی اپنے نفس کے حکم کے مطابق کرتا ہے جنت میں لے جانے والے ہیں۔ نفس خواہش کرتا ہے کہ جنت میں جائے۔ تو مومن کا نفس جو نفس مطمئنہ ہے فیصلہ کرتا ہے کہ وہ ان تمام اعمال پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے جن کو اللہ کے رسول نے کرنے کے لیے کہا ہے اب یہ ایک مومن کا نفس ہے۔ جو کہ نفس مطمئنہ ہے۔ وہ اصل میں تو رسول اللہ کی اطاعت کر رہا ہے اور انسان کا جسم نفس کی اس خواہش کو پورا کرتا ہوا نظر آتا ہے رات کو اُٹھے گا۔ وضو کرے گا۔ تہجد کے لیے اللہ کے حضور میں کھڑا ہو جائے گا۔ یہ تمام اعمال صلہ رحمی، سلام کو پھیلانا، مساکین کو کھانا کھلانا یہ سب کام نفس کروا رہا ہے۔ بصورت دیگر کافر اور مشرک کا نفس اسی طرح سے گناہوں کا حکم دیتا ہے اور کافر شخص برے کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ روح کہاں گئی؟ یہ روحانی ترقی کیا ہے۔ روح اللہ کی خاص چیز ہے۔ امر ربی ہے۔ روح زندگی ہے۔

50۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ○ (الملک:2)

''اللہ نے موت کو اور زندگی (روح) کو پیدا کیا تا کہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے۔''

51۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ○ (الاحقاف :11)

''اور کفار نے یہ کہا ان لوگوں کے لیے جو ایمان لا چکے تھے اگر یہ دین اچھا ہوتا تو یہ لوگ اسے قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہیں لے جا سکتے تھے اور اب جبکہ ان کو ہدایت نصیب نہیں ہوئی ءاس قرآن سے تو پھر اب یہ کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔''

52۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ○ (الحجرت:12)

''اے ایمان والو! زیادہ بدگمانی کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی بھی یہ چاہے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم کو نفرت آتی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔''

اس آیت میں جتنی نفسیاتی بیماریاں گنوائی گئیں ہیں وہ تمام کی تمام بیماریاں نفس کو لاحق ہوتی ہیں اور ان کا علاج بھی بتا دیا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو یعنی اللہ سے ڈرتے رہو۔ یہ تقویٰ اصل چیز ہے کہ آدمی اپنے نفس میں یعنی اپنے دل میں یہ سوچتا ہے، خیال کرتا ہے اور جب یہ سوچ اور خیال بہت مضبوط ہو جاتی ہے تو اسے عقیدہ کہتے ہیں عقیدہ غلط بھی ہوتا ہے اور صحیح بھی ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

اَلسَّلْمُ وَالسَّلَامَۃُ کے معنی ظاہری اور باطنی آفات سے پاک اور محفوظ رہنے کے ہیں۔ یہ مسلم ہونا یا کافر ہونا نفس (Psychomotor) کی حالت یا رویے کا نام ہے۔

1۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ O اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ O (الشعرآء 88-89)

''قیامت کے دن مال اور بیٹے کوئی نفع نہ دیں گے، مگر جو قلب سلیم لے کر آیا وہ نجات پائے گا۔''

قلب سلیم۔ تندرست دل۔ (نفس) وہ نفس جو اخلاق رذیلہ سے اور تمام باطنی بیماریوں سے پاک ہوگا وہ نجات پا جائے گا۔ کفر، شرک، نفاق، ظلم، حسد، بغض علی ھذا القیاس یہ تمام نفسیاتی بیماریاں ہیں ان سے نفس کو یعنی دل کو پاک کرنا ہی کامیابی کا راستہ ہے۔ یہی راستہ تزکیہ نفس کا ہے یعنی قلب سلیم ہے۔ تندرست دل/روح کہاں گئی؟

2۔ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَھُمْ مُّسْلِمُوْنَ O (الروم:53)

''آپ صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمانبردار بھی ہوں۔''

3۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ۚ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ O (ال عمران:85)

''اور جو کوئی اسلام (اللہ کی فرمانبرداری) کے سوا اور کوئی دین اختیار کرنا چاہے اس کا یہ دین ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ناکام ہونے والوں میں سے ہوگا۔''

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں اس کی تاویل کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نصوص کو توڑنے مروڑنے کی بھی کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔ اسلام وہی ہے جس کی اطاعت کل کائنات عاجزی کے ساتھ اللہ کے حکم اور مشیت کے سامنے سرنگوں ہے۔ اس لیے اسلام صرف زبان سے شہادت دینے کا نام نہیں ہے بلکہ عمل کا راستہ بھی اختیار کرے اور وہ یہی تو ہے کہ اس طریق زندگی کی پابندی کی جائے جو رسول اکرم ﷺ اپنے رب کی طرف سے انسانوں کے لیے لائے ہیں اور اس شریعت کا اتباع کیا جائے جو اللہ نے کتاب کی صورت میں اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائی۔

اسلام کچھ شعائر و عبادات یا تسبیح اور ریاضت کا نام نہیں ہے۔ وہ صرف اخلاقی تربیت ہی کا نام نہیں ہے۔ مگر وہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے نظام زندگی کی صورت میں سامنے آنا چاہیے جس سے عبادات اور شعائر اسلام کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس بھی ہو اور اسلامی تعلیمات کے ذریعے دلوں میں وہ تقویٰ پیدا ہو جو انسان کی فلاح اور کامیابی کا ضامن ہے اس طرح سے وہ متقی اور تربیت یافتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ انفرادی طور پر یہ سب امور اس وقت تک کوئی بڑا مثبت نتیجہ نہیں دکھا سکتے جب تک کہ ان کے اثرات اجتماعی زندگی پر نہ پڑیں اور ایک صالح اجتماعی معاشرہ وجود میں نہ آ جائے یہ بات لوگوں کی سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی جب تک کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ جسے اُسوہ حسنہ کہا گیا ہے سوچ سمجھ کر اختیار نہ کریں۔ ذرا غور کیجئے یہ سب کچھ کیا ہے؟ اور یہ جو روحانیات کا معاملہ ہے پوری اسلامی تاریخ پڑھ جائیے کبھی بھی کسی روحانی بزرگ نے مدینہ کی حیات نبوی کو کبھی اپنانے کی کوشش بھی کی؟ بلکہ یوں سنتے ہیں۔ بزرگوں سے کہ بایزید بسطامی حکومت چھوڑ کر جنگلوں میں اللہ تعالیٰ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے تھے۔ ایک صحیح مسلمان حاکم کسی بھی معاشرے میں حدود اللہ کو نافذ کر کے مسلمانوں کی کتنی بڑی خدمت کر سکتا ہے اور یہی کچھ اور سب کچھ رسول اکرم ﷺ نے خود کیا کوئی بھی شخص جس کی فکر اور سوچ قرآن وسنت کے خلاف ہو اور اس کی عملی زندگی محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے مطابقت نہ رکھتی ہو تو وہ کیا چیز ہوگا؟ بہرحال اسلامی سیرت تو نہ ہوگی۔

4۔ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (آل عمران:67)

''ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ عیسائی، وہ تو حنیف (خدا کے لیے یکسو) مسلم (صرف ایک خدا کی بندگی و اطاعت کرنے والا) تھا اور مشرکین میں سے نہ تھا۔''

5۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (آل عمران:68)

''ابراہیم سے قریب ترین لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی ہے اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ اہل ایمان کا سرپرست ہے۔''

اس آیت میں لفظ ولی اللہ نے اپنے لیے استعمال کیا ہے اللہ ابراہیم علیہ السلام کا محمد ﷺ کا اور سب مسلمانوں کا ولی (مددگار، سرپرست ہے) خود ابراہیم محمد ﷺ کے لیے ولی نہیں ہے۔ ولی کے لیے ضروری ہے کہ وہ زندہ ہو۔ زندہ انسان زندہ انسانوں کے لیے اس دنیوی زندگی میں تو ایک دوسرے کے ولی ہوتے ہیں۔ ہو سکتے ہیں۔ شیطان کافروں کا ولی ہے۔ ایک کافر دوسرے کافر کا ولی ہے اس دنیا میں۔ مسلمانوں کا مسلمان ولی ہے اس زندگی میں۔ یہ سب جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورتیں ہیں کہ کوئی کسی کا مددگار ہو۔ ولی ہو، دوست ہو، کارساز ہو، سرپرست ہو۔ محافظ ہو۔ یہ سب صورتیں زندہ انسانوں کے لیے زندہ انسانوں کی ہیں جو مرجائے وہ کسی کا ولی اور کارساز نہیں ہوسکتا۔

6- وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ○ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ○ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ○ أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ○ (الصّٰفّٰت:83-86)

''اور بلاشبہ ابراہیمؑ بھی اس کی (نوح علیہ السلام) جماعت میں سے تھے۔ جب ابراہیمؑ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آئے۔ جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ کیا تم جھوٹ موٹ (افکا) کے معبودوں کو خدا کے سوا چاہتے ہو؟

یہ آیات اپنے مفہوم اور معنی میں بالکل ام الکتاب ہیں۔

7- رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ○ (یوسف:101)

''اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا بڑا حصہ دیا اور مجھے خوابوں کی تعبیر سکھائی اے زمین و آسمان کے بنانے والے۔ اس دنیا میں اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے۔ مجھے مسلمان کی حالت میں موت دے اور مرنے کے بعد اپنے صالحین بندوں میں شامل کر دینا۔''

دیکھئے اللہ کا رسول اور نبی یوسف علیہ السلام بھی ایک مسلمان کی موت کی دعا کر رہے ہیں اور یہ کہ اللہ اپنے نیک بندوں میں شامل کر دے۔ یہ روحانی حضرات تو مرتے ہی نہیں مرنے کو وصال کرنا کہتے ہیں ان کی لغت میں انسانی روح وصال کے بعد اللہ کی روح میں شامل ہو جاتی ہے یعنی مل جاتی ہے۔ وصل ہو جاتا ہے۔ موت کے نام سے تو یہ لوگ معلوم نہیں کیوں گھبراتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لیے موت ہے ہی نہیں۔ اللہ تو فرماتے ہیں كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یہ معرفت کی باتیں ہیں غالباً جو عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ واللہ اعلم

8- إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۙ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۖ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ ۙ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ ط قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج صلے وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ج لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ج وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(البقرہ :131-134)

''اس کے رب نے اس سے کہا: اپنے آپ کو (میرے) حوالے کر دو (یعنی اسلام لے آؤ) ابراہیمؑ نے کہا میں نے اپنے آپ کو رب العالمین کے حوالے کر دیا۔ اسی (دین، اسلام) کی وصیت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو کی تھی اور یعقوبؑ نے بھی (اپنے بیٹوں کو) اے میرے بیٹو اللہ نے اس دین کو تمہارے لیے پسند فرمایا ہے تو تم اسلام ہی پر مرنا۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کی موت کا وقت آیا۔ اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا: میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے؟ انہوں نے کہا: ہم تیرے خدا اور تیرے باپ دادا ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے خدا، ایک ہی خدا کی بندگی کریں گے اور ہم اس کے فرمانبردار..... مسلم ہیں۔ یہ ایک گروہ تھا جو گزر گیا۔ اس کے لیے ہے جو اس نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو کچھ تم نے کمایا اور تم سے یہ سوال نہ ہوگا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ (''ہر ایک کے لیے الگ حساب ہے الگ راستہ ہے الگ عنوان ہے الگ صفات ہیں۔'')

وہ اہل ایمان کا گروہ ہے۔ ان کا بعد کی نسل سے جو خدا کا باغی ہے کوئی تعلق نہیں ہے بعد کے یہ لوگ اپنے اسلاف کے ہم قوم نہیں ہیں۔ وہ ایک جماعت تھی یہ دوسری جماعت ہیں وہ ایک مشن کے علم بردار تھے۔ یہ دوسرے مشن کے۔ ایمانی فکر اس معاملہ میں جاہلی فکر سے بالکل مختلف ہے۔ جاہلی فکر کے نزدیک قوم کے ایک گروہ اور دوسرے گروہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک اصل رشتہ قومیت اور نسل اور نسب کا ہوتا ہے اس کے برعکس ایمانی فکر مومن گروہ اور باغی گروہ کے مابین فرق کرتا ہے اس کے نزدیک یہ دونوں ایک قوم نہیں ہیں۔ نہ ان کے مابین کوئی دینی رشتہ۔ یہ دونوں گروہ اللہ کی میزان میں مختلف ہیں۔ اس لیے وہ اہل ایمان کی میراث میں بھی مختلف ہیں۔ ایمانی فکر کی رو سے اُمت ہر قوم اور ہر ملک کے ان افراد کے مجموعے کا نام ہے۔ جو ایک عقیدے سے منسلک ہوں۔ نہ کہ ایک قومیت یا وطن سے وابستہ گروہ۔ یہی فکر اس انسان کے شایان شان ہے جو اپنی انسانی زمین کے پست خاکی روابط سے اخذ کرنے کی بجائے آسمانی ہدایت سے اخذ کرے۔

9۔ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۬ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ○ (الانعام:161-163)

''کہہ دیجئے مجھ کو تو میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ہے کہ وہ ایک صحیح دین ہے ابراہیم علیہ السلام کا مسلک جو باخدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے کہہ دیجئے میری نماز اور میری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لیے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھ کو بھی اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

10۔ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۙ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ (یونس :72)

''(حضرت نوح علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم نے میری نصیحت سے منہ موڑ لیا ہے تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کیا ہے۔ میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہو جاؤں میں مسلمانوں (فرمانبرداروں) میں سے ایک مسلمان۔

غور کیجئے مسلمان ہونا (اللہ کا فرمانبردار ہونا کتنی بڑی بات ہے) اللہ کے رسول حضرت نوح آیہ بتا رہے ہیں قوم کو کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں مسلمانوں میں ایک مسلمان کی حیثیت سے ہو جاؤں۔ یہاں اسلام میں تو مسلمان ہونا۔ مومن ہونا ہی بہت بڑی بات ہے مسلمان کی حقیقت کو بلکہ مسلمان کا سادہ سا اور آسان ترجمہ ابھی عام لوگوں کو اور اکثر علماء تک کو بھی نہیں آتا۔ یہ معلوم نہیں ولی، اولیاء وغیرہ کے چکر میں کیسے پڑ گئے؟ یہ تفصیلی بحث آگے چل کر آئے گی۔

11۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ○ (الحجر:2)

''(ربما تقلیل کے لیے ہے) آخرت میں جب کفار کو اپنا انجام نظر آئے گا تو پھر مایوسی میں کبھی کبھی اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔''

اسی زندگی میں سوچ لو عقل سے کام لے لو۔ مسلمانوں کے 72 فرقے ہیں؟ کیا بنے گا۔ ان کا سیرت محمد ﷺ تو سمجھنے کی اور اسے اپنانے کی کوشش کر لو۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں علماء سوء سے خبردار ہو جاؤ یہ تم کو کہیں کا نہ چھوڑیں گے حقیقت میں ان کو نہ عربی زبان آتی ہے نہ یہ قرآن وحدیث کو جانتے ہیں۔ معاملہ نہایت ہی خطرناک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔ مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ ط هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْکُمْ وَ تَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ج صلے O (البقرہ :31-34)

''تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم رہو اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اس سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تاکہ اللہ کے رسول تم پر گواہ رہیں۔ اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ رہو مسلمان ہونا ہی بڑی نعمت ہے۔''

13۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ O (حٰم السجدہ :33)

''اور اس شخص سے بڑھ کر کون خوش گفتار ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیے اور کہا کہ بے شک میں مسلمانوں (فرمانبرداروں) میں سے ہوں۔''

14۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ O (القلم :35)

''کیا ہم نے مسلمانوں اور مجرمین کو ایک جیسا بنایا ہے؟''

یہاں تک مسلمان ہونے سے متعلق آیات اور ان کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اصل بات تو توجہ کرنا اور وقت صرف کرنا ہے۔ اس کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ وقت ہی حیاۃ ہے۔ اس کی قدر و قیمت پہچاننی چاہیے اور قرآن فہمی کے لیے اپنی حد تک کوشش کرنی لازمی ہے۔ علماء سوء اور علماء حق میں ضرور فرق کرنا چاہیے۔ عالم حق جو قرآن کو سمجھتا ہو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اسے تلاش کریں اور وقت لگائیں۔ دین حقیقتاً بہت ہی آسان ہے سمجھنے میں بھی اور عمل کرنے میں بھی صرف اپنے نفس کو تھوڑا سا سمجھانے اور تھوڑا سا موڑنے کی ضرورت ہے۔ سیرۃ نبوی کا چمکتا ہوا نورانی مینار مسلمانوں کے سامنے ہے پھر مشکل کیا ہے؟ اگر نفس کو بری خواہشات کے ماتحت ہی کر دیا تو پھر معاملہ گڑبڑ ہے۔ نفس کو تزکیہ نفس والی راہ پر ڈالیے۔ اس کے لیے بہر حال کوشش کرنی پڑے گی۔ اگر کچھ دنیوی نقصان بھی اُٹھانا پڑے تو بھی معاملہ بڑا نفع کار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اَلْمُخْلِصُون

الخالص اور الصافی دونوں مترادف ہیں الصافی کبھی ایسی چیز کو بھی کہہ دیتے ہیں جس میں پہلے ہی سے آمیزش نہ ہو اور خالص اسے کہتے ہیں جس میں پہلے ملاوٹ ہو پھر اسے صاف کر لیا گیا ہو۔ حقیقتاً اخلاص ماسوی اللہ سے بے زار ہونے کا نام ہے۔

منافقت کے مقابلے میں اخلاص اور خلوص۔ دونوں چیزیں نفس سے متعلق ہیں۔ ایک دوسرے کی ضد ہیں اور نفس انسانی ان دونوں میں سے کسی ایک رویے یعنی طرز عمل کو اپناتا ہے۔ خلوص تزکیہ نفس اور پاکیزگی کا راستہ ہے۔ منافقت گندگی اور برائی کا رویہ ہے۔

1۔ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ O (الزمر:3)

باخبر رہو کہ خالص بندگی صرف اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سوا اور کارساز پکڑ رکھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے مگر صرف اس لیے کہ وہ اولیاء ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ بے شک اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ایک دن جس میں وہ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں۔ بے شک اللہ جھوٹے کو اور کفر کرنے والے کو ہدایت نہیں فرماتا۔''

یہ آیتیں اپنے مفہوم میں بڑی واضح اور روشن ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو بھی قرآن کو سمجھنا چاہتا ہے وہ اس میں غور و فکر کرے۔

2۔ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ O وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ O (الزمر :11-12)

''کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا مسلمان بنوں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی سب سے پہلے میں اسلام لاؤں۔

3۔ قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ ○ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ ط قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اَلَا ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ○

(الزمر:13-15)

''کہہ دیجئے کہ مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں کہہ دیجئے میں اپنے رب کی عبادت اخلاص سے کرتا ہوں۔ سو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔ کہہ دیجئے کہ گھاٹے میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت کے دن خسارے میں رکھا۔ خبردار! یہ تو بہت ہی بڑا خسارہ ہے۔''

4۔ فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ ○ (العنکبوت :65)

''پس جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں۔ تو نہایت اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔''

یہ عرب کے لوگوں کا حال تھا قرآن ان کو مشرک کہتا ہے اور آج کے بعض مسلمان تو مشرکین مکہ سے بھی گئے گزرے ہیں آج کل کے مشرکین سمندروں، جہازوں اور دوسری مصیبت کی جگہوں پر صلحا کو انبیاء کو اور اپنے گھڑے ہوئے اولیاء کو بلا تامل پکارتے ہیں۔ اللہ کو بھی پکارتے ہیں۔ سب کو ساتھ ساتھ پکارتے ہیں۔

5۔ وَاِذَا غَشِیَھُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ فَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ ط وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ کَفُوْرٍ ○ (لقمان:32)

''اور جب سمندر کی لہریں سائبانوں کی طرح ان پر چھا جاتی ہیں۔ وہ مخلصانہ طور پر اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو خشکی پر پہنچا دیتا ہے۔ تو بعض تو اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کے وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہیں۔''

6۔ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مُوْسٰٓی ، اِنَّہٗ کَانَ مُخْلَصًا وَّکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ○ (مریم :51)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر بھی کیجیے وہ بڑے مخلص تھے رسول اور نبی بھی تھے۔''

دیکھیے منافقت کے مقابلے میں خلوص ہے۔ خالص ہوتا ہے اللہ کی عبادت کرنے میں تو موسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی بھی تھے اور بڑے ہی مخلص اور سچے مسلمان تھے۔

7۔ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ○ (یوسف :24)

''اور وہ ان کا قصد کر چکی تھی اور وہ بھی اس کا قصد کر چکے ہوتے اگر اپنے رب کی طرف سے ایک نشان نہ دیکھ لیتے۔ یوں اس لیے ہوا تا کہ ہم ان سے بدکاری اور بے حیائی کو دور رکھیں۔ یقیناً وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے۔''

مندرجہ بالا آیات میں انبیاء اور رسولوں کی ایک بڑی صفت مخلص ہونا بیان ہوئی ہے بلکہ یہ انبیاء اور رسول خلوص کے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز تھے۔ مومنین اور مسلمانوں کے لیے بھی خلوص کی صفت کو پیدا کرنا اور اس کی نشو ونما کرنا تزکیہ نفس کا حصہ ہے غور کیجیے روح کو خلوص کے ساتھ اور تزکیہ نفس کے ساتھ کیا واسطہ؟

4۔ التَّقْوٰی

وِقَایَۃ کے معنی کسی چیز کو ضرر اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بچانا کے ہیں۔ یہ لفظ قرآن میں تقریباً 230 بار آیا ہے۔ متقی کے معنی ہیں۔ ڈرنے والا، نافرمانی سے بچنے والا، پرہیزگار۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ○ (التحریم :6)

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔''

2۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (البقرہ :2)

''یہی تو اللہ کا خط (کتاب) ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے۔ ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے۔'' (سوچ سمجھ کر ڈرنے والے God-Conscious)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت اس کتاب کی حقیقت، اس کی طبیعت اس کی فطرت، اور اس کی اصل ہے لیکن کس کے لیے؟ کن لوگوں کے لیے وہ ہدایت، نور، رہنما اور حق کو واضح کرنے والی ہے۔ ''لِلْمُتَّقِيْنَ'' خدا سے ڈرنے والوں کے لیے۔ یہ دل کا تقویٰ ہی ہے۔ جس سے انسان اس کتاب سے فائدہ اُٹھانے کا اہل بنتا ہے۔ تقویٰ ہی سے دل کے تالے کھلتے ہیں۔ تب یہ کتاب دل میں داخل ہوتی ہے اور اپنا رول ادا کرتی ہے کہ آدمی کتاب الٰہی سے ہدایت حاصل کرے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اسے قرآن سے ہدایت ملے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن کے پاس قلب سلیم.....(الا من اتی اللّٰہ بقلب سلیم O) لے کر آئے۔ ایسا دل جس میں خشیت اور تقویٰ ہو۔ جس کو یہ خدشہ ہو کہ کہیں وہ گمراہی کا شکار نہ ہو جائے۔

جب انسان اس حالت کو پہنچتا ہے تو قرآن اس پر اسرار و رموز منکشف کرتا ہے اور آدمی تقویٰ، خشیت اور احساس کی صفات کے ساتھ قرآن سے استفادہ کرتا ہے۔ اس تقویٰ کے حاصل ہونے پر آدمی کا ضمیر حساس ہو جاتا ہے۔ اس کا شعور صاف اور شفاف بن جاتا ہے۔ مستقل خشیت اور خوف و احتیاط آدمی کو زندگی کے راستے کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تزکیہ نفس، تقویٰ، خشیت الٰہی۔ یہ سب صفات آپس میں ملی ہوئی ہیں۔

3۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ O (النور:52)

''اور جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور گناہوں سے بچتا رہا۔ پس یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ (God-Conscious)

تزکیہ نفس، تقویٰ، خشیت الٰہی، پرہیزگاری یہ تمام صفاتِ نفس انسان کی نفسیاتی حالتیں اور خصوصیات ہیں جو انسان کے اللہ اور رسول پر ایمان لانے کی وجہ سے نفس انسانی سے پھوٹتی ہیں۔ ایمان باللہ کی برکت سے یہ تمام اچھی اور پاکیزہ خصوصیات انسان سے ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن جب نفس انسانی ایمان بالطاغوت کا حامل ہو تو وہ تمام بری خصوصیات کا مرکز بن جاتا ہے اور حزب الشیطان میں شامل ہو کر گمراہی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔

یہ قرآن تو متقی (God-Conscious) لوگوں کے لیے ہی باعث ہدایت ہے۔ متقی وہ ہے جو سوچ سمجھ کر شعوری طور پر بن دیکھے اللہ پر ایمان لاتا ہے کہ اللہ ہے۔ جس نے یہ تمام کائنات ایک خاص مقصد کے لیے تخلیق فرمائی ہے اور جن اور انسان کو بغرض امتحان پیدا کیا ہے۔ پھر آخرت ہے۔ پھر جنت ہے یا دوزخ۔ ان تمام باتوں پر بغیر دیکھے ایمان لانے کا نام ہی متقی (God-Conscious) ہونا ہے محض ڈرنا ہی تقویٰ نہیں ہے۔ قرآن مجید میں تقریباً 230 آیات میں تقویٰ کا ذکر آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (الحشر:9)

''اور جو کوئی بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا۔ تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

5۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى O (النجم:32)

'' سو اپنے آپ کو بہت پاک صاف نہ جتاؤ۔ وہ پاک بازوں کو خوب جانتا ہے۔''

6۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ O (ال عمران :179)

''اور اگر تم ایمان لاؤ اور متقی بنو تو تمہیں اجر عظیم ملے گا۔''

7۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا O (الانفال :29)

''اے مسلمانوں! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تم کو فرقان عطا فرمائے گا۔''

فرقان! فرق کرنے والی صلاحیت جس سے تم غلط اور صحیح چیزوں میں امتیاز کر سکو گے۔

8۔ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط اَفَلَا تَتَّقُوْنَ O (الاعراف :65)

''ھود! نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں ہے کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔'' (اس ڈرنے میں عقل و دانش کا استعمال شامل ہے)

9۔ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا O (المزمل :17)

''اگر تم کفر کرو گے تو اس دن عذاب سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔''

10۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ O (یوسف:90)

''بے شک جو گناہوں سے بچا اور صبر کیا تو بے شک اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

یعنی جو شخص بھی سوچ سمجھ کر شعوری طور پر (God-Conscious) متقی ہوا اور دین پر عمل کرنے سے جتنے بھی مصائب پیش آئے ہوں ان پر صبر کیا تو یہی لوگ محسنین ہیں۔

11۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ O (النور:52)

''اور جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور شعوری طور پر پرہیزگاری (God-Conscious) اختیار کی ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ میں غور کیجئے اللہ سے ڈرنا اور پرہیزگاری (تقویٰ) دونوں الفاظ الگ الگ بیان ہوئے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خشیت اور تقویٰ دونوں الفاظ کے معانی میں واضح فرق ہے۔

12۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ O (النور:52)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ سے ڈرو (God-Conscious) تو اس کا گھمنڈ اس کو گناہ کرنے پر اُبھارتا ہے پس ایسے شخص کے لیے جہنم ہی کافی ہے۔''

13۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ O (ال عمران:102)

''اے مسلمانوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت صرف مسلمان ہونے کی حالت میں ہی آئے۔'' یعنی مسلمانی کی حالت میں مرو۔

14۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (المائدہ :35)

''اے مسلمانوں اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جان لڑا دو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

نیک اعمال سے اللہ کا قرب حاصل کرو وسیلہ کا معنی صحیح عقیدہ اور نیک اعمال ہیں۔

15۔ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (المائدہ :100)

''کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوتے اگرچہ ناپاک کی بہتات تم کو پسند آئے۔ تو اے عقلمندو (اللہ کی نافرمانی سے بچو) تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

متقی (God-Conscious) صرف وہی عقل مند آدمی ہو سکتا ہے جو مومن ہو جو ایمان ہی نہیں لاتا اسے متقی ہونے سے کیا واسطہ۔ یعنی متقی (پرہیزگار) ہونا تو اسلام لانے کے بعد ہی ممکن ہے جو شخص بظاہر مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے اعمال ایمان کی نفی کرتے ہوں تو ایسا شخص تو نفاق سے زیادہ قریب ہے۔

16۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O (الانعام:155)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ جو کتاب (خط) ہم نے نازل کیا ہے بڑا ہی بابرکت ہے۔اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اس آیت میں بھی پرہیزگاری (تقویٰ) اسی وقت ممکن ہے جبکہ آدمی ایمان لا چکا ہو۔سب سے بڑی دانائی اور عقل مندی یہی تو ہے کہ آدمی اس کائنات کے خالق اور مالک کو مان لے اور اس کی رضا کے مطابق اس دنیا میں زندگی گزارے یہی تقویٰ ہے۔(God-Conscious)

17۔ وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ O (الحشر:7)

''جو کچھ رسول تم کو دے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اس سے رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔''

18۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ O (الحشر:18)

''اے ایمان لانے والو اللہ سے ڈرتے رہو اور دیکھو کہ تم نے آنے والے دن کے لیے کیا بھیجا ہے۔''

یہاں بھی تقویٰ کا مطالبہ ایمان والوں سے ہے نہ کہ کفار سے۔

19۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ O (الطلاق:16)

سو جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور غور سے سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (صدقات) یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

20۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ O (الطلاق:10)

''اے عقل مندو اللہ سے ڈرتے ہوئے وہ جو ایمان لائے ہو۔خطاب ہے مومنین سے کہ اگر تم ایمان لائے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو یعنی متقی بنو۔''

21۔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ O (البقرہ :197)

''اور سفر کے لیے زادِ راہ لے لیا کرو اور بہترین زادِ راہ تو تقویٰ ہی ہے اے عقل مندو مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔''

22۔ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ O (الزمر:16)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(کفار کا بیان پیچھے سے آ رہا ہے) ان (کفار) کے لیے چاروں طرف آگ ہی آگ ہوگی اللہ اس عذاب سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندوں مجھ سے ڈرو۔''

کس قدر آسان اور شفاف بات ہے۔ اللہ کسی کا بھی نہ رشتہ دار ہے اور نہ وہ کسی کے مقابلے میں کمزور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو علم قرآن سے حاصل ہوتا ہے وہ اس علم کے بالکل الٹ ہے جو بعض صوفیا بیان کرتے ہیں۔ صوفیاء کی تعلیمات اور بیانات پر غور کریں۔ اور قرآن کی آیات پر غور کریں فرق سمجھ میں آ جاتا ہے۔

23۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (الحجرات :13)

''اللہ کے پاس تم میں سے سب سے زیادہ عزت اور تکریم والا وہ شخص ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہو۔ بے شک اللہ خوب جانتا ہے اور باخبر ہے۔''

24۔ تِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا ○ (مریم :63)

''اس جنت کا ہم اپنے متقی بندوں کو وارث بنائیں گے۔''

(وارث) پکی الاٹ منٹ ہوگی۔

25۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاءُ هَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط ○ (الحج:37)

''اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون لیکن تمہارا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔ تقویٰ دل (نفس) کی حالت کا نام ہے۔ اسی طرح کفر اور شرک بھی نفس کی حالت کا نام ہے۔''

26۔ اِنْ اَوْلِیَآءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ (الانفال:34)

''اللہ کے اولیاء یعنی دوست صرف وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے ہی نہیں۔''

بے شمار لوگ اپنے آپ کو ولی اور متقی خیال کرتے ہیں حالانکہ وہ اللہ کے دشمن ہوتے ہیں۔

27۔ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ (ال عمران:138)

''یہ لوگوں کے لیے بیان ہے اور متقی لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور نصیحت ہے۔''

اس چھوٹی سی آیت کریمہ میں کمال کی فصاحت اور بلاغت بھری ہوئی ہے اس قرآن کا بیان ہونا تمام انسانوں کے لیے ہے ہر جگہ اور ہر زمانے کے لوگوں کے لیے ہے۔ لیکن یہ بات کہ سب لوگ اس سے ہدایت یا نصیحت حاصل کر سکتے ہیں تو ایسا بھی نہیں ہے۔ اس کا ہدایت ہونا اور اس کا نصیحت ہونا تو صرف متقی (God-Conscious) لوگوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ہے۔ایمان لانا، ایمان لانے کی توفیق ملنا صرف عقلمندوں کے لیے ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

28۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ O (القصص:83)

''یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے بنایا ہے جو زمین میں ظلم اور فساد نہیں کرتے اور آخرت کا اچھا ہونا تو صرف متقین کے لیے ہی ہے۔''

غور کیجئے کافر اور ظالم مسلمان حکام کی زندگیوں میں کہ کس طرح سے انہوں نے اللہ کی زمین کو ظلم اور ناانصافی سے بھر دیا ہے اور قرآن کا اعجاز بھی دیکھئے کہ کتنے عمدہ طریقے اور الفاظ میں ان ظالموں کی تصویر بنائی ہے۔

29۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَO اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ O (الزمر:57)

''(قیامت کا منظر ہے) یہ نہ ہو کہ وہاں پھر کوئی نفس (شخص) یہ کہے کہ میں نے اللہ کے حق میں بڑی کوتاہی کی اور میں تو صرف مذاق ہی کرتا رہا آیا پھر تو یہ کہے گا کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں متقین لوگوں میں سے ہوتا۔''

30۔ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ O (الزمر:58)

''یا پھر جب تو عذاب کو دیکھے گا تو یہ کہے گا کہ کاش اگر دنیا میں دوبارہ جانا نصیب ہو تو میں اچھے کام کرنے والوں (محسنین) میں سے ہو جاؤں گا۔''

کتنی خوفناک صورت حال ہوگی۔قیامت کے دن۔اب تمام اچھے اور برے احوال پر نفس انسانی کا غلبہ ہوگا۔اور وہ اصلی حقائق کو جان کر اس طرح کی باتیں کرے گا۔آج تو کافر اور منافق اللہ کی دشمنی میں اندھے ہیں۔

31۔ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ O (الجاثیہ:19)

''وہ بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کچھ کام نہ آسکیں گے اور بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست (ولی) ہوتے ہیں اور اللہ متقین کا دوست ہے۔''

لفظ ولی بڑے وسیع معانی میں قرآن میں استعمال ہوا ہے۔قرآنی تعلیمات کے مطابق تمام لوگ صرف دو جماعتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں منقسم ہیں۔

1۔ مؤمن باللہ 2۔ مؤمن بالطاغوت

5۔ اَلْخُشُوْعُ

اَلْخُشُوْعُ کے معنی ضَرَاعَۃٌ کے ہیں یعنی عاجزی کرنا اور جھک جانا ضَرَاعَۃٌ کا لفظ قلب (نفس) کی عاجزی پر بولا جاتا ہے۔ دل میں عاجزی اور انکساری کا پیدا ہونا یہ بھی نفسیاتی خصوصیت اور صفت ہے۔ اللہ کی عظمت اور بڑائی کے سامنے اپنے آپ کو عاجز اور کمزور سمجھنا یہی خشوع ہے۔ اس خشوع کے پیدا ہونے سے آدمی اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچتا ہے۔ دل میں اس کا پیدا ہونا بھی ایمان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ورنہ تو جو کوئی بھی اللہ پر ایمان ہی نہیں لاتا تو وہ اللہ کی نافرمانی سے کیونکر بچے گا۔

1۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ O الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ O (المؤمنون:1-2)

''بلاشبہ ایمان لانے والے کامیاب ہوگئے، جو اپنی نماز میں عجز وانکساری کرتے ہیں۔''

یہ عجز وانکساری اور عاجزی صرف اللہ پر ایمان لانے والوں میں ہی ہوتی ہے۔

2۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ O (الحدید:16)

''کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس کتاب کے لیے جو اللہ نے نازل فرمائی ہے کے لیے جھکیں۔ نرم پڑیں اور ان لوگوں کی مانند نہ ہوں جن کو اس سے قبل کتاب دی گئی تھی پھر وقت کے گزرنے کے ساتھ ہی ان کے دل پتھر کی طرح سخت ہوتے گئے اور ان میں سے اکثر بدکار تھے۔''

اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کی کتاب کے لیے نرم پڑنا بھی نفسیاتی خصوصیت ہے اور اہل ایمان کی صفت ہے اور مومن میں یہ صفت خشوع کی ایمان لانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کفار میں اس کا پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ (القمر:7)

''ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی جس دن وہ قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔''

4۔ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ○ (ال عمران:199)

''اور اہل کتاب میں یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اللہ پر اور اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور اس کتاب پر بھی جو ان پر نازل کی گئی تھی ایمان رکھتے ہیں اور اللہ سے عاجزی کرنے والے ہیں اور اللہ کی کتاب کو تھوڑے سے دنیوی مال کے عوض فروخت نہیں کرتے۔''

5۔ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ○ (الانبیاء :90)

''بے شک وہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے اور ہمیں اُمید اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرتے تھے۔''

6۔ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ○ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○ (النازعات :8-9)

''اس دن (قیامت) دل دھڑکتے ہوں گے (ڈر سے) اور ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔''

7۔ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ○ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ○ (طٰہٰ:108-109)

''اس روز پکارنے والے کے پیچھے ہولیں گے جس کے سامنے انحراف کی جرأۃ نہ ہوگی اور خدائے رحمان کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی سو تم آہٹ کے سوا کچھ بھی نہ سنو گے۔ اس دن شفاعت کوئی فائدہ نہ دے گی مگر اس شخص کو جسے خدائے رحمٰن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند بھی فرمائے۔''

8۔ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ (الحشر:21)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر اس قرآن کو ہم کسی پہاڑ پر اُتارتے تو تم اس کو دیکھتے کہ اللہ کے ڈر سے دب کر وہ پہاڑ پھٹ جاتا۔ یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر سے کام لیں۔''

خَاشِعًا=دب کر عاجزی ' مُتَصَدِّعًا=پھٹ جاتا ' خَشْيَةِ=ڈر کر۔

6۔ اَلْخَشْيَةُ

اَلْخَشْيَةُ اس خوف کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت اور بڑائی کو دیکھ کر دل پر طاری ہو جائے۔ یہ بات عام طور پر اس چیز کا علم ہونے پر ہوتی ہے جس سے انسان ڈرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔

1۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ O (الفاطر:28)

''بے شک اللہ سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں اور اللہ زبردست ہے اور بخشنے والا ہے۔''

2۔ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ج وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ط قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ج وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى قف وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا O (النساء:77)

''جب لوگوں پر قتال فرض کر دیا گیا تو اچانک ہی ان لوگوں میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر ڈرنے لگا اور کہنے لگے خدایا تو نے ہم پر قتال کیوں فرض کر دیا کیوں نہ ہمیں تھوڑے اور دنوں کی مہلت دی۔ کہہ دیجئے دنیا کے فائدے بہت قلیل ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لیے آخرت بہتر ہے اور تم پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔''

3۔ اَتَخْشَوْنَهُمْ ج فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O (التوبہ:13)

''کیا تم ان سے ڈرتے رہو۔ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔''

4۔ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ O (التوبہ:18)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور نماز کو قائم کریں زکوۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔''

آیات میں غور کیجئے۔ آج کے دور میں اسلامی دنیا کے حکمران لوگ کفار اور مشرکین سے کتنا ڈر رہے ہیں اور اللہ کا ڈر تو یہ نام نہاد مسلمان جانتے ہی نہیں۔''

5۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَى اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ O (النور :52)

''جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور پرہیزگاری (تقویٰ-God Conscious) اختیار کیا تو یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔''

6۔ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى O (طٰہٰ:44)

''اور اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا ممکن ہے وہ نصیحت حاصل کرے یا اللہ سے ڈر جائے۔''

اللہ سے تو وہی ڈرتا ہے جو مومن ہو۔ جو مسلمان ہو۔ وہی متقی ہوتا ہے۔

7۔ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ O (الرعد:21)

''اور جو لوگ ان رشتوں کو جوڑتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے بھی خوف کھاتے ہیں۔''

اس آیت میں صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔

8۔ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ O (المائدہ :44)

''پس لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور میری آیات کو حقیر داموں سے نہ بیچو اور جو کوئی اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا تو یہی لوگ کافر ہیں۔''

9۔ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ O (المائدہ :3)

''آج کے دن سے کفار تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ص فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا O (النساء:9)

''اوران لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ بھی اپنے پیچھے ایسی ہی کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو انہیں بھی ان کے متعلق فکر ہوتی۔ پس انہیں بھی اللہ سے ڈرنا چاہیے اور معقول بات کرنی چاہیے۔''

11۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ O (التوبہ :18)

''اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور نماز قائم کرتے ہوں اور زکوۃ ادا کرتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں۔ سو امید ہے یہی لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔''

12۔ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى O اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى O (النازعات : 25-26)

''پس اللہ نے (فرعون کو) دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑ لیا اور اس تمام واقعہ میں بڑی عبرت ہے اس کے لیے جو کوئی بھی اللہ سے ڈرتا ہو۔''

7۔ تزکیہ نفس

انبیاء کی بعثت کا مقصد:

اگر یہ سوال کیا جائے کہ انبیاء کو مبعوث کرنے کا حقیقی مقصد کیا تھا؟ تو اس کا صرف ایک ہی صحیح جواب.....نفوس انسانی کا تزکیہ.....حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا آخری نبیؐ کے لیے مانگی وہ قرآن مجید میں منقول ہے۔

1۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O (البقرہ :129)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج۔ جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بے شک تو بڑا زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔''

اسی طرح محمد ﷺ کی بعثت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا بھی تھی۔

2- وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ○ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ○ (الشمس:7-10)

''اور نفس انسانی میں ذرا غور وفکر تو کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کس طرح سے ٹھیک ٹھاک بنایا اور سنوارا۔''

(ہر نفس کے متعلق یہ آیت ہے یعنی ہر انسان کے متعلق یہ آیت ہے) پھر اللہ نے ہر نفس انسانی میں ہر قسم کا فجور اور تقویٰ ودیعت فرما دیا۔ پھر جو نفس بھی (انسان) اپنے نفس کو پاکیزہ بنالیتا ہے وہ کامیاب ہوا اور جس نے بھی اپنے نفس کو گناہوں دھنسالیا وہ مارا گیا۔

قرآن فہمی میں جو سب سے بڑی غلطی مسلمانوں سے ہوئی وہ روح اور نفس کو ایک ہی چیز سمجھ لینا ہے اور یہ غلطی صوفیاء قسم کے حضرات کی طرف سے آئی۔ حالانکہ روح ''مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ'' ہے اور ''وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا'' روح کے بارے میں آیا ہے۔ لیکن صوفیاء حضرات نے تو نبوت کے مقابلے میں ولایت کو زیادہ معتبر اور اعلیٰ سمجھا۔ اسی نقطہ نظر سے علماء حق اور صوفیاء کے درمیان اختلافات شروع ہوئے اور دو الگ الگ راستے بن گئے اور اب یہ خلیج اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ حق کیا ہے؟ اور باطل کیا ہے؟ اس کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن فرمائیں گے؟ عقل اور فہم کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں انسان کو پورے غور وفکر کے ساتھ قرآن وسنت کا مطالعہ کر کے اپنی آخرت کو سنوارنے کی پوری کوشش اور فکر کرنی چاہیے کیونکہ اس دنیوی زندگی کے بعد اور کوئی فرصت نہیں کہ آدمی سنبھل سکے۔ بہت سی اشیاء جو قرآن وسنت کے خلاف ہیں اور عقل سلیم بھی ان سب باتوں کو غلط اور جھوٹ قرار دیتی ہے ان سے بچنا ہی عقل مندی ہے نہ کہ غفلت اور جہالت کا ارتکاب کرتے ہوئے کفر اور شرک کا راستہ اختیار کیا جائے۔ شرک اور کفر تو سراسر ہے ہی جہالت۔

جسم مٹی اور پانی کا مرکب ہے۔ نفس انسانی سماعت، بصارت اور فواد کا مجموعہ ہے قرآن میں سب سے زیادہ نفس انسانی پر بحث ہے۔ روح کے متعلق صرف چار آیات ہیں اور علمائے حق روح کو متشابہات میں شامل کرتے ہیں جس کی حقیقت اور کنہ کو پالینا انسانی استعداد سے بعید ہے۔ صوفیاء کے علم کی حد یہ ہے کہ وہ نفس اور روح کو گڈ مڈ (مخلوط) کر دیتے ہیں۔ غور وفکر ان کے ہاں شجر ممنوعہ ہے اور قرآن کی معنوی تحریف کرنا اور موضوع احادیث کو بیان کرنا ان کے ہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام ہے۔

اب ہم قرآن حکیم کی چند آیات جو تزکیہ نفس کے متعلق ہیں ان کو بیان کریں گے اور ان آیات کا آسان مفہوم بھی پیش کریں گے۔

عربی زبان میں تزکیہ کا مفہوم کسی چیز کو صاف ستھرا بنانا۔ اس کو نشو ونما دینا اور اس کو پروان چڑھانا ہے۔

3۔ وَرَهْبَانِيَّةَ ۟ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (الحدید:27)

''اور رہبانیت جو انہوں نے نکال لی تھی۔ ہم نے اس رہبانیت کا حکم بالکل نہیں دیا مگر انہوں نے خود ہی اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لیے اختیار کر لی تھی۔ جس طرح اسے نبھانا چاہیے تھا نباہ نہ سکے۔ پھر ان میں سے جو ایمان لائے تھے ہم نے ان کو اس کا اجر دیا اور بہت سے ان میں بدکار ہو گئے۔''

اس آیت میں بدعتوں کو نیکی سمجھ کر اختیار کرنا اس کو غلط کہا گیا ہے اس سے بچنا چاہیے جو عیسائی راہبوں نے کیا تھا اور مسلمان صوفیاء بھی اپنی ایجاد کردہ بدعتوں میں ایسے گم ہوئے کہ سیدھا راستہ چھوڑ کر گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے۔

4۔ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ○ (النجم:32)

''جو لوگ بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے بے شک تیرا رب بڑی بخشش والا ہے وہ تم کو اس وقت سے جانتا ہے جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی جنیں ہی تھے تم اپنے آپ کو بہت زیادہ پاک (متقی) صاف مت کہو۔ تم میں جو کوئی بھی پاک ہے اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ یہ ایک بڑی جامع آیت ہے۔ جس میں انسان کی پیدائش سے لے کر بڑی عمر تک کے حالات کو بیان فرمایا ہے اور یہ کہ اللہ تم سب کو خوب جانتا ہے اور تم لوگ اپنی اصل کو بھول کر اپنے آپ کو زیادہ پاک باز ظاہر نہ کرو۔

5۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلاً O (النساء :49)

''کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو بڑا متقی کہتے اور سمجھتے ہیں بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاکیزہ کرتا ہے اور ان پر ذرا سا بھی ظلم نہ ہوگا۔''

یہ یہود کا ذکر ہے جو حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور پھر بھی اپنے کو متقی جانتے تھے۔

6۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O (التوبہ : 103)

''آپ ان کے اموال میں سے صدقات (زکوٰۃ) کو لے لیا کریں۔ تاکہ اس طرح سے آپ ان کو پاک کریں اور ان کا تزکیہ نفس بھی کریں اور ان کے حق میں دعائے خیر بھی مانگیں۔ کیونکہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے اور اللہ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے۔

7۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O (النور :21)

''اے ایمان والو شیطان کی پیروی نہ کرو اور جو کوئی بھی شیطان کی پیروی کرے گا تو شیطان تو فحش اور بری باتوں کا ہی حکم دیتا ہے اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی ایک بھی نہ سنورتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہی سنوارتا ہے اور اللہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔''

غور کیجئے یہ آیت اپنے مفہوم میں بالکل آسان اور واضح ہے اگر کوئی قرآن میں تدبر ہی نہ کرے تو پھر بات مشکل ہو جاتی ہے انسان کے لیے تزکیہ نفس کا حصول صحیح ایمان اور صحیح عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔ معاملہ اللہ کے ساتھ ہے جو عالم الغیوب ہے ہم دنیا میں ہر کسی آدمی سے چالاکی والا معاملہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دھوکا کرنا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ وہ دل و دماغ میں آنے والے جھوٹے اور سچے ہر قسم کے خیالات تک کو خوب اچھی طرح جانتا ہے اور پھر اللہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے بلکہ وہ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے انسان کے لیے ہوشیاری اور چالاکی اور کامیابی اسی بات میں ہے کہ وہ اپنے اللہ سے ڈرتا رہے اور اللہ کے مقابلے میں ہوشیار بننے کی کوشش نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ○ (البقرہ :151)

''جیسا کہ ہم نے تم میں سے ہی ایک رسول کو مبعوث کیا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارے نفوس کو پاکیزہ بناتا ہے اور تم کو کتاب الٰہی اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے تم کو وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے۔''

9۔ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ (ال عمران:77)

''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل دنیاوی مال کے بدلے بیچتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور قیامت کے دن اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ایسے لوگوں کے لیے قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا۔''

10۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ (الجمعہ :2)

''اللہ وہ ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے ان کو پاکیزہ بناتا ہے اور کتاب کی آیات اور حکمت کی باتیں ان کو سکھاتا ہے اگر چہ اس سے قبل وہ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔''

یہ آیت بھی اپنے مفہوم میں بالکل آسان اور واضح ہے کہ بعثت محمدی ﷺ سے قبل یہ لوگ (صحابہ کرام) تھے۔ یہی عقیدہ ہے، یہی معلومات ہیں۔ جن کو مسلمان کے لیے ماننا لازمی ہے۔

11۔ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن تَزَكَّىٰ ○ (طٰہٰ:76)

''مومنین کے رہنے کے لیے ایسے باغات ہیں جن میں نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بدلہ ہے اس کا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا ہوگا۔''

آیت ھذا کے مطابق جنت میں داخلہ صرف مزکی اور متقی کا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ط وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ط إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ط وَمَنْ تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ط وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ (الفاطر:18)

''اور نہ اُٹھائے گا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے کسی کو پکارے گا تو اس کا ذرا سا بوجھ بھی نہ اُٹھایا جائے گا اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو آپ صرف ان لوگوں کو آگاہ کر سکتے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کوئی بھی تزکیہ نفس اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی ایسا کرتا ہے اور سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹنا ہے۔''

اس آیت میں تزکیہ نفس کی وضاحت فرمائی گئی ہے جو کہ بالکل واضح اور آسان ہے اور مسلمان کا عقیدہ یہی ہے۔

13۔ اِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهٗ طَغٰى ○ فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلٰى أَنْ تَزَكّٰى ○ (النازعات:17-18)

''اے موسیٰ فرعون کی طرف جاؤ۔ وہ بہت سرکش ہو گیا ہے۔ اور اس سے کہو کیا تو (شرک) سے پاک ہونا چاہتا ہے۔''

14۔ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ○ (اللیل:18)

''جو کوئی بھی اپنا مال تزکیہ نفس کے لیے دیتا ہے۔''

15۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰى ○ أَنْ جَآءَهُ الْأَعْمٰى ○ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى ○ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ○ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ○ فَأَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ○ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى ○ وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ○ وَهُوَ يَخْشٰى ○ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ○ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ○ (عبس:1-12)

''(تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا) (اس بات پر کہ اندھا اس کے پاس آیا) تمہیں کیا خبر۔ عجب نہیں کہ وہ سدھر جاتا۔ یا نصیحت قبول کرتا اور نصیحت اس کے لیے سودمند ہوتی۔ جو شخص حق سے بے نیازی برتتا ہے۔ تم اس کے پیچھے پڑتے ہو۔ حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو تم پر کوئی ذمہ داری نہ ہے۔ اور جو خدا سے ڈر کر تمہارے پاس دوڑا دوڑا آتا ہے۔ اس سے تم بے رخی برتتے ہو۔ ہرگز نہیں یہ تو یاددہانی ہے۔ تو جو کوئی بھی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔ فَانْطَلَقَا وقف حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ لا قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ○ (الکھف:74)

''پھر دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک لڑکا ملا۔ تو اس نے اس کو قتل کر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی قصاص کے قتل کر ڈالا ہے۔ آپ نے بہت برا کام کیا ہے۔''

زکیہ اور زاکیۃ دونوں کا معنی پاک اور طاہر کے ہیں۔

قرآن حکیم کی تمام آیات متشابہات کو نکال کر اپنے مفہوم اور معنی میں بے حد آسان اور واضح ہیں اور ہر ایک نفس انسانی کے لیے ہر جگہ اور ہر دور میں یکساں رہنمائی کرتی ہیں یہی تو قرآن کا معجزہ ہے۔

لیکن ان نہایت واضح اور قابل فہم آیات کے باوجود خود مسلمانوں کے اندر غلو پسندی کی بیماری ہمیشہ موجود رہی ہے اور اسی غلو پسندی کی وجہ سے مسلمانوں کے فکر و عمل کے ہر گوشے میں مختلف قسم کی بدعتیں داخل ہوتی رہی ہیں۔ ان بدعات کی وجہ سے مسلمانوں کے عقائد بھی بگڑتے رہے ہیں۔ احکام اور قوانین، اور عبادات تک اسی کی وجہ سے بگڑتے رہے ہیں اور آج حالت یہ ہے کہ صحیح اسلامی عقائد اور دیگر غلط اور غیر اسلامی عقائد آپس میں بری طرح سے خلط ملط ہو گئے ہیں حالانکہ صحیح قرآن وسنت بھی موجود ہیں۔

عقائد ونظریات میں یہ فتنہ تصوف کی راہ سے داخل ہوا اور ایک عظیم فساد کا باعث بنا۔ مثال کے طور پر اشاعرہ جبریہ کہلائے اور معتزلہ نے کلی اختیارات کو اپنایا اور حضرات صوفیہ نے نظریہ وحدت الوجود، وحدت الشہود اور حلول کے نظریات کو اپنایا۔ نجات حاصل کرنے کے لیے خوارج کی تنگ نظری اور مرجیہ کی اباحت پسندی بھی اسی علم الکلام کی وجہ سے تھی۔ احمد بن حنبل کو معتزلہ کی اسی گمراہی نے تکالیف میں مبتلا کر دیا تھا اور وہ بھی (معتزلہ) قرآن کو مخلوق کہتے تھے۔ فلسفیانہ غلو کے سبب سے عبادات اور اخلاق میں بھی بکثرت بدعات مسلمانوں میں داخل ہوئیں۔ صوفیہ نے تزکیہ نفس و تقرب الٰہی اور ذکر و عبادت کی بعض ایسی صورتیں ایجاد کیں جن کا کتاب وسنت میں کوئی نشان نہیں ملتا تھا۔ اسی تزکیہ نفس کے حصول کے لیے پر مشقت ریاضتیں، چلہ کشی اور نام نہاد عملیات کتاب وسنت کے نام پر ایجاد کی گئیں۔ جنہوں نے صحیح اسلامی تعلیمات کی جگہ لے لی جبکہ ان چیزوں کا شریعت میں جواز تو درکنار بلکہ الٹا وہ کھلی ہوئی بدعتیں تھیں ان بدعتوں نے صحیح قرآن وسنت کی تعلیمات کو مسخ کر کے رکھ دیا انسانی نفس قرآن وحدیث کی تعلیمات اور معلومات کی بنیاد پر نفس مطمئنہ کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ انسان جو کچھ بھی کرتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات خواہشات اور جذبات کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہی تو کرتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد نفس انسانی کا رویہ یکساں تبدیل ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس انسانی کے محرکات:

انسان کوئی بھی کام کرے اس کا محرک نفس انسانی ہوتا ہے۔ نفس اپنی خواہشات اور جذبات کو پورا کرنے کے لیے سوچتا ہے یا پھر اس کے مفید ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اگر فیصلہ کسی کام کے کرنے کے حق میں ہو جائے تو اس کو سرانجام دینے کے لیے اس کے لیے تجاویز سوچتا ہے اور ذرائع فراہم کرتا ہے۔ انسانی جسم کی بھی۔ بہت سی ضروریات ہوتی ہیں ان کو پورا کرنے کے لیے بھی نفس پوری مستعدی سے کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی خواہشات کو پورا کرنے اور جذبات کی تسکین کے لیے بھی تمام امور نفس ہی سرانجام دیتا ہے۔ شہوات بھی نفس کی ضروریات ہوتی ہیں ان کو پورا کرنا بھی نفس ہی کی ذمہ داری ہوتا ہے۔ یہ ہمدردی، محبت، سخاوت، نفرت، عداوت، دوستی، غصہ، انتقام غرضیکہ ہر قسم کے جذبات اور خواہشات کو پورا کرنا نفس ہی کی ذمہ داری ہے اور سب اچھے اور برے کام نفس کی بدولت ہی پورے ہوتے ہیں۔ نفس کو برے کاموں سے روکنا، اسے قابو میں رکھنا اور جائز کاموں کو کرنا یہی تو تزکیہ نفس ہے نا۔

اگر ایک شخص مسلمان ہے اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ ہر کام کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھتا ہے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی سے بچے تو ایسا شخص اپنے نفس کو پاک کر لیتا ہے یہی تو تزکیہ نفس ہے۔ ایسے نفس کو قرآن نفس مطمئنۃ کہتا ہے۔

17۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ (القمر:17)

اور ہم نے تو قرآن کو سمجھنے کے لیے بہت ہی آسان بنایا پھر ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

قرآن میں آیات بینات اور آیات متشابہات دو طرح کی آیات ہیں۔ عقائد کے متعلق اور احکام کے متعلق تمام آیات بینات اور محکمات ہیں۔ قرآن چونکہ ہر قسم کے آدمی کے لیے بھیجا گیا ہے۔ لہٰذا آیات محکمات بہت ہی آسان اور قابل فہم ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ کوئی ذرا سی توجہ بھی قرآن فہمی کے لیے خرچ نہ کرے۔ عام قسم کے لوگوں کی حالت اور رویہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہم بازار سے معمولی ضروریات زندگی خریدتے وقت بھی بڑی محنت اور توجہ سے چیزیں خریدنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے عقل وفہم کو ذرا سا بھی استعمال نہیں کرتے۔ بہت اہم اور بنیادی باتیں جو قرآن میں نہایت آسان اور واضح طور پر بیان ہوئی ہیں ان کو ذرا بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہر جھوٹا اور جاہل قسم کا آدمی جو علمائے سوء میں سے ہوتا ہے وہ قرآن وسنت کی جو بھی اوٹ پٹانگ تشریح کر دے وہ ہم مان لیتے ہیں۔ اگرچہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی نجی زندگی میں جھوٹا اور بددیانت بھی ہو۔لیکن قرآن کے متعلق ہم اس کی تشریح کو مان لیتے ہیں۔قرآن کا تو یہ دعویٰ ہے۔اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو قرآن کو سمجھنے کے لیے بہت ہی آسان بنایا ہے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ O

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ تو کیا اللہ تعالیٰ کا قرآن سچا نہیں ہے؟

بے شمار مسائل ہیں مثلاً كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ،(قرآن) لیکن علماء سوء نے انبیاء، شہدا، صلحا کے متعلق مخلوق کو اس بات کا یقین کرا دیا ہے کہ انبیاء، شھداء اور صلحاء مرے نہیں بلکہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔در بار لگاتے ہیں۔لوگوں کی دعائیں سنتے ہیں اور ان کی حاجات کو پورا کرتے ہیں۔اسی طرح کے اور بہت سے مسائل ہیں۔

مرنے کے بعد کے حالات اور عالم برزخ کی زندگی متشابہات میں سے ہے اس طرح کی بنیادی تعلیمات کو اگر صحیح طریقے پر نہ مانا جائے تو تزکیہ نفس کہاں سے ہوگا؟ تزکیہ نفس کے لیے سب سے پہلی اور اہم بات ہی صحیح ایمان کا ہونا ہے۔محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی طرح سے ایمان لانا ضروری ہے۔

18۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ O (البقرہ :285)

"رسول کی طرف جو کچھ بھی اُس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا وہ خود اور تمام مومن اس پر ایمان لاتے ہیں۔"

دیکھئے اس آیت میں خود محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق اور آپ کے صحابہؓ کے متعلق بیان ہوا کہ یہ سب لوگ اس قرآن پر ایمان لائے ہیں۔ہم مسلمانوں کے لیے ہر کام جائز ہو جاتا ہے۔جسے علماء سوء صحیح قرار دے دیتے ہیں۔یہ علماء سوء عام طور پر عربی زبان سے عاری ہوتے ہیں۔دوسری مصیبت ان کے ساتھ یہ ہوتی ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات بھی اپنے اپنے گروہی مولویوں سے حاصل کرتے ہیں جبکہ ان کے علماء قابل اعتماد ہی نہیں ہوتے۔اس صورت حال سے پھر صحیح عقائد کہاں سے حاصل ہوں گے؟

یہ ہر مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہے کہ وہ خود غور وفکر کرے اور اختلافی مسائل کو علماء حق سے سمجھنے کی کوشش کرے۔ایسے علماء حق عام طور پر اچھی شہرت کے حامل ہوتے ہیں اور اپنی نجی زندگی میں بھی امانت اور دیانت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں بہر حال اللہ تعالیٰ نے تو ہر مسلمان کو بلکہ ہر انسان کو عقل وفہم کی وافر صلاحیت عطا فرمائی ہے۔اب یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فہم وفراست کو کام میں لائے۔معاملہ اتنا زیادہ مشکل بھی نہیں ہے۔ضروری بات یہ ہے کہ مسائل کو سمجھنے کے لیے آدمی تیار ہو اور علماء سے بحث مباحثہ کرے اور اللہ سے سچے دل سے صراط مستقیم کے حصول کے لیے دعا کرتا رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کے دور میں جہاں بے شمار غلط کار لوگ اور غلط لٹریچر لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے وہاں بے شمار علماء حق اور ان کا لٹریچر لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچانے کے لیے موجود ہے۔ مطالعہ کرنے کی عادت ہونی ضروری ہے اور بغیر محنت اور توجہ کے کوئی کام بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ دنیا دار العمل ہے۔

شیاطین اور اس کے ایجنٹ ہر وقت ہر جگہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں وہ تمام ضروری باتیں پوری وضاحت کے ساتھ مثالیں دے کر سمجھائی گئیں ہیں۔ اب جو کوئی بھی ہدایت کا طالب ہو نماز قائم کرے اور نماز میں جو کچھ وہ پڑھتا ہے اس کے معانی سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے۔ اس میں سب کچھ آ جاتا ہے پھر بہت سی دعائیں رسول اکرم ﷺ نے پڑھنے کے لیے بتائی ہیں ان کو یاد کرنا چاہیے اور پھر ان کے معانی بھی سیکھنے ضروری ہیں۔ یہ بالکل بنیادی اور ضروری باتیں ہیں جن کو سیکھنا اور پڑھنا ضروری ہے۔ جب ایک (مسلمان) آدمی یہ سب کچھ کر لیتا ہے تو پھر وہ ہر وقت یہ محسوس کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اور ہر وقت اس کو دیکھ رہا ہے۔ اپنے بندے کی دعائیں سن رہا ہے۔ بندے کی اطاعت سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ گناہوں اور نافرمانیوں سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ یہی تو وہ ایمان ہے جو بندے میں احساس پیدا کرتا ہے۔ جو اسے برائیوں اور گناہوں سے بچاتا ہے۔ جب مسلمان کی یہ حالت ہو جائے تو اب وہ تزکیہ نفس کی راہ پر چل پڑتا ہے اور جب اس راہ پر چلنے اور قائم رہنے کی اچھی عادات کو وہ اپنا لیتا ہے تو یہی حالت تزکیہ نفس ہے۔

19۔ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ○ (النجم :32)

بندہ کوئی بھی ہو تکبر اور بڑائی اس کی دشمن ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی ہر طرح کے تکبر سے پاک ہوتے تھے اور وہ کبھی بھی اپنی بڑائی اور تقویٰ کا اظہار نہ کرتے تھے۔

20۔ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ○ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ○ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ○ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَىٰ ○ (الاعلیٰ:14-19)

"یقیناً اس شخص نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا اور اپنے رب کو یاد کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا بلکہ تم لوگ اس گھٹیا زندگی (الحیوۃ الدنیا۔ صفت موصوف ہے) کو ترجیح دیتے رہتے ہو حالانکہ آخرت بہت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ یہی بات پہلی کتابوں اور خطوط (صحف) میں بھی تھی خاص طور پر ابراہیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موسیٰ (توراہ) کے صحف میں۔"

یہ آیات اپنے مفہوم میں نہایت آسان اور پوری طرح سے واضح ہیں۔ مسلمانوں میں غور وفکر کرنا اس قدر کم ہو گیا کہ الحیوۃ الدنیا کا ترجمہ (مضاف مضاف الیہ) سے کرتے ہیں یعنی دنیا کی زندگی حالانکہ یہ موصوف صفت ہے اور صحیح ترجمہ ہوگا پست زندگی۔ گری پڑی زندگی۔ قریب والی زندگی۔ یہ زندگی۔ ادنیٰ زندگی۔ بڑے بڑے مفسرین کرام جن کا نام لوگوں کے نزدیک بہت ہی بڑا ہے اُردو میں ترجمہ کرتے وقت غلطی ان سے ہوگئی۔ جان بوجھ کر نہیں بلکہ کم علمی کی وجہ سے سید حامد علیؒ پہلے مفسر ہیں جنہوں نے اس غلطی کی نشان دہی کی ہے۔ وہ بھی سید قطب کی تفسیر پڑھ کر کیونکہ سید قطبؒ کا اسلوب بیان اس قدر اچھوتا اور زور آور ہے کہ سید حامد علی نے جب غور وفکر کیا تو ان کو اس غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے فی ظلال القرآن کا اُردو ترجمہ کرتے وقت حاشیہ میں اس کی نشاندہی فرمائی ان آیات میں بھی کامیابی کے لیے تزکیہ نفس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

21۔ كَلَّا ۖ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ (مریم : 79-81)

"ہرگز نہیں یہ کافر اور مرتد جو کچھ بھی یہ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیتے ہیں۔ اور اسکے لیے عذاب بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جس قدر وہ مال و دولت بتلاتا ہے اس کے مرنے کے بعد ہم اس کے وارث ہوں گے اور وہ بالکل اکیلا ہمارے سامنے پیش ہوگا۔ لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر کئی معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ (یہ حکمران یہ افسران اور دستور ساز اسمبلیاں جو اللہ کے قانون کو اللہ کی زمین پر نافذ نہیں کرتے اور نہ ہی نافذ کرنا چاہتے ہیں۔)

22۔ إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ۝ لَّقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝ (مریم : 93-95)

"زمین آسمان کے تمام (جن وانس) نفری اللہ کے حضور قیامت کے دن فرداً فرداً حاضر ہوں گے۔ اللہ نے سب کی گنتی کر رکھی ہے۔ اور قیامت کے دن ہر ایک فرداً فرداً حاضر ہوگا۔"

مسلمانوں سے سوال ہے جنہوں نے رسولوں کو صلحاء، شہداء کو۔ اللہ سے بھی بڑا مرتبہ دے رکھا ہے وہ ان آیات کا کیا ترجمہ کرتے ہیں یہ معلومات پورے ایمان کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ آیات ہرگز متشابہات نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِہٖ قَوْمًا لُّدًّا ○ (القمر:17)

بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرتے رہے۔ خدائے رحمان ان کے لیے محبت اور دوستی پیدا کر دے گا۔ (یہ دوستی مومنین کے لیے رسولوں کے لیے اللہ کے لیے) ہوگی۔ پس ہم نے قرآن کو آپ کی زبان سے اس لیے آسان کر دیا ہے کہ آپ اس سے متقی (پاک لوگ) لوگوں کو خوشخبری سنائیں اور جھگڑا لو (اہل مکہ) لوگوں کو اس قرآن کے ساتھ ڈرائیں۔"

24۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ تَرَکْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰکُمْ وَرَآءَ ظُھُوْرِکُمْ ج وَمَا نَرٰی مَعَکُمْ شُفَعَآءَکُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّھُمْ فِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا ط لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ وَضَلَّ عَنْکُمْ مَّا کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ (الانعام :94)

"اللہ فرمائے گا کہ تم اسی طرح اکیلے اکیلے ہمارے حضور میں آئے ہو جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تم کو دنیا میں دیا تھا وہ تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کو تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے لیے شفاعت کرنے والے شریک ہیں۔ آپس کے تمام رشتے ٹوٹ گئے ہیں اور جن کو تم سفارشی خیال کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئے ہیں۔"

یہ ہے وہ تزکیہ نفس جو ہمیں قرآن وسنت سے ملتا ہے۔ عام لوگوں نے (خواہ وہ بظاہر مسلمان ہی کیوں نہ ہوں) جو اللہ کے ساتھ شریک بنا رکھے ہیں خواہ وہ لوگ کافر ہوں یا مشرک ہوں یا بظاہر مسلمان ہوں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا معاملہ قادر مطلق اور علام الغیوب کے ساتھ ہے جہاں کسی قسم کی کوئی ہوشیاری، چالاکی اور جھوٹ ہرگز کام نہ آئے گا۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ یَا عِبَادَ اللّٰہِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

فلسفہ خودی:

پروفیسر سراج الاسلام اپنی کتاب تذکرے تبصرے کے صفحہ 208 پر لکھتے ہیں۔ "خودی وہ محور ہے۔ جس کے گرد زندگی اپنے وسیع تر مفہوم میں چکر لگا رہی ہے۔ اقبال نے اپنی فارسی نظم "اسرار خودی" میں اس کی تکمیل تین چیزوں پر رکھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- اطاعت الٰہی:

انسان پر سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ قوانین الٰہی کی مکمل پابندی کرے تا کہ کسی اور کی اطاعت نہ کرنی پڑے۔

2- ضبط نفس:

یعنی اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اس کو اپنے قابو میں رکھے غیر اللہ کا خوف اس کے دل میں نہ آئے خود غرضی اور دوسری تمام برائیوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے تا کہ وہ اپنی خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کر سکے اور عمل کی قوت پیدا کر کے دنیا پر چھا جائے۔

3- نیابت الٰہی:

انسان جب ان دو منزلوں کو طے کر لے گا اور اشرف المخلوق ہونے کا ثبوت دے کر اپنی بھرپور عملی قوتوں کو کام میں لائے گا تو وہ خدا کا نائب بن جائے گا اور خدا کی صفات اس میں پیدا ہو جائیں گی۔

اقبال نے تمام افراد میں ایسی صلاحیتوں کی توقع کی ہے۔

مندرجہ بالا تین نکات محض تزکیہ نفس کی تشریح ہیں۔ جو قرآنی آیات کی تعلیمات سے لی گئی ہیں۔ اسی کتاب تذکرے اور تبصرے کے صفحہ 209 پر پروفیسر سراج الاسلام لکھتے ہیں۔

اقبال اور مرد مومن:

اقبال کے نزدیک مرد مومن یا انسان کامل وہی ہے۔ جو پاکباز، طاقتور، صاحب بصیرت، عاقل، تجربہ کار، دنیا کی ہر خواہش سے بے نیاز اور اخلاق حسنہ کا نمونہ اور باطل قوتوں کے خلاف برسر پیکار ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ یہی تو تزکیہ نفس ہے۔

اقبال اور تصوف:

اقبال کے نزدیک مسلمانوں کے دنیوی زوال اور ذہنی پستی کا سبب اسلام کے نظریہ حیات (تزکیہ نفس) کو چھوڑ کر افلاطونی، عجمی، ویدانت اور بدھ مت کے افکار اور نظریات کو اختیار کرنے میں ہے کہ ان نظریات اور افکار نے زندگی کو محض دھوکا اور فریب قرار دیا ہے اور انسانوں کو عمل کے بجائے فرار کی تعلیم دی ہے ان افکار نے ایران میں صوفیوں کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا گروہ پیدا کر دیا۔ جو مسلمانوں کو ترک دنیا اور رہبانیت کی تعلیم دیتا تھا۔ برصغیر میں بھی یہ خیالات صوفیانہ شاعری کے ذریعے پھیلے۔ جس سے مسلمانوں میں عمل کی بجائے بے عملی پھیلی اور انہوں نے گریز اور فرار کی راہ اختیار کی اقبال اس تصوف کے سخت مخالف ہیں۔ جس نے مسلمانوں سے ان کی طاقت چھین لی ہے۔ ان نظریات کو انہوں نے نفی خودی کا فلسفہ کہا اور ایک بت شکن کی طرح اس کے خلاف آواز اُٹھائی۔

یہ معاملے ہیں نازک جو تیری رضا ہو تو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریق خانقاہی
قم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو وہ رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

علامہ محمد اقبال کا مسلمانوں میں بڑا احترام پایا جاتا ہے۔ اُن کی بات اور نظریات کو بیان کرنے کا یہی مقصد ہے کہ لوگ غور و فکر کریں اور قرآن فہمی میں دلچسپی لیں کیونکہ مسلمانوں کی بہتری دنیا اور آخرت میں اسلام کو اپنانے میں ہی ہے۔

اقبال کا مرد مومن فلسفہ خودی کے مطابق وہ ہے جو مسلمان ہو اور قرآن کا فلسفہ اُسے متقی اور پاکباز God-Conscious کہتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

8۔ اَلْوَلِیُّ ج اَوْلِیَآء

الولی والمولا یہ دونوں کبھی اسم فاعل یعنی موالی کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور کبھی اسم مفعول یعنی موالا کے معنی میں آتے ہیں اور مومن کو ولی اللہ تو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن مولی اللہ کہنا ثابت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لیے ولی المومنین اور مولا ہم دونوں طرح بول سکتے ہیں۔ چنانچہ معنی ولی یعنی اسم فاعل کے متعلق فرمایا:

1۔ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ○ (القمر:17)

"جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کا دوست ہے (کارساز ہے)

2۔ اِنَّ وَلِیِّ ۔ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۔ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ○ (الاعراف:196)

بلاشبہ میرا کارساز تو وہی اللہ ہے جس نے کتاب (خط) نازل فرمائی اور وہی تمام نیکوکار لوگوں کا کارساز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستی کرنا بھی نفس انسان کا ایک رویہ ہے۔ انسان کا نفس جب کسی سے دوستی کا (رویہ) اختیا کرتا ہے۔ تو مخالف شخص کے لیے یہی دوستی اور محبت کا رویہ خود بخود دشمنی میں ظاہر ہوتا ہے۔ دشمنی کرنا بھی نفس انسانی (Psychomotor) کا یک رویہ ہے یہ سب معنوی چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کو خودکار اور خودمختار بنایا ہے وہ جسے چاہے دوستی کے لیے پسند کرے اور جسے چاہے دشمنی کے لیے پسند کرے۔ نفس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ مومنین اللہ سے دوستی کھتے ہیں اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہیں۔ کفار اور مشرکین شیطان سے دوستی رکھتے ہیں اور مسلمانوں سے دشمنی کھتے ہیں، یہ سب نفسیاتی صفات ہیں۔ اللہ نے انسانی نفس کی ہدایت کیلئے انبیاء بھیجے اور کتب نازل فرمائیں تاکہ انسان گمراہی سے بچ جائے نفس انسانی پر جبر نہیں ہے۔ یہ مکمل طور پر خودمختار ہے۔

۔ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَ بْصَارَ وَالْاَ فْئِدَةَ ط قَلِيْلاً مَّا تَشْكُرُوْنَ O (السجدہ :9)

"اللہ نے تمہارے کان، آنکھیں اور افئدۃ (دل ودماغ) بنائے (یہی تین چیزیں مل کر نفس بنتی ہیں) لیکن تم اللہ کا شکر بہت ہی کم کرتے ہو۔"

قرآن کے مطابق تمام انسان دو فرقوں میں منقسم ہیں۔ ایک اولیاء اللہ دوسرے اولیاء الشیطین۔ ہر وہ شخص جو اللہ کے دین کو قبول کرتا ہے اور اس کی سربلندی کے لیے کام کرتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے۔ خواہ یہ کوشش کم ہو یا زیادہ اور جو اللہ کی طاعت نہیں کرتا اور اللہ کے خلاف بغاوت کرتا ہے وہ شیطان کا ولی ہے۔ تمام کے تمام انسان ولی ضرور ہیں کوئی اللہ کا لی ہے اور کوئی شیطان کا ولی ہے۔

۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ O (البقرہ:257)

"جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کا ولی ہے۔ وہ ان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے اولیاء شیطان ہیں وہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتا ہے۔"

یعنی مومنوں کا ولی اللہ ہے اور مومن اللہ کے ولی (دوست) ہیں اور کافروں کے شیطان ولی اور یہ شیطان کافروں کے ولی ہوتے ہیں لیکن عام لوگوں نے اولیاء سے مراد صرف وہ فرقہ سمجھ رکھا ہے۔ جس سے کشف وکرامات یا شعبدہ زیوں کا ظہور ہو۔ پھر اسی طبقہ میں سے کسی کو اللہ کا ولی اور کسی کو شیطان کا ولی کہہ دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولی کا مفہوم کب بدلا؟:

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مفہوم کی تبدیلی تیسری صدی ہجری میں پیدا ہوئی۔ دوسری صدی تک ایسے لوگوں کو عُبّاد یا صالحین تو کہا جاتا تھا۔ مگر اولیاء اللہ کسی نے نہ کہا تھا۔ جب چوتھی صدی ہجری میں صوفیہ کے مختلف رسائل ضبط تحریر میں آئے تو ان حضرات نے ولی کے لفظ کو اس مفہوم کے لیے مختص کر لیا۔ پھر اس کے بعد اولیاء اللہ کے مناصب اور آسامیاں مقرر کی گئیں۔

صوفیانہ فلسفہ:

طریقت کے نظریات کے مطابق خواہ حلول کے نظریہ سے ہو یا وحدت الشھود کے نظریہ سے سب عارف باللہ اور فانی اللہ لوگ انسانی روپ میں چلتے پھرتے خدا ہوتے ہیں۔ جن کا علم اور تصرف خدا ہی کے برابر ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ خدا کا علم غیب یا تصرف تو اس کا ذاتی ہوتا ہے۔ اب اس ذاتی اور عطائی کے متعلق بھی شریعت کا فیصلہ سن لیجئے۔ مشرکین مکہ بھی جو فرشتوں، بزرگوں اور بتوں میں علم غیب یا تصرف کا عقیدہ رکھتے تھے وہ حج کے دوران اپنی خاص تلبیہ کہا کرتے تھے۔

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ

''میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ مگر وہ شریک جو تیری ملک ہے اور تو اس کا مالک ہے اور جو کچھ اس کی ملک ہے تو اس کا بھی مالک ہے۔'' (مسلم کتاب الحج۔ باب التلبیہ)

ولی کا لفظ قرآن میں سرپرست یا صاحب اختیار کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ جو کسی کی بگڑی بنا سکتا ہو۔ یا کسی کی حاجت پوری کر سکتا ہو۔ لیکن اس صورت میں یہ ہمیشہ منفی پہلو لئے ہوئے ہوتا ہے یعنی لوگوں کا یہ گمان باطل ہوتا ہے کہ وہ لوگ صاحب تصرف و اختیار ہیں۔ صاحب تصرف صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

5۔ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ (الشعراء :6)

''اور جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں اللہ ان کی نگرانی کر رہا ہے اور آپ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔''

یعنی پیر اور مرید کے احوال کا محاسبہ اور موازنہ اللہ ہی کا کام ہے اے پیغمبر تمہارے ذمہ یہ بات نہیں ہے کہ جو بات نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کو تہس نہس کر سکو۔

اس آیت کے حاشیہ میں مولانا مودودیؒ تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں "اگرچہ اس آیت کے مخاطب بظاہر نبی اکرم ﷺ ہیں۔ لیکن اصل مدعا کفار کو یہ بتلانا ہے کہ اللہ کا نبی اس طرح کا کوئی دعویٰ نہیں رکھتا جس طرح کہ جاہلیت کے معاشروں میں بالعموم یہ خیال پایا جاتا ہے کہ یہ "حضرت" قسم کے لوگ ہر اس شخص کی قسمت بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں جو ان کی شان میں گستاخی کرے بلکہ مرنے کے بعد ان کی قبر کی بھی اگر کوئی توہین کر گزرے یا اور کچھ نہیں، تو ان کے متعلق کوئی برا خیال ہی دل میں لے آئے تو اس کا تختہ الٹ دیتے ہیں یہ خیال زیادہ تر ان "حضرتوں" کا اپنا پھیلایا ہوا ہوتا ہے اور نیک لوگ جو خود ایسی باتیں نہیں کرتے ان کے نام اور ان کی ہڈیوں کو اپنے کاروبار کا سرمایہ بنانے کے لیے کچھ دوسرے ہوشیار لوگ ان کے متعلق اس خیال کو پھیلاتے ہیں۔ بہرحال عوام میں اسے روحانیت اور خدا رسیدگی کا لازمہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی فریب کا طلسم توڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ محمد ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ کہ آپ کا کام صرف لوگوں کو راہ دکھانا ہے۔ ان کی قسمتیں تمہارے حوالے نہیں کی گئیں۔ ان کے اعمال کو دیکھنا اور عذاب دینا ہمارا کام ہے۔ اسی طرح سے درج ذیل آیت میں بھی اولیاء سے مراد یہی حضرت قسم کے لوگ ہیں۔

6۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ O (الاعراف:3)

"تمہارے پروردگار کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے۔ اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم کم ہی نصیحت کو مانتے ہو۔"

دوستی اور دشمنی کرنا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ نفس کسی چیز کے لیے خیر خواہی اور قدر و منزلت کے جذبات رکھتا ہو۔ یا اچھی رائے رکھتا ہو تو یہ تمام خصوصیات دوستی کی ہیں۔ یہ تمام خصوصیات اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی (Human Psychomotor) میں ودیعت فرمائی ہیں۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا۔

اور انسان ان سب صلاحیتوں کو اس دنیوی زندگی میں استعمال کرتا ہے دنیا میں ہر انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ کبھی محبت اور دوستی کرتا ہے اور کبھی دشمنی اور نفرت کرتا ہے۔ ایک جگہ کی دوستی دوسرے کے حق میں دشمنی اور نفرت بن جاتی ہے۔ اسی طرح جو لوگ اللہ کو مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اللہ بھی ان کا ولی یعنی دوست بن جاتا ہے اور جو لوگ اللہ کا انکار کرتے ہیں یا اس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک بناتے ہیں تو اللہ ان کا دشمن بن جاتا ہے اور وہ اللہ کے دشمن ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرہ :257)

''اللہ اہل ایمان کا ولی (رفیق، کارساز) ہے۔ وہ انہیں اندھیروں سے (کفر وشرک) سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور کفار کے رفیق طاغوت (شیطان) ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں میں لاتے ہیں۔ یہی دوزخی لوگ ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔''

اس آیت کے مطابق تمام انسان اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان میں تقسیم ہیں۔

8۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ۝ (النساء :69-70)

''اور جو کوئی بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ انبیاء، صدقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ سب بہت اچھے رفیق ہیں۔ یہ تمام اللہ کا فضل ہے اور اللہ اپنے علم کے ساتھ کافی ہے۔''

اولیاء اللہ ہونے کے ناطے سے اللہ نے چار قسم کے لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی بھی ان چار قسم کے لوگوں میں شامل ہوتا ہے تو یہ محض اللہ کا فضل وکرم اور اس کی خاص عنایت ہے ان سب لوگوں کے لیے۔ ورنہ تو اس میں کسی بھی آدمی کا اپنا ذاتی کمال نہیں ہے۔ صدقین، شہداء اور صالحین کا بھی یہی حال ہے اور یہ سب کچھ تمام کا تمام معاملہ بندے اور اس کے خالق اور مالک کے درمیان ہے کہ وہ دلوں کے حال خوب جانتا ہے اور ان کے خلوص اور ایمان کی وجہ سے ہی یہ تمام درجات اولیاء اللہ ہونے کی وجہ سے انسانوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ ان سب میں سوائے نبوت اور رسالت کے اور کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ولی اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا پھرے اور مسلمانوں کی تاریخ میں شاید ہی کوئی آدمی ملے جس نے اپنی ولایت کا دعویٰ کیا ہو اور دوسروں کے لیے بھی یہ کہاں سے جائز ہوگا کہ وہ بعض لوگوں کی ولایت اپنی طرف سے بنا کر اس پر جھگڑا شروع کر دیں جب کہ قرآن نے شروع میں ہی اللہ کا یہ فیصلہ سنا دیا کہ اللہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے اور معلوم بھی ہے کہ جو بھی سچا اور مخلص مسلمان ہوتا ہے۔ وہ اللہ کا ولی ہے اور یہی بات اللہ نے اپنے قرآن میں یوں لکھ دی ہے۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ یہ کہ کسی کا ولی اللہ ہونا یہ اس شخص پر اللہ کا خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل وکرم ہے اور دوسری بات یہ لکھ دی وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا اور علم کے اعتبار سے اللہ ہی کافی ہے۔ صرف اللہ کا علم ہی صحیح ہے، معتبر ہے۔ انسانوں کا علم انسانوں کے متعلق تمام کا تمام ظن وتخمین ہے۔ مسلمان کو مسلمان کے متعلق حسن ظن سے کام لینے کی ہدایت کی گئی ہے اور بس۔ واللہ اعلم بالصواب۔

9۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ O (ق:16)

''اور یہ پکی اور سچی بات ہے کہ ہم نے ہی تو انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم تو انسان کے (نفس) دل میں جو خیالات آتے ہیں ان کو بھی خوب جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''

اس آیۃ کریمہ میں دو باتوں کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان فرمایا۔ کہ انسان کے بنانے والے ہم ہیں اور یہ اپنے دل (نفس) میں جو کچھ بھی سوچتا ہے وہ ہم کو معلوم ہوتا ہے۔

اس معاملے میں انبیاء اور رسولوں کو بھی غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ تو عام مسلمانوں کو یہ علم غیب کہاں سے مل گیا کہ وہ بعض انسانوں کے متعلق یہ باتیں کریں اور لکھیں کہ وہ کس مرتبے کے ولی ہیں؟ کتنے ہی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انسانوں کے نزدیک وہ پہنچے ہوئے ہوتے ہیں حالانکہ ان میں سے بعض کے عقائد ہی مشرکانہ ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ ہی کے علم میں ہے۔ کہ کون کہاں پہنچا ہوا ہے۔ قرآن نے دونوں آیات میں اللہ کے علم کو بیان کر کے تمام الجھنیں دور کر دی ہیں۔

دین اسلام میں جتنا زیادہ بگاڑ ولی اور اولیاء کے راستے سے آیا ہے وہ سب سے زیادہ خوفناک معلوم ہوتا ہے اور علمی لحاظ سے اس کا کوئی وزن ہی نہیں ہے۔ اسی لیے ہم نے بعض آیات نقل کر کے ان کا ترجمہ اور مختصر تشریح بھی لکھ دی ہے۔ جو کوئی ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اس دولت ایمانی کو حاصل کرنے کے لیے اللہ سے مسلسل ہدایت مانگتا رہے اور قرآن حکیم میں تقریباً کل 100 آیات ہیں جن میں ولی اور اولیاء کا ذکر ہے۔

صرف تمام سنی سنائی باتوں کو مان لینا اور غفلت کا شکار ہو جانا تباہ کرنے والی بات ہے۔ یہی غفلت بد بخت اور مشرک لوگوں کو تباہ کرنے والی ہے۔ شیطان مسلسل انسان کو مختلف طریقوں سے گمراہ کرنے میں لگا رہتا ہے۔

10۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ O لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O (یونس:62)

''اے لوگو! تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے ان کے لیے اس زندگی میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی تو اللہ کے قوانین کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور ان کی باتوں سے آپ غمگین نہ ہوں۔ تمام کی تمام عزت صرف اللہ ہی کے لیے ہے وہی تو ہے جو سنتا ہے اور جانتا ہے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو خوش خبری دی ہے کہ وہ اس دنیا میں اور آخرت میں بھی کامیاب رہیں گے یہ بہت بڑی بات ہے۔ بہت بڑی کامیابی ہے یہ متقی لوگوں کے لیے ہے۔ متقی کون ہوتے ہیں۔ قرآن میں تلاش کرو۔ اولیاء اللہ ہی متقی ہوتے ہیں۔ مسلمان ہوتے ہیں۔ شھداء ہوتے ہیں۔ صالحین ہوتے ہیں یہ تمام صفات ایک مسلمان کے نفس مطمئنہ میں تقریباً مشترک ہوتی ہیں۔ ان صفات کو تلاش کریں۔ سیرۃ الرسول ﷺ میں۔ قرآن میں۔ احادیث میں صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ زندگیوں میں اور عام متقی مسلمانوں میں جو خدا پرستی میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

11۔ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O (ال عمران:175)

''درحقیقت یہ شیطان ہی ہے جو اپنے اولیا سے تم کو خوف میں مبتلا کرتا ہے۔ تو تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو، اگر تم صاحب ایمان ہو۔''

12۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا O (الکھف:44)

''ایسے حالات میں یہاں حکومت صرف اللہ سچے کی ہے۔ وہی بہترین بدلہ دینے والا ہے اور اسی کے پاس بہترین انجام کار ہے۔''

13۔ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ O (الانعام :121)

''یہ پکی بات ہے کہ شیطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہارے ساتھ بحثی کریں اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کیجئے! یہاں اولیاء کا لفظ شیاطین کے دوستوں کے لیے آیا ہے۔ اور شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں۔ وسوسے ڈالنے کی ان میں اللہ تعالیٰ نے طاقت رکھی ہے اور اگر تم ان کے وسوسوں کی پیروی کرو گے۔ تو مشرک ہو جاؤ گے۔ رسولوں اور انبیاء کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ ورنہ شیطان ان پر بھی کوشش کرتا ضرور ہے۔

14۔ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ O (الانعام:128)

''اور انسانوں میں سے جنات کے اولیاء (دوست) کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے دنیا میں ایک دوسرے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔''

اس طرح جن شیاطین اور انسانوں میں دوستی کا ذکر قرآن میں ہے۔

15۔ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ O وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا ۚ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ۢ بِالظَّالِمِينَ O (الجمعہ : 6-7)

''کہہ دیجئے اے یہود! اگر تم کو یقین ہے کہ تمام لوگوں میں سے تم ہی اللہ کے اولیاء ہو (دوست ہو) تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو اور وہ اپنے مرنے کی کبھی بھی تمنا نہیں کریں گے کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ جو اعمال انہوں نے کمائے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔''

دیکھئے یہاں لفظ اولیاء یہود کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اگر وہ اللہ کے ولی ہیں؟ تو۔

16۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ ط O (الممتحنہ:1)

''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ تم ان کی طرف باہمی دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس دین حق کے منکر ہیں جو خدا کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے۔ وہ رسول کو اور تم کو محض اس لیے باہر نکال رہے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو جو تمہارا رب ہے۔''

دیکھئے اس آیت میں اولیاء کن معنی میں اور کن کے لیے استعمال ہوا ہے کافروں کے ساتھ دوستی کرنے سے مومنوں کو منع کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ O هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ O

(الجاثیۃ:20)

''بلاشبہ وہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کسی کام کے نہیں ہیں اور بے شک ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست (ولی) ہے۔ قرآن کی یہ باتیں بصیرت ہیں، ہدایت ہیں، رحمۃ ہیں، یقین کرنے والی قوم کے لیے۔''

دیکھئے ان آیات میں اولیاء اور ولی کے معنی تو دوستی ہی کے ہیں۔ جو سراسر نفس انسانی کا فعل ہے انسانی نفس چاہے تو اللہ سے دوستی کرے اور چاہے تو کفار سے ظالمین سے مشرکین سے دوستی کرے۔ نفس (دل و دماغ) کو اللہ نے پوری آزادی دی ہے۔

18۔ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ج وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ O (الجاثیۃ:10)

''ان کے لیے دوزخ ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا کرایا ہے ان کے کسی کام نہ آئے گا اور نہ وہ دوست (اولیاء) ان کے کسی کام آسکیں گے جو انہوں نے اللہ کے سوا بنا رکھے ہیں اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔''

لوگو! غور کرو روح کے لیے صرف چار آیات ہیں اور ولی کے لیے تقریباً 100 آیات ہیں۔ دیکھئے اس آیت میں لفظ اولیاء کا استعمال کس طرح ہوا ہے۔

اللہ کے سوا اگر کسی اور کو دوست اور ولی بنالیا ہے تو یہ بات قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اولیاء نکرہ ہے۔ اس میں تمام لوگ شامل ہیں اور پورا قرآن اسی حقیقت اور تعلیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے تو پھر کسی بزرگ یا خود ساختہ ولی کی اللہ کے مقابلے میں کیا حیثیت رہ جاتی ہے کیونکہ پورے قرآن میں کسی خاص آدمی کی ولایت کا سرٹیفکیٹ نہیں ہے۔ ہاں سرٹیفکیٹ ہے تو وہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔ انبیاء اور رسول اور صحابہ کرام کے ولی ہونے کا ذکر ہے کسی کو بھی اپنی ولایت کا اعلان کرنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ تمام مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی شخص کی ولایت کا اعلان کرتے پھریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن نے تو سب مسلمانوں کو ہی..... ولی اللہ ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے۔ آگے ہر انسان کا۔ مسلمان کا کافر اور مشرک کا منافق کا پورا کا پورا معاملہ براہ راست اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ نے خود فرما دیا ہے کہ دلوں کا حال میرے سوا کوئی دوسرا جانتا ہی نہیں اور عقائد کا معاملہ بندے اور اللہ کے درمیان ہی ہے۔ ہمیں حسن ظن سے کام لینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہر صحیح العقیدہ مسلمان تو یہی سمجھتا ہے کہ اس کے مقابلے میں دوسرا مسلمان بہتر ہے کیونکہ معاملہ اور مسئلہ بڑا پیچیدہ اور نازک ہے۔ متقی وہی ہے جو اللہ کا ڈر اپنے دل میں رکھتا ہو اور پھر کوئی بھی نیک عمل قبول ہو جائے تو بڑی خوش بختی ہے ورنہ تو پھر اللہ اعلم بالصواب۔

19۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ○ (الشوریٰ :46)

اللہ کے سوا کوئی اور ان کا مددگار نہ ہوگا۔ (اس میں رسول اور انبیاء بھی شامل ہیں) جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ ہی گمراہ کرے پھر اس کے لیے کوئی راستہ ہے ہی نہیں۔"

اس آیت میں مشرکوں کا رد ہے جو ولیوں۔ بزرگوں اور رسولوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ہر مصیبت میں سے ان کو بچا لیں گے۔

20۔ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ (الشوریٰ :9)

"کیا انہوں نے اس کے علاوہ اوروں کو بھی اپنا کارساز بنا رکھا ہے۔ پس اللہ ہی حقیقی کارساز ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

اس آیت کریمہ میں غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقابلے میں کسی دوسرے کی ولایت کو تسلیم ہی نہیں فرماتے۔ من دونہ اولیاء اللہ کے مقابلے میں پوجا پاٹ اور حاجات کی شنوائی، حقیقت میں کسی بھی غیر اللہ کے لیے جائز نہیں ہے۔ پس اللہ ہی تو ولی ہے اور صرف وہی تو ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی تو ہے جسے ہر طرح کے اختیارات اور طاقتیں حاصل ہیں۔ یہ قرآن ہے۔ یہ سب کچھ اللہ نے اپنی کتاب (خط) میں صاف صاف لکھا ہوا ہے۔ یہ مضمون ہرگز متشابہات میں سے نہیں ہے۔ یہ عقیدہ اور ایمان کا مسئلہ ہے۔ جو بالکل صاف اور دوٹوک الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ ایک عام انسان نہایت معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا بھی اس کو سمجھتا ہے۔ اگر کوئی انسان حقیقت میں اللہ سے ڈرتا ہی نہ ہو تو وہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے اولیاء تلاش کرے گا۔ گھڑے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21۔ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا O

(النساء:119)

''اور جس نے اللہ کے بجائے شیطان کو ولی اور سرپرست بنایا وہ بہت بڑے خسارے میں پڑ گیا۔''

دیکھئے اللہ تعالیٰ ولی کے مقابلے میں اپنے آپ کو رکھتے ہیں کہ حاجات کو پورا کرنا یہ صرف میرا ہی کام ہے اور اصل ولی تو میں ہی ہوں۔ انبیاء اور صالحین کی ولایت کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہے۔

22۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ O اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ O (النحل:100)

''سو جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے مقابلے میں اللہ کی پناہ لے لیا کرو۔ شیطان کا زور نہیں چلتا اُن لوگوں پر جو ایمان لاتے ہیں اور جو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شیطان کا زور تو صرف اُنہی لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو اپنا ولی (رفیق) سمجھتے ہیں اور جو اس کو اللہ کے ساتھ شریک مانتے ہیں۔''

اس آیت میں بھی شیطان کو ولی بنانے کے عمل کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے۔

23۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا O

(النساء : 76)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں۔ تو شیطٰن کے ساتھیوں (اولیاء) سے لڑو اور یقین رکھو کہ شیطان کی چال بودی ہوتی ہے۔''

24۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ O (الاعراف :3)

''لوگو! تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ بھی تم پر نازل کیا گیا ہے اسی پر چلو اور اس کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں (اولیاء) کی پیروی نہ کرو۔ (افسوس کہ) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ میں اللہ کے سوا کسی بھی دوسری شخصیت کی پیروی کرنا۔ اس کا حکم ماننا یہ غیر اللہ کی پوجا پاٹ ہے اور یہی شرک ہے اور اللہ کے سوا جتنی بھی دوسری اشیاء ہیں۔ وہ اولیاء ہیں اللہ کے مقابلے میں تم صرف اللہ کو اپنا ولی بناؤ اور سمجھو۔"

25۔ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (الاعراف:27)

"بے شک جو لوگ بھی اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ اُن سب کے لیے ہم نے شیاطین کو ان کا ولی بنا دیا ہے۔"

26۔ فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف:30)

"اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو راہ ہدایت دکھائی اور ایک گروہ پر گمراہی اور ضلالت کا ثبوت ہو چکا کیونکہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی (رفیق) بنایا اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔"

دین کے ہر معاملے میں صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے۔ اسی کا نام ہدایت ہے اور اللہ کے سوا کسی بھی دوسرے دوست کی یا جسے وہ ولی سمجھتا ہے اس کی اطاعت (جب اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو) ہی گمراہی ہے۔

27۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (النحل:63)

"اللہ کی قسم ہم نے آپ سے پہلے بھی اقوام عالم کی طرف رسول بھیجے۔ مگر شیطان نے ان کے اعمال (بد) ان کو عمدہ کر دکھائے۔ سو آج بھی وہی ان کا دوست (ولی) ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔" (ذکر ہے قیامت کے دن کا)

28۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (المائدہ:51)

"اے مسلمانوں! تم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست (ولی) نہ بناؤ۔ وہ سب آپس میں ایک دوسرے کے دوست (اولیاء) ہیں۔ تم میں سے جو کوئی بھی ان کو دوست بنائے گا۔ یقیناً وہ بھی انہیں میں سے ہے۔ یقین کرو اللہ کبھی ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو صاف صاف واضح الفاظ میں یہ حقیقت بیان کر دی گئی ہے کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا (ولی) دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ان کو اپنا دوست بناتا ہے درحقیقت وہ ظالم ہے اور ظالم کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی ہدایت نہیں دیتا۔ کیا یہ آیت مُتَشَابِہات میں سے ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ آیت اُمّ الکتب میں سے ہے۔ عقیدے سے متعلق قرآن حکیم کی تمام آیات واضح اور صاف صاف ہیں۔

29۔ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ O (ال عمران:28)

''اہل ایمان مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست (ولی) نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ الا یہ کہ تم ان سے بچنے کے لیے ظاہری دوست کر لو۔ اور اللہ اپنے آپ سے تمہیں ڈراتا ہے۔ (اور بالآخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

یہ آیت کریمہ بھی بالکل واضح مفہوم ظاہر کرتی ہے ہرگز مُتَشَابِہات میں سے نہیں ہے۔

30۔ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ O (المائدہ :80)

''ان میں سے آپ اکثر کو دیکھیں گے کہ وہ کافروں کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں۔ یقیناً وہ چیز جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجی ہے بہت ہی بری ہے یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔''

کفار اور مشرکین کی دوستی پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور ان کفار کے نام نہاد مسلمان دوستوں کو خلود (فی النار کی پیشگی خبر سنا دی گئی ہے)

31۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا O (النساء : 139)

''وہ لوگ (منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست (ولی) بناتے ہیں۔ کیا وہ ان کافروں سے عزت کے طلب گار ہیں۔ پس تمام عزت اللہ ہی کے پاس ہے''۔

یہاں بھی مسلمانوں کے مقابلے میں کفار سے دوستی کرنے والوں کو عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

32۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِيْنًا O (النساء :144)

''اے ایمان لانے والو! اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو (اولیاء) دوست مت بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ کو صریح حجت فراہم کر دو۔''

33۔ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ O (المائدہ :81)

''اور اگر وہ اللہ پر اور نبی پر اور جو کچھ نبی پر نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے ہوتے تو وہ ان کافروں کو اپنا رفیق (ولی) نہ بناتے لیکن ان میں سے بیشتر لوگ خدا کی اطاعت سے نکل چکے ہیں۔''

اصل وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے آخری نبی پر ایمان نہیں لائے اور ان میں سے اکثر و بیشتر افراد فاسق و نافرمان ہیں۔ وہ شعور، جذبات اور رجحانات میں اہل کفر سے ہم آہنگ ہیں اور ہم رنگ بھی ہیں۔ اسی لیے وہ کفر سے دوستی رکھتے ہیں اہل ایمان سے نہیں۔

قرآن کی اس آیت سے تین واضح اور نمایاں حقائق اُبھر کر سامنے آتے ہیں۔ پہلی حقیقت یہ ہے کہ تمام اہل کتاب۔ بجز ان تھوڑے سے لوگوں کے۔ جو نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائے۔ قرآن نے ان سے صرف نبی پر ایمان کی نفی نہیں کی بلکہ یہ بھی واضح کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کے اس بیان میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ خواہ وہ ایمان باللہ کے کتنے ہی مدعی ہوں۔ خصوصاً جبکہ ہم اس حقیقت کو بھی ملحوظ رکھیں کہ الوہیت کی حقیقت کے سلسلے میں اہل کتاب کس درجہ کج رو اور گمراہ ہیں۔ جیسا کہ ان آیات میں اور قرآن کی دوسری آیات میں اس حقیقت کو واضح کیا جا چکا ہے۔

دوسری حقیقت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی زبان سے سب اہل کتاب کو دین اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ اگر وہ اس دعوت پر لبیک کہتے ہیں تو مومن قرار پائیں گے۔ اور اگر اعراض کرتے ہیں تو کافر اور مشرک قرار پائیں گے۔

اور تیسری حقیقت یہ ہے کہ ان کے اور مسلمانوں کے مابین کسی معاملہ میں دوستی اور تعاون کا کوئی رشتہ قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسلمانوں کی تمام زندگیاں اور کام کرنے کے طریقے دین کی تعلیمات کے تابع ہوتے ہیں۔

ہاں! یہ بات باقی رہتی ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اہل کتاب کے ساتھ معاشرت اور تعلقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہتر سلوک، دارالاسلام میں ان کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کریں اور ان کے جو بھی عقائد ہوں ان پر انہیں رہنے دیں۔ نیز اسلام کی دعوت ان کے سامنے بہتر انداز میں پیش کریں اور ان سے بحث بھی اچھے انداز میں کریں اور جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح و آشتی کے ساتھ قائم رہیں۔ مسلمان بھی ان کے ساتھ ایفائے عہد کریں۔ (فی ظلال القرآن)

34۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O

(المائدہ :57)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو (ولی) دوست رکھے گا تو یاد رکھو اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔ اے ایمان والو! ان لوگوں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے اور کافروں میں سے جنہوں نے تمہارے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے انہیں اپنا رفیق (ولی) نہ بناؤ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اگر تم واقعی ایمان والے ہو۔''

یہ آیت کریمہ بھی اپنے بیان میں بالکل واضح ہے اور ام الکتب میں سے ہے۔

35۔ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا O (النساء :89)

''یہ لوگ تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے اسی طرح تم بھی راہ کفر اختیار کر لو۔ پھر سب ایک جیسے ہو جاؤ۔ تو جب تک یہ لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو اپنا ولی نہ بناؤ۔ پھر اگر وہ تم سے روگردانی کریں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں کہیں تم انہیں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست (ولی) اور مددگار نہ بناؤ۔''

یہ ولی ہونا اس کے کتنے ہی معنی ہیں۔ لیکن یہ سب دوستیاں اسی حیاۃ دنیوی تک ہی ہیں۔ مرنے کے بعد اور آخرت کے دن صرف وہ کامیاب ہوگا جس نے اللہ کو اپنا دوست (ولی) بنایا ہوگا۔ اُس کا حکم اس دنیا میں ماننا ہوگا۔

36۔ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْلِيَآءَهٗ ۚ اِنْ اَوْلِيَآءُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (الانفال:34)

''اور کیا بات ہے کہ اللہ ان کو سزا نہ دے حالانکہ وہ خانہ کعبہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں۔ اس کے متولی تو وہ لوگ ہیں جو متقین ہیں لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔''

37۔ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (الممتحنہ:9)

''اللہ تم کو ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے گھروں سے نکالنے کے معاملے میں تمہارے دشمنوں کی مدد کی اور جو کوئی بھی ان سے رفاقت کرے گا وہی ظالم ہوں گے۔''

38۔ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ○ (مریم :45)

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا) اے ابا! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نازل نہ ہو جائے پھر تو آپ شیطان کے ساتھی (ولی) ہو جائیں گے یعنی شیطان کے دوست۔''

39۔ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○ (الاحزاب:64-65)

''بے شک اللہ نے کافروں کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لیے دوزخ تیار کی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور کوئی دوست (ولی) یا مددگار نہ پائیں گے۔''

آیت اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے عیسائی اور یہودی اور مسلمانوں میں صرف نام کے مسلمان اور شرک میں مشرکین مکہ سے بھی آگے۔ یہ سب کفار میں شامل ہیں۔ یہ فتویٰ نہیں حقیقت ہے۔

40۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ (الشوریٰ : 8)

''اور اگر اللہ چاہتا ان سب کو ایک ہی ملت بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظالموں (مشرکوں) کا نہ کوئی دوست (ولی) ہے اور نہ مددگار۔"

41۔ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○ (الفتح :22)

"اور اگر کفار تم سے جنگ کرتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر وہ کوئی (ولی) حامی اور مددگار نہ پاتے۔"

جس طرح پوری کائنات کا اللہ ایک ہی ہے اسی طرح سے عالم برزخ میں اور قیامت کے دن صرف اللہ ہی ولی ہوگا۔ جبکہ اس دنیا میں ایک حد تک انسان ایک دوسرے کے ولی ہوتے ہیں۔

42۔ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ط ○ (البقرہ : 282)

"پس اگر وہ شخص جس کے ذمے حق (قرض) ہے بے وقوف ہو یا کمزور ہو اور وہ لکھوانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو پھر اس کا ولی یا (وکیل) انصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے۔"

43۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ (النساء :75)

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے۔ جو کہہ رہے ہیں اے ہمارے رب اسی بستی سے جہاں کے باشندے بڑے ظالم ہیں ہم کو باہر نکال۔ اور کسی کو اپنی طرف سے ہمارا (ولی) بنا دے اور مددگار بنا دے۔"

44۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ج اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ○ (النساء :76)

"وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ سو تم شیطان کے (اولیاء) حامیوں کے خلاف جنگ کرو۔ بے شک شیطان کی چال بڑی کمزور ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کیجئے کافروں کو شیطان کا ولی کہا گیا ہے۔

45۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ O (المائدہ :56)

''اور جو کوئی اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو دوست (ولی) بنائے۔ تو اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔''

46۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ O (المائدہ :55)

''بے شک تمہارا (ولی) رفیق تو اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اور رکوع کرنے والے ہیں۔''

دیکھئے سب مسلمان ایک دوسرے کے اولیاء ہیں۔ دوست اور حمایتی ہیں۔

47۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ O (البقرۃ :107)

''کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا نہ کوئی تمہارا دوست (ولی) ہو سکتا ہے اور نہ مددگار۔''

یہاں صرف اللہ کو ہی مسلمانوں کا ولی کہا گیا ہے۔

48۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ O (البقرۃ :120)

''اور یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کی پیروی نہ کریں۔ آپ کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی سچی ہدایت ہے۔ اگر آپ نے بھی علم کے آجانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا ولی ہوگا اور نہ مددگار۔''

یہ وہ علم ہے جو قرآن کی صورت میں ہمارے پاس ہے اور امت مسلمہ اس علم کو پوری طرح مانتی ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

49۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ O (ال عمران :68)

''ابراہیم کے نزدیک ترین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی (محمد ﷺ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ ہی مومنوں کا دوست ہے۔''

50۔ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا لا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ O (ال عمران:122)

''جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ہمت ہار دیں حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔''

(روایت جابرؓ ہماری قوم بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں عبداللہ بن ابی کی علیحدگی سے ان گروہوں میں کمزوری پیدا ہوئی تھی)

51۔ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ط مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ لا وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا O (النساء:123)

''نہ تمہاری آرزوؤں سے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں سے کچھ ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی برائی کرے گا۔ اس کو سزا دی جائے گی اور اللہ کے سوا نہ کوئی اس کا ولی ہوگا اور نہ مددگار۔

52۔ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ O (الانعام :51)

''اے پیغمبر اس قرآن کے ذریعے سے ان لوگوں کو ڈراؤ۔ جو اس بات سے خائف ہیں کہ اللہ کے حضور میں جمع کیے جائیں گے۔ اس حالت میں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی دوست ہوگا اور نہ شفیع شاید کہ وہ بچیں۔''

53۔ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ ۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ج وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ج لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ O (الانعام :70)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اوران لوگوں کو چھوڑ دیجئے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔ اور اسی گھٹیا زندگی نے ان کو دھوکا دیا ہے اور قرآن کے ذریعہ ان کو نصیحت کرو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہو جائے۔ اس کے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی مددگار ہوگا نہ کوئی سفارشی اگر وہ ہر طرح کا معاوضہ بھی دے تو قبول نہ ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی بداعمالیوں کے سبب ہلاکت میں پڑ گئے۔ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا۔''

54۔ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ O (الانعام :127)

''ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی کا گھر (جنت الفردوس) ہے اور اللہ ان کا دوست ہے ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے۔''

55۔ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ O (الاعراف:196)

''بلاشبہ میرا (ولی) دوست تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب (خط) نازل کی ہے اور وہی تمام صالحین کی کارسازی کرتا ہے۔''

56۔ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ O (الاعراف :157)

''تو ہی ہمارا کارساز (ولی) ہے سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین بخشنے والا ہے۔''

57۔ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا O (مریم :5)

''اور میں اپنے بعد اپنے اقارب سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے سو مجھے اپنی عنایت سے ایک وارث عطا فرما۔''

58۔ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا O (الاحزاب:17)

''کہیے کون ہے جو اللہ سے تمہیں بچا لے گا اگر وہ تمہیں تکلیف دینا چاہے یا مہربانی کرنا چاہے اور وہ اللہ کے سوا نہ کسی کو دوست پائیں گے نہ مددگار۔''

59۔ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ (التوبہ :116)

''بے شک آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ ہی کے لیے ہے وہی تو زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔''

60۔ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ (التوبہ :74)

''پس اگر وہ توبہ کریں تو یہ ان کے لیے بہتر ہے اور اگر روگردانی کریں تو اللہ ان کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سخت عذاب دے گا اور اس زمین میں بھی نہ ان کا کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔''

61۔ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ○ (الرعد:37)

''اور اسی طرح سے ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں فرمان بنا کر بھیجا۔ اگر آپ بھی علم آجانے کے بعد ان کی خواہشات پر چلے تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا حامی ہوگا اور نہ کوئی اللہ سے بچانے والا۔ غور کرو خطاب رسول اکرم ﷺ کی طرف ہے۔''

62۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ○ (الرعد:11)

''خدا کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل دیں اور جب اللہ کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے پھر کوئی بھی تو اس کو روکنے والا نہیں ہے اور نہ کوئی اللہ کے سوا ان کا کارساز (والی) ہوسکتا ہے۔ (والی سے ہے)''

63۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ○ (فصلت:34)

''اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہیں۔ بدی کا جواب عمدہ طریقے سے دیجئے پس اس کا اثر یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ آپ کے اور اس کے درمیان عداوت تھی ایسا ہو جائے گا گویا وہ بڑا گہرا دوست ہے۔''

64۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ (فصلت :31)

''ہم تمہارے دوست ہیں اس (دنیا) عارضی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اور وہاں تمہیں ہر وہ چیز حاصل ہوگی جس کی تم خواہش کرو گے یا مانگو گے۔''

65۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○ (السبا :41)

''کہیں گے کہ تو پاک ہے تو ہی تو ہمارا کارساز (ولی) ہے ان کے مقابلے میں بلکہ وہ تو جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ان میں سے اکثر ان پر ایمان لاتے تھے۔یعنی مانتے تھے۔''

66۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ط وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ (بنی اسرائیل:111)

''اور اللہ کا کوئی بھی ولی نہیں ہے اللہ کی عاجزی کی وجہ سے۔اور اللہ کی خوب بڑائی بیان کرو۔(یعنی اللہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے کہ اسے کسی ولی کی حاجت ہو)''

67۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (یونس:62)

''اے لوگو! تم کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔''

68۔ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ (یوسف:101)

''اوخدایا! تو نے مجھے بڑا ملک عطا فرمایا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔اے زمین اور آسمانوں کے بنانے والے! تو ہی تو دنیا اور آخرت میں میرا کارساز (ولی) ہے۔مجھے مسلمان (فرمانبردار) کی موت دینا اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دینا۔''

اس آیت کریمہ میں یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں مسلمان کی سی موت کا اور صالحین کے ساتھ کا سوال اللہ سے کرتے ہیں۔

69۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ط وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ○ (الشوریٰ:28)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور وہی تو ہے جو کہ تمہارے نا اُمید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی تو کام بنانے والا (ولی) ہے اور تعریف کیا گیا ہے۔''

70۔ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○ (الشوریٰ :31)

''اور تم زمین میں اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز (ولی) ہے نہ مددگار ہے۔''

71۔ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ○ (الشوریٰ :44)

''اور جس کو اللہ ہی گمراہ کر دے پھر اس کے بعد اس کا کوئی مددگار نہیں ہے اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو تو ان ظالموں کو دیکھے گا یہ کہتے ہوئے کہ کیا واپس جانے کی بھی کوئی صورت ہے۔''

72۔ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ○ (الجاثیہ :19)

''وہ بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کسی کام نہ آ سکیں گے۔ بے شک تمام ظالم (مشرکین) ایک دوسرے کے دوست (اولیاء) ہیں۔ اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست (ولی) ہے۔''

73۔ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ○ (السجدہ :4)

''اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر (قرار) پکڑا۔ سو اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ شفاعت کرنے والا۔ پس کیا تم سوجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔''

74۔ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○ (العنکبوت :22)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور نہ تم زمین میں اور نہ آسمانوں میں اللہ کو عاجز کرنے والے ہو اور اللہ کے سوا نہ کوئی تمہارا (ولی) کارساز ہے اور نہ مددگار۔''

75۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ج اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ط وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ O (العنکبوت :41)

''جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور ''اولیاء'' بنا رکھے ہیں ان کی مثال تو مکڑی کی سی ہے جو اپنا گھر (جالا) بناتی ہے اور سب گھروں سے (کمزور) بودا گھر مکڑی ہی کا ہوتا ہے کاش وہ جانتے ہوتے۔''

اس حقیقت کو کہ انسانوں کے بڑے مضبوط محلات اور قلعے بھی اللہ کے مقابلے میں مکڑی کے جالے سے زیادہ مضبوط نہیں ہیں۔

76۔ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ط مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ز وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا O (الکھف:26)

''کہہ دیجئے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے جتنا عرصہ وہ رہے۔ آسمانوں کا اور زمین کا تمام غیب اللہ ہی کو معلوم ہے وہ خوب ہی دیکھنے والا ہے اور خوب ہی سننے والا ہے۔ سو اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز (ولی) نہیں ہے اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

77۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ط اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ط بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا O (الکھف :50)

(اور اس واقعہ کو سنو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا۔ وہ جنات میں سے تھا۔ سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی تو کیا اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست (ولی) بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں ظالموں کے لیے یہ بدلا بہت بری چیز ہے۔''

78۔ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا O (الکھف :102)

''کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا یہ سوچا کہ وہ میرے مقابلے میں میرے بندوں کو ''اولیاء'' بنالیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔"

79۔ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۵ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ O (الزمر:3)

"اے لوگو! ہوشیار ہو جاؤ۔ خالص بندگی صرف اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سوا بھی اولیاء پکڑ (بنا) رکھے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں اللہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔ یہ پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بالکل ہدایت نہیں دیتا جو کوئی بھی جھوٹا ہو اور کافر ہو۔"

شاہ ولی اللہ نے تفہیمات میں لکھا ہے کہ اجمیر وغیرہ مزارات پر ان سے طلب حاجت کے لیے جانے والا خونی اور زانی سے بڑھ کر گنہگار ہے۔ لات اور عزیٰ کے پجاریوں جیسا ہے۔

80۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ O (الممتحنہ :1)

"اے ایمان والو تم اپنے اور میرے دشمنوں کو اولیاء دوست مت بناؤ۔"

81۔ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ط وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ط مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ صلے كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا O (الاسراء :97)

"اور جسے اللہ سیدھی راہ پر ڈال دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی دوسرا (اولیاء) ولی نہیں ہے اور قیامت کے دن ہم انکو اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اُٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ جب بھی وہ آگ بجھنے کو ہوگی ہم اسے زیادہ بھڑکا دیں گے۔"

82۔ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ط مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ O (ھود :20)

"یہ لوگ زمین میں خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ کے سوا ان کے لئے کوئی اولیاء میں سے ہوگا ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے عذاب دگنا کر دیا جائے گا کیونکہ وہ اس دنیا میں حق بات نہ سن سکتے تھے اور نہ دیکھ سکتے تھے۔"

یعنی غور سے توجہ سے نہ دیکھتے تھے۔

83۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ (ھود : 113)

"اور ان لوگوں کی طرف نہ جھک جانا جو ظالم ہیں۔ ورنہ تمہیں بھی دوزخ کی آگ آ پکڑے گی اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اولیاء میں سے نہ ہوگا اور نہ پھر تم مدد کیے جاؤ گے۔"

84۔ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلِ اللّٰهُ ط قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ ○ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ ○ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ط قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ (الرعد:16)

اس آیت کریمہ کا ترجمہ مختلف تفاسیر میں دیکھئے اور غور کیجئے۔

85۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ○ (الفرقان:18)

"وہ کہیں گے سبحان اللہ۔ ہمیں اس بات کا حق نہ تھا کہ تیرے سوا دوسروں کو اولیاء بناتے (لیکن حقیقت یہ ہے) کہ تو نے ان کو اور ان کے بڑوں کو آسودگی عطا کی۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور ہلاک ہونے والوں میں سے ہو گئے۔

86۔ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (الجاثیہ :10)

"ان کو جہنم گھیرے ہوئے ہوگی اور جو کچھ بھی انہوں نے کمایا (مال دولت اور اعمال) وہ ان کے کسی کام نہ آئے گا اور اللہ کے سوا انہوں نے جو اولیاء بنا رکھے تھے۔ یا سمجھ رکھے تھے وہ بھی کسی کام نہ آئیں گے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہوگا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

87۔ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ (الجاثیہ :19)

''وہ بلاشبہ اللہ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہ آسکیں گے یہ پکی بات ہے کہ تمام ظالم لوگ ایک دوسرے کے اولیاء ہیں اور اللہ ولی ہے پرہیزگاروں کا۔''

یہ ولی اور اولیاء کی بحث نہایت اہم اور مشکل ہے۔ قرآن حکیم میں تقریباً 100 آیات ہیں جن میں ولی اور اولیاء کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور یہ تمام آیات نہایت واضح اور آسان ہیں غالباً ایک بھی متشابہات میں سے نہیں ہے بلکہ سب کی سب ام الکتاب کا حصہ ہیں۔ چونکہ اس کا تعلق عقیدہ سے ہے اور عقائد کے متعلق قرآن نے کوئی بھی بات مبہم نہیں رکھی ہے۔ ایک آیت سورۃ بقرہ 257/2 میں اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی مسلمان ہے مومن ہے اللہ اس کا ولی ہے۔

88۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرہ :257)

ایمان نور ہے:

ایمان نور ہے اپنی فطرت اور حقیقت کے اعتبار سے ایک ہی نور۔ کفر بہت سی تاریکیوں کا نام ہے جو متعدد اور متنوع ہونے کے باوجود تاریکیاں ہی ہیں ایمان نور ہے اور کفر ظلمت۔ اس سے بڑھ کر کوئی سچی حقیقت اور کوئی دقیق انداز بیاں نہیں۔ ایمان نور ہے۔ جب یہ نور مومن کے دل سے پھوٹتا ہے تو اس سے مومن کا پورا وجود منور ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس اس نور کی برکت سے چمک اُٹھتا ہے اور وہ ایک متقی اور پرہیزگار انسان کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس توحید الٰہی کے نور سے اس کے اردگرد تمام اشیاء اقدار پیمانے اور تصورات پاکیزہ صورت میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں۔ یہ نور کائنات میں جاری قانون کی طرف مومن کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں مومن نفس امارہ کو دبا لیتا ہے اور نفس مطمئنہ کی بالیدگی ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں مومن کی حرکات و اعمال اور اس کے ماحول میں مطابقت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ صراط مستقیم پر پورے اطمینان اور اعتماد کے ساتھ گامزن ہو جاتا ہے۔ نہ وہ راہ سے بھٹکتا ہے اور نہ اِدھر اُدھر ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے کیونکہ اسے صراط مستقیم معلوم ہوتا ہے۔

نور ایمان ایک ہی ہے اور وہ ایک سیدھے راستے کی طرف انسان کی رہنمائی کرتا ہے اس کے مقابلے میں کفر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریکیاں مختلف اور متنوع ہوتی ہیں شرک اور نفاق کی ظلمت، شہوات اور خواہشات کی ظلمت۔ راہ حق سے بھٹکتے پھرنے کی ظلمت ضعف اور ذلت کی ظلمت ریا اور نفاق کی ظلمت، حرص اور طمع کی ظلمت، شک اور اضطراب کی ظلمت..... اسی طرح باقی اور تمام ظلمتیں اور یہ تمام ظلمتیں اور گمراہیاں ہیں راہ حق سے انحراف کرنے کی وجہ سے غیر اللہ سے احکام اور اقتدار کی تحصیل اور غیر خدائی (طاغوتی) نظام کی طرف رجوع کرنے سے۔ انسان جب اللہ کی ہدایت کو جو ایک ہی ہے۔ جو واضح اور روشن بھی ہے ترک کر دیتا ہے۔ تو وہ انواع واقسام کی تاریکیوں کے جنگل میں گم ہو جاتا ہے آخر میں ان کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

89۔ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرہ :257)

قرآن کی فراہم کردہ ان معلومات اور حقائق کی روشنی میں تمام انسان جو مسلمان ہیں، مومن ہیں۔ اللہ خود فرماتا ہے میں ان کا ولی ہوں۔ اصل اور بنیادی چیز انسان کا مسلم اور مومن ہونا ہے۔ جو کوئی بھی مسلم اور مومن ہوا۔ اللہ اس کا کارساز (ولی) اور دوست بن جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور حقیقت ہے اور خبر ہے تمام دنیا کے انسانوں کے لیے۔ اس میں ایک عجیب بات ہے کہ مومن اور مسلمان جو واقعی سچا مسلمان اور پکا مومن بن جاتا ہے تو اللہ اس کا ولی ہوتا ہے اور وہ بندہ مومن اللہ کا ولی ہوتا ہے یہاں ایک بات جو بندے اور صرف اللہ کے درمیان ہوتی ہے وہ انسان کا خلوص اور اس کی اطاعت کا جذبہ ہے جسے اللہ کے سوا دوسرا کوئی نہ جانتا ہے اور نہ جان سکتا ہے دوسرے عام لوگ تو کسی کے اعمال کو دیکھ کر اندازہ لگاتے ہیں کہ کون کیسا ہے؟ یہ صرف رسولوں اور نبیوں کا مقام ہے جو اعلان کے ساتھ بات کرتے ہیں اور ان کے مقام اور مرتبے کو ماننا جزو ایمان ہوتا ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ کا شاندار سرٹیفکیٹ عطا فرمایا تھا اور بعد والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ جب یہ تینوں ادوار ختم ہو گئے تو بعد والوں نے یہ ولی اور ولایت وغیرہ ایجاد کر کے شائع وذائع کر دیئے۔ اس میں کئی غلط باتیں ہیں۔

پہلا غلط خیال:

اولیاء اللہ کی اصطلاح ایک مخصوص طبقے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جس کا شرعاً کوئی جواز نہیں ہے۔ یہ حضرات شریعت کے مقابلے میں طریقت اور حقیقت کے قائل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا غلط خیال:

جو قرآن سے متصادم ہے وہ ہے تقویٰ کا حصول یہ کہ صرف صوفیاء کے تجویز کردہ طریقوں سے ہی ممکن ہے۔ مثلاً کشف، الہام، ذوق، وجد، بیعت، ارشاد، زاویہ یا خانقاہ۔ علی ھذا القیاس یہی بات علامہ شعرانی نے الطبقات الکبریٰ کے مقدمہ میں زیادہ وضاحت سے لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''میرے بھائی تمہیں یہ جاننا چاہیے کہ علم کے لحاظ سے ہم لوگوں کے نزدیک کوئی انسان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کا علم براہ راست بلا واسطہ اللہ سے ماخوذ نہ ہوا اور مخلوق سے اخذ و استفادہ اہل اللہ کے نزدیک معیوب و معلول ہے میرے بھائی! اگر تم اہل اللہ میں سے کسی شخص سے سلوک طے کر لو تو وہ تمہیں بارگاہِ حق تک پہنچا دے گا۔ پھر تو تم تمام علوم کا علم بلا محنت و مشقت بطریق الہام حاصل کرنے لگو گے جیسا کہ خضر علیہ السلام نے حاصل کیا تھا۔ لہٰذا حقیقت یہ ہے کہ علم وہی ہے۔ جو بطریق کشف و شہود ہو۔'' یہ علامہ شعرانی کا پورا بیان قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

ہم نے ولی اور اولیاء سے متعلق تقریباً 90 آیات میں سے تمام آیات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے قارئین کو چاہیے کہ ان تمام آیات کو غور و فکر کے ساتھ پڑھیں اور تفاسیر میں بھی ان آیات پر تفسیری نوٹ دیکھیں۔

90۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۝ (الاعراف:26)

''اللہ اس مثال سے بہتوں کو گمراہ اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے۔''

91۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (ال عمران:8)

جب کہ گمراہ لوگوں نے۔ غلط قسم کے صوفیاء نے۔ علمائے سوء نے غلط باتیں ایجاد کر کے دین اسلام کو نہایت پیچیدہ اور مشکل بنا دیا ہے۔ حالانکہ قرآن کے مطابق اللہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔ دوست ہے۔ کارساز ہے اور مسلمان اللہ کا ولی ہے۔ وہ اللہ کے احکام کی خوشدلی سے اور اطمینان قلب کے ساتھ اطاعت کرتا ہے اور اُس کے دین کو غالب کرنے کے لیے جہاد اور قتال کرتا ہے۔

92۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ (النجم :32)

''اے لوگو اپنے متقی ہونے کا اعلان نہ کرتے پھرو۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ متقی کون ہے؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ دلوں کی حالت کو دل کے راز کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

93۔ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ O (یوسف:106)

''تمام دنیا کے لوگ دو گروہوں میں منقسم ہیں۔''

اولیاء اللّٰہ اور اولیاء الشّیطان

تمام مسلمان اولیاء اللہ ہیں بشرطیکہ وہ صحیح العقیدہ ہوں اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی اور اطاعت کرتے ہوں۔ آخری فیصلہ کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا یہ صرف اللہ کے پاس ہے اور صرف اللہ ہی دلوں کے پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ جس کا ایمان اور اسلام اللہ نے رد کر دیا ہو۔ وہ اور دیگر تمام کفار اقوام اولیاء الشّیطان ہیں وہ آیات جن میں ولی اور اولیاء کا ذکر قرآن میں آیا ہے تقریباً 100 ہیں۔ اس کتاب میں تقریباً وہ سب آیات لکھ دی ہیں۔ تاکہ پڑھنے والا تمام آیتوں کو ایک ہی جگہ آسانی سے پڑھ لے۔ ترجمہ بھی لکھ دیا ہے مزید مطالعہ کے لیے قرآن مجید کی تفاسیر ہیں۔ اکثر آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اقدس کے لیے لفظ ولی استعمال فرمایا ہے۔ لفظ ولی کا غلط استعمال بعد کے لوگوں میں شروع ہوا۔ ورنہ تو رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کے عہد تک یہ لفظ موجودہ صورۃ میں سامنے نہیں آیا تھا کسی بھی صحابی نے نہ تو اپنے آپ کو اور نہ کسی دوسرے کو اس لفظ سے پکارا تھا کیونکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ تمام لوگ سچے اور پکے مسلمان تھے۔

9۔ الشرک

شرک: شرک بھی نفس (Psychomotor) کا رویہ یا Attitude ہے یہ الشرکۃ والمشارکۃ کا معنی دو ملکیتوں کو باہم ملا دینا کا نام ہے۔ بعض نے کہا ایک چیز میں دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کے شریک ہونے کے ہیں۔ خواہ وہ چیز مادی ہو یا معنوی۔

1۔ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي O (طٰہٰ:26)

''اسے میرے کام میں شریک کر دے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام اللہ سے دعا کر رہے ہیں کہ میرے بھائی ہارون کو میرے نبوت کے کام میں شریک بنا دے۔ ایک حدیث میں یوں آیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَشْرِكْنَا فِيْ دُعَاءِ الصَّالِحِين (مفردات القرآن صفحہ 535)

''اے اللہ ہمیں صالحین کی دعا میں شریک کر۔''

2۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ ○ (الاسرا: 111)

''اور اس کی بادشاہی میں کوئی بھی شریک نہیں ہے۔''

3۔ اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَا أَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ ۢ بَعْدِهِمْ ۚ ○ (الاعراف:173)

''یا یوں کہو کہ شرک تو ہم سے قبل ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم ان کے بعد ان کی نسل میں آئے۔''

4۔ وَلَقَدْ أُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (الزمر: 65)

''بے شک آپؐ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی وحی بھیجی جا چکی ہے اگر آپؐ نے بھی شرک کیا تو آپؐ کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ بھی خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔''

شرک کے معاملے میں یہ نہایت ہی خوفناک آیت ہے۔ اللہ اپنے بندے اور رسول اکرم ﷺ سے فرما رہا ہے کہ اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو آپ کے سارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے۔ باقی مخلوق؟

5۔ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَلَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (الانعام: 88)

''یہ اللہ کی ہدایت ہے اس کے ذریعے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اپنے بندوں میں سے اور اگر یہ لوگ بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے۔''

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے 18 انبیاء کا ذکر فرمایا ہے۔ جو نبی اور رسول تھے۔ ابراہیم علیہ السلام سے شروع کر کے لوط علیہ السلام تک نام بیان فرمائے اور یہ کہ اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان سب کے اعمال ضائع کر دیئے جاتے۔

6۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ط كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ O (النحل:35)

''اور مشرک تو کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کی عبادت نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے اللہ کی مرضی کے بغیر۔ اسی طرح کہا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے پس ہمارے رسولوں کے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہی ہے۔''

7۔ قُلْ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا اُشْرِكَ بِهٖ ط اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ O (الرعد:36)

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کروں۔ میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

8۔ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ O (غافر:42)

''تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور اس کے ساتھ شرک بھی کروں جس کا مجھے کچھ علم نہیں ہے اور میں تم کو زبردست اور غفار کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہوں۔

(یہ فرعون اور اس کی قوم کے ایک مرد مومن (کان یکتم ایمانہ) کے درمیان گفتگو ہے جسے قرآن نے بیان کیا ہے۔

9۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ O (لقمان:13)

''جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

10۔ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا O (العنکبوت:8)

''اگر وہ دونوں کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے کچھ علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ ماننا۔''

11۔ قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ O (الانعام :64)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ ان سے کہہ دیں کہ اللہ تم کو نجات دیتا ہے اس سے اور ہر طرح کی دوسری تکالیف سے بھی۔ پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔''

تمام تکالیف تو اللہ تعالیٰ دور فرماتے ہیں۔ (پھر بھی تم نے ولی۔ پیر اور فقیر وسیلہ قبروں کا۔ یا قبر والے کا یہ سب کیا ہے؟)

12۔ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ O (المائدہ :72)

''بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شریک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہے۔''

13۔ أَيُشْرِكُوْنَ مَالَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ O (الاعراف :191)

''کیا یہ مشرک ان کو شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے حالانکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔''

14۔ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ O (النحل.54)

''پھر جب اللہ تمہاری تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے تو فوراً ہی تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔''

15۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ ط مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ O (القصص :68)

''اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے منتخب کر لیتا ہے۔ انسانوں کے پاس منتخب کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ان تمام چیزوں سے پاک اور بلند ہے جنہیں یہ شریک بناتے ہیں۔''

16۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج O (النساء :116)

یقین رکھو اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جسے چاہے گا بخش دے گا۔''

17۔ ذٰلِكُمْ بِأَنَّهٗ إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَإِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ O (غافر :12)

''اس طرح جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک کیا جائے تو تم مان لیتے تھے پس حکم تو صرف اللہ کا چلتا ہے جو بہت بلند مرتبہ اور بڑا ہے۔

18۔ قُلْ اَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ج اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا O (الفاطر:40)

''ان سے پوچھئے کیا تم نے اپنے شریکوں کو نہیں دیکھا۔ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ دکھلاؤ تو سہی انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے۔ یا آسمانوں کے بنانے میں ان کا کچھ حصہ ہے۔ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب (Authority Letter) دیا ہے جس میں وہ کسی دلیل پر قائم ہیں بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے سے دھوکے کی باتوں کے وعدے کرتے چلے جاتے ہیں۔''

19۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ O (الانعام :163)

''(ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا) اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

قرآن میں ہر جگہ انبیاء اور رسول اپنے آپ کو کبھی کہتے ہیں کہ میں اوّل المسلمین ہوں اور کبھی کہتے ہیں اول المومنین ہوں۔ یہ مسلمان ہونا اور مشرک ہونا۔ کافر ہونا اور مومن ہونا۔ مخلص ہونا یا منافق ہونا یہ تمام کی تمام چیزیں نفس ہی کی مختلف حالتیں ہیں روح کا اس میں منفی یا مثبت کسی طرح کا بھی کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ پورا قرآن پڑھ لیجئے۔ احادیث مبارکہ کو پڑھ لیجئے یہ تمام چکر یونانی فلسفہ، عیسائیوں کے عقائد، بدھ مت وغیرہ سے ان لوگوں نے حاصل کئے جو کہ قرآن کی بجائے دوسروں کی طرف دیکھتے تھے۔ قرآن کی تلاوت ثواب دارین یا جھاڑ پھونک کے لیے کرتے ہیں۔ غور و فکر اور عمل زیادہ تر یونانیوں، عیسائیوں، بدھوں کے مطابق کرتے ہیں۔

20۔ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلِ اللّٰهُ ط قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ O

(الرعد:16)

''ان سے پوچھئے آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ ہے۔ ان سے پوچھئے کیا تم نے اللہ کے سوا اولیاء (کارساز) بنا رکھے ہیں جو اپنی ذات کے لیے بھی نہ نفع رکھتے ہیں اور نہ نقصان اور ان سے پوچھئے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتا ہے۔ کیا اندھیرا اور اجالا برابر ہوتا ہے۔ کیا انہوں نے جن کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے کیا انہوں نے بھی اللہ کی طرح کوئی مخلوق بنائی ہے کہ انہیں مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ ان کو بتا دیجئے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ اکیلا ہے اور زبردست ہے۔''

21۔ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِيْ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ O (النحل:86)

''اور جب وہ لوگ جو شرک کیا کرتے تھے اپنے شرکاء (یعنی معبودوں) کو دیکھیں گے تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب یہی ہمارے وہ شرکاء ہیں جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے۔ سو وہ ان کو جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔''

یاد رکھنا چاہیے کہ اُٹھتے بیٹھتے مدد کے لیے غیر اللہ کے نعرے لگانا ان کی نذر و نیاز ان کو نفع اور نقصان کا مالک اور مختار سمجھنا یہی تو غیر اللہ کو پوجنا ہے۔ یہی تو وہ ولی یا اولیاء ہیں جن کو لوگ اللہ کے ساتھ ساتھ پکارتے ہیں اور یہی وہ شرک ہے جو تباہ کرنے والا ہے۔

22۔ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ O

(یونس :28)

''اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم ان کے درمیان تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شرکاء ان سے کہیں گے کہ تم نے تو کبھی ہماری پوجا نہیں کی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23۔ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ (یونس :34-35)

''پوچھئے کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو مخلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کرے پھر مار کر دوبارہ پیدا کرے۔ فرما دیجئے کہ اللہ ہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔ پس تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔ پوچھئے کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے۔ جو حق کی راہ دکھائے فرما دیجئے اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔ کیا وہ جو حق کی راہ دکھاتا ہے اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے کیا وہ جو خود راستہ نہ پائے مگر راستہ کا متلاشی ہو پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو۔''

24۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (الروم:40)

''اے لوگو اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ پھر تمہیں روزی دی پھر تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شریک بھی اس طرح کا کوئی کام کر سکتے ہیں۔ اللہ کی ذات بہت پاک اور بلند ہے اس شرک سے جو تم کرتے ہو۔''

25۔ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۬ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام :161)

''آپ کہہ دیں کہ مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی راہ دکھائی ہے صحیح دین۔ ملت ابراہیم کا جو صرف ایک خدا کا ہو رہا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔''

26۔ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (التوبہ :36)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور سب مل کر مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے۔''

27۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ O (التوبہ :113)

''نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ظاہر ہونے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں۔''

28۔ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ O (القصص :87)

''اور یہ بات ملحوظ رکھی جائے کہ کوئی بات آپ کو اللہ کی آیات سے نہ روک دے جب کہ وہ آپ پر نازل ہو چکی ہیں۔ اور لوگوں کو اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہیے اور نہ شامل ہوں مشرکوں میں۔''

مذکورہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے شرک کی حقیقت کو بیان فرمایا ہے شرک ایک نفسیاتی رویہ (Attitude) ہے۔ مومن کا شرک سے اجتناب کرنا تزکیہ نفس کی پہلی منزل ہے مشرک اللہ کا کھلا کھلا دشمن ہے اور اللہ اس کا۔

10۔ کافر

اَلْكُفْرُ اصل میں کسی چیز کو چھپانے کے ہیں۔ اسی طرح کاشتکار کو بھی کافر کہتے ہیں کیونکہ وہ زمین میں بیج کو چھپا دیتا ہے۔ کفر یا کفران نعمت کا معنی نعمت کی ناشکری کر کے اسے چھپانے کے ہیں۔ کفر اور شرک تمام کا تمام نفس کا کام ہے۔ نفس کا رویہ (Attitude) نفس کی سوچ ہے نفس کی خواہش ہے اور شیطان یہ تمام گمراہیاں نفس انسانی میں القاء کرتا ہے۔

- فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ O (الانبیاء :94)

''اس کی کوشش رائیگاں نہ جائے گی۔''

اور سب سے بڑا کفر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یا شریعت حقہ یا نبوت کا انکار ہے۔ پھر کفران کا لفظ زیادہ تر نعمت کا انکار کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور کفور کا لفظ دونوں قسم کے انکار پر بولا جاتا ہے چنانچہ قرآن میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبٰى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوْرًا ○ (الاسراء :89)

''اس قرآن میں ہم نے ہر قسم کی مثال بار بار لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان کی۔ پھر بھی اکثر لوگ قرآن کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ ناشکری بھی کرتے ہیں۔''

اور فعل کفر فھو کافر ہر دو معانی کے لیے آتا ہے۔

چنانچہ کفرانِ نعمت کے متعلق فرمایا:

3۔ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ أَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ط فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ قف صلے لِيَبْلُوَنِيْ ءَ أَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ط وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ○ (النمل :40)

''ایک شخص جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں اس کو پیش کر سکتا ہوں آپ کے آنکھ جھپکنے سے پہلے۔ پس جب سلیمان نے اسے اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا یہ میرے رب کے فضل کا نتیجہ ہے۔ تاکہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا ہے اپنے لیے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرا رب اس سے بے نیاز ہے اور صاحب کرم ہے یعنی اللہ ہماری شکر گزاری کا محتاج نہیں ہے۔

4۔ فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○ (البقرہ :152)

''پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار رہو اور کفران نعمت نہ کرنا۔''

5۔ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (الشعراء :19)

''اور تم نے ایک کام کیا تھا جو کیا۔ تم ناشکرے لوگوں میں سے تھے۔''

6۔ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ (ابراہیم :7)

''اور جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اپنی نعمتیں اور زیادہ دوں گا اور اگر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

7۔ وَاٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ O (البقرہ :41)

''اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری کتابوں کی تصدیق میں نازل کی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بنو اور میری آیات کو معمولی قیمت میں نہ بیچو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔''

یہ جو فرمایا کہ میری آیات کو معمولی قیمت میں نہ بیچو تو ایک تو یہ ہے کہ علمائے سوء واقعی تھوڑی قیمت میں اللہ کی آیات کو مسخ کرتے ہیں اور دوسرا نکتہ یہ بھی ہے کہ آخرت کے مقابلے میں اگر تمام دنیا کی دولت بھی حاصل کر لو پھر بھی یہ تھوڑی اور قلیل ہی ہوگی کیونکہ آخرت سے دنیوی سیم وزر کا سکہ بالکل بے قدر ہوگا اور یہ دنیا ختم ہو جانے والی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ قرآن حکیم کا انکار کر کے تم سب سے پہلے تو کفار نہ بن جاؤ۔

8۔ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا O (الانسان :3)

''اور انسان کو سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے اب چاہے تو شکر گزار بنے اور چاہے تو ناشکرا بنے۔''

9۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ O (ال عمران:10)

''یاد رکھو جو لوگ اللہ سے کفر کرتے ہیں ان کے اموال اور اولاد اللہ کے مقابلے میں کسی کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ آگ کا ایندھن ہوں گے۔''

10۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ O (ال عمران:90)

''یہ پکی بات ہے کہ جن لوگوں نے ایمان کے بعد پھر کفر کیا اور پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے۔ ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔''

11۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ O (ال عمران:91)

''یقین کر لو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر میں ہی مر گئے تو ان سے سونے سے بھری ہوئی زمین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلہ بھی ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور ان کا کوئی مددگار بھی نہ ملے گا۔"

12۔ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ط وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا O (النساء :42)

"جن لوگوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی اس (قیامت) دن تمنا کریں گے کہ کاش ہم پر مٹی برابر کر دی جائے۔ (یعنی ہم مٹی میں مل کر نیست و نابود ہو جائیں) اور وہ اللہ سے کوئی بات بھی چھپا نہ سکیں گے۔"

13۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ O (الانفال :36)

"بلاشبہ جو کافر ہیں (اللہ کا اور محمد رسول اللہ کا انکار کرتے ہیں) وہ اپنے اموال خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں۔ پس آئندہ وہ اور بھی زیادہ خرچ کریں گے۔ پھر یہ تمام اخراجات ان کے لیے حسرتناک بن جائیں گے اور پھر مغلوب بھی کیے جائیں گے اور جتنے بھی کفار ہیں سب کو جہنم میں جمع کیا جائے گا۔"

14۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ O (الانفال :55)

بے شک اللہ کے نزدیک وہ لوگ جانوروں سے بھی بدترین ہیں جو کافر ہیں پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

15۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ O (الانفال :73)

"اور کافر لوگ سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اگر (اے مسلمانوں) تم بھی ایک دوسرے کے مددگار نہ بنے تو زمین میں فتنہ پھیل جائے گا اور بہت بڑا فساد برپا ہوگا۔"

16۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ O (الحجر:2)

"کافر لوگ اکثر خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔"

17۔ وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ O (الانبیاء :97)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور قریب آ گیا ہے سچا وعدہ۔ تو اس وقت کفار کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی (اور وہ کہیں گے) ہائے افسوس ہم تو غافل تھے اس دن سے بلکہ ہم ظالم تھے۔''

18۔ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ O (المومنون :24)

حضرت نوح کی قوم کے سرداروں نے کہا جو کافر تھے۔ یہ تو تمہارے جیسا بندہ بشر ہے یہ صرف تم پر فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا (کوئی نبی بھیجنا) تو فرشتے کو بھیج دیتا۔ ایسی باتیں ہم نے کبھی اپنے پہلے بزرگوں سے تو نہیں سنیں۔''

19۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ O (السبا:7)

''اور کہا کافروں نے کہ کیا ہم تم کو اس شخص کا پتہ دیں جو تم کو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مر کر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم اچانک دوبارہ زندہ ہو جاؤ گے۔''

20۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ O (فصلت:26)

''اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس کی تلاوت میں غل مچاؤ تا کہ تم غالب آؤ۔''

قرآن حکیم میں کفار۔ کفر اور کافرین مختلف صیغوں میں یہ لفظ تقریباً 300 بار آیا ہے۔ یہ بھی نفس کا ایک رویہ ہے اگر نفس (Psychomotor) یعنی دل و دماغ اللہ کے ایک ہونے کو مان لے تو وہ موحد ہوتا ہے اور اگر کوئی نفس ایک چیز کو ایک بات کو ایک خیال کو نہ مانے اس کا انکار کر دے تو وہ کافر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کو تقریباً 1800 مختلف رویے اختیار کرنے کا اختیار دیا ہے۔ یہ تمام صلاحیتیں، استعدادیں دو دھاری تلوار ہیں۔ مرضی نفس کی چلتی ہے کہ وہ کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔ نفس کو پوری آزادی ہے یعنی انسانی قلب و نظر کسی خاص بات میں جو رویہ بھی اختیار کرنا چاہے اس کو اختیار کرے۔ یہی اختیار اور نفس کا رویہ یعنی اختیار کرنے کی آزادی ہی اصل میں نیکی بنتی ہے یا جرم بنتا ہے۔ مسلمان طاغوت کے لیے کفار ہیں اور کفار طاغوت کے مومن ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ O لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ O وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ O وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ O وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ O لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ O

(الکٰفرون:1-6)

''کہہ دو اے کافرو! میں ان خداؤں کی بندگی نہیں کرنے کا جن کی بندگی تم کرتے ہو۔ نہ تم اس (خدائے واحد) کی بندگی کرنے کے جس کی بندگی میں کرتا ہوں۔ نہ میں ان (خداؤں) کی بندگی کرنے والا رہا ہوں جن کی بندگی تم نے کی ہے۔ نہ تم اس (خدائے واحد) کی بندگی کرنے والے رہے ہو جس کی بندگی میں کرتا رہا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین میرے لیے میرا دین۔''

سورۂ کافرون کا یہ ترجمہ فی ظلل القرآن کے مترجم سید حامد علی ؒ کا ہے۔ اسے بہت زیادہ غور سے پڑھنے کی ضرورت ہے اور اُردو مفسرین کے دوسرے تراجم کے ساتھ مقابلہ کر کے پڑھیے۔ تب کہیں جا کر اس سورۂ کی فصاحت اور بلاغت معلوم ہوگی۔ اسی لیے یہ پوری سورۂ لکھ کر ترجمہ لکھ دیا ہے۔

مندرجہ بالا 21 آیات کفر کے متعلق لکھی ہیں کفر اللہ کو نہ ماننے کا فعل ہے مومن طاغوت کا انکار کر کے طاغوت کا کافر ہوتا ہے۔ مشرکین اور کافر طاغوت پر ایمان لاتے ہیں یہ تمام نفسیاتی رویے ہیں روح کہاں گئی؟ روح متشابہات میں سے ہے اور بس!

11۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ

منافقین کا بیان:

یہ لفظ نافقاء الیربوع سے ہے۔ جنگلی چوہے کا بل جس کے دو دہانے یا منہ ہوں۔ عربی میں کہتے ہیں۔ نافق الیربوع ونفق۔ جنگلی چوہیا اپنے بل کے دہانے سے داخل ہو کر دوسرے دہانے سے نکل گئی۔ شریعت میں یہ لفظ دورُخے پن کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی شریعت میں ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جاتا ہے۔ یـــنـــفـــق السراویل = شلوار کا نیفہ یہ منافقت بھی نفس Psychomotor کا رویہ اور Attitude ہے۔

1۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا O (النساء:145)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تو نہ پائے گا ان کے لیے کوئی مددگار۔''

2۔ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِادْفَعُوْا ط قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ ط هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ج يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ O (ال عمران:167)

''تاکہ منافق لوگ یہ جان لیں کہ جب ان منافقین سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا مدافعت ہی کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ واقعۃ جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہوتے۔ اس دن وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے زیادہ قریب تھے۔ وہ اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ رہے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں۔ مگر جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔''

3۔ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ط وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قف مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ط لَا تَعْلَمُهُمْ ط نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ط سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ط ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ O (التوبۃ:101)

''آپ کے اردگرد کے بعض اعراب منافق ہیں اور بعض لوگ مدینہ والے بھی نفاق کے خوگر ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہم خوب جانتے ہیں۔ ہم ان کو دو مرتبہ عذاب دیں گے۔ پھر وہ جہنم کے بڑے عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔''

4۔ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا O (النساء:140)

''بے شک اللہ جمع کرنے والا ہے سب منافقین کو اور کافرین کو جہنم میں۔''

5۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ O (المنافقون:1)

''جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں۔''

6۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ O يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ O

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ○ (البقرۃ : 10)

''کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور اہل ایمان سے دھوکا بازی کر رہے ہیں اور وہ دھوکا نہیں دے رہے مگر صرف اپنے آپ کو۔ اور نہیں سمجھتے اس بات کو ان کے دلوں میں روگ (بیماری) (منافقت) ہے اور اللہ نے ان کے روگ کو اور بڑھا دیا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے رہے تھے۔''

گروہ منافقین کا تذکرہ اوپر والی آیات میں کیا گیا ہے۔ یہ گروہ مدینہ میں اور اردگرد کے اطراف میں پیدا ہو گیا تھا۔ جو بظاہر اپنے اسلام کا دعویٰ کرتے تھے۔ درآنحالیکہ وہ اندر سے جھوٹے تھے۔ اس گروہ کا وجود براہ راست ان حالات کا نتیجہ تھا۔ جو مدینہ کی طرف نبی اکرم ﷺ کی ہجرت کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان حالات وظروف کی طرف ہم اس سے قبل اشارہ کر چکے ہیں۔ مکہ میں اس گروہ کا وجود نہ تھا۔ وہاں نہ اسلامی حکومت تھی۔ نہ اسلام کے پاس کوئی طاقت تھی۔ نہ مسلمانوں کا کوئی طاقتور گروہ تھا۔ جس سے ڈر کر اہل مکہ منافقت کی روش اختیار کرتے۔ اس کے برعکس مکہ میں اسلام مغلوب ومقہور تھا۔ اور اسلامی دعوت ٹھکرائی جا چکی تھی۔ اس وقت وہی لوگ اسلامی جماعت میں شامل ہو رہے تھے جو اپنے عقیدہ میں مخلص تھے۔ جو عقیدے کو ہر شے پر مقدم رکھتے تھے اور اس کی راہ میں ہر طرح کی مصیبتیں اور مشقتیں جھیل رہے تھے۔ لیکن یثرب میں جو اس دن سے مدینۃ الرسول کے نام سے مشہور ہو گیا تھا، اسلام ایک طاقت تھا جسے ہر شخص محسوس کر رہا تھا اور جس سے تھوڑا بہت خوشامدانہ یا نرم رویہ اختیار کرنے پر خود کو مجبور پا رہا تھا۔ خصوصاً غزوۂ بدر اور اس میں مسلمانوں کی عظیم فتح وکامرانی کے بعد۔ مدینہ کے ''بڑوں'' کا ایک گروہ اس خوشامدانہ روش کی مجبوری میں آگے آ گئے تھا۔ ان کے اہل وعیال اور متبعین اسلام کے دائرے میں داخل ہو گئے تھے۔ لوگوں میں اپنے موروثی مقام کے تحفظ اور اپنے دوسرے مصالح کی خاطر ان ''بڑوں'' کے لیے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ بھی اس نئے دین میں شمولیت اختیار کر لیں۔ جس میں ان کے اہل وعیال اور متبعین نے سچ مچ شمولیت اختیار کر لی تھی۔ انہی میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی شامل تھا۔ اسلام کے مدینہ میں آنے سے قبل اس نے اور اس کی قوم نے زر وجواہر کا ایک تاج تیار کرنے کا کام شروع کر رکھا تھا۔ تاکہ اسے اپنا بادشاہ تسلیم کر کے اس کی رسم تاجپوشی ادا کی جائے۔

سورت کے شروع میں ان منافقین کا تفصیلی تذکرہ ہے کہ اس گروہ منافقین میں زیادہ تر وہی بڑے لوگ شامل تھے جو روایتی طریقے سے عام انسانوں پر اپنی برتری کو قائم رکھنا چاہتے تھے اور مومنین مخلصین کو وہ سُفَہَآء۔ بے وقوف کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہ تھے وہ منافقین جن کے دلوں میں شدید روگ، منافقت کی بیماری تھی۔ یہ منافقت ساری کی ساری نفس انسان کا ایک نفسیاتی طرز عمل ہے۔ ایک نفسیاتی رویہ ہے۔ جس پر عمل کرنا یا نہ کرنا پوری طرح نفس کے کنٹرول میں ہوتا ہے۔ اگر نفس (Psychomotor) دل و دماغ، مرکزی کنٹرول سسٹم میں تزکیہ نفس غالب ہو اور اسے اپنے خالق، مالک، رب کا شعور حاصل ہو تو وہ اس بیماری کی بجائے صحت مند، مخلص آدمی، خیر خواہ، نیکی اور بھلائی کو پھیلانے والا۔ ظلم کے خلاف کھڑا ہونے والا، انصاف پسند اس طرح کی دوسری بہت سی خوبیاں جو تزکیہ نفس کی وجہ سے پروان چڑھتی ہیں اور ایک مختلف کردار بنتا ہے۔ اگر تزکیہ نفس کا عمل ناکام ہو جائے تو پھر وہی نفس گندی اور مشرکانہ اور منافقانہ بیماریوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ پھر وہی نفس اپنی تمام خواہشات اور صلاحیتوں کو منفی اور غلط طریقوں سے استعمال کر کے کافر، مشرک یا منافق بن جاتا ہے اور گمراہ لوگوں میں یہ تمام بیماریاں جمع ہو جاتی ہیں۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ○ نفس امارہ غالب آتا ہے۔

7۔ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○ (المنافقون:8)

''منافق لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم پھر مدینہ لوٹ کر واپس گئے۔ تو جو عزت والا (زبردست) ہے وہ ذلیل کو مدینے سے نکال دے گا اور زور (عزت) تو حقیقت میں اللہ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے اور مومنین کے لیے ہے لیکن جو منافق ہیں وہ جانتے نہیں ہیں۔''

8۔ يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ (التوبۃ:73)

''اے نبی کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔''

نفاق اور منافقت سراسر ایک نفسیاتی بیماری ہے روح کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور منافق کا نفسیاتی علاج قرآن اور سنت کی تعلیمات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے یعنی تزکیہ نفس والے بہت سے بظاہر روحانی لوگ بھی مل جاتے ہیں جن کے نفس میں اس طرح کی بیماریاں بھی ہوتی ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ یہ صرف اللہ کے رسول اور انبیاء ہی ہوتے ہیں جو منجانب اللہ تزکیہ نفس کی انتہائی بلندیوں پر ہوتے ہیں کیونکہ یہ لوگ انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ کا نمونہ ہوتے ہیں اور براہ راست اللہ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ O (المنافقون :1)

''اور اللہ خود گواہ ہے بے شک منافقین جھوٹے ہوتے ہیں۔''

10۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا O (الاحزاب:1)

''اے نبی اللہ سے ڈرتے رہو! اور کافروں اور منافقین کی بات نہ مانئے۔ بے شک اللہ خوب جانتا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔''

منافقت سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ عامۃ المسلمین کو قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کثرت سے پڑھ پڑھ کر سنائی جائیں۔ تاکہ لوگوں کو اللہ کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے ڈرایا جائے اور لوگ غور و فکر کریں۔ اپنے رویے بدلیں اور اللہ کے دین کے لیے خلوص اور اچھی سوچ کو اپنے اندر نشو و نما کریں تاکہ وہ کامیاب ہو کر فلاح پائیں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا O منافقت کے مقابلے میں تزکیہ نفس کا کام ہے جو اپنانا چاہیے۔

12۔ اَلْاِبَآءُ

اَلْاِبَآءُ کا معنی شدت کے ساتھ انکار کرنا ہے۔ یہ لفظ امتناع سے خاص ہے۔ لہٰذا اباء کو امتناع کہہ سکتے ہیں۔ مگر ہر امتناع کو اباء نہیں کہہ سکتے۔ اَلْاِبَآءُ بھی نفس (Psychomotor) کا ایک خاص رویہ ہے۔

1۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ O (التوبۃ:32)

''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں (جھوٹا پروپیگنڈا) سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ نہیں چاہتا مگر یہ کہ وہ اپنا نور مکمل کرے اگرچہ منکرین حق اس بات کو ناپسند ہی کریں۔''

یعنی اسلام کے دشمن خواہ کتنا ہی جھوٹ اور پراپیگنڈہ (Propaganda) استعمال کریں وہ دعوت اسلام کو ختم نہیں کر سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا ○ (الکھف:77)

''یہاں تک کہ وہ ایک ایسی بستی والوں کے پاس آئے جن سے انہوں نے کھانا مانگا لیکن انہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا۔''

3۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا ط ○ (الاحزاب:72)

''بے شک ہم نے آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر امانت کو پیش کیا لیکن سب نے اُسے اُٹھانے سے انکار کر دیا۔''

4۔ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (التوبۃ:8)

''منافقین آپ کو اپنی باتوں سے راضی رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان کے قلوب (نفوس) (Psychomotos) اس بات کے منکر ہیں اور ان میں سے اکثر فاسق اور فاجر ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں نہایت وضاحت کے ساتھ انسانی افعال اور ان کے نفوس کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح منافق آدمی کے دل میں جو کچھ ہوتا ہے زبان سے اس کے بالکل برعکس باتیں کرتا ہے۔

5۔ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ط ○ (البقرۃ : 282)

''اور کاتب کو لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ اللہ نے اسے لکھنا سکھایا ہے۔''

لکھنے کی استطاعت بھی نفس انسانی کی ایک خصوصیت اور مہارت ہے اور وہ جو چاہے۔ جہاں چاہے اپنی مرضی سے لکھتا پھرے۔

6۔ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ○ (طٰہٰ:56)

''(فرعون) کو ہم نے اپنی تمام نشانیاں دکھلا دیں۔ لیکن اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔''

(جو شخص ذلت اور چھوٹے پن کو برداشت نہ کرے اس کو بھی ابی کہتے ہیں۔

7۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرۃ :34)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں شمار ہوا۔''

8۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ فَأَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا O (الاسراء :89)

''اور یہ پکی اور سچی بات ہے کہ ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں مگر اکثر لوگوں نے اس کا انکار ہی کیا ہے۔''

9۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا O (الاسراء:99)

''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ وہ ذات اقدس ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے انسان پیدا کر دے اور ان کے لیے ایک وقت متعین کر دے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ پس ظالموں نے انکار ہی کیا۔''

13۔ اَلْاُتْیَانُ

اَلْاِتْیَانُ (مص) اس کا معنی کسی چیز کا بسہولت آنا ہے۔ یہ لفظ خیر و شر دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1۔ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ O (البقرہ :145)

''اگر آپ ان لوگوں کے پاس جن کو کتاب دی گئی ہے تمام نشانیاں بھی لے آئیں۔ وہ آپ کے قبلہ کو نہیں مانیں گے۔''

اس آیت میں لانے کا فعل استعمال ہوا ہے۔ یہ نبی کا فعل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نبی وہی چیز یا بات لے کر آتا ہے جو اللہ کی طرف سے نبی کے دل (نفس) میں القاء کی جاتی ہے۔ نبی کا نفس اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۚ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ (البقرہ :189)

''اور یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پچھواڑے سے آؤ۔ لیکن نیکی تو یہ ہے کہ پرہیز گار بنو۔ گھروں میں دروازوں سے ہی آیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

یہ آیت اپنے مفہوم میں بالکل آسان ہے۔ یہاں گھروں میں آنے کا عمل خالصتاً ہر انسان کا اپنا اپنا مرضی کا عمل ہے۔ زمانہ جاہلیت میں جب لوگ سفر سے واپس آتے تو گھر کے دروازے کی بجائے پچھواڑے سے گھر میں داخل ہوتے تھے۔ انصار حج کر کے آتے تو وہ بھی پچھواڑے سے گھر میں داخل ہوتے ایک انصاری حج سے واپسی پر گھر کے دروازے سے داخل ہوا تو اس پر لوگوں نے اعتراض کر دیا۔ اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی اور غلط رسم کو بند کر دیا گیا۔

3۔ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ○ (النمل:39)

''جنوں میں سے ایک طاقتور جن نے کہا۔ میں اس تخت کو آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ آپ کے یہاں سے اُٹھنے سے پہلے پہلے اور میں اس بات پر قدرت رکھتا ہوں اور ایک امانت دار بھی ہوں۔''

یہ اتیان کا فعل مختلف صیغوں اور صورتوں میں قرآن حکیم میں تقریباً 500 بار آیا ہے۔ ہم نے صرف چند آیات لکھنے پر اکتفا کیا ہے۔

4۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ○ (الرعد:38)

''اور آپ سے قبل ہم نے کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی۔ اور کسی بھی رسول کو یہ اختیار نہ تھا کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی (معجزہ) پیش کر دے ہر کام کا وقت لکھا ہوا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ الایثار

ایک چیز کو دوسری پر ترجیح دینا اور پسند کرنا۔ یہ نفسیاتی رویہ ہے۔

1۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى O (الاعلیٰ:16)

''بلکہ تم پسند کرتے ہو (ترجیح دیتے ہو) اس زندگی کو اور آخرۃ بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔''

2۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى O وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا O فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى O (النازعات :39)

''سو جس نے سرکشی کی ہوگی اور اس زندگی کو ترجیح دی ہوگی۔ تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔''

ایک چیز کو دوسری پر ترجیح دینا۔ دوسری کے مقابلے میں پسند کرنا یہ تمام کا تمام فعل اور عمل۔ نفس انسانی کا ہے۔ نفس کو مکمل اختیار ہے کہ وہ آخرت کے مقابلے میں اس زندگی کے فائدوں کو پسند کرے یا یہ کہ اللہ کی ہدایات اور تعلیمات کے مطابق اپنے نفس کا تزکیہ کرے اور تمام پسند اور ناپسند کو اللہ کی ہدایات کے تابع کر دے۔ یہی تو تزکیہ نفس ہے۔ نفس کو مارنا نہیں ہے۔ حلال روزی کماؤ اور حلال طریقے سے خرچ کرو۔ اس زندگی میں اور آنے والی ابدی زندگی میں تم کامیاب رہو گے۔ یہ لفظ تقریباً قرآن میں 21 آیات میں ہے۔ جبکہ یہاں صرف 3 آیات نقل کی ہیں۔

15۔ اثم

اثم کا لفظ بر (نیکی) کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلْبِرُّ مَا اطْمَئَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ (کنزل العمال)

''نیکی وہ ہے جس پر نفس (طبیعت) مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو دل میں شک پیدا کرے۔

اس حدیث میں انسان کی نیکی اور گناہ پر نفسیاتی حالت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اثم قرآن حکیم میں مختلف اشکال اور صیغوں میں تقریباً 48 بار آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ط O (الحجرت :12)

''اے ایمان والو! زیادہ گمان (ظن) کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی جاسوسی اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کیا کرو۔''

2۔ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَّكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ O (البقرہ :283)

''(اے ایمان والو!) اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جس نے بھی گواہی (شھادہ) کو چھپایا تو اس کا دل (نفس) گنہگار ہوگا۔''

غور کیجئے اس آیت کریمہ میں گواہی چھپانے کا جو عمل ہے اس کو کرنے والا اس کا دل ہے۔ یعنی نفس ہے اور یہ گناہ کا کام ہے۔ اللہ اس کو پسند نہیں فرماتا۔ اگرچہ بعض حالات میں سچی گواہی دینے والے کو بڑی آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے یہی تو تزکیہ نفس ہے۔ یہی تو گناہ کے مقابلے میں نیکی ہے۔ یہی تو اثم کے مقابلے میں بر ہے۔ یہی تو اس زندگی میں نقصان اُٹھانا ہے اور یہی نقصان آخرت میں بخشش اور کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔ آخر شہید فی سبیل اللہ (مقتول فی سبیل اللہ) کیا کرتا ہے۔ یہی نا! کہ وہ جس بات کو حق سمجھتا ہے اس کا اعلان کرتا ہے اور حق کو جھٹلانے والوں کے خلاف قتال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خود بھی قتل ہو جاتا ہے اور شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ یہی تو تزکیہ نفس ہے۔ یہی تو اللہ اپنے بندوں سے مطالبہ کرتا ہے۔ یہ تمام تزکیہ نفس کا کھیل ہے۔ جسے صحابہ کرام کھیلتے رہے اور آج بھی اللہ کے مخلص بندے اسلام کی سربلندی کے لیے تن من دھن قربان کر رہے ہیں۔

3۔ وَتَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ O (المائدہ :62)

''اور آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ گناہ، سرکشی اور حرام کھانے میں جلدی کرتے ہیں۔ یقیناً جو کچھ وہ کرتے ہیں بہت برے کام ہیں۔''

غور کیجئے اس آیت کریمہ میں گناہ کرنا، سرکشی کرنا، اللہ کے احکام کے خلاف اور حرام مال کھانا اور پھر ان تینوں باتوں کے ارتکاب میں جلدی کرنا۔ یہ سب نفس انسانی کا رویہ ہے۔ نفس امارہ کا غلبہ ہے۔ تزکیہ نفس کے خلاف ہے۔ نفس کو بگاڑنے والے اعمال ہیں۔ اور اس طرح یہ سب کام کافر مشرکین اور منافقین بے دھڑک کرتے ہیں اور اگر مسلمانوں سے یہ برے کام سرزد ہو جائیں تو وہ استغفار کی طرف رجوع کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔ البِرُّ

اِثْمٌ کے مقابلے میں نفس کی دوسری حالت ہے جسے بِرٌّ کہتے ہیں، نیکی کرنا، سخاوت کرنا، بارٌّ۔ صالح اور نیک آدمی۔

1۔ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ج اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ط اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (یوسف:53)

''اور میں اپنے آپ کو (نفس کو) پاک نہیں کہتا کیونکہ نفس امارہ تو برائی کا ہی حکم کرنے والا ہے۔ مگر ایسا نفس جس پر میرا رب مہربان ہوا بے شک میرا رب بخشنے والا اور مہربان ہے۔''

نفس امارہ انسان کو ہر وقت برائی کا حکم دیتا ہے یا ترغیب دیتا ہے مسند امام احمد اور ابوداؤد اور مسلم میں زینب بنت ابی سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس میں وہ کہتی ہیں:

سُمِّیْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ (مشکوۃ باب الاسماء)

کہ میرا نام برۃ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور فرمایا انسان کی پارسائی کا حال صرف اللہ کو ہی معلوم ہے۔ اس لیے کسی کو اس قسم کی پارسائی کا دعویٰ زیبا نہیں ہے۔

گناہوں کی ترغیب یا حکم دینے والے نفس کو امارہ اور گناہوں پر ملامت کرنے والے کو لوامہ اور گناہوں سے بچنے والے کو مطمئنۃ کہتے ہیں۔ نفس تو ایک ہی ہے۔ یہ اس کی تین بڑی صفات یا خصوصیات ہیں۔ نفس کے رخ ہیں۔ رویے ہیں۔

2۔ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ج اَنْتُمْ بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (یونس :41)

''(حضرت ابراہیمؑ کا بیان ہے) اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے کہہ دیں کہ میرے لیے میرے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ میرے اعمال سے تم بری الذمہ ہو اور تمہارے اعمال سے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بری الذمہ ہوں۔"

3۔ اِنَّا بُرَآءُ مِّنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ O (الممتحنۃ:4)

"بے شک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہو۔ بری الذمہ ہیں۔"

بری کے معنی غیر ذمہ دار ہونا۔ یعنی گناہ کی کوئی ذمہ داری نہ ہونا۔ دوسرے لفظوں میں نیک اور صالح آدمی گناہوں کی تمام ذمہ داریوں سے بری ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ صالح ہوتا ہے۔

17۔ اَلاَجْرُ وَالْاُجْرَۃُ

کسی کام کی اُجرت یا بدلہ دینے کا کام۔ جب کوئی نفس (شخص) دوسرے شخص کے لیے کوئی کام یا خدمت اچھی یا بری کرتا ہے۔ تو پہلا نفس یا شخص کام کرنے والے کو کچھ نہ کچھ کسی بھی صورت میں اس کا بدلہ یا اُجرت دیتا ہے۔ یہ بھی نفس کی ایک خصوصیت یا صفت ہے اور جو نفس کسی بھی وجہ سے خدمت بجالاتا ہے اس کا نفس اپنے کام کی اجرت طلب کرتا ہے۔ یہ بھی ایک خصوصیت اور صفت ہوئی جسے اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی میں ودیعت رکھا ہے۔ دونوں کے لیے لفظ "اجرۃ" ایک ہی ہے یہ لفظ قرآن میں تقریباً 100 بار آیا ہے۔ یہ صفت یا خصوصیت بھی دو رخی ہے۔

1۔ قَالَتْ اِحْدٰهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ O (القصص :26)

"ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا ابا! اسے اجرت پر رکھ لیجئے۔ جسے آپ اجرت پر رکھیں اسے طاقتور اور امانت دار ہونا چاہیے۔"

اس آیت میں دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے اپنے دل (نفس) کی بات اپنے ابا سے کہہ دی۔

2۔ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ O (الفاطر:30)

"تاکہ اللہ ان کی اجرتیں ان کو پوری پوری دیوے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دیوے بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے اور قدر دان ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ط وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا O (النساء :100)

''اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں۔ بہت اموال اور وسعت پائے گا اور جو کوئی بھی اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے اپنے گھر سے نکلے گا پھر وہ راستے میں ہی مر جائے تو اس کی اجرت اللہ کے ذمہ ہے اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

4۔ وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O (الشعراء:164)

''میں اپنی دعوت کے لیے تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا میری تمام اجرت رب العالمین کے ذمے ہے۔''

5۔ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ O (یوسف :57)

''اور اجرۃ آخرۃ کی ہی بہترین ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔''

یعنی اصلی کمائی تو وہی ہے جو آخرت میں کام دے اور وہ تقویٰ کی کمائی ہے۔

18۔ اَلْاَجَلُ

وقت معین کرنا۔ أَجَّلْتَ = تو نے وقت مقرر کیا تھا۔ نفسیاتی عمل ہے۔

1۔ وَبَلَغْنَا اَجَلَنَا الَّذِيْ اَجَّلْتَ لَنَا O (الانعام:129)

''آخر ہم اس وقت مقررہ پر پہنچ ہی گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔''

2۔ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ O (المنافقون :11)

''اور جب کسی کی موت کا مقررہ وقت (اجل) آ جائے تو اللہ اس میں ہرگز تاخیر نہیں کرتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝ (الفاطر:45)

''اگر خدا لوگوں کے اعمال پر پکڑتا تو پھر کوئی بھی جاندار نہ بچتا۔ لیکن اللہ ان سب کو ایک وقت مقررہ تک مہلت دیتا ہے۔ پس پھر جب ان کا وقت مقررہ آ جاتا ہے تو بے شک اللہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب اچھی طرح دیکھتا ہے۔ یعنی اللہ ہر طرح کی طاقت اور اختیار رکھتا ہے۔ وہ جو چاہے کرتا ہے۔ مخلوق کے لیے یہ سب غیب کا علم ہے۔''

19۔ اخذ یا خذ

الاخـــذ کا معنی کسی چیز کو حاصل کر لینا۔ کسی چیز کو پکڑ لینا۔ احاطہ میں لے لینا ہے۔ یہ لفظ مختلف صورتوں میں قرآن حکیم میں تقریباً 300 بار آیا ہے۔ یہ تمام نفس کی خواہش اور چاہنے سے ہوتا ہے۔

1۔ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ (المزمل:19)

''بے شک یہ ایک نصیحت (ٹکٹ Ticket) ہے جو کوئی بھی اپنے رب کی طرف جانے والے راستہ کو پکڑنا چاہتا ہے۔''

یعنی جو رب کی طرف جانے والی شاہراہ (سبیل) کو پکڑنا چاہتا ہے یعنی اس پر چلنا چاہتا ہے تو یہ قرآن تذکرہ ہے۔ نصیحت ہے۔ (ٹکٹ ہے)

2۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ (المزمل:9)

''اللہ ہی مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا (کوئی معبود یا الٰہ) نہیں ہے۔ پس اُسی کو اپنا وکیل پکڑو۔''

3۔ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۝ (الفاطر:6)

''بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس تم اس کو دشمن ہی پکڑو (یعنی سمجھو)''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِن دُونِ اللّٰهِ ط O (المائدہ:116)

''اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود پکڑ لو (یعنی بنالو)''۔

5۔ مَا كَانَ لِلّٰهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ ط O (المریم:35)

''اللہ کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کی اولاد ہو وہ تو ذات پاک ہے۔''

اولاد ہوگی تو کمزوریاں ہوں گی، مجبوریاں ہوں گی۔

20۔ اَلتَّأخِیر

التاخیر یہ تقدیم کی ضد ہے۔ یعنی پیچھے کرنا۔ چھوڑنا۔

1۔ يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ O (القیامۃ:13)

''اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا ہے اور کیا پیچھے چھوڑا ہے۔''

2۔ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ O كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ O (المدثر:38)

''تم میں سے جو چاہے کہ وہ (نیکی کمائے) آگے بڑھے (یا بدی کمائے) اور پیچھے رہ جائے۔ تم میں سے ہر ایک آدمی اللہ کے ہاں اپنے اپنے اعمال کے لیے (رہن ہے)''۔

یعنی ذمہ دار اور مسئول ہے۔

3۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ط إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ O (ابراہیم:42)

''(اے نبی) تم ان کاموں سے جو ظالم لوگ کر رہے ہیں اللہ کو غافل نہ سمجھو۔ بے شک اللہ تو ان کو اس دن تک کے لیے ڈھیل دے رہا ہے۔ جس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ دہشت کی وجہ سے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21۔ اَلْاَدَاءُ

اداءؔ کا معنی یہ ہے کہ کسی کا حق، قرضہ، یا امانت، جزیہ یا خراج پورا پورا ایک ہی دفعہ میں ادا کر دینا۔ یہ عمل بھی نفس انسانی کے رویہ (Attitude) کی ایک شکل ہے اور یہ خوبی ہے اور نیکی ہے۔ جب اس رویہ کے برخلاف نفس دوسرا رویہ اپنائے گا۔ تو وہ خراب عمل شمار ہوگا۔

1۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ ○ (النساء:54)

''یاد رکھو! خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل لوگوں کو پہنچا دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تم کو نہایت اچھی نصیحت کرتا ہے۔''

2۔ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ ؕ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ ○ (البقرہ:283)

''اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پر اعتماد کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی امانت اس کو (اہل کو) لوٹا دے اور چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرتا رہے۔''

3۔ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ ○ (ال عمران:75)

''اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہیں اگر خزانے کا امین بنا دو تو وہ تم کو واپس کر دیں گے۔''

22۔ الاَدَاءُ

یہ لفظ ادا قرآن حکیم میں صرف 6 بار آیا ہے۔ آیات کی تعداد 5 پانچ ہے۔ یہ ادا کرنے کی صفت بھی نفسیاتی حالت کا نام ہے۔ امانت داری کا عجیب واقعہ۔ یہود دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے بڑے خائن تھے اور آج بھی ہیں۔ مذکورہ بالا آیت ان یہود کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امانت اور قرض کے ادا کرنے کے بارے میں بخاری میں کتاب الکفالۃ کے باب میں ایک مفصل حدیث اور کئی دیگر مقامات پر مجملاً آئی ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ جس نے کسی شخص سے ایک ہزار دینار (سونے کا ہوتا تھا) قرض مانگا۔ اس نے کہا گواہ لاؤ کہا خدا گواہ ہے۔ اس نے ضامن طلب کیا تو کہا خدا ہی کو ضامن کرتا ہوں۔

دینے والا اس پر راضی ہو گیا اور وقت ادائیگی مقرر کر کے رقم دے دی۔ وہ اپنے بحری سفر پر نکل گیا۔ جب کام کاج سے فارغ ہو گیا۔ تو دریا کے کنارے سواری کا انتظار کرنے لگا تا کہ واپس جا کر قرض کی رقم ادا کر سکے۔ لیکن سواری نہ ملنے پر قرض کی ادائیگی نے بے قرار کیا۔ ایک لکڑی لی اور اس کے بیچ میں خول کر کے اس میں ایک ہزار دینار رکھ کر اور چٹھی (خط) بھی ساتھ رکھ دی اور منہ بند کر کے دریا میں ڈال دی اور دعا کی کہ اے خدا تو بخوبی جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے تیری گواہی اور ضمانت پر رقم لی۔ اب ادائیگی کے لیے میں نے ہر چند کوشش کی لیکن کشتی نہ ملی۔ صرف اس کا حق مدت کے اندر اندر ادا کرنے کی غرض سے تیرے بھروسے پر دریا میں ڈال دیا ہے۔ تو ہی اس تک پہنچا دے۔ یہ دعا کر کے پھر بھی سواری کی تلاش میں رہا۔ اُدھر وہ رقم لینے والا بندرگاہ پر آیا کہ میرا قرض دار شاید رقم لے کر کسی کشتی میں آیا ہو۔ لیکن وہ دریا کے کنارے نہ ملا۔ واپس جانے لگا تو دیکھا دریا کے کنارے ایک لکڑی آ لگی ہے۔ اس خیال سے کہ جلانے کے کام آئے گی اُٹھا کر گھر لے گیا اور چیرا تو (1000) ایک ہزار دینار اور ایک خط جو اسی کے نام کا تھا نکلا پھر وہ شخص جس نے رقم دینی تھی سواری مل جانے پر آ گیا اور کہا خدا جانتا ہے۔ میں نے ہر چند وعدہ پر آنے کی کوشش کی لیکن کشتی نہ ملی۔ اس لیے دیر لگی۔ صاحب مال نے کہا خدا نے تیری بھیجی ہوئی رقم پہنچا دی اب تو جو اور رقم ادا کرنے کو لایا ہے۔ واپس راضی خوشی لے جا رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: امانت ہر فاسق فاجر کی بھی ادا کرنی چاہیے۔ ادائیگی قرض یا امانت یہ بھی ایک انسانی نفسیاتی رویہ (Attitude) یا خصوصیت ہے۔ اِدھر یا اُدھر ادا کرتا ہے۔ یا ادا نہیں کرتا پھر حسن ادائیگی بھی ہے یا نہیں۔ پھر ادائیگی مکمل کی ہے یا کمی کر کے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ کتنی آسان قابل فہم اور شاندار مثال ہے نفسیاتی رویے کی۔ نفسیاتی عمل کی۔ نفسیاتی خاصیت اور نفسیاتی صفت اور استعداد کی۔ ہر عمل کا یہی حال ہے اور صرف اللہ ہی تو ہے جو دلوں (نفوس) کا حال جانتا ہے۔''

حکومت کے مصاحب اور حکمرانوں کی بیعت کو پورا کرنا امانت میں شامل ہے۔ کتنی صاف بات ہے۔ آسان ہے اور مشکل بھی ہے۔ یہ بات سراسر عالم غیب سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ ثواب کے لیے دن رات حجروں اور مساجد میں بیٹھ کر تلاوت قرآن کرتے رہو۔ ثواب ہے نیکی ہے لیکن اصل حقیقت اور انجام کی کوئی خبر نہیں ہو سکتی۔ ہاں صرف اللہ ہی جانتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس کے نفس کی فی الواقع کیا حالت ہے اگر واقعی ایمان لانے والا اپنے ایمان لانے میں سچا ہے۔ مخلص ہے تو پھر اللہ کا علم تو غلط ہو ہی نہیں سکتا۔ تو یہ شخص اور اس طرح کے تمام نفوس واقعی اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ اگر معاملہ اُلٹ ہے۔ دل خلوص سے خالی ہے۔ دنیا داری کا دھندا ہے۔ تو اللہ اس کا ولی نہیں ہوگا بلکہ اللہ تو اس خائن کا دشمن ہوگا۔ لوگ چاہیں تو اسے ولی اللہ کہتے رہیں۔ چونکہ لوگوں کو تو صحیح حقیقت کا علم ہو ہی نہیں سکتا۔ بس لوگ ظن غالب کے مطابق حسن ظن رکھ سکتے ہیں۔ حسن ظن ہی رکھنا چاہیے۔ اسی کی تعلیم بھی ہے اور بس کیا مسلمانوں کی آج اور آج سے قبل ان خطوط پر کوئی تعلیم و تربیت ہوئی ہے۔ نام نہاد اولیاء نے اندھیر مچا رکھا ہے۔

23۔ أَذَّنَ

أَذَّنَ اس نے پکارا۔ اَلْأَذْنُ فِیْ الشَّیْءِ اجازت اور رخصت ہونا۔ اذن = اجازت، رضامندی ہونا، نفسیاتی رویہ ہے۔

1۔ وَأَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ ○ (الحج :27)
''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔''

2۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ○ (النساء :64)
''اور ہم نے رسول بھیجا ہی اس لیے ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے۔''

3۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ○ (التوبۃ:43)
''اللہ نے آپؐ کو معاف کر دیا ہے۔ آپ نے ان کو اجازت ہی کیوں دی جب تک کہ آپ پر سچے لوگوں کی سچائی نہ کھل جاتی اور آپ جھوٹوں کو نہ جان لیتے۔''

4۔ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ط ○ (السباء :12)
''اور جنات میں بعض ایسے تھے۔ جو اللہ کے حکم سے سلیمان کے لیے کام کرتے تھے۔''

کسی کام کی اجازت دینا اسے عربی میں اذن کہتے ہیں۔ اس عمل کا دوسرا رخ منع (روکنا ہے) یہ بھی نفس انسانی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خصوصیت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جسے چاہے کسی کام کرنے کی اجازت دے اور جسے چاہے روک دے (منع کرے) ہر انسانی خصوصیت دو دھاری تلوار ہے۔

24۔ الاذٰی

الاذی ہر قسم کے ضرر کو یعنی تکلیف اور نقصان پہنچانے کو اذٰی کہتے ہیں۔ یہ لفظ قرآن میں تقریباً 25 بار آیا ہے۔

1۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ○ (الصف : 5)

''اور یاد کرو کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مگر جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے بھی ان کے قلوب کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

2۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (التوبۃ :61)

''اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

3۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ○ (البقرہ :264)

''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اپنے صدقات کو احسان جتوا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو۔''

25۔ اَلْاَسْرُ

اَلْاَسْرُ کے معنی قید میں جکڑ لینے کے ہیں۔ یہ لفظ اَسَرْتُ الْقَتَبَةَ سے ہے میں نے پالان کو مضبوطی سے باندھ دیا ہے۔ قیدی = اَلْاَسِیْرُ کو اسی لیے اسیر کہتے ہیں کہ وہ مضبوطی کے ساتھ بندھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ بھی نفسیاتی صفت ہے یہ لفظ قرآن میں 6 بار آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى O (الانفال:70)

''اے نبی آپ کے قبضہ میں جو بھی قیدی ہیں ان سے کہہ دیجئے۔''

2۔ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ O (الانسان:28)

''ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند خوب مضبوط بنائے ہیں۔''

26۔ الاسف

حزن اور غم کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ حزن اور غضب میں سے ہر لفظ کے لیے الگ الگ بھی بولا جاتا ہے۔ نفسیاتی رویہ ہے۔

1۔ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ O (الزخرف :55)

''جب انہوں نے ہم کو غضب ناک کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔''

2۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا O (الکھف:6)

''اگر وہ اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے تو پھر کیا آپ افسوس میں (گھٹ گھٹ کر اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالیں گے۔''

یہ حزن و غم بھی نفسیاتی عمل ہے۔

3۔ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ O (طٰہٰ:86)

''سو موسیٰ علیہ السلام غضب اور افسوس سے بھرے ہوئے اپنی قوم میں واپس آئے اور کہا اے میری قوم کیا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔''

کسی کام کے نتیجے میں جو کہ وہ نفس انسانی کی خواہش کے خلاف واقع ہو جائے تو انسان کا نفس غضب ناک ہو جاتا ہے اور افسوس بھی کرتا ہے۔ یہ بھی نفسیاتی حالت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

27۔ الأَشَرُّ

بہت زیادہ اِترانا۔

1۔ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ○ (القمر:25)

''کیا ہم میں سے صرف اسی صاحب پر اللہ کی طرف سے ذکر (کتاب الٰہی) نازل کیا گیا ہے۔ بلکہ وہ تو بڑا ہی جھوٹا ہے اور اِترانے والا ہے۔''

2۔ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ○ (القمر:26)

''عنقریب جلدی ہی یہ قوم جان لے گی کہ حقیقتاً کون جھوٹا ہے اور اِترانے والا ہے۔''

جھوٹ بولنا اور اِترانا یہ بھی نفس ہی کی ایک صفت اور خصوصیت ہے۔ جس میں یہ بیماری ہوتی ہے اُسے خود کو کم ہی اپنی اس بیماری کا پتہ چلتا ہے جبکہ وہ دوسروں میں خواہ مخواہ اس بیماری کا الزام لگاتا ہے۔ انسان کا نفس جب بھی خطا کار ہوتا ہے تو وہ اللہ کے رسولوں سے وہ تمام گھٹیا قسم کی باتیں منسوب کرتا ہے۔ جن میں وہ خود بری طرح مبتلا ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ تمام نفس انسانی کی مختلف حالتوں کا مطالعہ ہے۔ جن کو خالق کائنات نے جو ہر نفس انسانی کا خالق ہے۔ خود بیان فرما رہا ہے۔ کتنی خوفناک صورت حال ہے کہ ایک گمراہ اور شریر نفس اللہ کے رسولوں سے بالکل غلط باتیں منسوب کرتا ہے کہ ہر گمراہی کو ہدایت اور ہدایت کو گمراہی گردانتا ہے حالانکہ قرآن کا دعویٰ تو یہ ہے۔

3۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○ (القمر:32)

''اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ تو ہے کوئی جو سوچے اور نصیحت حاصل کرے۔''

کفار اور مشرکین۔ یہودی و نصاریٰ اور ہنود کو تو چھوڑیئے خود نام نہاد مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ ہر نفس اپنی تخلیق میں ایک مکمل یونٹ ہے اور وہ اپنے تمام اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔

4۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ○ (المدثر:38)

''ہر نفس اپنے اعمال کے لیے ذمہ دار ہے۔'' (روح کیوں نہیں نفس کیوں؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28- اُفٌّ

ہر گندی اور قابل نفرت چیز کو یا بات کو برا ظاہر کرنے کے لیے اف کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس سے فعل ماضی افف ہے۔ أَفَّ بَكْرٌ = بکر نے کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

1۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا O (الاسراء : 23)

''اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر تمہاری موجودگی میں دونوں یا ایک بڑھاپے کو پہنچیں۔ تو تم ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو۔''

2۔ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ O اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ O (الانبیاء : 66-68)

''ابراہیمؑ نے کہا پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع۔ تف (افسوس) ہے تم پر (برا ہو تمہارا) تم اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ پس کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ ان سب نے کہا اگر تم سے کچھ ہو سکتا ہے تو اپنے خداؤں کی مدد کرو اور اس کو آگ میں جلا دو۔''

3۔ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدَانِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ج وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ج اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ج فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ O (الاحقاف :17)

''اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا۔ کہ میں تم سے بیزار ہوں کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ قبر سے زندہ کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالا جاؤں گا۔ اور مجھ سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے اپنے بیٹے کی ہدایت کے لیے فریاد کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے کم بخت۔ ایمان لے آ۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو یہ لڑکا کہتا ہے اپنے والدین کو کہ یہ پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔"

لفظ اف سے نفس انسانی اپنی نفرت، ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ ایسا کہتے وقت اس کے چہرے کے تاثرات خاص رنگ لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی خصوصیت ہوئی۔ روح کدھر گئی؟

29۔ اَلافِکُ

افك ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے صحیح رُخ سے پھیر دی گئی ہو۔ بہک جانے کو بھی کہتے ہیں۔ أُفِكَ الرَّجُلُ آدمی دیوانہ ہو گیا۔

1۔ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (یونس :34)

"کہہ دیجئے اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو بار بار پیدا کرتا ہے۔"

پس تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ Attitude ہے۔

2۔ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (النور :11)

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر) تہمت لگائی۔ وہ بھی تم میں ہی کا ایک گروہ ہے اسے تم اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لیے اچھا ہی ہے۔ ان میں ہر شخص کو جس قدر اس نے حصہ لیا گناہ ہوا اور جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

3۔ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ (النور :12)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم نے اسے سنا تھا۔ تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے دلوں میں کیوں نہ نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح بہتان ہے۔''

30۔ اَلأَکْلُ

الاکل کے معنی کھانا تناول کرنے کے ہیں۔ مجاز اعربی محاورہ میں بولتے ہیں "اَکَلَتِ النَّار الحَطَبَ" یعنی آگ لکڑیوں کو کھا گئی اور جو چیز بھی کھائی جائے اس کو اُکُلٌ بِضَمِ الکَاف کہتے ہیں۔ اَلْاُکْلَۃُ اس کا معنی ہے ایک مرتبہ کھانا الاکلۃ =لقمہ ماذقت اکلا = میں نے کوئی چیز نہیں کھائی۔

1۔ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ O (النساء :29)

''ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو۔''

2۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا O اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا O (النساء :10)

''یقیناً وہ لوگ جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ جلدی ہی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔''

مختلف اشیاء کو کھانا اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب انسان کی طبیعت انسان کا نفس اس کا جی کسی چیز کو کھانا پسند کرے۔ حلال و حرام بعد کی چیز ہے۔ اس طرح انسان کھاتا تو اپنے ہاتھوں سے ہے ہاتھوں سے منہ میں ڈالتا ہے۔ دانت چبانے کے لیے ہیں۔ لیکن اصل آرڈر تو نفس ہی صادر کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

31۔ بَؤُسَ

بَؤُسَ یَبْؤُسُ بَاسًا۔ بہادر اور مضبوط ہونا۔ تَبْتَئِسْ =غمگین ہونا۔ اِبتاسَ الرَّجُلُ =آدمی غمگین ہو۔

1۔ وَأُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اِنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا من قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ O (الھود:36)

''اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا تمہاری قوم میں اور کوئی شخص ایمان نہیں لائے گا سو جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اس پر غم نہ کھاؤ۔''

2۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ O (یوسف:69)

''اور جب وہ یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دے کر کہا یقین کرو کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ سو جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں تم اس پر غمگین نہ ہونا۔''

دیکھئے ان آیات میں انسان کے لیے تبتئس کا لفظ غم کھانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے اس کا الٹ یا ضد ہے خوش ہونا۔ دونوں حالتیں نفس انسانی کی ہیں اور یہ حالت یا رویہ حق اور باطل دونوں کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ حق کیا ہے؟ باطل کیا ہے۔ دونوں میں کیا تمیز ہے۔ یہی تو وہ مشکل اور اہم سوال ہے کہ کوئی کام یا عمل کب اور کیوں اچھا بن جاتا ہے اور کب باطل بن جاتا ہے۔ یہ تمام معلومات اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعے بذریعہ الہام انسانوں کو بتائیں اور خود انسان کی فطرت میں اور نفس میں انسان کی جبلت میں اور انسان کے دل میں فطری طور پر اچھے اور برے احساسات ودیعت فرمائے ہیں۔ نفس کو (Psychomotor) کو پورا اختیار ہے وہ جو رویہ چاہے اختیار کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

32۔ البَخسُ

البَخسُ (س) کے معنی کوئی چیز ظلم سے بددیانتی سے کم کرنا ہے۔ محاورہ ہے۔ تَبَاخَسُوا = انہوں نے ایک دوسرے کی حق تلفی کی یہ بھی نفس انسانی میں ہے کہ وہ لوگوں کے حق کو ظلم اور تعدی سے کم کر کے دیتا ہے۔ جیسا کہ ناپ تول میں بعض دکاندار کمی کرتے ہیں۔

1۔ وَالْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا O (البقرہ :282)

''اور چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور املاء کرائے یعنی لکھوائے اس کی طرف سے جس پر قرض ہے اور اس میں سے کچھ کم نہ کرے۔''

2۔ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ط قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O (الاعراف :85)

''اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ اس نے کہا اے میری قوم تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آ چکی ہے۔ پس پورا پورا ناپ اور تول کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہی طرز عمل تمہارے لیے بہترین ہے۔ اگر تم مومن ہو۔''

3۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ج وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ O (یوسف:20)

''انہوں نے ان کو چند دراھم میں فروخت کر دیا اور وہ اس میں چنداں رغبت بھی نہ رکھتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33۔ التِلاَوَۃُ

غور وفکر کے ساتھ پڑھنا۔ تلاوت کرنا۔

1۔ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ قف وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهِ مُلْتَحَدًا O (الکھف:27)

''اور تیرے رب کی طرف سے جو کتاب (خط) وحی کی گئی ہے اسے توجہ سے پڑھتے رہا کیجئے۔ اللہ کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور آپ اللہ کے سوا کہیں بھی پناہ نہ ڈھونڈ سکیں گے۔''

2۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ط إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ O (المائدہ :27)

''اور ان کو آدم کے دو بیٹوں کا سچا واقع پڑھ کر سنائیں جس وقت دونوں نے اللہ کے حضور قربانی (نیاز) پیش کی تو ان دونوں میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اس نے کہا میں تم کو قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا اللہ صرف متقین ہی کی قربانی قبول کرتا ہے۔''

3۔ أُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ط إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ O (العنکبوت:45)

''اے رسول ﷺ جو خط (کتاب) آپ کی طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے اسے پڑھا کیجئے اور نماز کو قائم کیجئے بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی بات ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔''

4۔ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِي تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ O (المومنون:66)

''میرے احکامات تم کو پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے تھے اور تم الٹے پاؤں پلٹ جاتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ ۗ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ (البقرہ :113)

''اور یہود کہتے ہیں عیسائی کسی بات پر قائم نہیں ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہود کسی بات پر قائم نہیں ہیں حالانکہ وہ دونوں کتاب (خطوط) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی یہی بات کہتے ہیں جو بے علم ہیں۔ تو قیامت کے دن اللہ ان سب کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ جن باتوں پر یہ سب اختلاف کر رہے ہیں۔''

آج کے عام مسلمان کو تو چھوڑیے بڑی تعداد میں علماء سوء ہیں جو نہ عربی زبان جانتے ہیں اور نہ قرآن۔

34۔ تمام الشئ

تمام کا معنی ہے کسی بات کو یا کسی بھی کام کو آخری حد تک پہنچا دینا۔ یعنی مکمل کرنا۔ اس کی ضد ناقص ہے تمام کا لفظ۔ معدودات کیلیے بھی استعمال ہوتا ہے اور مقدار پر بھی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی نفس کا رویہ ہے کہ وہ بعض دفعہ معاملات کو پورا کرتا ہے یعنی تمام کرتا ہے اور بعض دفعہ ادھورا (ناقص) چھوڑ دیتا ہے۔

1۔ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۗ ○ (البقرہ : 233)

''اور مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال کے لیے دودھ پلائیں۔ یہ مدت اس کے لیے ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہیں۔''

2۔ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ (التوبۃ:4)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مگر جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کیا۔ پھر انہوں نے ایفائے عہد میں کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کو مدد دی۔ ان کا معاہدہ ان کے وقت مقررہ تک پورا کرو۔ یقیناً اللہ پرہیزگاروں کو محبوب رکھتا ہے۔"

3۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط O (المائدہ : 3)

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔"

4۔ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ ج O (البقرہ :187)

"پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔"

5۔ قَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ج فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ج وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ط سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ O (القصص :27)

"(حضرت شعیب علیہ السلام) نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے ساتھ بیاہ دوں۔ اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے۔ اگر تم نے دس سال پورے کر دے تو یہ تیرا احسان ہوگا اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر سختی کروں۔ ان شاء اللہ تو مجھے خوش معاملہ آدمی پائے گا۔"

35۔ التّوبُ

التوب کا معنی توبہ کرنے کے ہیں اور اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ توبہ کرنے والا اعتراف جرم کرے اور پختہ عہد کرے کہ وہ دوبارہ اس گناہ کو نہ کرے گا یہ بھی نفس Psychomotor کا رویہ ہے۔ توبہ نفسیاتی رویہ ہے۔

1۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا O (النساء :17)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ یقیناً توبہ انہیں لوگوں کی قبول کرتا ہے جو برا کام نادانی سے کر بیٹھیں پھر جلدی ہی توبہ کر لیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ ہر بات کو جاننے والا ہے اور حکمت والا ہے۔''

2۔ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا O (النساء : 18)

''اور ان لوگوں کی توبہ کوئی توبہ نہیں ہے جو عمر بھر برائیاں کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کی موت آتی ہے تو کہتا ہے اے رب میں توبہ کرتا ہوں اسی طرح جو لوگ حالت کفر میں مرجاتے ہیں ان کی توبہ کوئی توبہ ہی نہیں ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

3۔ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ O (ھود : 52)

''اے میری قوم اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اس کے آگے توبہ کرو وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت میں اضافہ کرے گا اور گنہگار بن کر روگردانی نہ کرو۔''

4۔ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ O (ھود :09)

''اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع (توبہ) کرو میرا رب یقیناً بڑا رحم کرنے والا ہے اور بڑا محبت کرنے والا ہے۔''

5۔ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (النور:31)

''اور اے ایمان والو تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

6۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ O (التحریم :8)

''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے صاف دل سے توبہ کرو۔ عجب نہیں کہ تمہارا خدا تمہاری خطاؤں کو معاف کر دے اور تم کو ایسے باغات میں داخل کر دے جن میں نہریں جاری ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36۔ اَلثَّبَاتُ

اَلثَّبَاتُ یہ زوال کی ضد ہے۔ اور ثبت (ن) ثبا تا کے معنی ایک ہی حالت پر جمے رہنے کو کہتے ہیں۔ حالت استقلال۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ (attitude) ہے۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (الانفال : 45)

''اے ایمان والو جب تم کفار کی فوج کے مقابلہ پر آؤ۔ تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو۔ تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔''

2۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ مَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (ھود : 120)

''اور رسولوں کے تمام قصص جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں اور ان قصوں میں جو آپ کے پاس پہنچے ہیں ان میں حق (صداقت) ہے ان میں (موعظۃ) یعنی نصیحت ہے اور (ذکریٰ) یعنی یاد دہانی ہے مسلمانوں کے لیے۔''

3۔ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ○ (الاسراء :74)

''اور اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو آپ ضرور کفار کی طرف کچھ نہ کچھ مائل ہو ہی جاتے۔''

4۔ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ (النحل:102)

''کہہ دیجئے اس کو روح القدس میرے رب کے پاس سے ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ لایا ہے۔ تا کہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور اس میں مسلمانوں کے لیے ہدایت ہے خوشخبری ہے۔''

5۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ○ (الفرقان 32)

''اور کفار نے کہا کہ قرآن ان پر ایک بار اکٹھا کیوں نازل نہیں کیا گیا اس طرح اس لیے نازل کیا گیا کہ آپ کے قلب (نفس) کو مضبوط رکھیں اور اسی لیے ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس کو پڑھا۔''

37۔ ثَخُنَ الشَّیءُ

اس کا معنی ہے کسی چیز کا گاڑھا ہو جانا اس طرح کہ بہنے سے رک جائے محاورہ ہے۔ اَثْخَنْتُهٗ ضَرْبًا وَاِسْتِخْفَافًا میں نے اسے خوب پیٹا کہ وہ حرکت کرنے سے بھی عاجز ہو گیا۔ یہ بھی نفسیاتی حالت کا نام ہے۔

1۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (الانفال:67)

''یہ بات نبی کے لائق نہیں ہے کہ وہ سخت خونریزی سے قبل ہی قیدی بنانا شروع کر دے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو جبکہ اللہ (تمہارے لیے) آخرت کا سامان چاہتا ہے۔ اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔''

2۔ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ○ (محمد:4)

''سو جب تم ان کفار لوگوں سے جنگ کرو تو ان کی گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب قتل کر چکو تو باقیوں کو سختی سے قید کر لو۔ پھر امن ہونے پر یا تو ان کو احسان کر کے چھوڑ دو یا ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ جنگ رُک جائے یہ ہے اللہ کا حکم۔ اگر اللہ چاہتا تو خود ان سے بدلہ لے سکتا تھا لیکن وہ تو تمہیں ایک دوسرے کے ذریعے آزمانا چاہتا ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے تو اللہ ہرگز ان کے اعمال کو برباد نہیں کرے گا۔''

یہ صرف دو آیات ہیں جن میں مسلمانوں کو (ان کے نفوس کو) وہ بنیادی باتیں بتائی گئی ہیں۔ جن کے ذریعے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کفار کے مقابلہ میں کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تمام ترنفوس (قلوب) کی تربیت ہے۔ان سب باتوں کو خوب اچھی طرح سمجھ کر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔آج کل پوری اسلامی دنیا میں مسلمانوں میں سخت کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں اور دشمن ہر جگہ ہر موقع پر مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں جبکہ عالم اسلام میں اکثر اسلامی ملکوں کے حکمران نہایت ہی کم درجہ کے نالائق لوگ ہیں وہ نہ تو دیانت دار ہیں اور قرآنی تعلیمات سے بھی فارغ ہیں۔علماء سوء کی کثرت ہے۔

38۔ الثَّقْفُ

الثَّقْفُ کے معنی کسی چیز کو پالینے یا کسی کام کرنے میں سوج بوجھ سے کام لینے کے ہیں۔ اَلْمُثَاقَفَةُ کا لفظ بھی اسی سے مستعار ہے جس کا معنی ہتھیاروں سے کھیلنے کے ہیں۔رمح مثقف سیدھے نیزے کو کہتے ہیں۔ثقافت= تہذیب بھی اسی سے مشتق ہے، مثقف=مھذب Educated=Cultured۔

1۔ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ O (البقرہ :191)

''اور (جنگ کے زمانے میں) انہیں جہاں کہیں پاؤں قتل کر ڈالو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے تم بھی ان کو وہاں سے نکال دو اور فتنہ وفساد کا قائم رہنا قتل سے بھی بڑھ کر برا ہے۔''

2۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُ وْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ط O (ال عمران:112)

''ان لوگوں پر ذلت مسلط ہے جہاں کہیں بھی پائے جائیں ہاں اگر اللہ کی پناہ میں رہیں یا لوگوں کی پناہ میں رہیں تو اور بات ہے اور یہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے۔اور ان پر محتاجی کو مسلط کر دیا گیا ہے۔''

3۔ مَلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا O (الاحزاب :61)

''یہ ملعون ہیں۔جہاں بھی پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بری طرح سے خوب قتل کئے جائیں گے۔''

4۔ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِى الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ O

(الانفال :57)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس جنگ میں اگر آپ ان پر قابو پالیں تو ان کو سزا دے کر بھگا دیجئے تا کہ جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

5۔ اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ وَاَلْسِنَتَھُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ ○ (الممتحنہ : 2)

''اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں گے اور ایذا دینے کے لیے تمہارے خلاف اپنے ہاتھ اور زبانیں استعمال کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کسی طرح کافر ہو جاؤ۔''

یہ تمام باتیں تاریخ میں بھی ہیں اور آج کل بھی پوری دنیا میں ہر جگہ یہ باتیں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں۔

39۔ اَثَارُو الْاَرْضَ

اَثَارُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْھَا = زمین میں ہل چلایا اور اس کو آباد کیا= ثَار ثائرۃٌ = وہ غضب ناک ہو گیا۔
اَلثَّارُ شَرًّا = شر کی آگ بھڑکانا۔ کہاں روح اور کہاں نفس اور کہاں روحانیت۔

1۔ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ط کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْھَآ اَکْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْھَا وَجَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ط فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظْلِمَھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ○ (الروم:9)

''کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا یہ ان کو دیکھتے۔ وہ لوگ ان سے زور اور قوت میں زیادہ بڑھ کر تھے اور انہوں نے ان کے مقابلے میں زیادہ بڑھ کر زمین کو پھاڑا اور آباد کیا اور ان کے پاس ان کے رسول معجزے لے کر آئے تھے۔ (مگر انہوں نے نہ مانا) خدا ایسا نہیں ہے کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔''

2۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ج فَاِذَآ اَصَابَ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عِبَادِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ O (الروم:48)

''سنو! اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے جو بادلوں کو اُٹھاتی ہیں پھر ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے۔ اور اسکو ٹکڑیوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ پھر تو دیکھتا ہے کہ بادلوں میں سے مینہ نکلا چلا آ رہا ہے پھر وہ اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتا ہے ان پر بارش برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔''

3۔ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا الْاٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ O (البقرہ :71)

''موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ کہتا ہے کہ وہ گائے ایسی محنت کش نہ ہو کہ (ہل میں جوتی جائے) کہ زمین کو پھاڑتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ صحیح سالم ہو اور داغ دھبے اس میں نہ ہوں یہودیوں نے کہا اے موسیٰؑ اب آپ نے ٹھیک بات کہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے گائے کو ذبح کر دیا حالانکہ وہ اس کے لیے تیار نہ تھے۔

40۔ جَبْرٌ

جبر کا معنی اصل میں کسی چیز کو زبردستی اور دباؤ سے درست کرنے کے ہیں جَبَرْتُهٗ فَجَبَرَ بھی نقل ہوا ہے یعنی جبر فعل لازم اور متعدی دونوں طرح سے آتا ہے یہ بھی نفسیاتی حالت کا نام ہے۔ حضرت علی کا قول ہے یَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ وَّ مُسَهِّلَ كُلِّ عَسِيْرٍ اے اللہ ہر ٹوٹی ہوئی کی اصلاح کرنے والے اور ہر مشکل کو آسان کرنے والے اور یہ بھی کہا گیا ہے لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِيْضَ یہ کہ انسان نہ تو مجبور محض ہے اور نہ کلی طور پر مختار ہے۔ یہ لفظ قرآن میں فعل کے طور پر استعمال ہی نہیں ہوا ہے بلکہ عربی لغت میں ضرور فعل استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں اسم کے طور پر آیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ الجبار The Titanic جب انسان کے لیے استعمال ہو تو اس کا معنی ہے سرکش، اِترانے والا۔ یہ بھی نفسیاتی حالت کا نام ہے۔

1۔ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ O (ابراہیم:15)

''رسولوں نے اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت کی دعا مانگی اور ہر سرکش (جبار) اور متکبر نامراد ہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطَانٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ O (المومن:35)

''وہ لوگ جو بغیر کسی دلیل اور حجت کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں اللہ کے نزدیک یہ بہت بری بات ہے اور مومن بھی اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اللہ اسی طرح سے ہر متکبر اور سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

3۔ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۚ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا ؕ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ O (المائدہ : 22)

''اور انہوں نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام وہاں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں ضرور داخل ہوں گے۔''

4۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ O (ق:45)

''جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم سب کچھ جانتے ہیں اور آپ ان پر زبردست مقرر نہیں کیے گئے۔''

41۔ جحدا

جحدًا وجحود کا معنی جان بوجھ کر انکار کر دینا۔ دل میں جس کا اقرار ہو اس کا انکار کر دینا اور جس بات کا انکار ہو اس کو مان لینا۔ یہ لفظ قرآن میں 12 دفعہ آیا ہے۔ ارض جحد = بنجر زمین۔ یہ فعل بھی سراسر نفس انسانی سے صادر ہوتا ہے۔

1۔ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ O (ھود : 59)

''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش انسان اور عناد رکھنے والے کی اطاعت کی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

(الاعراف: 51)

''جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اس زندگی نے ان کو دھوکا دیا۔ (الحیوۃ الدنیا) پھر آج ہم ان کو بھلا دیں گے جس طرح کہ انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور تھے وہ ہماری آیات کا انکار کرتے۔''

3۔ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

(النحل: 71)

''اور اللہ نے روزی کے معاملہ میں بعض کو بعض پر ترجیح دے رکھی ہے پھر وہ لوگ جن کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی روزی کو اپنے غلاموں کے حوالے کرنے والے نہیں ہیں تاکہ وہ سب روزی میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔''

4۔ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ (فصلت: 28)

یہ ہے آگ بدلہ اللہ کے دشمنوں کا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ ہے اس بات کا کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔

42۔ الجد

(مصدر ض) الجد کے اصل معنی ہموار زمین پر چلنے کے ہیں اسی سے محاورہ ہے جد فی سیرہ = وہ تیز رفتاری سے چلا جد فی امرہ = اس نے محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ ثوب جدید = نیا کپڑا اصل معنی قطع کیا ہوا کپڑا۔

1۔ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ اَءِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ ج هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ O (الرعد:5)

''اور اگر آپ کو تعجب ہے تو ان کی بات واقعی لائق تعجب ہے کہ ہم جب مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پھر پیدا کیے جائیں گے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے اور یہی لوگ ہیں۔ جن کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے اور یہی لوگ اصحاب جہنم ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

2۔ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ط بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ O (ق:15)

''کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں بلکہ یہ لوگ جدید پیدائش میں شک کر رہے ہیں۔''

3۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ط إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ O وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ O (ابراہیم:19)

''کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طرح سے پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں مٹا دے اور نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ بات اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔''

43۔ اَلْجِدَالُ

الجدال (مفاعلۃ) ایسی گفتگو کرنا جس میں طرفین ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کریں یہ اصل میں مشتق ہے جدلت الحبل رسی کو مضبوطی سے بٹنا۔ جدلت البناء = مضبوط عمارت بنانا = درع مجدولۃ = مضبوط زرہ الجدال کا معنی جھگڑنا ہے کیونکہ ہر کوئی اپنی رائے کو مضبوط کرتا ہے جیسے رسی کو مضبوط باٹتے ہیں بعض علماء کا خیال ہے کہ اصل میں جدال کے معنی صراع کے ہیں یعنی مخالف کو پچھاڑ دینا۔

1۔ هٰأَنْتُمْ هٰؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا O (النساء:109)

''ہاں تم لوگوں نے ان (مجرموں) کی طرف سے اس (دنیا) زندگی میں تو بحث کر لی مگر قیامت کے روز کون اللہ سے ان کی طرف سے بحث (جھگڑا) کرے گا یا کون وہاں ان کی ذمہ داری اُٹھانے والا ہوگا۔''

2۔ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَوَّانًا اَثِیْمًا○ (النساء :107)

''جولوگ اپنے نفس کی خیانت کرتے ہیں تم ان کی وکالت نہ کرو اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں ہے۔ جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہو۔''

3۔ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ○ (الانعام :121)

''اور جس جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہیں لیا گیا اسے ہرگز نہ کھاؤ کیونکہ یہ نافرمانی ہے اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں (اولیاء) کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں۔ تاکہ وہ تمہارے ساتھ بحث کریں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے۔''

4۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ○ (الحج:3)

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔''

44۔ اَلْجَذُّ

اَلْجَذُّ کسی چیز کو توڑ کر ریزہ ریزہ کرنے کے ہیں اسی لیے پتھر اور سونے کے ریزوں کو جذاذ کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک نفسیاتی عمل ہے۔ اچھا یا برا۔ اس لفظ کا فعل بھی قرآن میں مستعمل نہیں ہے بلکہ اسم ہی استعمال ہوا ہے اور یہ لفظ قرآن میں صرف 2 بار آیا ہے۔

1۔ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ○ (الانبیاء :28)

''سو (ابراہیمؑ نے) سوائے بڑے بت کے سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ تاکہ وہ بعد میں بڑے بت کی طرف رجوع کریں۔''

2۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ط عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ O (ھود : 108)

''اور وہ لوگ جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں مگر جو کچھ تمہارا رب چاہے گا یہ وہ بخشش ہے جو منقطع ہونے والی نہیں ہے۔''

45۔ اَلْجَزَعُ

بے صبری کرنا۔ یہ حزن سے خاص ہے۔ کیونکہ یہ انسان سے کسی چیز کو قطع کر دیتا ہے۔ جیسے کسی کا مر جانا۔ جزع رسی کو نصف سے کاٹ دینے کے ہیں۔ جَزَعْتُهٗ فانجزَعَ = میں نے اسے کاٹا اور وہ کٹ گیا۔

1۔ قَالُوْا لَوْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ط سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ O (ابراہیم:21)

''وہ کہیں گے اگر اللہ ہم کو ہدایت کرتا تو ہم تم کو ہدایت کرتے اب ہمارے لیے برابر ہے۔ خواہ ہم بے قرار ہوں یا صبر کریں۔ ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے۔''

2۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا O اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا O (المعارج : 19-20)

''بلاشبہ انسان کو بے صبرا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو گھبراتا ہے۔''

46۔ اَلْجَزَاءُ

(ض) کافی ہونا۔ جَزَيْتُهٗ بِكَذَا یا جَازَيْتُه میں نے اسے بدلہ دیا۔ یہ لفظ بھی نفس کی ایک خاص حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

1۔ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ قف نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ O (القصص:25)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہ میرا باپ آپ کو بلاتا ہے کہ تو نے ہمارے لیے جو پانی پلایا تھا اس کا معاوضہ ادا کرے۔ پس جب موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس آیا تو اس نے اپنا قصہ بیان کیا اس پر (شعیب علیہ السلام) نے کہا ڈرو مت۔ تم ظالموں سے بچ گئے ہو۔''

2۔ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ (السبا : 4)

''تا کہ ان لوگوں کو اللہ جزا دے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے۔''

3۔ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ○

(یوسف:88)

''پس جب وہ یوسف کے پاس آئے تو کہنے لگے اے عزیز مصر ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے ہم بہت ہی حقیری پونجی لے کر آئے ہیں۔ سو ہمیں پورا غلہ دیجئے اور ہم کو خیرات بھی دیجئے۔ اللہ خیرات دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔''

47۔ الجس

الجس کے اصل معنی رگ کو چھونا اور نبض دیکھ کر مریض کی حالت کو معلوم کرنا جس کے معنی قوۃ احساس سے کسی چیز کا ادراک کرنا کے ہیں۔ لیکن جس کسی کی اندرونی حالت کے معلوم کرنے کو کہتے ہیں اور جس سے جاسوس کا لفظ مشتق ہے۔ قرآن میں صرف ایک بار ہی یہ لفظ آیا ہے لیکن یہ بھی حضرت نفس کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ ○ (الحجرات :12)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! اکثر بدظنی سے بچتے رہو۔ کیونکہ بعض بدظنی گناہ ہے اور نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔''

48۔ جَعَلَ

جعل کا لفظ ہر کام کرنے کے لیے بولا جاتا ہے اور اس کی پانچ اقسام ہیں۔ انسان جو کام بھی کرتا ہے۔ نفس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

1۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ O (التوبہ : 19)

''کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے عمل کے برابر ترار دے رکھا ہے۔ جو کہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ لوگ ہرگز برابر نہیں ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔''

2۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا ؕ قُلْ آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ O (یونس :59)

''ان سے پوچھئے کیا تم دیکھتے نہیں ہو جو رزق اللہ نے تمہارے لئے اتارا ہے۔ اس میں سے کچھ رزق تم نے حرام کر لیا ہے اور کچھ حلال کر لیا ہے جو رزق حلال ٹھہرایا ہے۔ ان سے اور پوچھئے کہ کیا اللہ نے تم کو اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔''

3۔ وَأَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ O (النحل :91)

''اور جب تم اللہ سے عہد باندھ لو تو اسے پورا کرو۔ اور قسموں کو پختہ کر لینے کے بعد ان کو مت توڑا کرو! حالانکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ یاد رکھو تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

49۔ الجمعُ

الجمع کا معنی متفرق اشیاء کو ایک دوسرے کے قریب لا کر ملا دینا ہے۔ محاورۃ ہے۔ جمعته فاجتمع = میں نے اس کو اکٹھا کیا چنانچہ وہ اکٹھا ہو گیا۔ یہ بھی نفسیاتی عمل ہے۔

1۔ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ أَتٰى ○ (طٰہٰ: 60)

''پس فرعون لوٹ کر چلا گیا تو پھر اپنے حیلہ اور مکر کو جمع کر کے پھر واپس آیا۔''

2۔ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ (یوسف:15)

''پس جب وہ اس کو لے کر چلے گئے اور جمع ہوئے اس بات پر کہ اسے تاریک کنوئیں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کی طرف وحی کی ایک دن تو ان کو ان کی باتیں بتائے گا اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے۔''

3۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ○ (یوسف:102)

''(اے نبی) یہ غیب کی خبریں ہیں جو آپ کی طرف ہم وحی کر رہے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنے ارادہ پر جمع ہوئے تھے اور وہ مکر کر رہے تھے۔''

4۔ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ○ (طٰہٰ:64)

''سو تم اپنے حیلہ اور مکر کو جمع کر لو۔ پھر قطار باندھ کر آؤ اور جو کوئی آج غالب رہا وہی کامیاب ہوا۔ یہ تمام جمع تفریق کی صلاحیتیں اللہ نے نفس انسان میں رکھی ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

50۔ الأجتناب

الاجتناب کا معنی بچنے کا ہے۔ یہ فعل بھی سراسر نفس انسانی کا ایک رویہ ہے۔ روح کہاں ہے؟ روح زندگی ہے، روح انسان میں ہے۔ روح جسم اور نفس دونوں کو چالو رکھتی ہے۔ روح کیا ہے؟ کس طرح ہے۔ کیونکر آتی ہے؟ کیونکر جاتی ہے؟ سب غیب ہے۔ ان تمام باتوں کا ادراک انسانی پہنچ سے ماوراء ہے۔ روح کو تو موت بھی نہیں آتی۔ کیونکہ موت کا مزا تو نفس ہی چکھتا ہے۔ نفس بھی موت کے بعد ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ایسا لگتا ہے کہ روح اور موت دونوں ایک یونٹ کی صورت میں انسانی جسم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ عالم برزخ میں بھی روح نفس انسانی کو چالو رکھتی ہے۔ وہاں تمام عذاب اور ثواب کی کیفیات نفس پر ہی گزرتی ہیں۔ اس دنیا میں نفس اپنی تمام خواہشات کو بذریعہ جسم ہی پورا کرتا ہے لہٰذا برزخی زندگی بغیر جسم کے ہے۔ اس کو انسان نہیں کہتے۔ بلکہ انسان اس زندگی (دنیا کی زندگی) میں ہی پورا انسان ہے۔

1۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُ اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلاَلَةُ ج فَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ O (النحل:36)

''اور ہم نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجا یہ کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے بچو۔ سو ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہو گئی پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔''

2۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (المائدہ : 90)

''اے مسلمانوں شراب، جوا اور بت پوجنا اور فال کے تیر پھینکنا ناپاک ہیں۔ اور شیطانی کام ہیں ان سب سے اجتناب کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

3۔ ذٰلِكَ ج وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزُّوْرِ ○ (الحج : 30)

''بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کے شعائر کا احترام کرے گا تو یہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لیے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوا ان کے جو تم کو پڑھ کر بتائے جاتے ہیں۔ پس چاہیے کہ تم بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے بچو۔''

51۔ اَلْجَهْدُ

اَلْجَهْدُ کے معنی تکلیف اور مشقت کے ہیں۔ اسی سے مشتق ہے اِلْاِجْتِهَادُ (افتعال) کسی کام پر پوری طاقت صرف کرنا اور اس میں انتہائی مشقت صرف کرنے کے ہیں۔

1۔ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (المائدہ : 54)

''اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑی وسعت والا ہے اور علم والا ہے۔''

2۔ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ط قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ط لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ○ (التوبہ : 8)

''پیچھے رہنے والے اور رسول اللہ سے الگ ہو کر بیٹھے رہنے والے لوگ خوش ہیں اور انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ وہ اپنی جانوں اور اموال سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور انہوں نے کہا کہ گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دیجئے کہ جہنم کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش کہ وہ اس بات کو سمجھ سکتے۔''

3۔ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○ (التوبۃ : 44)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے اپنے جان و مال سے جہاد کرنے کے بارے میں رخصت نہیں مانگتے (کہ انہیں خدمت جہاد سے معاف رکھا جائے) اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔''

4- وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ○ (العنکبوت:6)

''اور جو کوئی محنت کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لیے محنت کرتا ہے بے شک اللہ تمام کائنات سے بے پروا ہے۔''

5- تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ (الصف :11)

''(دیکھو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور نفوس کے ساتھ جہاد کرتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم کو کچھ بھی علم ہے۔''

52۔ اَلْجَهْرُ

کسی چیز کا پوری طرح سے ظاہر اُسنا یا دیکھنا جیسے رایتہ جھارا میں نے اسے کھلم کھلا دیکھا ہے۔ كَلَامٌ جُهُوْرِیٌّ = بلند آواز۔ نیز جھیرٌ اور جھیرۃٌ کا معنی ہے جو عورت یا مرد اپنے حسن و جمال سے نظروں کو خیرہ کر دے۔ زور سے بولنا بھی ایک نفسیاتی صفت ہے۔

1- سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ○ (الرعد:10)

''اس کے لیے برابر ہے کہ کوئی تم میں سے بات کو چھپائے یا اسے ظاہر کرے یا رات کو چھپ کر رہے یا دن میں چلے پھرے۔''

2- قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ○ (الاسراء:110)

''کہہ دیجئے خواہ تم اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جس نام سے بھی پکارو اس کے تو سب نام بہت اچھے ہیں اور اپنی نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تو بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے اور ان دونوں کے بین بین طریق اختیار کرو۔"

3۔ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ○ (طٰہٰ:7)

"اگر تم بات پکار کر بلند آواز سے کہو تو اللہ تو پوشیدہ باتوں کو اور مخفی باتوں کو بھی جانتا ہے۔"

4۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (الحجرات : 2)

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ بلند آواز میں ان سے بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ ہو۔"

5۔ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (الملک:13)

"اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اسے پکار کر کہو وہ تو تمہارے سینوں کے بھید بھی جانتا ہے۔"

6۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً ○ (البقرہ : 55)

"جب تک ہم خدا کو اپنے سامنے نمایاں طور پر نہ دیکھ لیں تم پر ایمان نہ لائیں گے۔"

7۔ اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً ○ (النساء 153)

"ہمیں ظاہر آنمایاں طور پر خدا دکھا دو۔"

كَلَامٌ جَهُوْرِيٌّ = بلند گفتگو۔ جَهِيْرٌ = وہ جو اپنے حسن و جمال سے نظر کو خیرہ کرے۔

53۔ اَلْجَهْلُ

جہالت کا معنی نادانی ہونا ہے۔ انسان کے ذہن کا علم سے خالی ہونا اور یہی اس کے اصل معنی ہیں۔ جاہل کا لفظ کبھی کبھی بطور مذمت کے بھی بولا جاتا ہے۔ محاورہ ہے: اِسْتَجْهَلَتِ الريح الغصن = ہوا نے شاخ کو اس قدر زور سے ہلایا گویا وہ اسے جہالت پر مجبور کر رہی ہے۔ یہاں عمدہ استعارہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ O
(الاعراف :138)

''کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دیجئے۔ جس طرح ان دوسرے لوگوں کے معبود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا بے شک تم جاہل قوم ہو۔''

2۔ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ O (ھود:29)

''اور اے میری قوم میں (اس دعوت) پر تم سے مال طلب نہیں کرتا۔ میرا بدلہ تو اللہ ہی کے ذمے ہے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں میں ان کو اپنے پاس سے نکالنے والا بھی نہیں ہوں۔ وہ یقیناً اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں۔''

3۔ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ O (یوسف:89)

''اس نے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جہالت کی وجہ سے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔''

4۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ O (البقرہ :67)

''اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ وہ کہنے لگے کیا آپ ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ میں اپنے آپ کو دیتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔''

5۔ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ O
(الانعام :111)

''اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کرتے اور مردے بھی ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز ان کے سامنے لا کر جمع کر دیتے تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ ہاں اگر اللہ چاہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔''

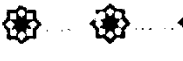

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

54۔ اَلْمَحَبَّةُ

اَلْمَحَبَّةُ کسی چیز کو اچھا سمجھ کر یا اچھا دیکھ کر چاہنے کے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی صفت ہوئی۔ روح کہاں گئی؟ کیا محبت روح کا روحانی کام ہوا یا نفسیاتی؟

1۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○ (القصص:56)

''اے نبی آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

کسی چیز کو ماننا یا انکار کرنا تمام نفس انسانی کے رویے ہیں۔ اور یہ محبت کرنا یا نفرت کرنا یہ بھی نفسیاتی صفات ہیں۔''

2۔ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ:216)

''تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو وہی چیز تمہارے لیے بہتر ہو اور شاید کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو (اور ہر بات کا حقیقی علم) اللہ کو ہے اور تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔''

3۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (ال عمران:31)

''اے نبی ﷺ آپ اعلان کر دو کہ اگر تم کو اللہ سے سچی محبت ہے۔ تو میری اطاعت کرو اس صورت میں اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔''

4۔ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ○ (البقرہ:190)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور خدا کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

5۔ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (ال عمران 119)

''دیکھو تم ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصے کے تم پر انگلیاں کاٹتے ہیں کہہ دیجئے کہ تم اپنے ہی غصہ میں مر جاؤ اللہ سینوں کے بھید تک جانتا ہے۔''

55۔ الحَبطُ

الحبطُ کے معنی کسی کام کا اکارت اور ضائع ہونا ہے۔ یہ نفسیاتی امر ہے۔

1۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ○ (محمد 32)

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت پر جمے رہے وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ ان کے اعمال کو اکارت کر دے گا۔''

2۔ اولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۡ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (ھود : 16)

''یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آتش دوزخ کے اور کچھ نہیں ہے اور جو نیک کام انہوں نے دنیا میں کئے تھے وہ سب ضائع کر دیئے گئے اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے سب برباد ہو گیا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

56۔ اَلْحَج

اَلْحَجّ کے اصل معنی کسی کی زیارۃ کا قصد اور ارادہ کرنے کے ہیں اَلْمُحَاجَّۃُ اس جھگڑے کو کہتے ہیں۔ جس میں ہر ایک دوسرے کو اس کی دلیل اور مقصد سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی بھی زیارۃ کا قصد کرنا ارادہ کرنا۔ جھگڑنا سب نفس کے رویے ہوتے ہیں۔

1۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرہ : 158)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کے مقرر کردہ نشانات ہیں۔ پس جو کوئی بھی خانہ کعبہ کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی (تطوعا) خوشی سے نیکی کا کام کرے تو یقیناً اللہ قدر دان ہے اور جاننے والا ہے۔''

2۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (البقرہ : 258)

''کیا آپ ﷺ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم علیہ السلام سے اللہ کے بارے میں جھگڑا کیا۔ اس لیے کہ اللہ نے اس کو بادشاہت دے رکھی تھی۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ تو اس نے کہا میں بھی تو زندہ کرتا ہوں اور مارتا بھی ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اچھا اللہ تو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے۔ تو مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا دے۔ یہ بات سن کر وہ کافر ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالموں کی ہدایت نہیں کرتا۔''

3۔ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (ال عمران:65)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل ہوئی ہے کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔''

4۔ هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (ال عمران:66)

''تم وہ لوگ ہو جنہوں نے جھگڑا کیا ہے اس بات میں جس کا تم کو کوئی علم تھا مگر جن باتوں کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔ ان میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔''

www.KitaboSunnat.com

57۔ الحَذَرُ

اس احذر یحذر خوف زدہ کرنے والی چیز سے دور رہنے کے لیے کہنا محتاط رہنا۔ ہوشیار رہنا۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ ہے۔ نفسیاتی صفت ہے۔

1۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○ (التوبۃ:122)

''اور مومنوں کے لیے یہ بات موزوں نہیں ہے کہ تحصیل علم کے لیے سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ سو ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر ایک گروہ میں سے چند لوگ نکل کھڑے ہوں کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹ کر آئیں تو ان کو ڈرائیں تاکہ وہ برے کاموں سے بچ جائیں۔''

2۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ (المائدہ:92)

''اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور محتاط رہو۔ اس پر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسولؐ کے ذمہ تو واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط قُلِ اسْتَهْزِئُوْا ج اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ O (التوبۃ:64)

''منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان پر کوئی ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو ان کے دل کے بھیدوں کو ان پر عیاں کر دے۔ آپؐ کہہ دیں کہ تم ٹھٹھا مذاق کئے جاؤ۔ اللہ یقیناً ان باتوں کو عیاں کر دے گا جن سے تم ڈرتے ہو۔''

- اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ O (الزمر:9)

''کیا وہ بہتر ہے جو رات کا وقت سجدہ اور قیام میں گزارتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا طلبگار ہے۔ ان سے پوچھئے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں بے علموں کے برابر ہوتے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ نصیحت صرف وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو واقعی عقل مند ہوتے ہیں۔''

58۔ اَلْحَرْبُ

حَرَبَ اس نے جنگ کی۔ کہا جاتا ہے حرب الرجل اس کا سامان چھین لیا گیا۔ فَهُوَ حَرِيْبٌ یعنی لٹا ہوا التحریب کا معنی لڑائی کا بھڑکانا۔ رَجُلٌ مِحْرَبٌ جنگجو۔ یہ بھی ایک نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

1۔ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ O (المائدہ:33)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ یہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ان کی رسوائی اس دنیا میں ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

2۔ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ (المائدہ:64)

"جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور ملک میں فساد کرنے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

3۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○ (البقرہ:279)

"پس اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم کے حق دار ہو۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے۔"

59۔ اَلْحَرْثُ

حَرَثَ اس نے زمین کو تیار کیا یا اس نے زمین میں بیج ڈالا۔ عربی محاورہ ہے اُحْرُثِ الْقُرْآنَ یعنی قرآن کی خوب تحقیق کرو۔ حَرْثُ الْاَرْضِ = زمین کاشت کرنا حَرَّثْتُ النَّارَ = میں نے آگ بھڑکائی۔

1۔ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○ (واقعہ:64)

"کیا تم نے اس کھیتی کو دیکھا ہے جو تم بوتے ہو کیا تم اس کی زراعت کرتے ہو یا ہم اس کی زراعت کرتے ہیں۔"

2۔ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ○ (الشوریٰ:20)

"اور جو آخرۃ کی کھیتی کا خواہاں ہو۔ ہم اس کی کھیتی کو ترقی دیتے ہیں اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو دنیا میں ہی کچھ دیں گے۔ اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ أَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ O (القلم:22)

''یہ کہ سویرے سویرے ہی کھیت میں جا پہنچو اگر پھل توڑنے کا ارادہ ہے؟''

4۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ط ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ O (ال عمران:14)

''لوگوں کے دلوں میں عورتوں بیٹوں کی محبت سونے چاندی کے ڈھیر (Bank Balance) کی محبت نشان کیے گئے گھوڑوں کی محبت جانوروں اور کھیتی کی محبت آراستہ کی گئی ہے۔ یہ سب کچھ معمولی سامان (متاع) ہے حقیر زندگی (حیوۃ الدنیا) کا اور اللہ کے پاس ٹھہرنے کی بہترین جگہ ہے۔''

5۔ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ط سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ O (الانعام:138)

''اور وہ کہتے ہیں یہ چار پائے اور کھیت ممنوع ہیں اس آدمی کے سوا کوئی اور انہیں نہیں کھا سکتا مگر جس کو ہم کھلانا چاہئیں اپنے خیال کے مطابق اور ان کا خیال ہے کہ کچھ جانور ہیں جن پر سوار ہونا حرام ہے اور بعض جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے اور یہ بھی اللہ پر افتراء ہے یہ جو کچھ بھی افترا پردازیاں کرتے ہیں اللہ اس کی سزا ان کو دے گا۔''

60۔ أَلْحَرَجُ

حَرِجَ کا معنی تنگ کرنے کے ہیں۔ حَرَّجَ فِی الْاَمْرِ = أَضَرَّ عَلَيْهِ وَأَحْرَجَ عَلَيْهِ = منع کرنا۔ حرج تنگی اور گناہ کو بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی صفت ہے۔ یہ حرج اور تنگی کی حالت بھی نفس کی کیفیت ہے؟

1۔ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O (المائدہ:6)

''اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں کرنا چاہتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دے۔ تا کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو۔''

2۔ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَبِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ O (الاعراف:2)

''یہ ایک کتاب (خط) ہے جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ سو اس کی وجہ سے آپ کے سینے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے تا کہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں اور ایمان والوں کے لیے یہ نصیحت ہے۔ صدر کا معنی ہے سینہ اور دل یعنی نفس۔''

3۔ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (التوبہ:91)

''کمزوروں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں ہے۔ کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ وہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ ہوں اور احسان کرنے والوں پر کچھ عتاب نہیں ہے اللہ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔''

4۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا O (النساء:65)

''پھر قسم ہے تمہارے رب کی یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلہ پر نفوس (دلوں) میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور پوری طرح مان لیویں۔''

غور کیجئے کتنی صاف اور واضح آیت ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری کے درمیان کھیت میں پانی لگانے پر جھگڑا ہو گیا اور انصاری نے آپ پر اعتراض کر دیا۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تزکیہ نفوس ہی بڑی بات ہے۔ یہ نفس (دل و دماغ) ہی تو ہے جو قابل اصلاح بھی ہے تزکیہ نفس کی صورت میں اگر اللہ اور رسول کا حکم نہ مانا تو نفس امارہ غالب آ جاتا ہے اور ایک اچھا بھلا آدمی یا انسان سرکش و مشرک بن جاتا ہے۔ تمام (Game) کھیل نفس کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

61۔ بَسَطَ

بَسَطَ الشَّیءَ کسی چیز کو پھیلانے اور توسیع کرنے کے ہیں۔ بَسَطَ الثَّوبَ =اس نے کپڑا پھیلایا اسی سے اَلْبِسَاط ہے۔ ہر پھیلی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ قرآن حکیم میں تقریباً 25 بار آیا ہے یہ نفسیاتی صفت ہے۔

1۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا O (الاعراف:19)

''اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بنایا ہے اسی طرح کہ وہ پھیلی ہوئی ہے فرش کی طرح سے۔''

2۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ O (الاسرا:29)

''اور (مارے بخل کے) اپنے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ ہی بالکل کھول دو۔ یہ سب حالتیں نفس الانسان کی ہیں اور ان اعمال اور افعال کے کرنے کا حکم نفس کرتا ہے۔''

3۔ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ O (الرعد:26)

''اللہ جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور لوگ تو گھٹیا زندگی (الحیوۃ الدنیا) پر ہی خوش ہیں اور آخرت کے مقابلہ میں یہ گھٹیا اور پست زندگی (الحیوۃ الدنیا) محض ذرا سی چیز ہے۔''

الحیوۃ الدنیا مرکب توصیفی ہے۔ مرکب اضافی نہیں ہے۔ اس کو علماء سے سمجھنے کی کوشش کریں تقریباً سب ہی مفسرین نے اس کا ترجمہ ''دنیا کی زندگی'' کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

4۔ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ O (المائدہ:11)

''جب ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنے کا ارادہ کیا۔ تو ان کے ہاتھ تم پر سے اللہ نے روک دیئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور مسلمانوں کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔''

5۔ لَئِنْ م بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنِّیۡ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ O (المائدہ:28)

''تو اگر میری جانب مجھے قتل کرنے کی نیت سے اپنا ہاتھ اُٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے ارادے سے اپنا ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا۔ (کیونکہ) میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام کائنات کا رب ہے۔''

62۔ المباشرۃ

کا معنی ایک آدمی کا اپنی جلد کو دوسرے آدمی کی جلد کے ساتھ ملانا کے ہیں مگر کنایۃ عورت کے ساتھ مجامعت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی نفسیاتی خصوصیت ہے۔

1۔ وَلَا تُبَاشِرُوۡهُنَّ وَاَنۡتُمۡ عٰكِفُوۡنَ فِی الۡمَسٰجِدِ ؕ O (البقرہ:187)

''اور جب تم مساجد میں اعتکاف کرتے ہو تو پھر اپنی بیویوں سے مجامعت نہ کرو۔''

2۔ وَيَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ O (ال عمران:170)

''وہ اللہ کی نعمتوں پر اور اس کے فضل پر خوشیاں مناتے ہیں اور یہ کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کے لیے بھی خوشیاں مناتے ہیں جو دنیا میں پیچھے رہ گئے ہیں۔''

3۔ وَجَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ O (الحجر:67)

''اور شہر والے خوش خوش آئے (لوط علیہ السلام کے پاس)۔

4۔ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ O (الروم:48)

''اور جب رحمت کی بارش اللہ اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتا ہے بارش برسا دیتا ہے۔ پھر تو وہ بڑے خوش ہوتے ہیں۔''

5۔ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِذَا هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ O (الزمر:45)

''(مشرکوں کا حال یہ ہے) جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ اسی وقت خوش ہو جاتے ہیں۔''

یہ خوش ہونا بھی ایک ایسا فعل یا عمل ہے جو کہ تمام تر انسانی نفس کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ مشرکین تب خوش ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جب ان کے لیے غیر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ اللہ کے ذکر سے کم ہی خوش ہوتے۔ جب کہ مسلمانوں کا رویہ بالکل اس کے اُلٹ ہوتا ہے۔ یعنی وہ ایک اللہ کی یاد سے۔ ایک اللہ کا ذکر کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ خوش ہونا اور ناراض ہونا دونوں حالتیں نفس کی ہیں۔ یہی وہ بات ہے جسے قرآن مجید میں نہایت ہی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس سرح یہ ایک نفسیاتی طرزِ عمل ہے۔ لیکن روح کہاں؟ یہ روح کی غذا؟ اس کا ذکر ہی نہیں۔

63۔ اَلْبَطَرُ

اَلْبَطَرُ جھوٹی اکڑفوں کو کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک نفسیاتی بیماری ہے۔ اور ایک نفسیاتی رویہ ہے (Psycho-motor) کا رویہ ہے۔

1۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○ (الانفال:47)

''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے سرکشی اور ریاکاری کے ساتھ نکلے اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اللہ ان کے تمام اعمال سے خوب باخبر ہے۔''

2۔ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ ۖ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن ۚ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ○ (القصص:58)

''اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جن کو اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا۔ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے ہیں اور آخر کار ہم ہی وارث ہیں۔''

ہر قسم کی اکڑفوں، ریاکاری یہ سب کچھ نفس انسانی کے رویے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔ یہ تمام نفسیاتی رویے ہیں۔ روح کی غذا کا قرآن میں کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

64۔ اَلْبَطْشُ

اَلْبَطْشُ کا معنی ہے۔کوئی چیز زبردستی لے لینا یہ بھی نفس انسانی کا ایک رویہ (Attitude) ہے۔

1۔ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ O (الشعراء:130)

''اور جب تم پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو۔''

2۔ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ج اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ O (الدخان:16)

''اور جس دن ہم پکڑیں گے بڑی سخت پکڑ ہوگی ہم سخت انتقام لیتے ہیں۔''

3۔ فَلَمَّا اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا لا قَالَ يٰمُوْسٰى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ن صلے اِنْ تُرِيْدُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ O (محمد:19)

''جب موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پکڑنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا۔تو اس (قبطی) نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہے۔جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا۔تو تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ملک بھر میں جور وستم کرتا پھرے اور تو صلح جو بن کر نہیں رہنا چاہتا۔''

65۔ اَلْبَاطِل

اَلْبَاطِلُ یہ حق کا بالمقابل ہے۔اور تحقیق کے بعد جس چیز میں ثبات اور پائیداری نہ پائی جائے اسے باطل کہتے ہیں۔یہ بھی نفسیاتی رویہ اور نفسیاتی صفت ہے۔

1۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ لا وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ O (لقمان:30)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ کہ جن چیزوں کو وہ پکارتے ہیں۔ اللہ کے سوا وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلند مرتبہ ہے اور بڑا ہے۔''

2۔ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (الاعراف:118)

''پس حق ثابت ہوگیا اور جو کام وہ کر رہے تھے وہ باطل ثابت ہوا۔''

3۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ○ (البقرۃ:264)

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح احسان جتاتے اور دکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت لوگوں کو دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔''

4۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ؕ ○ (محمد:33)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل (ضائع) نہ کرو۔''

باطل کا لفظ قول و فعل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

5۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (الانفال:8)

''تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت ہو جائے۔ خواہ مجرمین کو یہ بالکل پسند نہ ہو۔''

66۔ اَلْبُطُؤُ

اَلْبُطُؤُ کے معنی چلنے میں دیر لگانا اور سستی کے ہیں۔ اِبْطَاءٌ کا معنی سست رفتار ہونا۔

1۔ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ○ (النساء:72)

''اور یاد رکھو تم میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ضرور دیر لگائیں گے پھر اگر تم کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ کہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا کہ خدا نے مجھ پر بڑا احسان/انعام کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ (جنگ) میں حاضر نہ تھا۔ بِطِیء الْحَرَکَۃ = ست رفتار۔

67۔ البَعْثُ

البعث کا معنی کسی چیز کو اُبھارنا اور کسی کی طرف بھیجنا۔ بعثت البعیر = میں نے اونٹ کو کھڑا کیا۔ یا اسے آزاد کر دیا۔ نفس انسانی میں اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت اور استعداد بھی رکھی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اور اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے دوسرے لوگوں کو کھڑا کرتا ہے اور امور کو سرانجام دینے کے لیے بھیجتا ہے۔

1۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ○ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ○ (الشمس:12)

''ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے اپنے رسول کو جھٹلا دیا اور جب اس قوم کا سب سے زیادہ بدبخت شخص کھڑا ہوا۔''

حدیث کنزل العمال رقم 351 میں رسول اکرم نے فرمایا:

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَلَا اِسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْخَيْرِ وَ تَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُثُّهٗ عَلَيْهِ۔

''اللہ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا ہے مگر ہمیشہ اس کے دو راز دان رہے ہیں ایک راز دار اس کا اسے خیر کا مشورہ اور ترغیب دیتا رہا ہے اور دوسرا اسے شر کا مشورہ دیتا رہا۔ (اس میں پہلا راز دار نفس لوامہ ہے اور دوسرا نفس امارہ ہے)۔''

نفس خود ایک مکمل یونٹ (وحدت) ہے جس میں سماعت، بصارت اور فواد (دل و دماغ) شامل ہے اور یہی چیز ایک انسان میں قوت متحرکہ ہے۔ پورا قرآن اور ذخیرہ احادیث اسی نفس سے بحث کرتا ہے روح کا تو کوئی ایسا ذکر ہی نہیں ہے۔ عیسائی راہبوں، یونانی فلاسفروں (متکلمین) اور ہندو پنڈتوں کے باطل افکار جب مسلمانوں میں سرائیت کر گئے تو قرآن اور حدیث کی واضح اور روشن تعلیمات کے باوجود علماء سوء اور بعض جاہل صوفیاء نے خود اسلام کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ اسی حدیث شریف پر غور کیجئے کہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کا کیا معیار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا O (الکھف:19)

''پس بھیجو اپنے میں سے ایک شخص کو شہر کی طرف یہ روپیہ دے کر پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ ہے۔''

3۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ O (النحل:38)

''اور یہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ اس کو زندہ نہیں کرے گا جو مر جاتا ہے۔ کیوں نہیں یہ اللہ کا وعدہ سچ ہے۔ جس کو وہ پورا کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

4۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا O (الاسراء:94)

''اور لوگوں کو منع نہیں کیا گیا کہ وہ ایمان لائیں جب کہ ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟''

5۔ وَاِذْ رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا O (الفرقان:41)

''اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا یہی وہ صاحب ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔؟''

6۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ O (المائدہ:31)

''پس اللہ نے ایک کوا بھیجا اور وہ زمین کریدنے لگا تا کہ اس کو دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپائے۔''

7۔ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ O (الشعراء:36)

''انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو تو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج اکٹھے کرنے والے۔''

8۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ ط حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ط كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ○ (غافر:34)

''اس سے قبل یوسف تمہارے پاس روشن نشانیاں لے کر آ چکے ہیں۔ پس تم ہمیشہ شک کرتے رہے جو کچھ وہ تمہارے پاس لائے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ مر گیا یا ہلاک ہو گیا تو تم نے کہا کہ اب ان کے بعد اللہ کوئی اور رسول نہیں بھیجے گا اللہ اسی طرح اس شخص کو جو بیہودہ ہو اور دل میں شکوک رکھتا ہو گمراہ کرتا ہے۔''

اس آیت میں یوسف علیہ السلام کی موت کے لیے لفظ ہلاک استعمال ہوا ہے یہ واصل بحق ہونا۔ یا وصال ہو جانا بالکل غلط ہے۔ اسلام میں اس وصال کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ یونانی اور ہندی نظریہ ہے۔

68۔ اَلْبُغْضُ

اَلْبُغْضُ کے معنی ہیں۔ کسی چیز سے دل کا متنفر ہونا اور بیزار ہونا۔ یہ حب کی ضد ہے۔

1۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (ال عمران:118)

''(مسلمانوں کے لیے) کفار کی نفرت ان کی باتوں سے ظاہر ہے اور مسلمانوں کے خلاف جو کچھ ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے بہت بڑا ہے۔ اللہ نے تمہارے لیے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں اگر تم میں کچھ بھی عقل ہو۔''

پوری تاریخ اس بات پر گواہ ہے اور آج کے دور میں جس طرح مسلمانوں کے دشمن مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ وہ ان آیات کی منہ بولتی تصویر ہیں۔

2۔ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ص فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ (المائدہ:14)

''اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا۔ پس وہ بھی ان نصیحتوں کا بڑا حصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول گئے۔ جو انہیں کی گئی تھیں۔ تو ہم نے قیامت تک عداوت اور بغض ان کے درمیان ڈال دیا اور عنقریب اللہ ان کو بتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔"

3۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (المائدہ:91)

"شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈلوادے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے تمہیں روکے، پس کیا تم اب بھی باز نہیں آتے۔"

4۔ قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ کَفَرْنَا بِکُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ وَمَاۤ اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ (الممتحنہ:4)

اس آیت کا ترجمہ اور تفسیر مختلف تفاسیر میں تلاش کیجئے! اور غور و فکر کیجئے مفہوم بہت آسان ہے۔

69۔ اَلْبَغْیُ

اَلْبَغْیُ کا معنی کسی چیز کی طلب میں حد سے گزرنے کی خواہش اور بَغْیٌ کا استعمال کَمِیَّتٌ اور کیفیت یعنی قدر اور کیفیت دونوں میں ہوتا ہے اور یہ بھی نفس انسانی کا ایک رویہ ہے۔ روح کہاں گئی؟ روح کی غذا؟ نفس اور روح دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

1۔ اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی فَبَغٰی عَلَیْهِمْ ۪ ۝ (القصص:76)

"قارون اصل میں موسیٰ کی قوم میں سے تھا پس اس نے قوم پر ظلم کیا۔"

2۔ بِغْیٰ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ فَاحْکُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝ (ص:22)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(جب وہ داؤد کے پاس آئے تو داؤد ان سے ڈر گیا۔ انہوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم دو مخالف فریق ہیں۔) ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیجئے۔ اور بے انصافی سے کام نہ لیجئے۔ اور ہمیں سیدھی راہ دکھایئے۔''

3۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ O (الحجرات:9)

''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ اگر ان میں سے ایک دوسری پر زیادتی کرے پس سرکشی کرنے والوں سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے فیصلہ کی طرف رجوع کر لیں۔''

4۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۚ O (الشوریٰ:27)

''اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق فراخ کر دے تو وہ زمین میں سرکشی کریں گے مگر وہ جتنی روزی چاہتا ہے صحیح منصوبہ بندی (بقدر) سے اتارتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور دیکھنے والا ہے۔''

5۔ وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ O (القصص:77)

''اور جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی اس کے بندوں پر احسان کر اور دنیا میں فساد چاہنے والا نہ بن۔ بیشک اللہ مفسدین کو پسند نہیں کرتا۔''

6۔ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ O (یونس:23)

''پھر جب اللہ ان کو بچا لیتا ہے۔ تو وہ ناحق زمین میں سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگوں تمہاری سرکشی کا وبال تم پر ہی ہے۔ یہ حقیر مال (متاع) اس زندگی (الحیوۃ الدنیا) کے لیے ہے۔ پھر تمہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تم کو بتا دیں گے جو کچھ تم کرتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

70۔ بَکٰی. یَبْکِی

بَکٰی یَبْکِی کا معنی رونا ہے یعنی غم کے ساتھ آنسو بہانا۔ اس کی ضد ضحک قہقہہ، ہنسنا کے ہیں۔ یہ غمی اور خوشی دونوں افعال نفس کے رویے ہیں۔ دونوں حالتیں Psychomotor کی ہیں۔

1۔ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ○ (یوسف:16)

''اور وہ عشاء کے وقت روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے۔''

2۔ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ (التوبۃ:82)

''پس چاہیے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں یہ ان کے اپنے کئے کا بدلہ ہے۔''

ایک حدیث شریف مشکوٰۃ صفحہ 494 پر ہے۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اُبْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكُوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِى النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَآءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُرْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔

''لوگو! روؤ اگر تم کو رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنالو کیونکہ دوزخ والے اس قدر روئیں گے کہ ان کے آنسو گویا پانی کی نالیاں ہیں یہاں تک کہ آنسو باقی نہ رہیں گے اور خون جاری ہو جائے گا پس آنکھیں زخمی ہو جائیں گی اور خون کے ایسے نالے بہیں گے کہ ان میں اگر کشتیاں جاری کی جائیں تو وہ بھی چلنے لگیں۔''

جامع ترمذی میں حدیث ہے کہ جو شخص دنیا میں خوف الٰہی سے رویا ہوگا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ بڑی لمبی حدیث ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا لوگو! اگر تم جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

71۔ الأبلاس

الابلاس (افعال) کے معنی سخت نا اُمیدی اور مایوسی کے ہیں۔ ابلس وہ مایوس ہونے کی وجہ سے غمگین ہوا۔ اور اسی سے ابلیس مشتق ہے۔ نا اُمیدی + حیرت۔

1۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (الروم:12)

''اور جس دن قیامت برپا ہوگی گناہ گار نا اُمید ہو کر رہ جائیں گے۔''

2۔ حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ○ (المومنون:77)

''یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا تو وہ اس میں نا اُمید ہو کر رہ گئے۔''

یہ بھی تمام نفس کا مطالعہ ہے نہ کہ روح کا؟

3۔ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ○ (الزخرف:74-75)

''گناہ گار لوگ واقعی جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی سزا میں کوئی تخفیف نہ ہوگی اور وہ اس میں نا اُمید رہیں گے۔'' (ناامید ہونا بذات خود ایک بڑا عذاب ہے)

4۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ○ (الروم:49)

''اور اگرچہ وہ بارش کے آنے سے قبل بڑے مایوس ہو چکے تھے۔''

5۔ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ (الانعام:44)

''پھر جب ان لوگوں نے ان نصیحتوں کو جھٹلا دیا جو ان کو کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کی فراوانی کے دروازے کھول دیئے۔ حتی کہ وہ ان چیزوں پر خوشیاں منانے لگے جو انہیں ملی تھیں تو ہم نے انکو اچانک پکڑ لیا۔ پھر وہ بے آس (نا اُمید) ہو کر رہ گئے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مایوسی کی حالت بھی نفس انسانی پر ہی پڑتی ہے۔ جب نفس اس سزا میں پکڑا جاتا ہے۔ تو پورا انسان عذاب کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔ چہرے کی رونق اور تروتازگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کمر توڑنے والی مایوسی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت انسان (نفس) کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے کیا گناہ کیا تھا جس کی پاداش میں اسے گرفتار کر لیا گیا ہے اور یہ گرفتاری کوئی وقتی یا عارضی بات نہیں ہوتی۔ مہلت کی گھڑیاں بیت چکی ہوتی ہیں اور اب سوائے عذاب اور ذلت کے کچھ بھی نظر نہ آئے گا۔

72۔ البَلاَغ

البُلُوغ اور البَلاَغ کے معنی مقصد کے آخری سرے تک پہنچنا ہے۔ وہ مقصد کوئی مقام ہو یا زمانہ ہو یا اندازہ ہو۔ نفس انسان جو چاہتا ہے۔ اسے دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ اچھا ہو یا برا ہو اس طرح یہ پہنچانے کی خصوصیت بھی نفس انسانی کی ایک استعداد ہے۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (المائدہ:67)

''اے رسول آپ کے رب کی طرف سے جو آپ پر نازل ہوا ہے۔ اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو یاد رہے کہ آپ نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں سے حفاظت میں رکھے گا اور یقین رکھو کہ اللہ راہ کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

2۔ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ (الاحزاب:39)

''جو لوگ (انبیاء) اللہ کے (خطوط اور پیغامات) رسالت پہنچاتے اور اس سے ڈرتے رہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔''

3۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (النور:54)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور رسول کے ذمے واضح طور پر پیغام کا پہنچا دینا ہے۔''

4۔ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (ابراہیم:52)

''یہ لوگوں کے نام (بلاغ = الٹی میٹم) ہے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے اور یہ کہ وہ یہ بات جان لیں کہ اللہ ہی اکیلا الٰہ ہے اور جو عقل سلیم رکھتے ہیں وہ اس سے نصیحت حاصل کریں۔''

5۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (الاحقاف:35)

اس آیت کا ترجمہ تفاسیر میں خود پڑھیے اور سمجھنے کی کوشش کیجیے بلغ کا ترجمہ یہاں الٹی میٹم Ultimatum ہے۔

73۔ بناء ا

تعمیر کرنا۔ عمارات کو تعمیر کرنا اور ان کو مسمار کرنا یہ بھی نفس کا ایک حکم ہے۔ نفس حکم کرتا ہے۔ تعمیر کرو مکان کو یا مسمار کرو دکان کو۔ پورا انسان نفس کی اس خواہش کی تعمیل میں لگ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سب حرکت میں آ جاتے ہیں۔ یہ ہے حکم اور خواہش اور سوچ اس نفس کی جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور اس میں خصوصیات، صفات اور استعدادیں پیدا فرمائیں۔ اور یہ نفس خود کار اور خود مختار بھی ہے۔

1۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ○ (غافر:36)

''اور فرعون نے حکم دیا اے ہامان۔ میرے لیے ایک محل تعمیر کرو۔ تا کہ میں ان راستوں تک پہنچ جاؤں۔''

2۔ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ○ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ○ (الشعراء:126-129)

''کیا تم ہر اونچی جگہ پر عبس محلات تعمیر کرتے ہو شاید کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے اس لئے کارخانے بھی بناتے ہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ O وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ O قَالُوْا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ O (الصّٰفّٰت:95-97)

''ابراہیم علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ کیا تم ان کو پوجتے ہو جن کو خود اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو حالانکہ اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو ان کو بھی اللہ نے پیدا کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس کے لیے ایک بھٹی (الاؤ) بناؤ اور اس آگ میں اس کو ڈال دو۔''

4۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ O (التحریم:11)

''اور اللہ نے مسلمانوں کے لیے ایک مثال فرعون کی بیوی کی بیان کی ہے۔ جبکہ اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے لیے جنت میں ایک گھر اپنے پاس تعمیر کر دے اور مجھے فرعون سے اس کے اعمال سے اور اس کی ظالم قوم سے نجات دے۔ (آسیہ بنت مزاحم بیوی فرعون کی)''

5۔ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا O (الکھف:21)

''اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جس وقت لوگ ان کے بارے میں جھگڑ رہے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ان کے غار پر ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب ان کو خوب جانتا ہے ان میں سے حکمران طبقے نے کہا کہ ہم ان کے غار پر مسجد تعمیر کریں گے۔''

74۔ اَلْبُهْتَان

بَهت حیران و ششدر رہ جانا۔ نفس انسانی کو بعض دفعہ ایسی صورت حال سے واسطہ پڑتا ہے جو کہ اس کے علم اور خیال سے بہت دور کی چیز ہوتی ہے۔ اس وقت وہ مبہوت ہو جاتا ہے اور اس کا پورا اثر اُس کے چہرے پر ظاہر ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ O (البقرہ:258)

''ابراہیم علیہ السلام نے کہا اچھا اللہ تو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تو اسے مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا۔ یہ سن کر کافر ہکا بکا (مبھوت) ہو گیا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔''

2۔ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ O (الانبیاء:40)

''بلکہ وہ اچانک ان کو آئے گی (قیامت) اور وہ مبھوت رہ جائیں گے۔ سو وہ اسے نہ تو روک سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔''

3۔ وَبِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا O (النساء:156)

''اور ان کے انکار کرنے اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کی وجہ سے۔''

بہتان ایک ایسا جھوٹا الزام ہوتا ہے۔ جسے سن کر آدمی پریشانی سے مبھوت ہو جاتا ہے۔

4۔ وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا صلے سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ O (النور:16)

''جب تم نے یہ سنا تھا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ایسی بات کرنا ہمارے لائق نہیں ہے سبحان اللہ۔ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔'' (یہ آیت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے)

75۔ اَلْبَهْجَة

اَلْبَهْجَة کا معنی خوش نمائی، خوش ہونا، سرور ہونا اِبْتَهَجَ بِهٰذَا الْخَبَرِ = وہ اس خبر سے خوش ہوا۔ اَبْهَجْتُهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ = میں نے اس کو اس خبر سے خوش کیا۔

قرآن میں یہ لفظ فعل کی صورت میں استعمال نہیں ہوا بلکہ اسم کی صورت میں صرف تین آیات میں آیا ہے۔ یہ خوشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حالت بھی نفس انسانی کی خصوصیت ہے۔

1۔ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ط O (الحج:5)

''اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہوجاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُگاتی ہے۔''

2۔ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج وَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ج مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ O (النمل:60)

''بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور کس نے آسمان سے تمہارے لیے بارش برسائی اور پھر بارش کے ذریعہ سے تمہارے لیے خوش کن باغات اُگائے۔ یہ تمہارے بس کی بات نہیں تھی کہ تم ان کے درختوں کو اُگاتے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی معبود ہے؟ بلکہ یہ مشرک قوم ہیں۔''

3۔ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ O (ق:7)

''اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہم نے ہر قسم کی (پر رونق) خوش کن چیزیں اُگائیں۔''

76۔ البَیْعُ

بَیْعٌ کا معنی کسی چیز کے بیچنے کا ہے اور شراء کسی چیز کے خریدنے کا عمل ہے۔ یعنی نفس انسانی اپنی فکر، خواہش اور سوچ کے مطابق بعض اشیاء کو خریدتا ہے اور بعض کو بیچتا ہے۔ اس میں بھی نفس پوری طرح سے مختار ہے اور آزاد ہے جو چاہے کرتا پھرے ایک شخص کوئی چیز بیچتا ہے تو وہ فروخت کرنے والا ہوا۔ اُسی چیز کو ایک اور شخص خریدتا ہے۔ تو وہ خریدار ہوا۔ یہ خرید و فروخت دو رُخا نفسیاتی عمل ہے۔

1۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبہ:111)

''بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں جنگ (قتال) کرتے ہیں سو دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہو جاتے ہیں یہ وعدہ توریت میں انجیل میں اور قرآن میں ہے اور بالکل سچا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ پس اس فروخت پر جو تم نے اللہ سے کی ہے خوش ہو جاؤ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

2۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا○ (الفتح:10)

''تحقیق جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ پس جس نے عہد توڑا تو اس کی بدعہدی کی سزا اسی کو ملے گی اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے اللہ سے باندھا ہے پورا کرے گا۔ تو اللہ اس کو عنقریب بہت بڑا اجر دے گا۔''

3۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا○ (الفتح:18)

''یہ پکی بات ہے کہ اللہ مسلمانوں سے خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔ پس اللہ کو معلوم تھا کہ ان کے دلوں میں کیا ہے۔ پھر اللہ نے ان کے دلوں کو تسکین سے بھر دیا اور ان کے لیے ایک قریب فتح کا سامان کر دیا۔''

اَلْمُبَايَعَةُ وَالْمُشَارَةُ = خرید و فروخت کرنا۔

4۔ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ط الخ ○ (البقرۃ:275)

''اللہ نے خرید و فروخت کو (سوداگری) کو جائز رکھا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

77۔ تَبِعَهٗ

تَبِعَهٗ کا معنی کسی کے نقش قدم پر چلنے کے ہیں۔ یہ لفظ اطاعت کرنا اور فرمانبرداری کرنا کے لیے بھی آتا ہے۔ یہ بھی نفسیاتی صفت اور رویہ ہے۔

1۔ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرۃ:38)

''ہم نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے۔ تو وہ جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

2۔ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (ابراہیم:36)

''(ابراہیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے رب۔ انہوں نے لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ سو جس نے میری اطاعت کی تو وہ میرا ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ تو تو بخشنے والا ہے۔ مہربان ہے۔''

3۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ (البقرۃ:170)

''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں ہم تو اس راستے پر چلیں گے (پیروی کریں گے) جس راستے پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا۔ تو کیا اگر ان کے بڑے نہ سمجھتے تھے اور نہ ہدایت یافتہ تھے۔''

یہ لفظ قرآن میں تقریباً 170 آیات میں مختلف صیغوں کے ساتھ آیا ہے اور یہاں صرف 3 آیات کو نقل کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

78۔ تجارۃ

تجارۃ نفع کمانے کے لیے راس المال کو کاروبار میں لگانا۔ عربی زبان میں اس کے سوا اور کوئی لفظ نہیں ہے جس ت (اصلی) کے بعد جیم ہو۔ رہا تجاۃ تو اصل یہ وِجَاۃٌ ہے۔ یہ لفظ قرآن میں تقریباً 9 بار آیا ہے۔

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ O (البقرۃ:282)

"مگر یہ کہ ہو سودا گری ہاتھوں ہاتھ تو اس کے نہ لکھنے پر کوئی الزام نہیں ہے۔"

۔ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ O (البقرۃ:16)

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خرید لی۔ لیکن ان کی تجارۃ نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا اور وہ ہدایت بھی نہ پا سکے"۔

۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ O (النور:37)

"یہ ایسے لوگ ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی اور نہ غافل کرتی ہے نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوۃ ادا کرنے سے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن میں دل اور آنکھیں پلٹ جائیں۔"

79۔ اخذ

اخذ کے معنی پکڑنے کے ہیں۔ یہ نفسیاتی عمل ہے۔ کسی کو پکڑنا کسی کو چھوڑنا!

1۔ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَدَلًا ○ (الکھف:50)

''تو کیا تم میرے سوا اس کو (ابلیس) اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔''

2۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط ○ (البقرۃ:125)

''اور حکم دیا کہ تم ابراہیم کے مقام کو مصلّی بناؤ یعنی نماز پڑھنے کی جگہ۔''

3۔ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ○ (الکھف:77)

''موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے۔''

4۔ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ:80)

''ان سے پوچھو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے اور اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہیں ہے۔''

80۔ التَّرْفَةُ

رزق میں فراخی کی وجہ سے بدمست ہونے کے ہیں۔ جب کسی انسان کو رزق میں بہت فراخی دی جاتی ہے تو وہ بدمست ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کا نفس بدمست ہو جاتا ہے۔

1۔ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ (المؤمنون:33)

''اور اس کی قوم کے اکابر نے کہا جو کہ کافر تھے اور آخرت کے آنے کی تکذیب کرتے تھے اور ہم نے اس زندگی (الحیوۃ الدنیا) میں ان کو آسودگی عطا کر رکھی تھی۔ تو کہنے لگے کہ یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک (بندہ) بشر ہے۔ جو تم کھاتے ہو یہ بھی وہی کھاتا ہے اور جو کچھ تم پیتے ہو یہ بھی وہی پیتا ہے۔'' (تو نبی والی اس میں کون سی بات ہوئی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا أُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ (ھود:116)

''اور انہیں باتوں کے پیچھے لگے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ مجرم تھے۔''

81۔ اَلْخَبِيْثُ

ہر وہ چیز جو ردی اور خسیس ہونے کی وجہ سے بری معلوم ہو خواہ وہ چیز محسوسات سے ہو یا معقولات سے ہو۔ (یعنی عقائد اور خیالات سے) اصل میں خبیث ردی اور ناکارہ چیز کو کہتے ہیں۔ بری باتوں کا ارتکاب کرنے والے کو بھی خبیث کہتے ہیں۔ یہ بھی سب کچھ نفسیاتی کیفیت ہے۔ حدیث میں ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ اَطَيِّبُ مِنْ عَمَلِهٖ وَالْكَافِرُ أَخبثُ مِنْ عَمَلِهٖ

''مومن اپنے عمل سے پاک اور کافر اپنے عمل سے ناپاک ہوتا ہے۔''

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ص وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○ (البقرہ:267)

''اے ایمان والو! اپنی حلال کمائی سے اور ان حلال اشیاء میں سے جو ہم نے تمہارے واسطے زمین سے پیدا کی ہیں ہماری راہ میں خرچ کرو اور ناقص (خبیث) چیزیں دینے کا ارادہ نہ کرو کہ ایسی چیزیں دینے لگو حالانکہ تم خود ایسی چیزیں دوسروں سے قبول نہیں کرتے۔ ہاں چشم پوشی کر جاؤ تو دوسری بات ہے، جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے اور لائق حمد و ثناء ہے۔''

2۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ (ال عمران:179)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ ایمان والوں کو ایسی حالت میں چھوڑ دے جو آج کل تمہاری ہے یہاں تک کہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور یہ بھی نہیں ہونے کا کہ اللہ تمہیں غیب کی اطلاع دے دے۔ ہاں (اس بات کے لیے) وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے، چن لیتا ہے پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور متقی بن جاؤ تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔''

خبیث اور طیب یہ تمام نفسیاتی رویے ہیں۔ نفسیاتی سوچ اور اپروچ ہے۔ اللہ نے نفوس انسانی میں یہ تمام باتیں ودیعت کر دی ہیں۔ انسان اکثر جھوٹ بولتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور لوگوں کو دھوکا دیتا ہے اور خود بڑا بنتا ہے۔ غور کیجئے تزکیہ نفس تو ہے لیکن تزکیہ روح کہیں بھی نہیں ہے۔

82۔ الخبر

جو باتیں ایک دوسرے کو خبر دینے سے معلوم ہوتی ہیں ان کو خبر کہا جاتا ہے۔ یہ خبروں کا دوسروں تک پہنچانا بھی حضرت نفس کا ایک کام ہے۔

عربی محاورہ ہے۔ خَبَّرْتُهٗ خُبْرَةً وأَخْبَرْتُ 'جو خبر مجھے حاصل ہوئی تھی وہ میں نے آگے پہنچادی ہے۔ خُبْرَةٌ کا لفظ کسی معاملہ کی باطنی حقیقت (نفسیاتی سوچ) پر بولا جاتا ہے۔

المخابَرَةُ بٹائی پر کاشت کرنا، کسان کو خبیر بھی کہتے ہیں جیسا کہ کسان کو کافر بھی کہتے ہیں کہ وہ زمین میں بیج کو چھپا دیتا ہے۔

1۔ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ O (ال عمران:153)

''جب تم شہر کی طرف بھاگے چلے جاتے تھے اور مڑ کر کسی کو دیکھتے تک نہ تھے اور رسول تم کو پیچھے سے پکار رہے تھے۔ پس تم کو رنج پر رنج پہنچایا تاکہ تم اس چیز کا غم نہ کھاؤ جو تمہارے ہاتھ سے نکل چکی ہے اور نہ اس مصیبت سے خوف کھاؤ جو سر پر آ پڑی ہے اور اللہ خوب باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔'' (یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تمہارے اعمال کی حقیقت کو خوب جانتا ہے)

2۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ O (الانعام:18)

''اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ حکمت والا ہے اور باخبر ہے۔''

3۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ O (الانعام:103)

''اس کو نگاہیں نہیں پاسکتیں اور وہ تمام نگاہوں کو پاسکتا ہے اور وہ بڑا ہی باریک بین اور باخبر ہے۔''

4۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ O (التوبۃ:16)

''کیا تمہارا خیال ہے کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون جہاد کرتا ہے اور کون اللہ، رسول اور مومنوں کو چھوڑ کر کسی غیر کو راز دار بناتا ہے اور اللہ کو تمہارے اعمال کی اچھی طرح خبر ہے۔''

83۔ اَلْحَوْلُ

اس کا معنی کسی چیز کا متغیر ہونا اور دوسری چیزوں سے الگ ہو جانے کے ہیں۔ اِسْتَحَالَ کا معنی ہے۔ بدلنے کے لیے مستعد ہونا اور انفصال کے اعتبار سے حال ''بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ كَذَا'' تیرے اور میرے درمیان فلاں چیز حائل ہوگئی۔ ہر طرح کی تبدیلی نفس کی خواہش اور سوچ کے مطابق ہوتی ہے۔ نفس کا انجن (Psychomotor) اپنا کام کرتا رہتا ہے۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ج وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ O (الانفال:24)

''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جب اللہ اور رسول تم کو اس کام کی طرف بلائیں جو تم کو زندگی بخشنے والا ہے تو تم ان کا حکم مانو اور یہ بات جان لو کہ اللہ آدمی اور دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور بے شک اللہ ہی کی طرف جمع ہونا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری صفحہ 669 مطبوعہ احمدی میرٹھ۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ الخ

اور اس آیت کے آخری حصہ کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ (مشکوٰۃ صفحہ 14)

نفس (دل) انسانی کو سمجھنے کے لیے ان دو احادیث میں بڑا علم ہے۔ نفس انسانی (قلب انسانی) اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ جیسے چاہتا ہے اس کو پلٹتا رہتا ہے اسی لیے دل کی استقامت کے لیے اللہ سے دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ یہ بھی تمام غیوب میں سے ایک غیب ہے۔ اس سطح پر پہنچ کر ایمان بالغیب ہی کام آتا ہے۔ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ اگر مجرد عقل کو کام میں لاؤ گے تو گمراہ ہونے کے لیے بھی یہ احادیث کافی ہیں:

1۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ط ○ (البقرہ:28)

84۔ الْخَبْثُ

نشیبی اور نرم زمین کو کہتے ہیں۔ بعد میں یہ لفظ نرمی اور تواضع کے لیے استعمال ہونے لگا۔ یہ بھی نفس انسانی کی ایک خاص حالت اور خصوصیت کا نام ہے۔ جب نفس مطمئنہ کا غلبہ ہوتا ہے۔ تو نفس امارہ دب جاتا ہے اور نفس میں ایک طرح کی نرمی اور تواضع پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بھلائی اور نیکی کے کاموں کی طرف لپکتا ہے اور یہ حالت نفس کی صرف اہل ایمان میں ہی پیدا ہوتی ہے۔

1۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ O (ھود:23)

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اپنے رب کے آگے عاجزی سے جھکتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں۔ وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔''

2۔ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ O (الحج:54)

''تا کہ وہ لوگ جن کو علم عطا ہوا ہے اچھی طرح جان لیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے۔ سو وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ اور ان کے دل خدا کے آگے جھک جائیں اور اللہ بے شک اہل ایمان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

حقیقی ہدایت دینے والا صرف خدا ہے۔

3۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ O (الحج:34)

''اور ہم نے ہر ایک امت کے لیے قربانی مقرر کر دی تا کہ اللہ نے ان کو جو چوپاؤں کی قسم سے جانور عطا فرمائے ہیں ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لیں۔ پس تم سب کا خدا ایک ہی ہے۔ تو ہمہ تن اسی کی فرمانبرداری (اطاعت) کرو اور اے پیغمبر عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔''

85۔ الحورُ

اَلْحَوْرُ کے اصل معنی پلٹنے کے ہیں خواہ وہ پلٹنا بلحاظ ذات کے ہو یا فکر اور سوچ کے ہو۔ عربی محاورہ ہے۔ (حَارَ فِیْ اَمْرِہٖ کسی بھی معاملہ میں متحرک ہونا) حُوْرٌ عِیْنٌ = بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں = أَحْوَرُ۔ حوراءُ کی جمع ہے حُوْرٌ۔ اِحْوَرَّتْ عَیْنُہٗ = اس کی آنکھ بہت سیاہی والی اور سفیدی والی ہے۔ الخُبزُ الحوّارُ = میدے والی روٹی۔

1۔ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ O (انشقاق:14)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ یہ خیال کرتا تھا کہ وہ پھر کر اپنے رب کے پاس نہ جائے گا۔''

2۔ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ○ (الکھف:34)

''اور اس کے پاس کافی پھل تھے سو اس نے اپنے ساتھی سے گفتگو (محاورہ) کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ سے اموال میں اور آدمیوں کی تعداد میں بہت زیادہ ہوں۔''

3۔ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ○ (الکھف:37)

''اس کے ساتھی نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کیا تو اُس کا انکار کرتا ہے۔ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔''

(يُحَاوِرُهُ = گفتگو کرتے ہوئے۔ محاورے میں باتوں کو الٹ پلٹ کیا جاتا ہے)

4۔ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ○ (المجادلۃ:1)

''اے نبی اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے۔ جو اپنے خاوند کے معاملے میں آپ سے جھگڑتی تھی اور اللہ سے شکایت کرتی تھی۔ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بے شک اللہ سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے۔''

ایک عربی محاورہ ہے۔ كَلَّمْتُهُ فَمَا رَجَعَ إِلَى حوار أَوْ حُوَيْر أَو مِحْوَرَةٍ = میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا یعنی میں نے بات شروع کر دی تھی اور اگر وہ بھی جواب دیتا تو سوال جواب شروع ہو جاتے یعنی محاورہ شروع ہو جاتا۔

المحاوَرَة والحِوارُ = ایک دوسرے کی طرف کلام لوٹانا۔ یہ لفظ محاورہ اُردو میں مستعمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

86۔ الحائط

دیوار جو کسی چیز کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہو۔ احطت بمکان کذا = میں جگہ کو اس طرح گھیر لیا۔ اور یہ حفاظت کے لیے بھی آتا ہے۔ یہ بھی نفس کی سوچ ہے کہ وہ کسی جگہ کو دیوار بنا کر گھیر لیتا ہے۔

1۔ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ○ (حم سجدہ:54)

خبردار "یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔" احتیاط (افتعال)

یہ لفظ اُردو میں مستعمل ہے یعنی ایسے وسائل اختیار کرنا کہ مضر اشیاء سے بچا جا سکے۔

2۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ (البقرہ:255)

"وہ اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا اللہ چاہے اور اللہ کی حکومت (کرسی) تمام آسمانوں اور زمینوں کو حاوی ہے اور آسمانوں اور زمین کی نگہبانی اللہ کو تھکا نہیں دیتی وہ بہت بلند ہے اور عظیم الشان ہے۔"

3۔ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا یَاْتِهِمْ تَاْوِیْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ○ (یونس:39)

"بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا ہے۔ جس کا انہیں کوئی علم نہیں ہے اور ابھی اس چیز کی حقیقت بھی ان تک نہیں پہنچی۔ اس طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا۔ سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔"

4۔ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (النمل:84)

"حتی کہ جب وہ آ جائیں گے اللہ کے سامنے خدا ان سے پوچھے گا کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا تھا حالانکہ ان آیات کو (احکام کو) تم نے اچھی طرح سے سمجھا بھی نہ تھا۔ اگر یہ سب کچھ نہ تھا تو تم کرتے کیا رہے ہو؟"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهٖ إِلَّا أَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّا اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ○ (یوسف:66)

''یعقوب علیہ السلام نے کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ روانہ نہیں کروں گا حتی کہ تم اللہ کا عہد مجھے دو۔ کہ تم ضرور اسے میرے پاس لے آؤ گے مگر یہ کہ تم کہیں گھر جاؤ۔ (تو مجبوری ہے) جب انہوں نے پکا قول و قرار کیا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس کا ضامن ہے۔''

87۔ الحاجۃ

اَلْحَاجَةُ اس چیز کی ضرورت کو کہتے ہیں۔ جس کو دل (نفس) پسند کرتا ہو۔ اس کی جمع حاجات ہے۔ اور حوائج بھی ہے۔ حاج (ن) یَحُوْجُ و احتاج کے معنی ضرورت مند ہونے کے ہیں۔

1۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوْهُمْ ۖ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ۖ وَإِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (یوسف:68)

''اور جب وہ انہی جگہوں سے داخل ہوئے جس طرح ان کے ابا جان نے ان کو حکم دیا تھا۔ تو یہ تدبیر خدا کے مقابلہ میں ان کو (مصائب) سے ذرا بھی نہ بچا سکی۔ یہ تو یعقوب علیہ السلام کے نفس (دل) کا ارمان تھا جس کو اس نے پورا کیا اور بلاشبہ وہ ذی علم تھا۔ کیونکہ ہم نے ہی اسے علم دیا تھا لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔''

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفس کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور مفسرین و مترجمین نے نفس کا ترجمہ دل سے کیا ہے اور یہ صحیح بھی ہے کیونکہ دل اور نفس دونوں ہی ایک معنی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ حاجۃ (ضرورت یا خواہش) بھی نفس کی تھی یعنی دل کی خواہش تھی۔

2۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ○ (غافر:80)

''اور تمہارے لیے ان میں کئی اور منافع ہیں اور یہ بھی کہ ان پر سوار ہو کر تم اس حاجت (ضرورت) یا مقصد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچ جاتے ہو جو تمہارے سینوں یا دلوں یا (نفوس) کے اندر ہوتی ہے اور تم کو ان جانوروں پر اور کشتیوں پر اُٹھا کر (مطلوبہ جگہوں) پر لایا جاتا ہے۔"

3۔ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (الحشر:9)

"نیز یہ مال ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان سے پہلے ایمان لا چکے اور مدینہ کو گھر بنائے بیٹھے ہیں اور جو شخص ہجرت کر کے ان کے پاس آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور ان کی آمد کی وجہ سے اپنے دلوں میں حاجت (تنگی) نہیں پاتے۔ اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ وہ خود فاقہ کش ہی کیوں نہ ہوں اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

88۔ اَلْحَوْذُ

کا معنی یہ ہے کہ اونٹوں کو ہانکنے والا اس کے پیچھے پیچھے رانوں کے درمیان چل کر سختی کے ساتھ اونٹ کو ہانکے یہ ایک خاص عمل ہوا۔ جو کہ نفس کی سوچ اور خواہش کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ہے۔ عربی محاورہ ہے کہ اِسْتَحْوَذَهُ الشَّيْطٰنُ وَارْتَكَبَهُ ۔ یعنی شیطان اس پر پوری گرفت کے ساتھ سوار ہو گیا ہے اسی سے اَلْاَحْوَذِیُّ یعنی فہم و فراست والا آدمی۔

1۔ اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ج فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ج وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ○ (النساء:141)

"جو لوگ تمہارے ساتھ انتظار میں رہے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح حاصل ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اگر کافروں کو کوئی کامیابی ہو جائے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب (نستحوذ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو گئے تھے؟ اور مسلمانوں سے تم کو بچایا نہ تھا۔ تو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کی فتح کا کوئی راستہ نہ کھولے گا۔"

2۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (المجادلۃ:19)

"شیطان نے ان پر قابو پالیا ہے۔ سو ان کو اللہ کی یاد بھلا دی ہے یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ تم کو معلوم ہونا چاہیے شیطان کا گروہ ہی خسارے میں پڑنے والا ہے۔"

89۔ الحَمْلُ

(ض) بوجھ اُٹھانا یا بوجھ لادنا۔ حمالة الحطب کنایة چغل خور کو کہتے ہیں کم یا زیادہ بوجھ اُٹھانے کا عمل بھی نفس کی خواہش یا حکم کے مطابق ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔

1۔ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○ (النحل:25)

"اس لئے کہ قیامت کے دن اپنا پورا پورا بوجھ اور ان لوگوں کا بوجھ جن کو انہوں نے اپنی بے علمی سے گمراہ کیا اُٹھائیں گے۔ خبردار بہت برا ہے جو بوجھ وہ اُٹھا رہے ہیں۔"

حدیث شریف میں ہے:

مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

2۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ○ (الاحزاب:33)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر (خلافت ارضی) کی امانت پیش کی تو سب نے اس ذمہ داری کو اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس ذمہ داری سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ وہ بے شک بڑا ظالم تھا جہالت میں بڑھا ہوا تھا۔''

یہ امانت وہ تمام نفسیاتی استعدادیں اور صلاحتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانی جبلت میں یعنی انسانی نفس میں ودیعت فرمایا ہے اور پیدائش کے وقت یہ تمام استعدادیں (NETURAL) حالت میں ہوتی ہیں۔ دو متضاد ذہنی حالتوں کی درمیانی حالت جو ہر سلسلہ میں صفر کو ظاہر کرتی ہے۔ جو مثبت یا منفی کسی بھی سمت میں چل سکتی ہے۔ یعنی پیدائش کے وقت نفس انسانی کی تمام استعدادیں صفر کے درجے میں ہوتی ہیں۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت انسان کی تمام نفسیاتی استعدادیں زیرو میٹر ہوتی ہیں اور پھر میٹر بھی چلنے لگتا ہے۔ مثبت یا منفی۔

90۔ اَلْحَنِیْنُ

کسی چیز کی طرف نفس انسانی کا مشفقانہ حالت میں متوجہ ہونے کے ہیں۔ حَنَتِ الْمَرْءَۃُ وَالنَّاقَۃُ لِوَلَدِھَا = عورت کا یا اونٹنی کا اپنے بچے کے لیے مشتاق ہونا۔ حنین اس آواز کو کہتے ہیں جس میں شفقت اور اشتیاق پایا جائے۔ محاورہ ہے۔ قوسٌ حَنَّانَۃ = آواز نکالنے والی کمان۔ یہ لفظ قرآن میں صرف ایک بار ہی آیا ہے۔

1۔ وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً وَكَانَ تَقِيًّا ○ (مریم:13)

''اور ہم نے اسے اپنے پاس سے رحم دلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ پرہیزگار تھے۔''

91۔ الْحَنَفُ

الحَنَف کا معنی گمراہی سے ہدایت کی طرف مائل ہونا ہے۔ اَلْحَنِیْفُ (فَعِیْلٌ) باطل کو چھوڑ کر ہدایت کی طرف یکسو ہونے والا۔

1۔ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (ال عمران:67)

''ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ حق پسند تھے اور فرمانبردار تھے۔ اور مشرکوں میں سے بھی نہ تھے۔''

2۔ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْناً مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ط وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ○ (النسآء:125)

''اور اس شخص سے بڑھ کر کس کا دین بہتر ہو سکتا ہے۔ جس نے اپنا سر خدا کے آگے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہو اور ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا متبع ہو جو کہ حنیف تھا اور اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا تھا۔''

3۔ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ط وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (یونس:105)

''اور یہ کہ آپ یکسو ہو کر دین کی پیروی کرتے جائیں اور ہرگز مشرک نہ ہوں۔''

4۔ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ط وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (النحل:120)

''اس میں شک نہیں کہ ابراہیم لوگوں کے پیشوا اللہ کے فرمانبردار اور صرف حق کی طرف مائل تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔''

92۔ اَلْحِلْمُ

اَلْحِلْمُ نفس کی وہ حالت کہ غیض وغضب کے موقع پر بھی نفس اپنے آپ کو ضبط میں رکھے اور بھڑک نہ اُٹھے۔ یہ ایک بہت ہی خوبصورت وصف اور صفت ہے۔ حَلَّمَهُ الْعَقْلُ وَ تَحَلَّمَ = عقل نے اسے بردبار بنا دیا ہے أَحْلَمَتِ الْمَرْأَةُ = عورت کا حلیم بچے جننا۔ حَلَمَةٌ بڑی چیچڑی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی جگہ جمی رہنے کی وجہ سے حلیم نظر آتی ہے۔

1۔ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ○ (الطور:32)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیاان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں یا وہ لوگ ہی سرکش ہیں۔''

2۔ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ○ (ھود:75)

''بے شک ابراہیم واقعی بڑے بردبار نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔''

3۔ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ط اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ○ (ھود:87)

''انہوں نے کہا کہ اے شعیب کیا تمہاری نماز تم کو کہتی ہے کہ جن کو ہمارے بڑے پوجتے تھے۔ ہم ان کو چھوڑ دیں۔ یا ہم اپنے اموال میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں۔ گویا تم بڑے بردبار اور استباز ہو۔''

4۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ج وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ط عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ○ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ (المائدہ:101)

''اے ایمان والو! ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کرو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار معلوم ہوں اور اگر تم نے ایسے وقت میں کہ قرآن نازل ہو رہا ہے ان کے متعلق پوچھا۔ تو وہ باتیں تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سوالات سے تمہیں معاف کر دیا جو (تم پہلے پوچھ چکے ہو) اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے اور بردبار ہے۔''

5۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ج وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ (ال عمران:155)

''بے شک تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا۔ جب دونوں فوجوں میں ٹکر ہوئی تھی۔ تو شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اور اللہ نے ان کو معاف فرما دیا بے شک اللہ بخشنے والا ہے تحمل والا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

93۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کے معنی اللہ تعالیٰ کی فضیلت کے ساتھ اس کی ثناء بیان کرنے کے ہیں۔ یہ مدح سے عام اور شکر سے خاص ہے۔ حمد صرف افعال اور اختیار پر ہوتی ہے، ہر حمد مدح ہے مگر ہر مدح حمد نہیں ہوتی اور جس کی تعریف کی جائے اس کو محمود کہا جاتا ہے۔ مگر محمد صرف اسی کو کہہ سکتے ہیں جو اچھی صفات کا مجموعہ ہو۔ اچھی چیز کی تعریف کرنا بھی ایک نفسیاتی (رویہ Attitude) ہے

1۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (التوبۃ:112)

"یہ لوگ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد وثنا کرنے والے۔ خدا کی راہ میں پھرنے والے رکوع وسجود کرنے والے نیکی کا حکم دینے والے منکرات سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (یہ تمام صفات مومنین کی ہیں) ان کو خوشخبری سنا دیجئے۔"

2۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (ال عمران:188)

"جو لوگ اپنے برے افعال پر خوش ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کے کچھ نہ کرنے پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ سو آپ ان کے متعلق یہ خیال نہ کریں کہ وہ عذاب سے چھوٹ گئے (نہیں) ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

3۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ (الانعام:1)

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور روشنیاں بنائیں اس پر بھی کفار لوگ دوسروں کو اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس سے مروی ہے یہ سورہ ایک ہی رات میں مکہ میں نازل ہوئی۔

4- فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O (الانعام:45)

''پس ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی اور سب تعریفیں رب کائنات کے لیے ہی ہیں۔''

5- وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ج O (الرعد:13)

''رعد اور فرشتے اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے رہتے ہیں۔''

94۔ حَكَمَ

حَكَمَ کا اصل معنیٰ کسی چیز کی اصلاح کے لیے اسے روک دینے کے ہیں۔ عربی محاورہ ہے حَكَمْتُ الدَّابَّةَ میں نے اسے لگام دی عرب شاعر نے کہا: يا بنى حنيفة أحكموا سُفَهَاءَ كُم = اے بنی حنیفہ اپنے سفہا کو لگام دو۔ حکمت فلانا = میں نے فلاں کو منصف مان لیا۔

1- وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ O (المائدہ:42)

''اور اگر فیصلہ کرو تو ان کے درمیان فیصلہ انصاف کے ساتھ کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔''

2- اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ط اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا م بَصِيْرًا O (النساء:58)

''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کر دو اور لوگوں کے درمیان اگر فیصلہ کر رہے ہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ تمہیں یہ بڑی عمدہ نصیحت کر رہا ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ O مَالَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ O (الصافات :154)

''کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں سے زیادہ پسند کیا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو۔''

4۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ O مَالَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ O (القلم:35-36)

''کیا ہم نے مسلمانوں کو مجرمین کی طرح بنایا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو۔''

5۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ O (المائدہ:44)

''پس جو کوئی بھی اللہ کے نازل کردہ فرامین کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ سب کافر ہیں۔''

6۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ط وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا O (النساء:60)

''تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر ایمان لائے ہیں جو تم پر نازل کی گئی ہے اور ان پر بھی جو تم سے قبل نازل کی گئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے معاملات کے فیصلے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ طاغوت سے کفر کریں یعنی طاغوت کا انکار کر دیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بھٹکا کر دور پھینک دے۔''

95۔ الحلف

عہد و پیمان جو لوگوں کے درمیان ہو۔ یہ بھی ایک جبلی اور نفسیاتی قدر ہے۔ استعداد ہے، خصوصیت ہے، وصف اور صفت ہے کہ انسان اپنی پوری زندگی میں مختلف امور میں مختلف عہد و پیمان کرتا ہے اگر یہ سب کچھ دین اسلام کی تعلیم کے مطابق ہو تو یہ تزکیہ نفس ہوگا۔ علامہ اقبال کی خودی یہی تو ہے ورنہ تو فسق و فجور ہوگا اور نفس امارہ کی پیروی ہوگا۔ جو آخرۃ میں عذاب کا سبب بنے گا۔ حلیف جس کے ساتھ عہد و پیمان کیا جائے اس کی جمع احلاف و حلفاء آتی ہے۔

1۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی شَیْءٍ ط اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ O (المجادلۃ:18)

"جس دن اللہ ان سب کو اُٹھا کر دوبارہ کھڑا کر دے گا تو یہ اللہ کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے۔ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ سمجھیں گے کہ وہ کوئی اچھی بات ہی کر رہے ہیں۔ سنو یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

2۔ یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ لِتَرْضَوْا عَنْھُمْ ج فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ O (التوبۃ:96)

"تمہارے سامنے یہ اس لیے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اگر تم ان سے راضی بھی ہو گئے تو یاد رکھو کہ اللہ تو نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہ ہوگا۔"

3۔ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ ج وَاللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ O (التوبۃ:62)

"یہ لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کر لیں اور اللہ اور اس کا رسول اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں خوش کیا جائے اگر وہ مومنین تھے۔"

4۔ وَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ اِنَّھُمْ لَمِنْکُمْ ط وَمَا ھُمْ مِّنْکُمْ وَلٰکِنَّھُمْ قَوْمٌ یَّفْرَقُوْنَ O (التوبۃ:56)

"اور وہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اے مسلمانوں ہم تم میں سے ہی ہیں۔ حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ ایک ڈری ہوئی قوم ہیں۔"

شَیْءٌ مُحْلِفٌ (عربی محاورہ ہے) مشکوک چیز کو ثابت کرنے کے لیے قسم کی ضرورت (فلان حلیف اللسان = فلان چرب زبان ہے)

96۔ اَلْحَطْمُ

حَطْمٌ کے اصل معنی کسی چیز کو توڑ کر ریزہ ریزہ کرنا ہے اس کے لیے دوسرا لفظ ھشیمٌ آتا ہے۔ سائِقٌ حُطَمَۃٌ = بے رحم ہنکانے والا۔ بے رحم ڈرائیور بہت زیادہ کھانے والے کو بھی حُطَمَۃٌ کہتے ہیں پیٹو آدمی کو شاعر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنور سے تشبیہ دی ہے۔ كَأَنَّمَا فِي جَوْفِهِ تَنُّورٌ (گویا اس کے پیٹ میں تنور ہے) حَطِيم اور زمزم دو مقامات کے نام ہیں حرم ہیں۔ الحطام خشک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

1۔ حَتّٰى إِذَا أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَّا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ O (النمل:18)

''حتی کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیوں اپنے (گھروں میں) مساکن میں گھس جاؤ۔ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روندنہ ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔''

2۔ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ O (الزمر:21)

''پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے۔ پھر وہ لہلہانے لگتی ہیں۔ پھر تو دیکھتا ہے کہ وہ زرد ہو جاتی ہیں اور پھر وہ ان کو چورا چورا کر دیتا ہے= اس تمام عمل میں (Process) عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

3۔ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ O (الواقعہ:65)

''اگر ہم چاہیں تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔''

4۔ اِعْلَمُوْا أَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ط كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ط وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O (الحدید:20)

''جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ اور ظاہری زینت اور آپس میں فخر کرنے اور مال اور اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ آرزو کرنے کا مقام ہے۔ اس کی مثال اس مینہ کی سی ہے کہ اس کی فصل کاشتکار (کفار) کو بھلی لگتی ہے پھر لہلہانے لگتی ہے پھر زردی پر آتی ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے یا پھر اللہ کی مغفرت اور رضامندی ہے اور یہ زندگی تو محض دھوکا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

97۔ اَلْحِفْظُ

الحفظُ کا لفظ قوت حافظہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ نسیان اس کی ضد ہے۔ حفظتُ کذا حفظ = میں نے فلاں بات یاد کر لی۔ اشیاء کو اور باتوں کو دل میں۔ ذہن میں نفس میں شعور میں محفوظ کرنا اور یاد کرنا خالص نفسیاتی عمل ہے۔ انسانی جبلت میں یہ خصوصیت بدرجہ اتم پیدا کی گئی ہے۔ اس کا معنی حفاظت کرنا بھی ہے۔ روح کا کام انسانی جسم اور نفس انسانی کو چالو رکھنا ہے۔

1۔ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَ نَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيْرٌ ○ (یوسف:65)

''یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے تاہم اپنے گھر والوں کے لیے اور غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا غلہ اور زیادہ لائیں گے یہ ایک اونٹ کا مزید غلہ بڑا ہی آسان ہے۔''

2۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (الحجر:9)

''ہم نے ہی تو قرآن کو (نصیحت کو) نازل کیا ہے اور ہم ہی تو اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

3۔ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (یوسف:12)

''کل اسے ہمارے ساتھ بھیجئے۔ پکنک منائے (یرتع ویلعب) اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔''

4۔ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَا اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (یوسف:64)

''یعقوب نے کہا کیا میں اس کے بارے میں تمہارا اسی طرح اعتبار کروں جس طرح میں نے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ سو خدا ہی بہتر محافظ ہے اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے سب سے زیادہ رحم کرنے والوں میں۔''

5۔ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ○ (الحجر:17)

''اور ان سب کو شیطان مردود کی (دسترس) سے محفوظ رکھا ہم نے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ O (الطارق:4)

''کوئی ایک بھی انسان (نفس) ایسا نہیں ہے جس پر اس کی حفاظت کرنے والا نہ ہو۔''

98۔ الأحصاءُ

(افعال) کے معنی عدد کو یعنی گنتی کو حاصل کرنا ہے اَحْصَيْتُ کذا میں اسے شمار کیا۔

1۔ وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ O (ابراہیم:34)

''اور جو کچھ تم نے اس سے مانگا وہ تم کو دیا اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے۔ بے شک انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔''

ایک حدیث شریف کا ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کے لیے قیامت کے دن تین دفتر (Record Books) نکالے جائیں گے۔ ایک میں اس کے اعمال صالحہ درج ہوں گے دوسرے میں اس کے گناہ (جرائم) تیسرے میں اللہ کی نعمتیں درج ہوں گی۔ اللہ اپنی ایک ادنیٰ نعمت کو فرمائے گا کہ تو اس کے نیک اعمال میں سے اپنا حق وصول کر لے وہ اس کے سب نیک اعمال لے لے گی۔ پھر بھی قسم کھا کر یہی کہے گی کہ میں نے پورا حق وصول نہیں کیا۔ پھر اللہ اپنی رحمت سے اس کی نیکیوں کو دگنا کر دے گا اور فرمائے گا میں نے تیرے گناہ معاف کر دیئے اور اپنی نعمت تجھ کو بخشی۔

2۔ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا O (الکھف:49)

''اور لوگوں کے اعمال نامے لا کر رکھ دیئے جائیں گے سو تو مجرموں کو دیکھے گا کہ اس میں جو کچھ ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے ہماری بدبختی اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑی ہے۔ نہ بڑی بلکہ سب کو شمار (Record) کر رکھا ہے اور جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔ وہ سب موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قرآن کے متن سے ایسا لگتا ہے گویا کہ ہر شخص کی دنیا والی زندگی کی پوری وبڈیو فلم چل رہی ہوگی کیونکہ چہرے کے تاثرات وغیرہ کو پوری طرح لکھنا بظاہر محال نظر آتا ہے۔ یہ تو ایک پوری ویڈیو فلم طرح کی چیز ہوگی اور ہر آدمی کا ٹیلیویژن چل رہا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

3۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ○ (النبا:29)

''اور ہر بات کو (ہر چیز کو) ہم نے لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔'' (کمپیوٹر سمجھے)

99۔ اَلْحَضُرُ

اس کی ضد ہے البَدْوُ ہے۔ الحِضَارَہ یا الحَضَارَہ فتح اور کسرہ دونوں کے ساتھ آتا ہے۔ اس کا معنی شہر میں اقامت پذیر ہونے کے ہیں۔

1۔ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ○ (البقرۃ:196)

''یہ حکم ہے ایسے شخص کے لیے جس کے اہل وعیال مسجد الحرام کے قرب وجوار میں نہ رہتے ہوں۔''

2۔ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○ (النساء:128)

''صلح بہر حال بہتر ہے اور نفوس میں خود غرضی تو بس رچی بسی ہے۔ اور اگر تم لوگ احسان اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے۔''

3۔ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ○ (البقرۃ:133)

''پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آ گیا جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟

4۔ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَھُمْ کُفَّارٌ ط اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا O (النساء:18)

''اور توبہ ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برے کام کیے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہوتی ہے تو کہتا ہے۔ اب میری توبہ ہے اور نہ ان کی جنہیں کافر ہونے کی حالت میں موت آ جائے۔ ایسے لوگوں کے لیے تو ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

5۔ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ج فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ج فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ مُّنْذِرِیْنَ O (الاحقاف:29)

''اور جب جنوں کی ایک نفری ہم نے آپ کی طرف بھیجی کہ وہ قرآن سنیں جب وہ جنات ان کے پاس (محمدؐ) حاضر ہوئے۔ تو کہنے لگے چپ رہو۔ پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس آ گئے اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والے بن کر۔''

100۔ الحسنُ

ہر خوش کن اور پسندیدہ چیز کو کہتے ہیں۔ حَسَنٌ۔ حَسَنَۃٌ ضد ہے سَیِّئَۃٌ کی یہ خوش ہونے۔ یا پسند کرنے کی استعداد بھی نفسیاتی ہے۔ بعض اشیاء سے باتوں سے حضرۃ نفس خوش ہوتا ہے جبکہ بعض دوسری باتوں سے وہ ناخوش ہوتا ہے اور برا محسوس کرتا ہے۔ اسی سے محاورہ ہے تَحَسَّنَتْ حَالَۃُ الْمَرِیْضِ = مریض کی حالت بہتر ہو گئی۔

1۔ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا O (الکھف:104)

''وہ لوگ جن کی کوششیں دنیا میں رائیگاں گئیں اور وہ خود یہی سمجھتے رہے کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں۔''

2۔ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ط لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ط وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ط اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ O (الزمر:10)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجئے اے میرے بندو! جو ایمان لا چکے ہو اپنے رب سے ڈرتے رہو۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھے کام کئے ان کے لیے نیک انجام ہوگا اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر اور ثواب ملے گا۔''

3۔ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○ (النساء:128)

''اور بخل اور لالچ تو انسانی نفوس میں رچا بسا ہی ہے۔ اگر تم حسن سلوک کرو گے اور اللہ سے ڈرتے رہو گے تو یقیناً تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ باخبر ہے۔''

یہ بخل اور لالچ بھی نفسیاتی رویے ہیں۔

4۔ وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ (البقرہ:195)

''اور اپنا مال و جان اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور (نیکی کرتے رہو) حسن سلوک کرتے رہو اور اللہ حسن سلوک کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

5۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۗ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ○ (البقرۃ:83)

''اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور رشتہ داروں یتیموں اور مساکین کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا اور عام لوگوں کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آنا۔ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ پھر چند آدمیوں کے سوا تم سب پھر گئے اور تم اعراض کرنے والے تھے۔''

6۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ (العنکبوت:8)

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں کہ تو میرے ساتھ شریک بنائے جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو ان کا کہا نہ ماننا۔ میری طرف ہی تم کو لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔"

101۔ اَلْحِسَابُ

حِسَاب کا معنی گننے اور شمار کرنے کے ہیں کہا جاتا ہے حَسَبْتُ میں نے حساب کیا۔ یہ گنتی کرنا ہر جگہ ہر چیز کی یہ بھی نفسیاتی عمل ہے۔ آیئے قرآن پڑھتے ہیں۔

1۔ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف:30)

"اللہ نے ایک گروہ کو راہ دکھادی اور ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوئی کیونکہ انہوں نے شیطان کو ولی پکڑ لیا تھا اللہ کے سوا اور وہ خیال کرتے تھے کہ وہ ہدایت پر ہیں۔"

2۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ○ (الطلاق:8)

"اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم اور رسولوں کے حکم سے سرکشی کی سو ہم نے سختی سے ان کے اعمال کا حساب لیا اور ان کو ایک بھاری عذاب سے دوچار کر دیا۔"

3۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ (الرحمٰن:5)

"سورج اور چاند ایک حساب سے چلتے ہیں۔"

4۔ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ (الانبیاء:47)

"اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے سو کسی بھی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور رائی کے دانے کے برابر وزن کا (عمل بھی ہوگا) اسے لا حاضر کریں گے اور حساب کرنے کے لیے ہم کافی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ ثُمَّ رُدُّوا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ ط اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وقف وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ O

(الانعام:62)

"پھر وہ حقیقی مالک کے حضور میں لائے جائیں گے۔ خبردار حکم اسی کا ہے اور وہ سب سے جلد حساب لینے والا ہے۔"

6۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ O (البقرہ:284) ترجمہ تفسیر میں دیکھیے۔

102۔ الحَسَدُ

اَلْحَسَدُ (ن) مستحق نعمت سے اس کی نعمت کے زائل ہونے کی تمنا کرنا۔ بعض اوقات اس برے مقصد کے حصول کے لیے کوشش کرنا بھی شامل ہے۔

ایک روایت میں ہے اَلْمُؤْمِنُ يَغْبِطُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسُدُ مومن رشک کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے یہ بھی انسانی نفس کا ایک رویہ ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے غلط اور برا قرار دیا ہے۔ حسد سے رُک جانا یہ تزکیہ نفس کا حصہ ہے۔ تزکیہ نفس کا تقاضا ہے کہ انسان حسد نہ کرے کیونکہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے وافر رزق اور حسن اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں تو جو انسان ان باتوں کو برا خیال کرتا ہے۔ غلط سمجھتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہیں ہے اور اس کو غلط خیال کرتا ہے۔ یہی رویہ حسد ہے۔ قرآن نے اس نفسیاتی رویہ (Attitude) کو بیان کیا ہے۔

1۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ O (الفلق:5)

"اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

2۔ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ج فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ط بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا O (الفتح:15)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجئے کہ تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے۔اللہ نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا تھا پھر وہ کہیں گے تم ہم سے حسد کرتے ہو۔ بلکہ یہ لوگ خود ہی بے سمجھ ہیں۔''

3۔ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (البقرہ:109)

''اکثر اہل کتاب اپنے ذاتی حسد کی بناء پر یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔اپنے حسد کی وجہ سے حق کے ظاہر ہو جانے کے بعد۔آپ انہیں معاف کر دو اور درگزر کرو۔یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم نازل فرمائے۔بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

4۔ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ○ (النساء:54)

''یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے اولاد ابراہیم کو ہم نے کتاب اور حکمت دی اور عظیم الشان سلطنت دی۔''

103۔ اَحْرَق

کسی چیز کو جلانا أَحْرَقَ كذا = کسی چیز کو جلانا اِحْتَرَقَ = جلنا۔حَرِقَ الشَّعْرُ = بالوں کا منتشر ہونا اَحْرَقَنِي بَلَوبِهِ = یعنی اس نے مجھے ملامت سے جلا ڈالا۔آگ سے جلانا۔یا باتوں سے جلانا یہ سب نفس کے کام ہیں۔نفسیاتی خصوصیات اور صفات ہیں۔

1۔ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۡ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ○ (طٰہٰ:97)

''موسیٰ نے کہا کہ تم دفع جاؤ تو عمر بھر یہی کہتا رہے گا کہ مجھے کوئی نہ چھوئے۔ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعاً نہیں ٹلنے کا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کی تو عبادت کرتا رہا ہے ہم اسے جلا دیں گے۔ پھر اسے دریا میں بکھیر دیں گے۔"

2۔ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○ (الانبیاء:68)

"انہوں نے کہا اس کو (ابراہیم علیہ السلام) آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کر سکتے ہو۔"

3۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ (العنکبوت:24)

"تو ان کی قوم نے جواب میں کہا۔ تو یہ کہا کہ اس کو قتل کر ڈالو یا آگ میں جلا دو مگر اللہ نے اس کو آگ سے بچا لیا بے شک جو ایمان والے ہیں ان کے لیے اس واقعہ میں نشانیاں ہیں۔"

4۔ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ (البقرۃ:266)

"کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ کھجوروں اور انگوروں کے ایک ایسے باغ کا مالک ہو۔ جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اس میں اس کے لیے ہر قسم کے میوے مہیا ہوں اور وہ بوڑھا ہو جائے اور اس کے بچے کمزور ہوں پس ایک گرم آگ کا بگولا چلے جس میں آگ ہو اور باغ جل جائے اللہ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم سمجھ سے کام لو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

104۔ تَحَرَّکَ

حَرَّکَ سکون کی ضد ہے اور جسم کے ساتھ مخصوص ہے یعنی جسم کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کی حرکت کہتے ہیں اور کبھی دیگر اشیا میں تبدیلی کو بھی حرکت کہتے ہیں۔ مُحَرِّك = چلانے والا۔ حرکت دینے والا۔

پورے جسم کو حرکت دینا۔ یا جسم کے کسی حصہ یا جزء کو حرکت دینا یا اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا یہ سب کچھ نفس کی خواہش اور اس کے حکم کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ہے۔

1۔ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ (القیمۃ:16)

''اے نبی آپ وحی کے نزول کے وقت اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کریں کہ اس کو جلدی جلدی سیکھ لیں۔''

105۔ الْحُزْنُ

حُزْنٌ کا معنی ہے زمین کا سخت ہونا۔ نیز غم کی وجہ سے جو بے قراری نفس کے (طبیعت کے) اندر پیدا ہو جاتی ہے اس کو بھی حُزْنٌ کہا جاتا ہے۔ اس کی ضد ہے فَرَحٌ = خوش ہونا۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ ہے۔

1۔ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ ○ (التوبۃ:40)

''اگر تم نے رسول کی مدد نہ کی (تو تم کو معلوم ہونا چاہیے) اللہ اس وقت آپ کی مدد کر چکا ہے جب کافروں نے ان کو اپنے وطن سے نکال دیا تھا جب وہ غار میں تھے تو دو میں سے ایک آپؐ تھے جب آپؐ اپنے صاحب سے یہ کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

2۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ (النحل:127)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے نبیؐ آپ صبر سے کام لیں اور آپ کا صبر کرنا تو اللہ ہی کی مدد سے ہے اور آپ ان لوگوں کا غم نہ کھائیں اور نہ ان کی چالوں سے تنگ دل ہوں۔''

3۔ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ O (اٰل عمران:139)

''اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم ایمان والے ہو۔''

4۔ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ O (الانعام:33)

''اے نبیؐ ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتیں آپ کو غمگین کرتی ہیں۔ پس وہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ ظالم تو اللہ کی آیات کا بھی انکار کرتے ہیں۔''

106۔ اَلْحِرْصُ

اَلْحِرْصُ = شدید آرزو۔ شدید خواہش۔ ہر خواہش نفس میں (Neutral) بے طرف حالت میں پیدا کی گئی ہے۔ اگر یہ اچھے کاموں کے لیے صرف ہوتی ہے تو نیکی اور تقویٰ ہے۔ اور اگر نفس امارہ کے حکم سے یا خواہش بد سے غلط استعمال ہو تو برائی ہے۔ ہمارے ہاں حرص تقریباً برے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن آیئے قرآن پڑھتے ہیں۔

1۔ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ O (یوسف:103)

''اور خواہ آپ کتنے ہی حریص (چاہنے والے شدت کے ساتھ) کیوں نہ ہوں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔''

غور کیجئے کہ نبی ﷺ اس بات میں کتنے حریص تھے کہ سب لوگ مسلمان ہو جائیں حالانکہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کا چاہنا اور حریص ہونا وہ آپ کے لیے ہی ہے۔ ہدایت دینا آپ کا کام نہیں ہے۔

2۔ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط O (یونس:100)

کوئی بھی نفس اللہ کی اجازت کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○ (النحل:37)

''اگر چہ آپ ان کی ہدایت کے لیے حریص ہیں تو (جان لیں کہ) کہ اللہ ان لوگوں کو یقیناً ہدایت نہیں دیتا جن کو وہ گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا۔''

4۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (التوبۃ:128)

''لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں جو تمہاری تکلیف پر بڑے بے چین ہو جاتے ہیں جو تمہاری بھلائی چاہنے کے لیے بڑے ہی حریص ہیں اور ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

5۔ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۛ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۛ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ ۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ○ (البقرۃ:96)

(یہود) اور یقیناً تم ان کو تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاؤ گے اور مشرکوں سے بھی زیادہ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو۔ بات یہ ہے کہ اگر وہ لمبی عمر بھی پائیں تو بھی عذاب سے بچنے والے نہیں ہیں اور یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔''

107۔ اَلتَّحْرِیْض

حَرَّضَ = اس نے اُبھارا۔ برانگیختہ کیا۔ یہ صفت بھی نفس انسانی میں ہے۔ کہ بڑا نفس (ماسٹر مائنڈ) اچھی یا بری خواہش کو پورا کرنے کے لیے حضرت انسان کو استعمال کرتا ہے۔ کوئی بھی کام اچھا ہو یا برا انسان ہی اس کو کرتا ہے لیکن انسان میں وہ چھپا ہوا نفس جو بظاہر تو نظر ہی نہیں آتا کسی بھی خاص فعل یا عمل کا باعث ہوتا ہے آیئے قرآن پڑھتے ہیں۔ (درج ذیل آیت نفس انسانی کے مطالعہ کے لیے بڑی ہی عجیب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ج لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ج عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ط وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِیْلًا ○

(النساء:84)

''تو اے نبی تم اللہ کی راہ میں اکیلے ہی قتال کرو۔ تم پر اپنی ذات کے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں ہے اور اہل ایمان کو بھی لڑنے کی ترغیب دو اُمید ہے اللہ کافروں کی جنگ پر روک لگا دے گا اور اللہ زبردست جنگجو ہے اور سخت سزا دینے والا ہے۔''

2۔ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ط ○ (الانفال:65)

''اے نبی ایمان والوں کو قتال پر اُبھاریے۔ یعنی ترغیب دیجئے۔

عام مسلمانوں کے لیے یہ فرائض میں شامل ہے کہ وہ جنگ اور قتال کے لیے تیار رہیں اور اپنے ساتھ والے دوسرے مسلمانوں کو بھی اللہ کے راستہ میں جنگ کرنے کی ترغیب دیتے رہیں کیونکہ شیطان کبھی بھی کوئی موقع نہیں چھوڑتا کہ وہ مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچائے۔ شیطان کے سب سے بڑے ساتھی یہود و مشرکین ہیں۔ اگر مسلمان کمزور ہو جائیں گے اور قتال کرنے کے اسباب و ذرائع سے غفلت برتیں گے تو دشمن تو کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔ آج کی دنیا میں ہر جگہ یہی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ ہر جگہ مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بری طرح سے آزمائش میں ڈالے جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ مسلمانوں نے غفلت برتی ہے۔

108۔ اَلْخَبْطُ

کسی کو اندھا دھند مارنا۔ لاٹھی مار کر درخت سے پتے جھاڑنا۔ پتوں کو بھی خبط کہتے ہیں۔ ایک حدیث مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ۔ (رواہ النسائی)

''اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے لپٹ کر دیوانہ بنا دے۔

1۔ اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط وَ اَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ O (البقرہ:275)

اور وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں۔ وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں جیسا کہ ایک مخبوط الحواس (پاگل) آدمی کھڑا ہوتا ہے۔ جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔ یہ انہیں اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیع بھی سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے بیع حلال قرار دیا اور سود کو حرام! پس جس کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچ گئی اور وہ سود سے رک گیا تو اس کے گذشتہ اعمال پر گرفت نہ ہوگی۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو اس کے بعد بھی سود لے تو یہی دوزخی لوگ ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

سود خور انسان میں اس قدر مال کی محبت ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت سود کے ذریعہ اپنے مال کو بڑھانے کے لئے سوچتا رہتا ہے۔ یہی کثرت مال کی محبت ایسے آدمی کو سنگ دل بنا دیتی ہے۔ اور وہ انسانی قدروں سے گر جاتا ہے۔ پھر وہ ہر برا کام کرتا ہے جس سے اس کو مزید مال حاصل ہو جائے۔ اس طرح جب یہ مال کی محبت کی بیماری اس کے نفس پر غالب آ جاتی ہے۔ تو وہ ایک طرح سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی حالت ایک خبطی انسان کی ہوتی ہے۔

109۔ اَلْخَبَلُ

یہ ایک نفسیاتی خرابی اور بیماری ہوتی ہے۔ جو اضطراب اور بے چینی پیدا کرتی ہے۔ جیسے جنون یا کوئی اور مرض جو انسانی عقل وفہم (نفس) پر اثر انداز ہو۔ خَبَلٌ کی جمع خُبَّلٌ آتی ہے۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ط وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ O (ال عمران:118)

اے ایمان والو! اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو راز دار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری نسبت فساد برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ وہی بات کرتے ہیں جس سے تمہیں رنج پہنچے! بغض ان کی باتوں سے ٹپکا پڑتا ہے۔ اور جو کچھ وہ اپنے سینوں (نفوس) میں چھپائے ہوئے ہیں وہ شدید تر ہے۔ ہم نے تمہیں واضح ہدایات دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہیں بشرطیکہ تم سمجھ سے کام لو۔

3۔ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ (التوبۃ:47)

اگر یہ تمہارے ساتھ میدان جنگ میں نکل کھڑے ہوتے تو تم میں اور زیادہ خرابی ہی پیدا کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اب بھی تمہاری جماعت میں ان کے جاسوس شامل ہیں۔ اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

110۔ اَلْخَتْمُ

اَلْخَتْمُ وَ الطَّبْعُ کے لفظ دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔ کبھی تو ختمت اور طبعت کے مصدر ہوتے ہیں اور کبھی اس نشان کو بھی کہتے ہیں جو مہر لگانے سے بن جاتا ہے۔ مجازاً اس کا معنی کسی چیز کا محفوظ کر لینا اور وثوق حاصل کر لینا کے ہیں۔

1۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (البقرہ:7)

اللہ نے ان کے کفر کے باعث ان کے دلوں (نفوس) اور کانوں پر مہر لگا دی ہے ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

2۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ ؕ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ○ (الانعام:46)

اے نبی! ان سے پوچھئے بھلا بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں ضائع کر دے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں واپس لا دے؟ دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الجاثیۃ:23)

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ نے اس کے علم کے باوجود اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا سو اللہ کے سوا اور کون اس کو سیدھی راہ دکھائے گا۔ تو کیا تم سوچتے نہیں ہو.....

111۔ أَضَلَّهُ اللّٰه

اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ اللہ کے علم میں ہے کہ یہ اسی قابل ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ بد بخت علم رکھنے کے باوجود گمراہ ہو گیا۔ ابو امامہؓ سے حدیث بیان ہے۔ (ترغیب وترھیب صفحہ 82)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَآءِ مِنْ اِلٰهٍ يُعْبَدُ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ هَوًى مُتَّبَعٍ

1۔ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِاللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ○ (الشوریٰ:24)

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے! سو اگر اللہ چاہے تو تیرے دل پر مہر (Seal) کر دے اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے۔ اور حق کو اپنے کلام سے استوار کرتا ہے۔ بے شک وہ سینوں (دلوں۔ نفوس) کے رازوں کو جانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

112۔ اَلْخِدْعُ

خدع کا معنی ہے دھوکا دینا۔ جو کچھ دل میں ہو اس کے خلاف ظاہر کر کے دوسرے کو دھوکا دینے کے ہیں یہ سراسر نفسیاتی عمل ہے اور اس کی سوچ ہے۔

خَدَعَ الضَّبُّ : گوہ اپنے بل میں داخل ہوگئی۔ کہاوت ہے کہ گوہ کے بل کے دروازے پر ہمیشہ ایک بچھو تیار بیٹھا رہتا ہے جو بھی ہاتھ ڈالتا ہے اس کو ڈس لیتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ اَلْعَقْرَبُ بَوَّابُ الضَّبِّ ۔ عربوں میں ضب کی مکاری ضرب المثل تھی۔ اسی سے محاورہ بنا۔ ھو اخدع من الضَّبِّ ۔ کی وہ ضب سے زیادہ مکار ہے۔ طریقٌ خادِعٌ ۔ گمراہ کرنے والا راستہ۔

1۔ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَالَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الانفال:62)

اور اگر وہ آپ کو دھوکا دینا چاہیں تو یقین جانئے کہ اللہ آپ کے لئے کافی ہے۔ وہی تو ہے جس نے آپ کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی مدد سے قوت دی۔

2۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (النساء:142)

منافقین اللہ کو دھوکا دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ! ریاکاری کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ اور اللہ کو برائے نام ہی یاد کرتے ہیں۔

3۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ:9)

وہ اپنے خیال میں اللہ کو اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں اپنے آپ ہی کو دھوکا دیتے ہیں۔ مگر وہ سمجھتے نہیں ہیں۔

روزمرہ کی زندگی کے مختلف مسائل اور معاملات میں نفس انسانی کا یہ معمول ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں سے جھوٹ بولتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کو دھوکا دیتا ہے۔منافقین دین کے معاملہ میں بھی یہی روش اختیار کرتے ہیں۔الا یہ کہ آدمی اللہ سے ڈرتا رہے۔اور ہر طرح کے معاملات میں راست گوئی کو اختیار کرے۔جو کہ تزکیہ نفس کے لئے ضروری امور میں سے ہے۔

113۔ خَرِبَ الْمَكَانُ خَرَابًا

کسی جگہ کا اجاڑ ہونا۔خراب ہونا۔کسی جگہ کا اجاڑ ہونا یہ (عمارۃ۔آباد ہونا) کی ضد ہے مکانوں شہروں کھیتوں کو آباد کرنا اور کبھی ان کو برباد کرنا۔خراب کرنا اجاڑ دینا یہ سب نفس انسانی کی سوچ کے مختلف روپ ہیں۔

1۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (البقرہ:114)

اوراس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو مساجد میں اللہ کا نام لینے سے منع کرے اور مساجد کی بربادی میں (خرابی) میں کوشاں ہو۔ان لوگوں کے لئے لازم تھا کہ وہ مساجد میں اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔دنیا میں ان لوگوں کے لئے ذلت وخواری ہے۔اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

2۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ط فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ○ (الحشر:2)

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اہل کتاب کے افراد کو جو اسلام کے منکر ہیں پہلے ہی اجتماع پر ان کے شہروں سے نکال دیا تم کو گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے۔کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچا لیں گی۔سو جہاں سے انہیں وہم وگمان بھی نہ تھا (اللہ کے عذاب) نے ان کو آلیا۔اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔کہ خود اپنے گھروں کو اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے خراب (اجاڑنے) کرنے لگے۔سوائے دیکھنے والو (ان واقعات) سے نصیحت اور عبرت حاصل کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی نضیر کا سردار کعب ابن اشرف بڑا مال دار یہودی تھا۔ اور ان لوگوں کے پاس بڑے محفوظ قلعے بھی تھے۔ مسلمان اس وقت بڑے نادار تھے اور بے سروسامان تھے۔ اللہ نے مسلمانوں کے ہاتھ سے کعب بن اشرف کو قتل کروا دیا۔ اور یہود کے دلوں (نفوس) میں رعب ڈال دیا مسلمانوں کا۔ پس اے دیکھنے والو عبرت پکڑو۔

114۔ خُرُوْج

کسی کا اپنے گھر سے شہر سے نکلنا۔ اور کسی نفسیاتی حالت سے نکل کر دوسری نفسیاتی حالت کو قبول کرنا۔ التخریج (تفصیل) یہ علوم اور مصنوعات کے لئے آتا ہے۔

1۔ فَخَرَجَ مِنهَا خَائِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (القصص:21)

سو موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ڈر کے مارے نکل کھڑا ہوا۔ سوچتا ہوا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ (اور موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی) اے میرے رب ظالم قوم سے مجھے نجات دے۔

2۔ فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ط إِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِيْنَ ○ (التوبہ:83)

پھر اگر اللہ آپ کو ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لائے تو وہ آپ سے میدان جنگ کی طرف نکلنے کی اجازت طلب کریں گے تو کہہ دیجیے کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہ نکلو۔ اور تم ہرگز ہماری طرف سے دشمنوں سے جنگ بھی نہ کرو۔ کیونکہ تم نے پہلی مرتبہ گھر میں بیٹھنا پسند کیا ہے۔ سو اب بھی پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

3۔ فَقُلْنَا يٰاٰدَمُ إِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ○ (طٰہٰ:117)

تو ہم نے کہا اے آدم علیہ السلام یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ دیکھنا وہ تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے اور تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصیبت اور تکلیف میں پڑ جاؤ۔

4۔ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ○ (الکھف:5)

ان کو اس کا کچھ علم نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو! جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے بڑی ہی سخت ہے۔ بلاشبہ وسراسر جھوٹ بکتے ہیں۔

115۔ اَلْخَرْقُ

الخرق کسی چیز کو بغیر سوچے سمجھے پھاڑ کر خراب کر دینا۔ عربی محاورہ ہے۔ یہ بھی نفسیاتی صفت ہے! مَا دَخَلَ الْخَرْقُ فِیْ شَیْءٍ ۔ جس کام میں نادانی کا دخل ہو وہ خراب ہو جاتی ہے۔ کپڑے کا کوڑا کھیلنے کے لئے نادان آدمی کو اَخْرَقَ یا خُرْقٌ کہا جاتا ہے۔

1۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ (الانعام:100)

اور انہوں نے جنات کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے۔ حالانکہ جنات کو بھی اللہ نے پیدا کیا ہے اور انہوں نے بغیر کسی علم کے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں۔ جو کچھ یہ اللہ کے لئے بیان کرتے ہیں اللہ ان سے پاک ہے۔ اور بہت بلند ہے۔

2۔ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○ (الاسراء:73)

اور زمین پر اکڑ کر مت چلو! کیونکہ نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکو گے اور نہ بلندی میں پہاڑوں تک پہنچ سکو گے!

3۔ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ○ (الکھف:71)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو وہ دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ تو اس نے کشتی کو پھاڑ ڈالا موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کیا آپ نے اس لئے کشتی کو پھاڑ ڈالا ہے کہ مسافروں کو ڈبو دیں۔ آپ نے تو ایک بڑا عجیب کام کیا ہے۔

غور کیجئے! کہ انسان اپنی اس دنیوی زندگی میں کیسے کیسے کام کرتا ہے۔ اچھے ہوں یا برے، بہر حال ان سب کاموں کے پیچھے نفس انسانی کا علم۔ اس کی خواہش اس کی سوچ جیسی کیسی بھی ہو کام کرنے کا سبب بنتی ہے۔ اچھے اور برے کام اپنے نتائج کے لحاظ سے اس دنیا میں اور آخرت میں اپنے نتائج ظاہر کرتے ہیں۔

116۔ خَزِیَ

خَزِیَ الرَّجُلُ۔ آدمی رسوا ہوا۔ یہ رسوائی کبھی تو انسان کی اپنی طرف سے ہوتی ہے اور کبھی دوسرے انسان کی طرف سے۔ یہ رسوائی بھی ایک نفسیاتی حالت کا نام ہے۔ جس میں انسان اپنے آپ کو رسوا اور ذلیل جانتا ہے۔

1۔ وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ○ (ھود:78)

اور (لوط علیہ السلام) کی قوم کے لوگ دوڑے دوڑے ان کے پاس آئے اور اس سے پہلے بھی وہ برے کام کے عادی تھے۔ لوط علیہ السلام نے کہا لوگو! یہ میری بیٹیاں ہیں۔ یہ تمھارے لئے پاکیزہ تر ہیں (ان سے نکاح کر لو) خدا سے ڈرو مجھے مہمانوں کے معاملہ میں رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی ایک آدمی بھی نیک بخت نہیں ہے؟

2۔ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (التوبۃ:14)

ان سے قتال کر۔ اللہ تمھارے ہاتھوں سے ان کو سزا دے گا۔ اور ان کو رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر فتح دے گا۔ اور بہت سے مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِ يَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاقُّوْنَ فِيْهِمْ ط قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ O (النحل:27)

پھر قیامت کے دن ان کو رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے وہ لوگ جن کو علم عطا کیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے کہ ذلت اور رسوائی اور برائی کا عذاب آج صرف کافروں ہی کے لئے ہے۔

4۔ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O (ال عمران:194)

اے ہمارے رب ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو نے ہم سے رسولوں کی زبانی وعدہ کیا تھا۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

117۔ اَلْخُسْرَان

راس المال میں کمی آ جانا۔ خسر فلان ۔ فلاں آدمی نے نقصان اٹھایا۔ کبھی یہ فعل کی طرف ہوتا ہے۔ خسرت تجارتہ۔ اس کی تجارت خسارہ میں ہے۔ یہ نفع اور نقصان (خسارہ) یہ بھی دو حالتوں کا نام ہے۔ نفس ہی پر نفع اور نقصان کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ ایک حالت کو نفع اور دوسری حالت کو خسران کا نام دیا ہے۔

1۔ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا O (النسآء:119)

اور جس نے اللہ کے سوا شیطانوں کو دوست بنایا تو وہ کھلے گھاٹے میں پڑ گیا۔

2۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ط قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ O (الانعام:140)

وہ لوگ یقیناً بڑے گھاٹے میں رہے۔ جنہوں نے بغیر علم کے حماقت سے اپنی اولاد کو قتل کیا۔ اور جو کچھ انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے دیا تھا۔ اسے حرام کرلیا اللہ پر جھوٹ باندھ کر۔ بے شک وہ گمراہ ہو چکے اور ہدایت پر نہ آ سکے۔

3۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ (الانعام:31)

بلاشبہ وہ لوگ نقصان میں رہے جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا۔ یہاں تک کہ جب قیامت اچانک ان پر ٹوٹ پڑے گی تو کہیں گے ہائے افسوس اپنی ہی کوتاہی پر اور وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ جان لو کہ وہ بوجھ جو وہ اٹھائیں گے بہت ہی برا بوجھ ہے۔

4۔ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (الانعام:12)

پوچھئے! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے! کہہ دیجئے سب کچھ اللہ کا ہے۔ اللہ نے رحمت فرمانا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔ وہ تمہیں ضرور قیامت کے روز جمع کرے گا اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا وہی ایمان نہیں لائے۔

118۔ اَلْخشوع

خشوع کے معنی عاجزی کرنا اور جھک جانا کے ہیں۔ خشوع کا لفظ جوارح کے لئے اور ضَرَاعَةٌ کا لفظ نفس کی عاجزی کے لئے بولا جاتا ہے عربی محاورہ ہے۔ اذا ضَرَعَتِ الْقَلْبُ خَشَعَتِ الْجَوَارِحُ۔ جب دل میں! نفس میں! انکساری ہو تو اس کا اثر جوارح پر ظاہر ہوتا ہے۔

1۔ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ O (ال عمران:199)

اور اہل کتاب میں سے یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی اور جو ان پر نازل کی گئی ایمان رکھتے ہیں اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ حقیر قیمت سے اللہ کی آیات فروخت نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے یقین جانو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

2۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ O (المؤمنون:2)

جو اپنی نماز میں عجز کرنے والے ہیں۔

3۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ط وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ O (الانبیآء:90)

ہم نے اس کی دعا بھی قبول کی اور اسے یحییٰ عطا کیا۔ اس کے لئے اس کی بیوی کی اصلاح کی۔ بے شک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے۔ اور ہمیں پکارتے تھے رغبت سے اور ڈر سے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

4۔ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ O (الحدید:16)

کیا ایمان لانے والوں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد لئے عاجزی کریں اور جو خدا کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے قبل کتاب دی گئی تھی۔ پس جب زیادہ مدت گزر گئی تو ان کے دل پتھر ہو گئے اور ان میں اکثر بدکار ہیں۔

119۔ اَلْخَشْيَةُ

الخشیۃ اس خوف کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل پر طاری ہو جائے۔ یعنی نفس پر اثر انداز ہو جائے۔ یہ بھی نفس (دل) کی خاص کیفیت یا حالت ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ فلا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِي ثَمَنًا قَلِيْلًا ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ O (المائدہ:44)

(پس) اے یہودیو! (مسلمانو) تم لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو اور میرے احکام کو قلیل قیمت میں نہ بیچو۔ اور جس کسی نے بھی اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو یہی لوگ کافر ہیں۔

2۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ج فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ج وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ج لَوْلَا اَخَّرْتَنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ط قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا O (النسآء:77)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جن کو حکم دیا گیا تھا کہ جنگ سے ہاتھ روکو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو پھر جب ان لوگوں پر قتال فرض کر دیا گیا۔ تو اچانک ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا۔ جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر! کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے ہم پر جنگ کیوں فرض کر دی۔ کیوں نہ ہمیں ابھی کچھ اور مہلت دی؟ کہو! دنیا کا سروسامان بہت قلیل ہے۔ اور آخرت اس سے کہیں بہتر ہے! ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کریں۔ اور تمہاری ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

3۔ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ط فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَا اَسَرُّوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ O (المائدہ:52)

تم دیکھتے ہو جن کے دلوں میں (نفوس) میں نفاق کی بیماری ہے وہ انہیں میں دوڑ دھوپ کرتے رہتے ہیں! کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ پھنس جائیں۔ بعید نہیں کہ اللہ تمہیں (فیصلہ کن) فتح دے۔ یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کر دے اس وقت یہ لوگ اس نفاق پر جس کو وہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔ نادم ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

120۔ اَلتَّخْصِیْصُ

کسی چیز کو یا بعض افراد کو دوسروں سے الگ کر کے خصوصی برتاؤ کرنا۔اس کی ضد ہے التخمیم یا العموم ۔یہ بھی نفس انسانی کی صفات میں سے ہیں۔

1۔ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (الانفال:25)

اور اس آزمائش سے ڈرتے رہو جو تم میں سے صرف خاص طور پر ظلم کرنے والوں کو ہی نہ پہنچے گی۔تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

2۔ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (ال عمران:74)

وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

3۔ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (البقرہ:105)

اہل کتاب اور مشرکین کو جو اسلام کے منکر ہیں یہ پسند نہیں ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی خیر و برکت (وحی) نازل ہو۔مگر اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت (وحی) کے لئے مختص کر لیتا ہے! اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

غور کیجئے یہاں قرآن اہل کتاب اور مشرکین کو یکجا کر کے دونوں کو کافر قرار دیتا ہے۔کیونکہ آخری رسالت کے دونوں ہی منکر ہیں اس پہلو سے دونوں یکساں ہوتے ہیں! یہی نہیں دونوں گروہ اہل ایمان سے حسد اور بغض رکھتے ہیں دونوں کو یہ اچھا نہیں لگتا ہے کہ مسلمانوں کو خیر و برکت حاصل ہو! دونوں کو یہی چیز سب سے زیادہ ناپسند ہے۔اور نزول قرآن کے وقت بھی یہی صورت حال تھی یہ علمائے حق کا فریضہ ہے کہ وہ یہ تمام تعلیمات مسلمانوں تک پہنچائیں۔اللہ نے مسلمانوں کو اپنی اس بڑی نعمت سے نوازا ہے۔جو اس کائنات میں سب سے بڑی نعمت ہے۔عقیدہ اور ایمان کی نعمت اور امانت کا حامل اور امین قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

121۔ اَلْخَصْمُ

یہ خصمتہ کا مصدر ہے اس کا معنی جھگڑنا کے ہیں اور مخاصمت کے معنی ایک دوسرے کو کنارہ کے پکڑنے کے ہیں۔ خصم کی جمع خصوم آتی ہے۔ الخصم۔ سخت جھگڑالو۔ جس کا کام ہی جھگڑنا ہو۔ یہ بھی نفس انسانی کا وصف ہے اور یہ وصف ہر آدمی میں ہوتا ہے۔ لیکن اسکی شدت اور طاقت یا درجہ ہر انسان میں الگ ہوتی ہے۔ یہی تو قرآن کا معجزہ ہے۔ کہ ہر انسان اپنی نفسیات کو قرآن کی روشنی سے معلوم کرسکتا ہے۔ کہ اس کی نفسیات میں ہر صلاحیت دوسروں کی صلاحیتوں سے مختلف ہوتی ہے۔

1۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○ (ال عمران:44)

"یہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ جو ہم تم پر وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے (قرعہ اندازی کے لئے) کہ ان میں سے کون مریم کی کفالت کرے۔ اور نہ ہی آپ اس وقت وہاں موجود تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

2۔ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ○ (ق:28)

اللہ کا حکم ہوگا میرے پاس مت جھگڑو اور میں تو پہلے ہی تم پر عذاب کی تنبیہ کر چکا ہوں۔

3۔ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ○ (الحج:19)

یہ دو مخالف (جھگڑالو) فریق ہیں جو اپنے رب کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں سو وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ان کے لئے آگ کے لباس قطع کیے جائیں گے۔ اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

4۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ (الزمر:30-31)

یہ پکی بات ہے کہ آپ مرنے والے ہیں اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر تحقیق تم سب قیامت کے دن اللہ کے سامنے جھگڑو گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

122۔ اَلْخُضُوْعُ

الخضوع کا معنی ہے خشوع یعنی عاجزی سے جھک جانا۔ رَجُل خُضَعَة ۔ وہ آدمی جو ہر کسی کے آگے عاجزی کرتا پھرے۔ خضعت اللحم۔ میں نے گوشت کاٹا۔

1۔ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا O (الاحزاب:32)

اے نبی کی بیویوں! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر پرہیز گاری کرو گی۔ تو نرمی اور لوچ سے بات نہ کیا کرو۔ ورنہ وہ شخص جس کے دل میں کھوٹ ہے۔ وہ غلط توقعات پیدا کرے گا۔ اور ہمیشہ بات سچی تلی کیا کرو۔

2۔ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ O (الشعراء:4)

اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتار دیں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

123۔ اَلْخَطَاءُ

خطا کا معنی صحیح راستے سے بھٹکنے کے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی جبلت ہے۔ الخاطی = بالارادہ گناہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔ الخطیئة یہ سیئة کا ہم معنی ہے۔

1۔ وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓئَتُهٗ O (البقرہ:81)

اور اس کے گناہ ہر طرف سے اسے گھیر لیں گے۔

2۔ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ O (الاحزاب:5)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جو قصداً کرو گے اس پر مواخذہ ہے۔

3۔ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سكة وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ○ (یوسف:29)

اے یوسف علیہ السلام اس بات کو جانے دو۔ اور اے عورت تو اس بات کی معافی مانگ۔ بلاشبہ تو ہی تو خطا کار ہے۔

4۔ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلٰى أَهْلِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يَّصَّدَّقُوْا ط ○ (النسآء:92)

اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو وہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے الا یہ کہ وہ معاف کر دیں۔

5۔ قَالُوْا يٰٓأَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا إِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ○ (یوسف:97)

انہوں نے جواب میں کہا اے ابا جان! ہم خطا کار ہیں ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کریں۔

124۔ اَلْخَطْبُ

والتخاطب۔ باہم گفتگو کرنا۔ ایک دوسرے کی طرف بات کو لوٹانا۔ اسی سے خطبۃ ہے جس کا معنی ہے وعظ ونصیحت کرنا۔ اور خطبۃ کا لفظ بھی ہے جس کا معنی ہے نکاح کا پیغام دینا۔ اسی سے ہے فصل الخطاب فیصلہ کن بات دو ٹوک بات۔ یہ سب نفس انسانی کے مختلف پہلو ہیں۔

1۔ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ (الفرقان:63)

اور جب گنوار لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام ہے بھائی!

2۔ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ (الحجر:57)

ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا اے قاصدو! اب تمہیں کیا مہم درپیش ہے۔

3۔ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امْرَأَتَيْنِ تَذُوْدَانِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۭ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ○ (القصص:23)

اور موسیٰ علیہ السلام جب مدین کے پانی کے کنوئیں پر پہنچا تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ پانی پلا رہی ہے۔ اور ان سے الگ دو عورتوں کو دیکھا۔ جو بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تمہارا کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک دوسرے چرواہے پانی پلا کر نہ لے جائیں اپنی بکریوں کو! اور ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے۔

4۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ○ (ھود:37)

اور کشتی بنا ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی (حکم) کے مطابق اور ظالم لوگوں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ یہ سب لوگ غرق ہونے والے ہیں۔

125۔ خَطَفَ

خطف یخطف خطف کا معنی ہے کسی چیز کو تیزی کے ساتھ اچک لینے کے ہیں۔ الخیطف۔ تیز رفتاری

1۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (البقرہ:20)

قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے۔ جب ان کے لئے روشنی ہو جاتی ہے تو اس میں چلنے لگتے ہیں۔ اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی قوت سماعت اور قوت بصارت سلب کر لیتا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

2۔ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O (الانفال:26)

اور یاد کرو جب تم قلیل تعداد تھے۔ اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے۔ تم کو ڈر رہتا تھا کہ کہیں لوگ تم کو اچک کر نہ لے جائیں تو خدا نے تم کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ اور اپنی نصرت کے ساتھ تمہاری مدد کی۔ اور تم کو کھانے کے لئے پاک چیزیں دیں۔ تا کہ تم شکر کرو۔

3۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ O (العنکبوت:67)

کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ قرار دیا ہے۔ اور لوگ اس کے گرد و پیش سے اچک جا رہے ہیں۔ تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

4۔ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ O (القصص:57)

اور کہتے ہیں اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو ہم کو اپنی ہی زمین سے اچک لیا جائے گا۔ کیا ہم نے ان کو حرم مکہ میں جہاں ہر طرح امن ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے پھل کھچے چلے آ رہے ہیں۔ یہ ہماری طرف سے ان کے لئے رزق ہے۔ مگر ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔

126۔ اَلْخَفْتُ

پوشیدہ گفتگو کرنا یہ بھی نفس انسانی کی (دل کی) سوچ ہوتی ہے۔ یا خواہش ہوتی ہے کہ بعض مواقع میں پوشیدہ گفتگو کی جاتی ہے۔ کسی شاعر نے کہا:

وشتّانَ بَيْنَ الجَهْرِ والمَنْطِقِ الخَفْتِ۔

یعنی بلند اور پوشیدہ گفتگو میں واضح فرق ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ○ يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ○ (طٰہٰ:102-103)

جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور اس دن ہم جمع کریں گے مجرموں کو نیلی (زرقا) آنکھوں کے ساتھ۔ وہ مجرمین آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں گے کہ دنیا میں تو ہم صرف دس دن ہی رہے۔

2۔ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ○ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ○ (القلم:23-24)

پس وہ گھر سے چل پڑے اور چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ آج تم پر کوئی مسکین داخل نہیں ہوگا باغ میں!

3۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ (الاسراء:110)

آپ ان کو بتا دیجئے کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جس نام سے بھی پکارو گے اس کے تمام نام بہترین ہیں اور اپنی نماز یا دعا نہ تو بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے اور ان دونوں کے بین بین راستہ اختیار کرو۔

127۔ خَفِیَ

خفیۃ کا معنی ہے پوشیدہ ہونا۔ یہ بھی نفس انسانی کا وصف ہے کہ جب وہ بعض باتوں کو ظاہر نہیں کرتا تو اپنے ہی دل میں (جی میں) پوشیدہ طریقے سے ان باتوں کو چھپا رکھتا ہے اور جسے بتانا ہو تو اس کو آہستہ سے چھپا کر ظاہر کرتا ہے۔ اسی سے ہے لفظ استخفاء ۔ چھپنا۔ الخفاء مثل غطاء کے ہیں جس کا معنی پردہ ہے۔ اَخْفَيْتُهٗ میں نے اس کو چھپایا۔

1۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (الاعراف:55)

لوگو! اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ آہستہ (چپکے چپکے) پکارو۔ یاد رکھو اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

2۔ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ج لَئِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ (الانعام:63)

پوچھئے کون ہے؟ جو تم کو خشکی اور سمندری تاریکیوں سے نجات دیتا ہے (اس وقت) تم عاجزی سے اور چپکے چپکے (خفیہ) پکارتے ہو۔ کہ اگر اس وقت اللہ ہم کو بچالے تو ہم بڑے شکر گزار ہوں گے۔

3۔ يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ○ (النسآء:108)

یہ لوگوں سے اپنی حرکات چھپاتے ہیں۔ مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے! وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ راتوں کو چھپ کر ایسی باتوں کے مشورے کرتے ہیں۔ جو اسے ناپسند ہیں اور ان کے سارے اعمال کو جو وہ کرتے ہیں اللہ احاطہ کئے ہوئے ہے۔

4۔ رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ط وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ (ابراہیم:38)

اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو کچھ بھی ہم مخفی رکھتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ سے نہ تو زمین میں کوئی بات مخفی ہے۔ اور نہ آسمان میں۔

5۔ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ط وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ (الانعام:28)

بلکہ اس سے پہلے یہ جو کچھ چھپایا کرتے تھے وہ ان کے لئے ظاہر ہو گیا ہے اگر انہیں لوٹا دیا جائے تو پھر وہی کام کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور بے شک یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔

6۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (السجدہ:17)

کوئی بھی نفس (انسان) نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا کیا اشیاء آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے چھپا کر رکھی ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

128۔ اخلاص

اخلاص کا معنی اللہ کے لئے خالص ہونا اور ماسوی اللہ سے بیزار ہونے کا نام ہے خالص اسے کہتے ہیں جس میں پہلے تو آمیزش ہو پھر اس کو صاف کر لیا گیا ہو۔ اور الصافی جو اخلاص کی مترادف ہے اس کا معنی یہ ہے کہ صافی میں پہلے بھی کوئی آمیزش نہ تھی۔ عربی محاورہ ہے خلصته فخلص میں نے اسے صاف کیا تو وہ صاف ہو گیا۔

1۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسٰى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا O (مریم:51)

اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب (خط) میں یاد کیجئے۔ بے شک وہ خالص کیا گیا رسول تھا اور نبی تھا۔

2۔ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ أُولِي الْأَيْدِيْ وَالْأَبْصَارِ O إِنَّا أَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ O (ص:45-46)

اور ہمارے بندوں ابراہیم اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کو یاد کرو جو صاحب قوت اور صاحب بصارت تھے۔ بلاشبہ ہم نے ان کو دار آخرت کی یاد کے لئے صفت خالص کے ساتھ خالص کیا یعنی چن لیا۔

3۔ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ O (غافر:14)

پس آپ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں نہایت ہی اخلاص کے ساتھ۔ اگرچہ کافروں کو یہ بہت ہی ناگوار ہو۔

4۔ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِي بِهٖ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ أَمِيْنٌ O (یوسف:54)

اور بادشاہ نے کہا اس کو میرے پاس لاؤ میں اس کو اپنے لئے خالص کر لوں گا (یعنی مشیر خاص) پھر جب اس نے آپ سے گفتگو کی تو کہا آج سے آپ ہمارے نزدیک بڑے مرتبے والے ہیں اور امانت والے ہیں۔

5۔ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ O (البقرہ:94)

ان سے کہو! کہ اگر دار آخرت دوسرے انسانوں کے بجائے خاص (خالص) طور صرف تمہارے لئے ہے۔ تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

129۔ الخلط

الخلط (ن) دو یا دو سے زیادہ چیزوں کو ملا دینا کے ہیں اختلط الشئی ۔ایک چیز کو دوسری سے ملا دینا۔ عربی محاورہ۔اخلط فلان فی کلامہم ۔ فلاں نے بکواس کی۔اَخْلَطَ الْفَرَسُ فِی جَرِیہ ۔گھوڑے نے دوڑنے میں کوتاہی کی۔

1۔ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (التوبۃ:102)

اور کچھ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔اور خلط ملط عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے۔امید ہے اللہ ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے گا۔بے شک اللہ بہت بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔

2۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ط وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O (البقرہ:220)

اور لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا بہتر ہے۔اگر ان کے ساتھ مل جل کر رہو (خلط ملط) رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون فسادی ہے اور کون اصلاح کرنے والا ہے اگر اللہ چاہتا تو تم کو کسی بڑی مشقت میں ڈال دیتا۔بے شک اللہ بڑا زبردست ہے۔اور حکمت والا ہے۔

130۔ اَلْخَلْعُ

الخلع کا معنی ہے اتار دینا کوئی کام جس میں کسی چیز کے اتارنے کا فعل ہو اس کے لئے خلع کا فعل آتا ہے۔عربی محاورہ اَنْزِعْ ثَوْبَكَ اَوْ خُفَّكَ آتا ہے۔ایک اور عربی محاورہ۔خَلَعَ اَحْمَدُ عَلٰى زَيْدٍ۔احمد نے زید کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلعت دی۔علی کی وجہ سے عطا کرنا کا مفہوم ہوتا ہے۔

1۔ اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ۝ (طٰہٰ:12)

(آگ میں سے آواز آئی) میں تمہارا رب ہوں سو اپنی دونوں جوتیاں اتار دو۔ یہاں تم طوی کی مقدس وادی میں ہو! یہ لفظ قرآن میں صرف (1) بار ہی آیا ہے۔اس فعل کا صدور بھی نفس کے حکم سے ہوتا ہے۔

131۔ اَلۡخَوۡضُ

الخوض کے معنی پانی میں اترنا اور اس کے اندر چلے جانا کے ہیں بطور استعارہ قرآن میں یہ لفظ زیادہ فضول کاموں میں لگے رہنے کے لئے ہے۔عربی محاورہ ہے۔

تَخَاوَضُوا فِی الۡحَدِیۡثِ ۔وہ باتوں میں مشغول ہوگئے۔ اَخَضۡتُ دَابَّتِیۡ فِی الۡمَاءِ ۔میں نے اپنی سواری کو پانی میں ڈال دیا۔

1۔ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ (التوبۃ:65)

"اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہہ دیں گے ہم تو صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ان سے پوچھئے کیا اللہ اور اس کے احکامات اور اس کے رسول کے ساتھ ہی تمہیں مذاق کرنا تھا؟

2۔ وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ فِی الۡكِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكۡفَرُ بِهَا وَيُسۡتَهۡزَاُ بِهَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَهُمۡ حَتّٰى يَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖۤ اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡكٰفِرِيۡنَ فِیۡ جَهَنَّمَ جَمِيۡعَا ۝ (النسآء:140)

"اللہ تو کتاب میں (خط میں) یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے۔اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔تو ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں۔ورنہ تم بھی انہیں کی طرح ہو گے۔یقیناً اللہ منافقوں اور کافروں کو! سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ (الانعام:68)

اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں بحث کرنے لگیں اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

۔ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ○ (الطور:12)

''ان لوگوں کے لئے جو فضول باتوں سے کھیلتے ہیں۔

132۔ الخوف

(س) حالات کو دیکھ کر کسی آنے والے خطرہ کا احساس کرنا جیسا کہ جاء اور طمع کا لفظ قرائن وشواہد کی بنا پر کسی فائدہ کی توقع پر بولا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی خیفۃ کا لفظ بھی خوف کے لئے آتا ہے۔ نفس جب کوئی خطرہ محسوس کرتا ہے تو اس کا اثر لیتا ہے۔

1۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ○ (الاسراء:57)

''یہ جن کو پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ کون ان میں سے نزدیک تر ہے اور خدا کی امید رکھتے ہیں۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کے رب کا عذاب خوفناک ہے۔

2۔ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ○ (ھود:84)

''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور ماپ تول میں کمی نہ کیا کرو! میں تمہیں خوشحال دیکھتا ہوں اور میں تمہارے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم سب کو گھیرے گا۔

3۔ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ط اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ O (الاحقاف:21)

''اور یاد کرو عاد کے بھائی (ہود) کو جب کہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں متنبہ کیا اور اس سے پہلے اور پیچھے بہت ڈرانے والے گزر گئے۔ کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں ڈرتا ہوں کہ تمہیں قیامت کے بڑے دن کا عذاب نہ ہو۔

4۔ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ط فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ط يٰمُوْسٰٓى لَا تَخَفْ ق اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ O (النمل:10)

''اور اپنا اعصا ڈال دو! تو جب موسیٰ نے اسے دیکھا کہ ہل رہا ہے۔ گویا کہ وہ سانپ ہے پیٹھ پھیر کر وہاں سے بھاگا اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (اللہ کی طرف سے آواز آئی) اے موسیٰ ڈرو مت۔ میرے ہاں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے''۔

133۔ اَلْخِيَانَةُ

خیانت اور نفاق دونوں ہم معنی ہیں مگر خیانت کا لفظ عہد اور امانت کا پاس نہ کرنے پر بولا جاتا ہے۔ اور نفاق کا لفظ صرف دین کے متعلق بولا جاتا ہے۔ اسی سے لفظ اختیان ہے جس کا معنی خیانت کرنے کے لئے حیلہ کرنے کے ہیں۔ اسی لئے قرآن میں تخونون انفسکم نہیں آیا ہے۔ بلکہ یوں آیا۔

1۔ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ O (البقرہ:187)

''اللہ نے جان لیا تھا کہ تم اپنے حق میں خیانت کرنا چاہتے تھے پس اللہ نے معاف کر دیا۔

یعنی قصد خیانت کے لئے جذبات کو حرکت دینا چاہتے تھے۔ اسی معنی کی طرف قرآن میں یوں آیا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ۔ بے شک نفس تو برائی کرنے کی ترغیب ہی دیتا ہے۔ یہ قول زلیخا کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمَانٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O (الانفال:27)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو۔ حالانکہ تم سب اس بات کو جانتے ہو۔

2۔ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ O (الانفال:71)

"اگر یہ لوگ آپ سے خیانت کرنا چاہیں تو وہ اس سے پہلے بھی اللہ سے خیانت (دغا) کر چکے ہیں پھر اللہ نے ان کو تمہارے قبضہ میں دے دیا۔ اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ حکمت والا ہے۔

3۔ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ O (یوسف:52)

یوسف علیہ السلام نے کہا یہ اس لئے پوچھا تھا کہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں بھی کوئی خیانت نہیں کی تھی۔ اور اللہ خیانت کرنے والوں کی چالوں کو چلنے نہیں دیتا۔ (خیانت کا فعل بھی نفس انسانی کی سوچ کا مظہر ہوتا ہے۔)

134۔ الخیبة

خَابَ کا معنی ہے مقصد میں ناکام ہو جانا۔ خَابَ يَخِيْبُ ناکام اور نامراد ہونا۔ جب بھی کوئی انسان اپنے کام میں یا خواہش کے حصول میں کامیاب نہ ہو۔ تو اس صورت حال کو خِيْبَةٌ کہتے ہیں۔ اور نفس پر اس کا ایک خاص اثر پڑتا ہے۔

1۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا O وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا O (الشمس:10-9)

"کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا۔ اور نامراد رہا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں دھنسا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ قَالَ لَهُمْ مُّوسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ○ (طٰہٰ:61)

''موسیٰ علیہ السلام نے ان جادوگروں سے کہا تمہاری بدبختی ہے۔تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ تو وہ تمہیں عذاب سے ملیامیٹ (استیصال) کردے گا اور جس کسی نے بھی جھوٹ گھڑا وہ ناکام رہا۔

3۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ (طٰہٰ :111)

اور خدائے حیّ قیوم کے سامنے سب کے سر جھک جائیں گے اور جس کسی نے بھی ظلم کیا ہوگا وہ نامراد ہوگا۔

4۔ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ○ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ○ (ابراہیم:14-15)

''اور ان کے بعد تم کو اس سرزمین میں بسائیں گے۔یہ اس لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا۔اور میرے عذاب سے ڈرا۔اور رسولوں نے فتح اور نصرت مانگی اور ناکام ہوا ہر سرکش اور عناد والا۔

5۔ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ○ (آل عمران:127)

''اور یہ اس لئے کہ اللہ ان لوگوں کے ایک حصہ کو کاٹ کر رکھ دے جنہوں نے کفر کیا۔یا ان کو ذلیل وخوار کرے تاکہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں۔یہ ہے معاملہ جو اللہ تعالیٰ کفار کے ساتھ اور جھوٹوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

135۔ الخیر

خیر وہ چیز ہے جو سب کو اچھی لگے جیسے عقل، حسن، علم، سونا چاندی، مویشی اور باغات نبی ﷺ نے فرمایا۔

لَا خَيْرَ بِخَيْرٍ بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا شَرَّ بِشَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ ۔

''وہ خیر کچھ بھی خیر نہیں ہے جس کے بعد آگ ہو۔اور وہ شر کچھ بھی شر نہیں ہے۔جس کے بعد جنت حاصل ہو جائے۔خیر کی دوسری قسم وہ ہے جو ایک کے لئے خیر ہو وہی چیز دوسرے کے لئے شر ہو مثلاً دولت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ O نُسَارِعُ لَھُمْ فِی الْخَیْرَاتِ ط بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ O (المؤمنون:55-56)

کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مال اور اولاد جو ہم ان کو دیے جا رہے ہیں یہ ہم ان کی بھلائی کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کو سمجھ ہی نہیں ہے۔

2- وَلَقَدِ اخْتَرْنَا ھُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ O (الدخان:32)

''ہم نے بنی اسرائیل کو تمام جہانوں پر جانتے بوجھتے منتخب کیا تھا۔

الاستخارۃ کا معنی طلب خیر کے ہیں۔ الخیرۃ سے مراد وہ حالت ہے جو طالب خیر یا مختار کو حاصل ہوتی ہے خَیْرُ الرِّجَال یعنی رَجُل خیر وخِیْرَۃُ النِّسَاءَ یعنی اِمْرَأَۃٌ خَیْرَاۃٌ۔ نیک سیرت مرد اور نیک سیرت عورتیں۔

3- وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ط وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O (الانعام:17)

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اور اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر وہ تمہیں بھلائی پہنچائے تو وہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

4- وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُ ط مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ O (القصص:68)

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے انتخاب کرنا لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے۔ اللہ پاک ہے بلند ہے ان باتوں سے جن سے یہ شرک کرتے ہیں۔

136۔ الخیال

خیال کا معنی محض خیال آنے کا ہے۔ یعنی وہ صورت جو آئینے میں یا خواب میں نظر آتی ہے۔ اس کی بہترین مثال یہ ہے جیسے کسی دیکھی ہوئی چیز کو اس کی عدم موجودگی میں نفس کے اندر یعنی دل میں یعنی ذہن میں اس کا تصور کرنا۔ یہ سراسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسیاتی سوچ کی قسم ہے۔اَلتَّخییل (تفعیل) کے وزن پر کسی بھی چیز کو نفس یا خیال میں تصور کرنے یعنی تصور میں اس چیز کو حاضر کرنے کا نام ہے خلت بمعنی ظَنَنْتُ بھی آتا ہے اس لئے کہ مظنون چیز بھی ایک طرح کا خیال ہی ہوتا ہے (الخیلاء) کا معنی ہے تکبر کرنا۔دراصل خیل کا لفظ گھوڑے اور سوار دونوں کو محیط ہے۔کیونکہ جو بھی گھوڑے پر سوار ہوتا ہے وہ ایک طرح کے تکبر اور بڑائی میں مبتلا ہو جاتا۔عربی محاورہ ہے۔

یَا خَیْلَ اللّٰہِ اُرْکَبِیْ ۔اے اللہ کے سوار گھوڑ پر سوار ہو جا۔یہاں خیل سواری کے لئے آیا ہے۔ایک حدیث۔عفوت صدقة الخیل''میں نے تمہیں گھوڑوں کا صدقہ معاف کیا الا خیل۔شعراء (ایک پرندہ) کو کہتے ہیں جو رنگ بدلتا رہتا ہے۔

1۔ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى O (طٰہٰ:66)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو! پس فوراً ہی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے دوڑتی ہوئی نظر آنے لگیں۔

موسیٰ علیہ السلام کو بھی نظر آنے لگیں یعنی خیال آنے لگا کہ وہ دوڑتی ہیں۔

2۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ O (لقمان:18)

اور لوگوں سے ملتے وقت اپنے رخسار کو تکبر کے ساتھ ٹیڑھا نہ کر اور نہ زمین میں اکڑ کر چل۔بے شک اللہ کسی بھی متکبر اور شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

3۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا O (النسآء:36)

یقیناً اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔جو اترانے والے اور ڈینگیں مارنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

137۔ الداب

الدَّابُ کے معنی مسلسل چلنے کے ہیں عربی محاورہ میں ہے۔دأَبَ فی السَّیر دَأْبًا ۔وہ مسلسل چلا۔نیز دابًا کا لفظ عادَةٍ مُسْتَمِرّة پر بھی بولا جاتا ہے۔فرعون کے لئے بھی یہ لفظ قرآن میں آیا ہے۔

1۔ كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (ال عمران:31)

''ان لوگوں کی عادت/ حالت آل فرعون کی سی ہے۔اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے کہ انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی سو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔اور اللہ تو سخت عذاب دینے والا ہے۔

2۔ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ○ (المؤمنون:31)

''قوم نوح' قوم عاد اور قوم ثمود اور ان سب لوگوں کی عادات جو ان کے بعد ہوئے اور اللہ تو ہرگز اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

3۔ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ○ (یوسف:47)

''یوسف علیہ السلام نے کہا تم سات برس دستور اور عادت کے مطابق کاشتکاری کرو گے۔سو جو کچھ تم کاٹو اسے انہیں خوشوں میں پڑا رہنے دو۔سوائے اس تھوڑے سے غلہ کے جو تم نے کھانا ہو۔

4۔ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ○ (ابراہیم:33)

''اور سورج اور چاند کو جو ہمیشہ (عادۃ) رواں دواں رہتے ہیں تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔اور دن اور رات کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی چاند' سورج' رات دن سب کی تخلیق اس طرح فرمائی ہے کہ یہ سب اس طرح آتے جاتے ہیں اور حرکت کرتے ہیں کہ کرہ ارضی پر انسان کے امتحان کے لئے سازگار حالات وجود میں آئیں۔

138۔ الدب

دَبَّ اور دَبِیْبٌ (ض) کے معنی آہستہ آہستہ چلنے کے ہیں یہ الفاظ زیادہ تر حیوانات اور حشرات الارض کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ناقة دَبُوْبَةٌ ۔آہستہ چلنے والی اونٹنی۔

1۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ O (ھود:6)

''اور زمین پر چلنے والی تمام جاندار مخلوق کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔اور وہ ان کے رہنے کی جگہ اور (بعد الموت) کو جانتا ہے۔اور یہ سب کچھ (کتاب مبین) ماسٹر کمپیوٹر میں درج ہے۔

2۔ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰۤی اَرْبَعٍ ؕ یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O (النور:45)

اور اللہ نے ہر چلنے والے جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے۔سو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنے پیٹ پر چلتے ہیں۔اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں۔اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

3۔ فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ O (السبا:14)

پس جب ہم نے اس پر (سلیمانؑ) پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے بھی تو ان کو اس کی موت سے مطلع نہ کیا۔مگر دیمک نے جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا۔پھر جب وہ گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں نہ رہتے۔

4۔ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُوْنَ ○ (الجاثیہ:4)

''اے لوگو! تمہارے پیدا کرنے میں اور تمام حیوانات کے پیدا کرنے میں جن کو پھیلا رکھا ہے یقین کرنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

139۔ دبر

دُبُرٌ کا معنی پُشت کے ہیں یہ قُبُلٌ کی ضد ہے یہ دونوں لفظ بطور کنایہ جائے مخصوص کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں دُبُرٌ اور دُبُرٌ دو لغات ہیں اس کی جمع ادبار آتی ہے۔ اَلتَّدْبِيْر (تفعیل) کسی بھی معاملہ میں غور وفکر کرنا۔

1۔ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (ص:29)

یہ بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل سلیم رکھنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔

2۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○ (محمد:24)

پھر کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر (نفوس پر) قفل پڑے ہیں۔

3۔ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ (المؤمنون:68)

''کیا انہوں نے اس کلام میں (قول میں) تدبر نہیں کیا۔ یا ان کے پاس کوئی ایسا علم آ گیا ہے۔ جو ان کے باپوں کے پاس نہیں آیا تھا۔

4۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ○ (النساء:82)

تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں لوگ بہت ہی اختلافات پاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ O (الروم:52)

سو آپ نہ تو مردوں کو اپنی بات سنوا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو سنا سکتے ہیں۔ جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

غور کیجئے ان آیات میں! کس قدر صاف اور آسان باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو بد بخت ہو۔ اور شیطان اس کا ولی ہو۔ تو اس کو ہدایت کہاں سے نصیب ہوگی۔

140۔ الدخول

اَلدُّخُوْل (ن) یہ خروج کی ضد ہے۔ یہ داخل ہونا اور خارج ہونا سب نفسیاتی صفات اور استعدادیں ہیں۔ کسی جگہ میں یا حالت میں داخل ہونا اور خارج ہونا بظاہر نہایت ہی سادہ قسم کی حرکات ہیں لیکن ان کا صدور نفس انسانی سے ہوتا ہے۔ یہ تمام داخلے اور تمام خروج کسی بھی نفسیاتی ضرورت احساس اور خواہش کے زیر اثر عمل پذیر ہوتے ہیں بعض دخول اور خروج کفر ہوتے ہیں شرک ہوتے ہیں۔ ظلم ہوتے ہیں اگر نفس ایک مسلمان کا نفس ہے۔ وہ اپنے تمام افعال اور اعمال اللہ کی مرضی اور نبی اکرم کی تعلیمات کے مطابق کرتا ہے تو یہ سب نیک اعمال بن جاتے۔ کوئی مسجد میں داخل ہو رہا ہے تو کوئی نکل رہا ہے۔ کوئی مندر میں گرجا گھر میں داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے ہر کسی کا نفس الگ الگ ہوتا ہے۔

1۔ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ O (ال عمران:37)

جب کبھی بھی زکریا محراب میں مریم کے پاس جاتے تو وہ ان کے پاس کھانے کی اشیاء پاتے۔

2۔ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۚ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۗ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ O (ال عمران:97)

''اس میں اللہ کی روشن نشانیاں ہیں۔ ایک مقام ابراہیم بھی ہے! اور جو بھی اس کی حدود میں داخل ہو جائے گا۔ وہ امن وحفاظت میں ہوتا ہے اور اللہ کی طرف سے حج لوگوں پر فرض ہے کہ جو بھی خانہ کعبہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ حج کرے۔ اور جو کوئی انکار کر دے سو اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ○ (المائدہ:61)

اور جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں۔ حالانکہ وہ کفر ہی لے کر آئے تھے۔ اور اسی کے ساتھ چلے گئے۔ اور جو کچھ وہ اپنے دلوں میں (نفوس) میں چھپاتے ہیں اللہ خوب جانتا ہے۔

141۔ درس

دَرَسْتُ الْكِتَابَ کے معنی ہیں مسلسل پڑھنا۔ دَرَسْتُ الْكِتَابَ وَالْعِلْمَ ۔کتاب یا علم کو حفظ کر کے اس کا اثر لینا ہے۔

1۔ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ (الانعام:105)

اور اسی طرح سے ہم آیات کو کئی طریقوں سے بیان کرتے ہیں! تا کہ وہ کہہ دیں کہ آپ نے خوب پڑھا ہے اور اس لئے بھی کہ جاننے والوں کے لئے بیان کر دیں۔

2۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ○ (ال عمران:79)

کسی بھی انسان کے لئے یہ لائق نہیں ہے کہ اللہ اس کو کتاب حکمت اور نبوۃ عطا کرے اور پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ وہ تو یہی کہے گا کہ تم خدا پرست بن جاؤ۔ اس لئے کہ تم کتاب الٰہی کی تعلیم دیتے ہو اور خود بھی اس کو پڑھتے ہو۔

3۔ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ○ (القلم:37)

کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ کتابیں پڑھتے ہو۔

4۔ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ○ (السبا:44)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہم نے ان کو کئی کتابیں نہیں دے رکھی تھیں جن کو وہ پڑھتے ہوں اور آپ سے پہلے ہم نے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھی نہیں بھیجا تھا۔

5۔ اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ (الانعام:156)

یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر ہی کتاب نازل ہوئی تھی۔ اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے۔

142۔ الدرایۃ

کا معنی معرفت کے ہیں وَمَا ذَا يَدْرِيْ الشُّعَرَاءُ مِنِّي وَقَدْ جَاوَزْتُ رَأْسَ الْأَرْبَعِيْنَ۔ یہ معرفت بھی نفس کی صفت ہے۔ نفس یعنی دل و دماغ ہی تو سوچنے کا عمل کرتا ہے اور ہر طرح کا علم اور معرفت نفسیاتی علم ہے۔ روح کو اس سے کیا تعلق! روح کا میدان ہی دوسرا ہے۔ روح زندگی ہے۔ جسم کو چالو رکھتی ہے اور نفس کو بھی چالو رکھتی ہے۔

1۔ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (الشوریٰ:52)

اسی طرح ہم نے آپ کی طرف (قرآن کی وحی بھیجی) اپنے حکم سے آپ کو معلوم نہ تھا کتاب کیا چیز ہے۔ اور ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اسے نور ہدایت بنایا اپنے بندوں میں سے جس کے لئے بھی چاہا اور آپ سیدھے راستہ کی طرف ہی تو راہنمائی کرتے ہیں۔

2۔ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ ۝ (لقمٰن:34)

اور کسی شخص کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کسی نفس کو یہ معلوم ہے۔ کہ وہ کس جگہ مرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اٰبَآءُ كُمْ وَ اَبْنَآءُ كُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط O (النسآء:11)

یہ تمہارے ماں باپ ہیں اور یہ تمہارے بیٹے ہیں لیکن تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون تمہارے لئے زیادہ نفع دینے والا ہے۔

4۔ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ط اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَىَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ O (الاحقاف:9)

کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

143۔ الدعاء

کے معنی ندا کرنے کے ہیں یعنی کسی کو پکارنا یہ دعا کرنا بھی ایک نفسیاتی عمل ہے۔ یہ نفس کرتا ہے۔ نہ کہ روح کرتی ہے روح متشابہات میں سے ہے۔

1۔ كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ط صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ O (البقرہ:171)

(ان کفار کا بولنا) اس شخص کا سا بولنا ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے جو سوائے پکار اور ندا کے کچھ نہیں سنتی۔ یہ لوگ بہرے گونگے اور اندھے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے!

2۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ج فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ O (البقرہ:106)

اور اللہ کے سوا کسی اور کو مت پکارو جو نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان اگر تو نے ایسا کیا تو بے شک تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

یہ خطاب نبی اکرمؐ ہی کی طرف ہے لیکن یہ سب لوگوں خصوصاً مسلمانوں کے لئے ہے۔ قرآن کی آیت عقیدہ توحید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کفر وشرک کے متعلق ہے۔ نہایت آسان اور واضح ہے۔

3۔ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (الزمر:49)

تو جس وقت انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی خاص نعمت سے بہرہ ور کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ سب کچھ مجھے میرے علم کی وجہ سے ملا ہے! ایسا نہیں ہے! بلکہ یہ ایک آزمائش ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

4۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○ (البقرۃ:186)

اے نبی جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو بتا دیجئے کہ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ جبکہ وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ میری دعوت کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پا جائیں۔

جو کوئی بھی اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ اپنی طاقت سے۔ اپنے سننے سے۔ اپنے دیکھنے سے بالکل آدمی کے قریب ہوتا ہے۔ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ اللہ عرش عظیم پر متمکن ہے۔ جلوہ افروز ہے۔ لیکن وہ ہر مخلوق کی سنتا ہے۔ دیکھتا ہے۔ اور ہر چیز پر اس کا حکم چلتا ہے۔ وہ جس کو حکم دیتا ہے وہ ہو جاتی ہے۔ یہ متشابہات ہیں مطلق ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کی تفاصیل میں نہ جایئے۔

144۔ الدفع

دفع کرنا مٹا دینا۔ اگر اس کے بعد الی آئے تو اس کے معنی دے دینا۔ یا حوالے کر دینا کے ہوتے ہیں۔ اور جب بذریعہ عن متعدی ہو تو اس کا معنی حمایت کرنا اور مدافعت کرنا کے ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی عمل کی ایک شکل ہے۔ کہ انسان امانتوں کو ادا کرتا ہے۔ اشیاء کو معاملات میں دیانت اور امانت کا مظاہرہ کرے اور صرف وہ لوگ ہی صحیح رویہ اختیار کرتے ہیں جو تزکیہ نفس کی قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوں ورنہ تو یہ بڑا کٹھن مسئلہ ہوتا ہے یہ لفظ اردو میں تقریباً اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

1۔ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ O (البقرہ:251)

پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دی۔اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا۔اور اللہ نے داؤد کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ اللہ نے چاہا داؤد کو سکھایا۔اور اگر اللہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعہ دوسرے گروہ کو ہٹاتا نہ رہے۔تو زمین میں فساد پھیل جائے۔لیکن اللہ تمام جہانوں پر فضل کرتا ہے

2۔ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ O (المؤمنون:96)

برائی کو بہتر طریقے سے دفع (دور) کریں وہ جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے۔

3۔ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ O (الحج:40)

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا گیا۔محض اتنی سی بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نہ ہٹاتا (دفع کرتا) رہتا تو راہبوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مساجد جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے گرا دی جاتیں۔اور جو اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔سو اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

145۔ اَلتَّدْمِيْر

کے معنی ہیں کسی چیز پر ہلاکت اور بربادی ڈال دینا۔نفس کسی چیز کو تباہ کرنے کا فیصلہ کرے تو وہ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔

1۔ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا O (محمد:10)

”کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تاکہ وہ دیکھیں کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ان کا انجام کیا ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے ان کو برباد کر دیا اور کافروں کی یہی حالت ہوا کرتی ہے۔

2۔ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِيْنَ ○ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ (الشعراء:173-172)

''پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) زبردست بارش کی۔ پس دیکھو جن کو ڈرایا جا رہا تھا ان پر کیسی بری بارش ہوئی۔

3۔ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ ۢ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوْا لَا يُرٰى إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○ (الاحقاف:25)

''(وہ آندھی کیا تھی) اپنے رب کے حکم سے ہر شے کو برباد کر دیتی تھی پس وہ سب برباد ہو گئے باقی ان کے خالی گھر موجود ہیں۔ اسی طرح ہم مجرمین کو سزا دیا کرتے ہیں۔

4۔ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيْرًا ○ (الفرقان:36)

''(سو ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی ہارون) کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے۔ تو ہم نے ان کو مکمل طور پر برباد کر دیا۔

5۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِيْنَ ○ (النمل:51)

''سو! دیکھو ان کی چالوں کا کیا حشر ہوا۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو یعنی سب کو برباد کر کے رکھ دیا۔

6۔ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيْرًا ○ (بنی اسرائیل:16)

''اور جب ہم یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کر دیں تو اس کے آسودہ حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ سو وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ پس اس پر ہمارا فیصلہ..... آتا ہے۔ اور ہم اس کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

146۔ اَلدُّنُوُّ

کے معنی کے قریب ہونے کے ہیں اور یہ قرب ذاتی، حکمی، مکانی، زمانی، اور بلحاظ مرتبہ سب کو شامل ہے ادنی حقیر اور ذلیل آدمی کو کہا جاتا ہے ھو دَنِیٌّ وہ ذلیل آدمی ہے اور یہ سَیِّیٌ کے معنی میں ہے۔

1۔ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ ط O (البقرہ:61)

''موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلے میں ادنی چیز لینا چاہتے ہو۔

2۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا O وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی O (الاعلیٰ:16,17)

''بلکہ تم لوگ حیٰوۃِ دنیا کو پسند کرتے ہو حالانکہ آخرت کی زندگی بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔

حیٰوۃُ الدُّنْیَا مضاف اور مضاف الیہ نہیں ہے بلکہ یہ صفت موصوف ہے۔ یہاں دنیا کا صفاتی معنی ہوگا۔ یہ زندگی ! زندگی موجودہ ! اردو میں صفت پہلے آتی ہے۔ عربی میں صفت بعد میں آتی ہے۔ تو ترجمہ اس طرح ہوگا۔ یہ زندگی ! قریب والی زندگی، گھٹیا زندگی۔ ذلیل اور پست زندگی ! (آخرت کے مقابلہ میں ! یہ مرکب توصیفی ہے۔ مرکب اضافی نہیں ہے۔ اگر الحیوۃُ الدُّنیا کا ترجمہ دنیا کی زندگی کریں تو یہ ترجمہ بالکل غلط ہوگا۔ یہ مرکب توصیفی الحیوۃُ الدُّنیا تقریباً 60 بار قرآن میں آیا ہے۔ الحیوۃُ الدُّنیا مرکب توصیفی ہے۔ اور ہر جگہ حیوۃ کے ساتھ ''ال'' آیا ہے جس کی وجہ سے ترجمہ اضافت کے ساتھ غلط ہے۔ مضاف پر کبھی بھی تو ال نہیں آتا۔

3۔ اِذْاَنْتُمْ بِالْعُدْوَۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ بِالْعُدْوَۃِ الْقُصْوٰی O (الانفال:42)

جب تم پاس والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے بہت نیچا تھا۔

''غور کیجئے ! مختلف تراجم اور تفاسیر کو ملاحظہ کیجئے تقریباً تمام مترجمین اور مفسرین نے قرآن کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت یہ غلطی کی ہے۔ الا ماشاء اللہ شارح الدینؒ نے اس موصوف صفت کا لحاظ رکھ کر ترجمہ اس طرح کیا ہے ''حَیاتِ دُنیوی'' اردو کے پروفیسر صاحبان سے دریافت کیا گیا کہ ''حَیاتِ دُنیوی'' کا کیا مطلب ہوگا تو انہوں نے بتایا۔ دنیا کی زندگی ! (مضاف مضاف الیہ) یہ نُکتہ سید حامد علی نے فی ظلال القرآن کے اردو ترجمہ میں کرتے ہوئے بیان فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ (الاعلیٰ:17)

بلکہ تم لوگ اس زندگی کو! دنیا کا ترجمہ قریب والی یعنی موجودہ زندگی۔ پست گھٹیا۔ ذلیل۔ عارضی۔ زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت خیر (بہترین) ہے اور باقی رہنے والی ہے۔

ان آیات مبارکہ کی جو تفسیر سید قطبؒ نے فی ظلال القرآن میں لکھی ہے وہ اس قدر فصیح ہے کہ سید حامد علیؒ نے تفسیر کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت جب غور فرمایا تو اس زبان دانی کی غلطی کا احساس انکو ہوا اور پھر انہوں نے ایک مختصر نوٹ لکھ کر اس غلطی کی نشاندہی فرمائی انہوں نے بتایا "دنیا کی زندگی" دنیا اس آیت میں صفت ہے حیٰوۃ موصوف ہے! فصیح ترجمہ یوں ہوگا۔ "یہ زندگی قریب والی زندگی پست اور گھٹیا زندگی۔ ادنیٰ زندگی، ذلیل زندگی، یہ تمام صفاتی الفاظ مختلف مقامات پر سیاق کا لحاظ کرتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ کرنا چاہیے۔ قرآن اس زندگی کو عاجلۃ بھی کہتا ہے۔

5۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ○ (الدھر:27)

یہ جملہ الحیٰوۃ الدُّنیا (صفت موصوف) قرآن میں تقریباً 60 دفعہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن میں ایک بار بھی اس کو مضاف اور مضاف الیہ نازل نہیں فرمایا۔ کیونکہ اس میں نہایت ہی اعلیٰ درجے کی فصاحت اور بلاغت بیان ہوئی ہے اور ایک بہت بڑی کائناتی حقیقت اس سے عیاں ہوتی ہے۔ الحیوۃُ الدُّنیا میں الحیوۃ موصوف ہے اور دنیا اس کی صفت (Adjective) ہے۔ لہٰذا یہ بات بڑی ضروری ہے کہ ترجمہ کرتے وقت اس بات کو پیش نظر رکھا جائے الحیوۃ الدنیا (مضاف مضاف الیہ) نہیں بنتا اور اس کا ترجمہ دنیا کی زندگی یا زندگانی بالکل غلط ہے۔ اردو کے تقریباً تمام مفسرین سے یہ علمی لغزش ہوگئی۔ اس میں انکے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں ہے کیونکہ کسی نے بھی جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا ہے۔ شاہ رفیع الدینؒ جو اس بات کو جانتے تھے انہوں نے ترجمہ یوں کیا "حیات دنیوی" لیکن بات بنتی نہیں ترجمہ کرتے وقت لفظ دنیا کا صفاتی معنی لانا ضروری ہے۔

6۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ (الاعلیٰ:17)

بلکہ تم لوگ اس زندگی کو! دنیا کا ترجمہ قریب والی یعنی موجودہ زندگی۔ پست گھٹیا۔ ذلیل۔ عارضی۔ زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت خیر (بہترین) ہے۔

اَبْقٰی (باقی رہنے والی ہے) یہ خیر اور اَبْقٰی دونوں صفات اُخروی زندگی کی ہیں۔ سید قطبؒ نے اپنی عربی تفسیر میں ان آیات کی بڑی موثر تفسیر لکھی ہے سید حامد علیؒ نے درج ذیل نوٹ لکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا ادنیٰ کا مونث ہے! ادنیٰ کے معنی ہیں ادنیٰ، پست۔ ذلیل، قریب ''الحیوۃ الدنیا'' موصوف صفت ہے مضاف، مضاف الیہ نہیں ہے ''دنیا کی زندگی'' اس کا صحیح ترجمہ نہیں ہے پست زندگی قریبی زندگی، یہ زندگی، ذلیل زندگی۔ گھٹیا زندگی اس کا صحیح ترجمہ ہے قرآن اسے حیات عاجلہ بھی کہتا ہے۔

7۔ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ○ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ (القیٰمۃ:20,23)

''ہرگز نہیں بلکہ تم جلدی (حیات عاجلہ) کو پسند کرتے ہو۔ اور آخرت کو ترک کر دیتے ہو۔

یہ بھی انسانی نفس کا ایک رویہ ہے۔ اسکی۔ اپنی مرضی اور سوچ ہے کیونکہ نفس مطلق العنان حکمران ہے۔ (Autocrat) اور جو چاہتا ہے اسے کر گزرتا ہے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○

''اس پست اور گھٹیا زندگی کو آخرت پر مقدم رکھنا ہی ہر مصیبت اور برائی کی بنیاد ہے۔ اسی کی وجہ سے انسان دعوت و تذکیر سے اعراض برتتا ہے۔ تذکیر کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ ہمہ دم آخرت کو پیش نظر رکھے اور اس دنیا پر آخرت مقدم ہو۔ مگر وہ تو دنیا کے طالب اور آخرت پر دنیا کو مقدم رکھنے والے ہیں''!

''دنیا کا نام دنیا اتفاقی نہیں ہے۔ وہ گری پڑی، پست چیز ہے! اس کے ساتھ ہی وہ حیات عاجلہ بھی ہے یعنی جلد ختم ہونے والی۔ جو بھی آدمی مر گیا اسکے امتحان کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہ بہت ہی تھوڑا سا وقت ہوتا ہے۔ حالانکہ اسکے مقابلے میں آخرت بہترین ''خیر'' ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر دنیا کو آخرت پر مقدم رکھنا ایک ایسی حماقت و بدقسمتی ہے جس کا ارتکاب کوئی صاحب بصیرت انسان نہیں کر سکتا۔''

''آخر میں قرآن اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ کہ یہ دعوت قدیم ہے اسکی جڑیں محکم اور گہری ہیں۔ اور یہ تمام تعلیمات اور معلومات امم سابقہ کی طرف بھی نازل کی گئی تھیں۔'' (سید قطب)

اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ○

صحف عربی میں اخبار، اور کتاب (خط) دونوں کیلئے آتا ہے۔

8۔ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ

''اس وقت کو یاد کرو جب تم میدان جنگ میں (بدر) میں ادھر والے کنارے پر تھے اور وہ ادھر والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارے پر تھے! اور قافلہ تم سے دور نیچے کی طرف تھا''۔

یہ بدر کے میدان جنگ کا نقشہ ہے۔ العُدْوَةِ الدنیا میں بھی موصوف صفت ہے۔ اور بالعدوة القصوٰی میں بھی موصوف صفت ہے۔

(8 آیۃ) لیکن کسی ایک مفسر صاحب نے بھی اس کو مضاف مضاف الیہ بنا کر ترجمہ نہیں کیا، حالانکہ الحیٰوة الدنیا کا ترجمہ ''دنیا کی زندگی'' کیا ہے۔ یہاں پر العدوة الدنیا'' کا ترجمہ دنیا کا کنارہ ہونا چاہیے تھا۔ اور بالعدوة القصوٰی کا ترجمہ قصوٰی کا کنارہ!

لیکن سب نے ترجمہ صحیح کیا ہے۔ دنیا کا ترجمہ قریب والا کنارہ مدینہ سے آتے ہوئے مسلمان فوج مدینہ سے نسبتاً قریب تھے یعنی مدینہ انکی پشت پر تھا۔ اور مکہ سے آنے والی فوج کی پشت پر مکہ تھا۔ اور وہ مدینہ سے ذرا ہٹ کر دور والے علاقے میں تھے۔

9۔ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

(الانفال:67)

تم دنیا کا سامان (عرض) چاہتے تھے اور اللہ آخرت کو پسند فرماتا ہے۔ اور اللہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

عرض الدنیا مضاف مضاف الیہ ہے۔ کیونکہ عرض مضاف ہے اسی لئے اس پر ال نہیں آیا ہے۔

10۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○ (الرعد:26)

''اور یہ پست زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی اور حقیر سی ہے''۔

متاع عربی میں نہایت ہی قلیل سامان یا اسباب کو کہتے ہیں۔ جیسے سالن پکانے کے بعد ہنڈیا میں سے تمام سالن نکال لیا جائے تو ہنڈیا میں جو ذرا سی مقدار سالن کی اس میں رہ جاتی ہے اسے مَتَاعٌ کہتے ہیں۔ عربی میں ایک مثال بڑی مشہور ہے۔

جَآءَ الْكَلْبُ اَخَذُالْمَتَاعُ وَصَعَدُالْجَبَلِ

''لڑکی اپنی امی سے کہہ رہی ہے۔ کہ کتا آیا اور وہ خالی ہنڈیا کو چاٹ گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا۔

ہنڈیا سے سالن نکالنے کے بعد اور دھونے سے قبل جو قلیل سالن یا شوربا ہنڈیا کی دیواروں سے لگا ہوا ہوتا ہے اس کو عربی میں مَتَاعٌ کہتے ہیں بعض لوگ ''لبڑی'' ہوئی ہنڈیا کو چاٹ بھی لیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11۔ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ O (العنکبوت:64)

''اور یہ ادنیٰ سی زندگی صرف کھیل کود کی مانند ہے اور آخرت کا گھر ہی اصل میں زندگی ہے۔ اسی طرح آخرت کے مقابلے میں اس دنیا کی زندگی نہایت حقیر اور معمولی سی ہے''۔

12۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى O وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى O (النازعات:39)

خواہشات کی پیروی اور حدود سے تجاوز یہی ساری خرابی کی جڑ ہے انسان خواہشات کی پیروی سے بہت کم بچتا ہے۔ جہالت کا علاج آسان ہے لیکن جاننے کے بعد انحراف نفس ایک شدید بیماری ہے جس سے بچنا بڑا مشکل کام ہے خواہشات کے قوی اور شدید حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ کا خوف سب سے زیادہ مضبوط مورچہ ہے۔ جو ہستی اس آیت میں انسان سے ہم کلام ہے۔ اسی نے نفس کو پیدا کیا ہے۔ اور نفس کو (Autocrat) بھی بنایا ہے اور تنہا وہی اسکی بیماریوں اور دواؤں کو جانتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ خواہشات نفس، نفس میں کہاں کہاں چھپی رہتی ہیں۔ اللہ سبحانہ نے انسان کو ایسا نہیں بنایا ہے کہ اس کے نفس میں خواہشات پیدا نہ ہوں۔

نفس تو خود مختار ہے اور خود کار بھی ہے۔ خواہشات کا پیدا ہونا تو نفس کی خصوصیت ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس میں یہ صلاحیت بھی رکھی ہے۔ کہ وہ اچھی اور بری خواہشات میں تمیز کر سکے۔ انسان خواہشات پر قابو پانے۔ ان سے جہاد کرنے اور تزکیہ نفس کرنے کی وجہ سے ہی انسان بنتا ہے۔ نفس کو بے لگام چھوڑ دینے اور بری خواہشات پر عمل کرنے کی وجہ سے ہی وہ انسانیت کے معیار سے گر جاتا ہے۔ ہر طرح کی خواہشات پیدا ہی نفس میں ہوتی ہیں۔ اور ان پر کنٹرول (تزکیہ نفس) کرنے کی صلاحیت بھی خود نفس کے اندر ہی ہوتی ہے۔ اونفس کو پورا اختیار ہے کہ وہ اللہ سے ڈر کر بری خواہشات کو دبا دے۔ اور اچھی عادات کو اپنائے نفس کا یہ رویہ اللہ کے ہاں عزت اور تکریم کا باعث بنتا ہے۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ O (الحجرات:13)

13۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ O (حم السجدہ:31)

''ہم اس زندگی میں تمہارے ولی ہیں اور آخرت میں بھی رہیں گے''۔

جن لوگوں نے اللہ کے سوا ولی بنا رکھے ہیں مرنے کے بعد قبر میں وہ کیا ولایت رکھتے ہیں؟ یا ولایت کرتے ہیں اور اللہ آخرت میں بھی مؤمنین کا مسلمانوں کا ولی ہوگا جو ولایت کا سلسلہ مسلمانوں میں رائج ہے پورے قرآن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آیت بھی اس کے حق میں نہیں ہے۔ پورے قرآن میں تقریباً 100 آیات ولی اور اولیآء کے متعلق آئی ہیں ان سب کو پڑھ کر دیکھ لیجئے اور غور فرمایئے اور احادیث نبوی ﷺ کا بھی مطالعہ کیجئے۔ ہر جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود اپنے ولی ہونے کا علان فرماتے ہیں اور اللہ کے مقابلے میں تو کوئی نبی بھی مرنے کے بعد قبر میں اور آخرت میں اس طرح کی ولایت نہیں رکھتا۔ ہاں اس دنیا میں انسان انسان کا دوست (ولی) ہے ہوتا ہے۔ اللہ مسلمانوں کا دوست (ولی) ہے شیطان مشرکین کا ولی ہے اور مشرکون شیطان کے ولی ہیں۔ مرنے کے بعد تمام دوستیاں اور ہمدردیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ سوائے اللہ کے! اللہ مسلمانوں کا دوست ہے اس دنیا میں اور مرنے کے بعد برزخ (قبر) میں بھی اور قیامت کے دن بھی۔

147۔ اَلذَّبْحُ

اس کا اصل معنی ہے جانور کے حلق کو کاٹنا یہ بھی ایک فعل ہے۔ جس کے کرنے کا حکم نفس کی طرف سے صادر ہوتا ہے۔ ذبیحہ کی کئی قسمیں ہیں بعض جائز اور بعض ناجائز ہوتے ہیں۔

1۔ قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ O (البقرہ:71)

''یہود نے کہا اب آپ نے ٹھیک بات کہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے گائے کو ذبح کردیا۔ حالانکہ وہ گائے کو ذبح کرنے کے موڈ میں نہ تھے''۔

2۔ وَاِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ط قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ O (البقرہ:71)

''موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ گائے ذبح کرو اللہ تم کو اس بات کا حکم دیتا ہے۔ تو قوم نے کہا کہ کیا تم ہم سے مذاق کررہے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں کہ میں نادانوں میں سے ہوجاؤں۔ یعنی مذاق کرنا رسولوں کا کام نہیں ہے''۔

3۔ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط O (المائدہ:3)

''اور جو ذبح کیا گیا بت خانوں پر اور یہ کہ قسمت معلوم کرنا تیروں سے یہ سب فسق یعنی گناہوں کی باتیں ہیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام چیزوں اور حرام امور کے لئے ذبح کرنا کفر اور شرک ہوتا ہے تکبیر پڑھے بغیر ذبحہ کرنے سے حلال جانور بھی حرام ہو جاتا ہے اور اگر خنزیر اور کتے کو تکبیر پڑھ کر ذبح کریں تو وہ حلال نہیں ہوتا۔

4۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ط O (البقرہ:49)

''اور یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دلائی جنہوں نے تم کو سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے''۔

5۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ط قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ O (الصّٰفّٰت:102)

''پھر جب وہ جوان ہو گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے بیٹے: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں سو تیری رائے کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالئے آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے''۔

یہ تمام باتیں نفس سے متعلق ہیں۔ تزکیہ نفس کی باتیں ہیں۔ اللہ کے رسول اعلیٰ درجے کے تزکیہ نفس کے حامل ہوتے ہیں۔ رسولوں کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

148۔ اَلذِّكْرُ

حفظ کرنا۔ یاد کرنا ذکر قلبی ذکر لسانی کو یا قول کو ذکر کہہ سکتے ہیں۔ ذکر سے مراد قرآن بھی ہے۔

1۔ ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ O (ص:1)

''صٓ! اس قرآن میں ذرا غور و فکر تو کیجئے۔ جو ذکر والا ہے۔

Sad! Consider This Quran endowed with all That one Ought to remember. (Mohammad Asad German)

قرآن ذکر ہے، نصیحت ہے، یاد دہانی ہے، یادداشت ہے، ٹکٹ ہے فِيْهِ ذِكْرُكُمْ O (الانبیاء:10) جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمہاری ہی باتیں ہیں۔یعنی تمہارے نفس کا بیان وہ تمام چیزیں جو تمہارے فائدے اور نقصان کی ہیں۔

Wherer in is found all That you ought to bear in mind"

2۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ O (الاعراف:205)

''اور آپ اپنے دل میں (نفس میں) عاجزی اور خوف کے ساتھ اور چپکے چپکے بغیر آواز بلند کئے اپنے رب کو صبح وشام یاد کریں اور غافل لوگوں میں شامل نہ ہو جایئے''۔

3۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ O (الحاقۃ:42)

''اور یہ قرآن کسی کاھن کا گھڑا ہوا نہیں ہے۔لیکن تم بہت ہی کم غور کرتے ہو نصیحت لیتے ہو۔

4۔ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا O (المزمل:19)

''بے شک یہ یادداشت ہے (ٹکٹ ہے) ہر اس آدمی کے لئے جو اللہ کی طرف جانے والی شاہراہ پر سفر کرنا چاہتا ہے''۔

ٹکٹ ایک (Reminder) ہوتا ہے۔یادداشت ہی تو ہوتا ہے۔جب بھی چیکنگ ہو تو ٹکٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ سفر کرنے والا اس سڑک پر یا سواری پر سفر کرنے کا حق دار ہے پرانے مفسرین صرف ایک لفظ بتاتے ہیں کہ یہ نصیحت ہے۔حالانکہ سیاق وسباق سے کئی اور معانی بھی ہوتے ہیں۔اور وہ سب معانی درست ہوتے ہیں۔

5۔ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ O فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ O (المدثر:55-54)

''ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے یعنی یہ سفر کے لیے ٹکٹ ہے اور جو کوئی بھی چاہے اسے دل میں یاد کرلے''۔

149۔ اَلذَّوْقُ

کے معنی چکھنے کے ہیں۔تھوڑی سی چیز کو کھانا۔زیادہ کھانے کے لئے لفظ اُکُلٌ ہے۔جب آدمی بعض چیزوں کو ذرا سا کھا کر دیکھتا ہے تو یہ بھی نفس کی خواہش اور حکم سے ہوتا ہے۔نفس انسان کے ہر فعل کا ذمہ دار ہوتا ہے۔نفس کی خواہش اور حکم کے بغیر انسان کوئی سا کام بھی نہیں کرتا۔عربی کا محاورہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَانٌ ذَاقَ كَذَاوَاَنَا اَكَلْتُهٗ

''فلاں نے تو اسے چکھا ہے اور میں نے اسے خوب کھایا ہے''۔

1۔ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ○ (ھود:9)

''اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے رحمتیں بخش دیتے ہیں۔ پھر ان کو چھن لیں تو وہ بڑا ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے''۔

ذوق کا لفظ اگرچہ قلیل چیز کھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مگر لغوی معنی کے اعتبار سے اس میں کثرت کی صلاحیت موجود ہے۔

2۔ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ○ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ○ (الدخان:50-49)

''اب عذاب کا مزہ چکھو تم تو بڑی عزت والے سردار تھے نا۔ یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق تم دھوکے میں پڑے تھے۔

3۔ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ○ (الاعراف:22)

''پس شیطان نے دونوں کو فریب دیکر پھسلا دیا۔ پس جونہی انہوں نے درخت کو چکھا تو ان کے پوشیدہ اعضا ان کو نظر آنے لگ گئے۔ تو جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو ڈھانپنے لگے''۔

اس آیت میں ذاق چکھنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ شیطان نے جب آدم علیہ السلام اور حواء علیہا السلام کو ممنوعہ درخت کو چکھنے کی راہ دکھائی اور ان کو لالچ دیا کہ اگر یہ درخت چکھ لو گے تو ہمیشہ اسی جنت میں رہو گے! یہاں بھی تمام معاملہ نفس کا ہے۔ نفس نے ظاہر میں تو ایک بڑا فائدہ مند کام کیا۔ اور نفس اللہ کی وارننگ کو بھول گیا۔ آخر آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال دیا گیا۔ اور آدم علیہ السلام اپنی بیوی کے ہمراہ جنت سے زمین میں بھیج دیئے گئے۔ اور شیطان کو بھی جنت سے نکال دیا گیا!

150۔ اَلذُّلُّ

یہ ذل یذل کا مصدر ہے۔ زور و قہر کی وجہ سے جھکنے کو کہتے ہیں۔ مگر جب طبیعت کی تیزی اور سختی از خود مغلوب ہو جائے تو اسے ذل (بکسر ذال) پڑھتے ہیں۔ یہ لفظ قرآن مجید میں تقریباً 24 بار آیا ہے۔ اور یہ خصوصیت بھی نفس کی ہے۔

1۔ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ○ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَشَارِبُ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ O (یٰسین:73-72)

اور ہم نے جانوروں کو انسانوں کا مطیع بنادیا ہے۔ تو وہ بعض پر سواری کرتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور انسانوں کے لئے جانوروں سے بڑے فائدے ہیں اور وہ (انکا دودھ) پیتے ہیں۔ تو وہ اللہ کا شکر کیوں ادا نہیں کرتے۔

2۔ رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى O (طٰہٰ:134)

"اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا ہم تیری نشانیوں (آیات) کی پیروی کرتے اور اس طرح ذلیل اور رسوا نہ ہوتے!"

3۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ ط O (الاسراء:111)

"کائنات کی حکومت میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔ اور نہ اس سبب سے کہ اللہ میں کوئی کمزوری ہے اس لیے اس کا کوئی دوست ہو!"

4۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ O (المجادلۃ:20)

"کوئی شک نہیں کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں"۔

5۔ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط O (المنافقون:8)

"وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں سے جو زور والا ہے وہ کمزور اور ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا"۔

6۔ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِىْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ط وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ O (الملک:15)

اللہ تو وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ذلول (تیز رفتار سبک رفتار اونٹنی) بنایا ہے۔ سو تم زمین کے راستوں پر چلو۔ اور جو کچھ زمین میں رزق ہے اسے کھاؤ۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ مر کر پھر اٹھنا ہے اللہ کی طرف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

151۔ اَلتَّرَبُّصُ

کا معنی انتظار کرنے کا ہے۔ خواہ وہ انتظار کسی قسم کا ہو۔ یہ انتظار کرنا سراسر ایک نفسیاتی فعل ہے اور ہر نفس اس پر عمل کرتا ہے اے لوگو غور و فکر تو کرو کہ روح کا اس سے کیا تعلق ہے؟

1۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ O (البقرہ:234)

اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ اور دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں (نکاح کرنے سے) یہ روکنا بھی نفس کا کام ہے۔

نفس کے لئے اللہ کا حکم بیان ہوا ہے تو جو لوگ ایمان والے ہوتے ہیں۔ تو ان کے نفوس اپنے اوپر یہ روکے رکھنے کا حکم نافذ کرتے ہیں۔

2۔ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ O (التوبۃ:24)

تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دے۔ اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

3۔ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ O (التوبۃ:52)

ان منافقوں سے کہہ دیجئے کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کے منتظر رہے ہو ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیجے یا ہمارے ہاتھوں سے تم پر عذاب نازل فرمائے۔ سو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

4۔ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى O (طٰہٰ:135)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دیجئے ہر ایک منتظر ہے۔ سو تم بھی انتظار کرو۔ تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون ہدایت پانے والا ہے اور سیدھی راہ پر ہے۔

کتنی آسان آیات ہیں جو نفس انسانی کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں غور و فکر اور سمجھنے کی کوشش کرنا مسلمانوں میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے گروہی تعصبات میں سب جکڑے ہوئے ہیں۔

152۔ رَبْطُ الْفَرَسُ

کے معنے گھوڑے کو کسی جگہ باندھنے کے ہیں اسی سے رَبَاطُ الْجَیْش ہے۔ یعنی کسی جگہ فوج کو متعین کرنا۔ اسے رباط کہتے ہیں مرابطۃ کی دو اقسام ہیں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے فوج کو تعین کرنا اور دوسرا معنیٰ نفس کو ناجائز خواہشات سے روکنا۔ اور اس میں کوتاہی نہ کرنا بھی شامل ہے۔

1۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(ال عمران:200)

اے مسلمانوں صبر کرو! ایک دوسرے کو صبر پر آمادہ کرو۔ اور اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار رکھو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہوا۔

2۔ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَیُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝

(الانفال:11)

جب اللہ نے تم پر تمہاری تسکین کے لئے اپنی طرف سے اونگھ طاری کر دی اور آسمان سے تم پر بارش نازل کی تا کہ اس کے ساتھ تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی نجاست دور کر دے اس لئے بھی کہ تمہارے قلوب کو مضبوط کر دے اور اس کے ساتھ تمہارے پاؤں بھی جما دے۔

3۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ O (الانفال:60)

اور کفار سے مقابلہ کرنے کے لئے جس قدر قوت تم سے بن پڑے اور جس قدر گھوڑے باندھ سکو ان کو تیار رکھو تا کہ اس جنگی تیاری سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں پر رعب پڑا رہے اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی رعب پڑا رہے جن کو تم جانتے نہیں ہو!

4۔ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا O (الکھف:14)

اور ان کے دلوں کو ہم نے مضبوط بنا دیا تھا۔ جب وہ اعلان حق کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس انہوں نے کہا کہ ہمارا رب تو وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے ہم اسکے سوا کسی اور معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو بڑی بے جا بات کریں گے۔

153۔ اَلرُّخَاء

لِیُنَت یعنی نرمی کو کہتے ہیں اور یہ شَیء رِخُو سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنے نرم چیز کے ہیں۔ عربی محاورے میں یہ بہت سے مقامات میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ایک نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔ قرآن میں یہ لفظ صرف ایک بار ہی استعمال ہوا ہے۔

1۔ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ O (ص:36)

پھر ہم نے ہواؤں کو اسکے تابع کر دیا تھا۔ اور وہ اسکے حکم کے ماتحت نرمی سے چلتی تھیں۔ جدھر وہ جانا چاہتا تھا۔

عربی میں یہ لفظ رَخِیَ یَرْخٰی بروزن عَلِمَ یَعْلَمُ ہے۔ اسی سے محاورہ بن گیا۔ اَرْخَیْتُ السِّتْرَ۔ میں نے پردہ لٹکایا پھر بطور اِسْتِعَارَہ اِرْخَآءُ سَرْخَان بولا جاتا ہے۔ جس کا معنی ہے بھیڑیے کی تیز روی۔ ابوذؤیب کا شعر ہے۔

فَهِیَ رِخْوٌ تَمْزَعُ وہ ہوا کی طرح تیز اور نرم رفتار ہے۔ فَرَسٌ مِرْخَاءٌ تیز رفتار گھوڑی کو کہتے ہیں۔ اَرْخَیْتُهٗ میں نے اسکی لگام ڈھیلی چھوڑ دی تا کہ تیز رفتاری سے چلے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تمام اوصاف انسانی نفس میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور نفس اپنی خواہشات اور سوچ کے مطابق کبھی اپنے مزاج میں نہایت نرم خو۔ رحمدل اور بھلا مانس ہوتا۔ اور بعض اوقات یہ تمام اوصاف الٹ ہوتے ہیں نرم خو کی بجائے تند خو بے رحم۔ ظالم اور شر پسند ہوتا ہے۔ نفس تو ایک ہی ہے۔ اور یہ نفسیاتی خصوصیات بھی ہر آدمی میں موجود ہوتی ہیں۔ اور ایک مؤمن خدا کا خوف کھا۔ نے والا اس کی یہ سب عادات متوازن اور نرم خو ہوتی ہیں کیا روح سے اس کا کوئی تعلق بنتا ہے؟ کیا قرآن وحدیث میں کسی بھی جگہ روح پر بحث کی گئی ہے؟ یہ تمام ہندومت' بدھ مت' وحدۃ الوجود اور حلول قسم کے گمراہ کن عقائد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو اسلام میں تصوف کے راستے سے داخل ہوئے۔

154۔ أَلرَّدُّ

(ن) اسکے معنے کسی چیز کو بات کو لوٹا دینے کے ہیں رَدَدْتُّهٗ فَارْتَدَّ میں نے اسے لوٹایا اور وہ واپس لوٹ آیا۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ اور وصف ہے۔

1۔ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (القصص:13)

پھر ہم نے اسے (موسیٰ کو) اسکی ماں کے پاس لوٹا دیا۔ تا کہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی رہیں اور وہ غم نہ کرے اور اس کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں ہیں۔

2۔ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ (الانبیاء:40)

بلکہ وہ قیامت اچانک ان کو آلے گی۔ اور ان کو حیران کر دے گی سو وہ اسے اپنے سے ہٹا نہیں سکیں گے۔ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

3۔ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (التوبۃ:94)

اور عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھیں گے پھر تمہیں اس خدا کی طرف لوٹایا جائے گا جو تمام غیب اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے۔ پھر وہ تم کو تمہارے کرتوتوں کی خبر دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4- فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْرَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ج وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ O (الانعام:147)

پھر اے نبی یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا رب بڑی ہی وسیع رحمت والا ہے۔ اور اس کا عذاب مجرموں سے ٹلنے والا نہیں ہے۔

5- فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْنُرَدُّ فَنَعْمَلَ ط غَيْرَ الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ O (الاعراف:53)

تو کیا اب کوئی بھی ہمارے لئے سفارش کرنے والا ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے۔ یا ہمیں واپس دنیا میں لوٹا دیا جائے کہ جو کچھ ہم عمل کرتے رہے ہیں اسکے خلاف عمل کریں۔ یقیناً ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا۔ اور اب ان کو وہ تمام افترا بازیاں بھول گئی ہیں۔ جو یہ کیا کرتے تھے!

155- اَلرُّسُلُ

اصل میں اس کا معنی آہستہ اور نرمی کے ساتھ چل پڑنے کے ہیں۔ یہ بھی نفس کی سوچ اور رویہ ہے۔ اور نفسیاتی حکم کے مطابق ایک آدمی خاص ڈھنگ اور طریقے سے چلتا ہے۔ نَاقَة رِسْلَة نرم رفتار اونٹنی کو کہتے ہیں۔ جس شخص کو پیغام دے کر بھیجا گیا ہو اسے رسول کہتے ہیں۔ اور یہ واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے۔

1- لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ O (التوبہ:128)

لوگو! تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آئے ہیں۔

2- يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ O (المائدہ:67)

اے رسول ﷺ آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو یاد رہے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا ہی نہیں۔ اور اللہ آپ کو لوگوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچائے گا۔ یقیناً اللہ کفار کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہ آیت کریمہ اپنے مفہوم میں کتنی آسان اور واضح ہے۔ اور محمد ﷺ کو کس انداز میں اللہ تعالیٰ مخاطب فرماتے ہیں۔ جو نام نہاد مسلمان رسول اکرم ﷺ کی عبادت کرتے ہیں انہیں خاص طور پر ان آیات کو سامنے رکھنا چاہیے۔ ادب کرنا' محبت کرنا' عزت کرنا' اطاعت کرنا یہ درست باتیں ہیں۔ عبادت کرنا نہیں ہے۔

3۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ (التکویر:19)

بے شک یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا پہنچایا ہوا ہے۔ یہاں رسول سے مراد جبرئیل ہیں۔

4۔ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ ۝ (ھود:81)

بے شک ہم تمہارے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ کفار آپ تک پہنچ نہ پائیں گے۔

5۔ فَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ ۝ (ھود:77)

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو ان کو برا لگا۔

156۔ اَلرَّصَدُ

گھات لگا کر بیٹھنا۔ رَصَدَ لَهٗ وَتَرْصَدَ کسی کے لئے گھات لگا کر بیٹھنا اور اَرْصَدَتْهُ میں نے اسے گھات میں بٹھایا۔ اَرْصَدَ لَهٗ کے معنی ہیں میں نے اسے پناہ دی۔ یہ فعل اور عمل جو آدمی سرانجام دیتا ہے۔ نفسیاتی عمل اور نفسیاتی سوچ کا نتیجہ ہے۔

1۔ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا ۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ ۝ (التوبۃ:107)

اور وہ لوگ جنہوں نے ضرر پہنچانے کے لئے کفر پھیلانے کے لئے۔ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور ان لوگوں کو پناہ دینے کے لئے مسجد بنائی۔ جو پہلے ہی سے اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں۔ (مسجد ضرار) کا واقعہ ذکر ہوا ہے۔

2۔ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝ اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ O اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ O (الفجر:10-14)

اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے ملکوں میں سرکشی پھیلا رکھی تھی۔ اور انہوں نے فتنہ وفساد پھیلا رکھا تھا۔ تو تمہارے رب نے ان پر عذاب کے کوڑے برسائے۔ بے شک آپ کا رب مورچے میں ہے۔

3۔ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا O لِلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا O (النبا:21-22)

بیشک دوزخ تاک میں ہے اور وہ سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔

4۔ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ O (التوبۃ:5)

پس جب امن والے مہینے گزر جائیں پھر مشرکوں کو قتل کرو ان کو گرفتار کرو اور ان کو پکڑو اور ان کو گھیرو اور ان کے لئے ہر (مرصد) گھات میں بیٹھو!

ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ جنگ کے لئے کتنا تیار کرتا ہے وہ ان آیات سے ظاہر ہے۔ اور یہ سب تیاری نفس کے ذریعے ہوتی ہے نفس جب اللہ کا مطیع اور فرمانبردار بن جاتا ہے تو وہ اللہ کا ہر حکم بجالاتا ہے اور دشمنوں سے لڑنے کے لئے ہر طرح کی فوجی تیاری کرتا ہے۔ اور پختہ مورچے تعمیر کرتا ہے۔ تاکہ خدا کے دشمنوں سے کامیاب جنگ لڑ سکے۔

157۔ رَضِیَ

(س) رَضًا فَهُوَ مَرْضِیٌّ وَمَرْضُوٌّ۔ راضی ہونا یہ بھی نفس انسانی کا ایک فعل ہے اور اس کا رویہ Attitude ہے۔ روح کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور جو لوگ روح کی خوشی۔ روح کو خوش کرنا وغیرہ باتیں کرتے ہیں وہ علمی اعتبار سے بہت نیچے ہوتے ہیں خواہ وہ لوگ مسلمانوں میں سے ہوں یا غیر مسلموں میں سے ہوں۔

1۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ O (البینۃ:8)

اللہ ان (اصحاب محمدؐ) سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ مقام یا درجہ اس کے لئے ہے جو اللہ سے ڈرتا رہا۔ یہ جنرل سرٹیفکیٹ ہے تمام صحابہؓ کرام کے لئے۔

2۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O (المائدہ:119)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ان اصحاب محمد ﷺ سے خوش ہوا اور وہ اللہ سے خوش ہوئے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

3۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَافِي قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا O (الفتح:18)

بلاشبہ اللہ مسلمانوں (اصحاب محمدؐ) سے خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کر رہے تھے! پس اللہ کو انکے دلوں کا حال معلوم تھا۔ پھر اللہ نے انکے نفوس (دلوں پر) تسکین نازل فرمائی اور انکو فتح عطا فرمائی۔

4۔ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ج رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ O (التوبہ:93)

گناہ صرف انہی لوگوں پر تھا کہ جو غنی یعنی دولتمند ہونے کے باوجود پیچھے رہنے کی اجازت مانگتے تھے۔ اور وہ اس بات سے راضی تھے کہ جنگ میں نہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہیں۔ اور اللہ نے ان کے دلوں (نفوس) پر مہر کر دی اور (جہاد کی برکتوں کو) وہ نہیں جانتے تھے۔

5۔ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ O (التوبہ:87)

(یہ منافق) لوگ گھروں میں بیٹھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہنے پر خوش ہیں۔ اور انکے دلوں (نفوس) پر مہر کر دی گئی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

6۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (المجادلۃ:22)

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی تھے۔ یہ اللہ کی جماعت ہیں بے شک اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہوتی ہے!

7۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O (التوبہ:100)

مہاجرین اور انصار میں سبقت کرنے والوں میں خلوص دل کے ساتھ اطاعت کرنے والے یہ سب لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ ان سے راضی ہوا۔ اللہ نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

8۔ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (التوبۃ:8)

ان منافقوں کا کیا حال ہے۔ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے ساتھ نہ رشتہ داری کا لحاظ رکھیں اور نہ عہد و پیمان کا وہ زبانی باتوں سے ہی آپؐ کو راضی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے دل (نفوس) نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر بدعہد (فاسق) ہیں۔

9۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ○ (یونس:7)

اور وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور وہ اس گھٹیا زندگی! (پست زندگی) سے راضی ہیں اور اس روش پر مطمئن بھی ہیں اور یہ لوگ ہماری آیات سے بالکل غافل بھی ہیں۔

ہر مسلمان جو غور و فکر کے ساتھ قرآن کو پڑھے گا اس کو اپنی صحیح تصویر نظر آجائے گی۔ آج رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ تو مسلمان قرآن کو بکثرت پڑھتے ہیں۔ سنتے ہیں۔ اور یہ سب ثواب حاصل کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ صدیوں سے مسلمانوں میں یہی عمل ہوتا آرہا ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا شاید ہی کوئی خدا کا بندہ ایسا ہوگا جو واقعی قرآن میں غور و فکر کر کے اسکو سمجھنے کی کوشش کرتا ہو اور اپنی موجودہ زندگی (امتحان کی زندگی) کو سنوارنے اور بدلنے پر تیار ہو ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہونی چاہیے۔

158۔ اَلرَّفْعُ

کے معنی اوپر اٹھانے اور بلند کرنے کے ہیں یہ فعل بھی نفسیاتی خصوصیت اور رویہ ہے۔

1۔ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ ○ (یوسف:100)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے ماں باپ کو تخت شاہی کے اوپر بٹھایا اور برادران یوسف سب نے سجدہ کیا۔

2۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ O (الحجرات:2)

اے ایمان لانے والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے زیادہ بلند نہ کرو۔ اور نہ ان سے بلند آواز سے بات کرو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلند آواز سے پکارتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ہی ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر تک بھی نہ ہو۔

3۔ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O (البقرۃ127)

اور یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور کہہ رہے تھے) اے ہمارے رب ہماری محنت کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا ہے۔ اور جاننے والا ہے۔

4۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ج O (ال عمران:55)

وہ واقعہ یاد کرو جب اللہ نے کہا تھا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھے لینے والا ہوں اور اپنی طرف تمہیں اٹھانے والا ہوں۔ اور تجھے کافروں کی صحبت سے پاک کرنے والا ہوں۔ اور جنہوں نے تیری پیروی کی ان کو قیامت تک غالب کرنے والا ہوں۔

5۔ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ O (المجادلۃ:11)

تم میں جو لوگ ایمان والے ہیں اور علم والے ہیں اللہ ان کے درجات کو بلند کرتا ہے۔ اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

159۔ اَلرَّمْیُ

کے معنی پھینکنے کے ہیں یہ عام طور پر مادی اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے اس سے بھی نفسیاتی فعل اور رویہ کا اظہار ہوتا ہے۔ جسے آدمی کر گزرتا ہے۔

1۔ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (الانفال:17)

پس تم نے ان کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور جب آپ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں تا کہ اللہ مؤمنوں کو انعامات دیکر اچھی طرح سے آزمائے۔ بے شک اللہ خوب سننے والا ہے۔ اور خوب جاننے والا ہے۔

2۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــًٔـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○ (النساء:112)

اور جس سے کوئی تقصیر ہو جائے یا گناہ کا ارتکاب ہو جائے۔ پھر وہ اسے کسی بیگناہ کے سر تھوپ دے تو اس نے ایک بہتان باندھا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا۔

3۔ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○ (الفیل:2-4)

اور ان کے اوپر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان پر پتھر کی کنکریاں پھینکتے تھے۔ اور ان کو کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔

4۔ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ (المرسلت:32-33)

وہ آگ اتنے بڑے بڑے آگ کے شرارے (انگارے) برسائے گی جتنے بڑے محل ہوتے ہیں۔ گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

رمیٰ پھینکنا۔ یہ لفظ جدید عربی زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ رَمٰی اس نے گولی چلائی۔ رَمٰی بِقَذِیْفَۃ To hit welth a messile۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

160۔ اَلرُّوْحُ وَالرُّوْحُ

دونوں ایک ہی ہیں۔روح کا اطلاق سانس پر ہوتا ہے۔چونکہ سانس روح کا ایک جز ہے اس لئے مجازاً اسے روح کہہ دیا۔نفس روح سے بالکل الگ اور جدا چیز ہے۔سانس کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے۔نفس سے روح کا تعلق نظر نہیں آتا۔لیکن روح نفس کو بھی چالو رکھتی ہے۔

1۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّى وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (الاسراء:85)

اور تم سے روح کے متعلق دریافت کرتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ روح میرے رب کا ایک امر ہے حکم ہے ایک چیز ہے اور تم کو اسکا زیادہ علم دیا ہی نہیں گیا۔

2۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِى ○ (الحجر:29)

اور میں نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔

یہ اضافت ملک ہے۔اضافت شرافت ہے۔جیسے يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا ۔ اے میرے بندو! وَطَهِّرَا بَيْتِيَ بیت اضافت ہے۔نَاقَةُ اللّٰهِ اللہ کی اونٹنی اضافت ملک ہے۔

3۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ○ (المعارج:4)

فرشتے اور روح القدس اللہ کی طرف بلند ہوں گے ایک خاص دن میں جسکی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔

یہ متشابہات میں سے ہے۔اسکی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔بس ہمارا ایمان ہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا یہی ظاہری ترجمہ ہے عربی قرآن کا! روح کی مفصل بحث پہلے گزر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

161۔ اَلرَّوْدُ

اس کے معنی نرمی کے ساتھ کسی چیز کی طلب کرنے کے ہیں الارادۃ کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں کوشش کرنے کے ہیں اس کا ماضی ہے رَادَ یَرُوْدُ ۔

اِرَادَۃُ اصل میں اس قوت کا نام ہے۔ جس میں خواہش۔ ضرورت اور آرزو کے ملے جلے جذبات شامل ہوں پھر اس سے مراد نفس کا (دل کا) کسی طرف مائل ہونا۔ اور یہ کہ اس میلان میں شدت کا پیدا ہونا اسکو ارادہ کی پختگی (Determination) کہتے ہیں۔ اور جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے کہ اللہ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۔ اللہ تو جو بھی ارادہ کر لے اسے کر ڈالتا ہے۔

1۔ اِنْ اَرَادَبِکُمْ سُوْٓءًا اَوْاَرَادَبِکُمْ رَحْمَۃً ط وَلَا یَجِدُوْنَ لَھُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّاوَّلَانَصِیْرًا O (الاحزاب:17)

اگر اللہ تمہیں تکلیف دینا چاہے یا تم پر مہربانی کرنا چاہے تو وہ لوگ اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار پائیں گے۔

2۔ وَمَآ اُرِیْدُاَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآاَنْھٰکُمْ عَنْہُ ط اِنْ اُرِیْدُاِلَّاالْاِصْلَاحَ مَااسْتَطَعْتُ ط O (ھود:88)

اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس بات سے تم کو منع کروں اسی کو خود بھی کرنے لگوں۔ میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں۔

3۔ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَھْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ ط وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا O (النساء:88)

کیا تم ایسے لوگوں کو راہ دکھانا چاہتے ہو جن کو اللہ نے گمراہ کر دیا ہو اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تم اس کے لیے راہ نہیں پاؤ گے۔

4۔ قَالُوْانُرِیْدُاَنْ نَّاْکُلَ مِنْھَاوَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَاوَنَعْلَمَ اَنْ قَدْصَدَقْتَنَا وَنَکُوْنَ عَلَیْھَامِنَ الشّٰھِدِیْنَ O (المائدہ:113)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا ہم ارادہ کرتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان نصیب ہو۔اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا اور ہم بھی اس پر گواہ بن جائیں۔

لفظ ارادہ مختلف حالتوں میں تقریباً 144 بار قرآن مجید میں آیا ہے۔یہ ارادہ کرنے کا فعل اور رویہ نفسیاتی عمل ہے۔ نفس مختلف حالتوں میں اشیاء کو دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔اور پھر اپنے فائدے اور مطلب کے لئے مختلف ارادے کرتا ہے۔ارادہ کرنا خالصتاً نفسیاتی عمل ہے روح کا اس سے کوئی واسطہ نظر نہیں آتا۔

162۔ رَابَنِی کَذَاوَارَابَنِی

کے معنے ہیں فلاں معاملہ نے مجھے ریب میں ڈال دیا ہے۔معاملات میں شک کرنا یہ بھی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔ کسی چیز کو ماننا یہ ایمان ہوتا ہے۔اور ایمان لانا یہ بھی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

1۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ O (البقرہ:2)
ارے یہی تو وہ آسمانی خط (کتاب) ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ خط متقین کیلئے باعث ہدایت ہے۔

2۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص O (البقرہ:23)
اور اگر تمہیں اس آسمانی خط (کتاب) میں کوئی شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو تم بھی اس طرح کی ایک سورۃ بنالاؤ۔

3۔ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ قف وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ O (ال عمران:25)
پھر ان کفار کا کیا حال ہوگا جب ہم ان سب کو اس دن جمع کریں گے جس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔اور ہر انسان کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔اور ان پر مطلق ظلم نہ ہوگا۔

4۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ط وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا O (النساء:87)
اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہے ہی نہیں۔اور وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں ہے۔اور کون زیادہ سچا ہو سکتا ہے اللہ کے سوا بات کرنے میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ O (السجدہ:2)
اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ خط (کتاب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

6- قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَارَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ O (الجاثیہ:26)
کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے۔ پھر تم کو موت دیتا ہے۔ پھر قیامت کے دن تم کو زندہ کرلے گا۔ اور اس بات میں ہرگز کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

7- اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ O (المومن:59)
بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات پر ایمان نہیں لاتے۔

163- اَلزَّرْعُ

کا اصلی معنی انبات ہے یعنی اگانا یا کھیتی باڑی کرنا۔ یہ دراصل قدرت کا کام ہے اور انسان کو اس میں دخل نہیں ہے۔ لیکن چند باتیں زراعت میں ایسی ہیں جن کو انسان کرتا ہے۔

1- اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ O ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ O (الواقعۃ:63-64)
کیا تم دیکھتے نہیں ہو جو تم اگاتے ہو۔ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اسکو اگاتے ہیں۔

بظاہر انسان کھیتی باڑی کرتا ہے۔ اور اپنے طور پر کاشتکاری کے لئے آلات اور ذرائع فراہم کرتا ہے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مشیت۔ بارش۔ سورج کی گرمی کھیت میں پودے کو اگانے اور بڑھانے کی صلاحیت اور بہت سے دوسرے عوامل اللہ کے حکم سے ہی تو کام کرتے ہیں۔ اور انسان اس قابل ہوتا ہے کہ غلہ حاصل کرسکے۔

محاورہ ہے۔ زَرَعَ اللّٰهُ وَلَدَكَ ۔ اللہ تمہاری اولاد کو نمو بخشے۔

یہ بات انسانی نفس میں ودیعت کی گئی ہے کہ وہ کاشتکاری کے آلات اور ذرائع اختیار کرے تاکہ غلہ اور دیگر اجناس پیدا ہوں۔ اور یہ سب کچھ انسان کرتا ہے۔ لیکن انسانی کوشش اپنی ایک حد تک ہی تو ہے آگے اللہ رب العالمین کا دست قدرت اور اسکی رحمت ہی کام کرتی ہے۔ تب جا کر کہیں غلہ اور دیگر اجناس پیدا ہوتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَأَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ○ (یوسف:47)

یوسف نے کہا تم سات برس تک خوب کاشتکاری کرو گے سو جو کچھ تم کاٹو اس کو انکے خوشوں میں ہی پڑا رہنے دو۔ سوائے تھوڑے سے غلہ کے جو تم کھاتے ہو۔

164۔ اَلزِّيَادَةُ

اس اضافہ کو کہتے ہیں جو کسی چیز کے پورا ہونے کے بعد بڑھایا جائے۔ چنانچہ عربی میں محاورہ ہے۔ زِدْتُهٗ میں نے اسے بڑھایا فَازْدَادَ پس وہ زیادہ ہوگیا۔

1۔ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ○ (یوسف:65)

اور ہم اپنے گھر والوں کے لئے اناج لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ لائیں گے اور یہ ایک بوجھ تو بڑا ہی آسان ہے۔

یعنی ایک اونٹ غلہ کی جو مقدار ہوتی ہے اور بھائی کی وجہ سے بڑی آسان ہے۔

2۔ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ (التوبہ:124)

اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان میں سے (بعض منافق) کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا ہے۔ (استہزاء) سو وہ لوگ جو مومن ہیں ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔

3۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ○ (التوبہ:125)

اور وہ لوگ جن کے دلوں (نفوس) میں نفاق کا روگ ہے اس نے ان کے دلوں کی گندگی میں اور گندزیادہ کر دیا ہے۔ اور وہ کفر کی حالت میں ہی مر گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط O (البقرہ :247)
نبی نے کہا۔ اللہ نے اس کو تمہارے لئے منتخب کیا ہے۔ اور اسکو علم اور جسم کی صلاحیت وافر عطا فرمائی ہے۔

5۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ز وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا O (طٰہٰ:114)
پس اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے وہ بہت بلند مرتبہ ہے! اور قرآن پڑھنے میں تعجیل سے کام نہ لیا کریں جب آپکی طرف قرآن وحی کیا جارہا ہو اور اس کی وحی پوری نہ ہو جائے اور یوں کہا کیجئے کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ کر۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یوں پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

165۔ اَلزَّيْغُ

کے معنی استقامت کی حالت سے ایک جانب مائل ہو جانے کے ہیں۔ اس میں راہ راست سے ہٹنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور یہ بھی خالصتاً نفس کی حالت کا نام ہے۔

1۔ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ O (الصف:5)
مگر جب انہوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ نے بھی ان کے دلوں (نفوس) کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

غور کیجئے قلوب میں کجروی پیدا ہوتی ہے اور قلب تو نفس ہی ہے۔ روح کا اس سے کیا تعلق؟ تمام قرآن اسی مضمون کی وضاحت کرتا ہے۔ روح تو زندگی ہے۔ جان ہے اللہ کا امر ہے اور روح جس طرح جسم کو زندہ رکھتی ہے اسی طرح نفس کو بھی چالو رکھتی ہوگی؟ ہمیں اس کا کوئی شعور نہ ہے۔ اور نہ ہی قرآن نے اس کی وضاحت فرمائی ہے بلکہ یوں فرمایا!

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا O (الاسراء:85)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تصوف والے حضرات اللہ کے منع کرنے کے باوجود روح کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے۔

یہ تو پہلا مرحلہ ہے۔ اور اسی میں جب خدا کے حکم کو نہ مانا تو پھر تمام عمارت ہی ٹیڑھی ہوتی گئی۔ اب حالت یہاں تک پہنچی کہ جہاں بھی نفس کے متعلق قرآن نے کوئی وضاحت فرمائی یہ فوراً اس کا ترجمہ ''روح'' کر دیتے ہیں اس پر غور فکر کرنا لازمی ہے۔ اور جس کو یہ غلطی سمجھ میں آجائے تو اسے توبہ کرنی چاہیے اور وہ طریقے اختیار کرے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے تھے ورنہ تو بڑا خطرہ ہے۔ وحدت الوجود سے وحدت الشھود سے اور حلول وغیرہ سے!

2۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ O (ال عمران:7)

پس وہ لوگ جن کے دلوں (نفوس) میں کجروی ہوتی ہے تو وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور متشابہات میں سے فتنہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی حقیقت کو جاننے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کی حقیقت کو اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔

حالانکہ اللہ نے تو محمد ﷺ کو جو رسول اللہ ہیں ان کو یہ حکم دیا کہ اَصْحٰبِ کَهْفِ کے پیچھے نہ پڑو۔ صرف سرسری سی بات کافی ہے۔ اور یہ فرمایا۔

3۔ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا O (الکھف:22)

166۔ اَلزِّیْنَةُ

زینت حقیقی وہ ہوتی ہے جو انسان کے لئے ہر حالت میں اچھی ہو۔ زینت نفسی جیسے علم اور اعتقادات حسنہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ زینت نفس کے لئے باعث آرائش ہوتی ہے۔

1۔ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ O (الحجرات:7)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتم جان لو کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں۔اگر وہ اکثر باتوں میں تمہارا کہنا مانیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں (نفوس) میں پسندیدہ بنا دیا اور کفر کو بدکاری کو اور نافرمانی کو تمہارے دلوں کے لئے مکروہ بنا دیا۔یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

آیات ھذا میں نفس کو سب سے زیادہ جو چیز زینت بخشتی ہے وہ دولت ایمان ہے۔کسی (شخص کا) ایمان لانا اس کے لئے تمام بھلائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں! اور بوا ایمان سے محروم رہا تو وہ تمام نجاستوں میں گھر جاتا ہے۔

2۔ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاءَ هُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ O (المومنون:71)

اور اگر حق (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں درھم برھم ہو جائیں بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی کتاب ہدایت بھیج دی ہے۔مگر وہ اپنے ذکر سے منہ پھیر رہے ہیں۔

3۔ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ O (الانعام:43)

جب ہمارا عذاب ان پر ٹوٹ پڑا تو انہوں نے عاجزی کیوں نہ کی۔لیکن ان کے دل (نفوس) سخت ہو گئے تھے۔اور شیطان نے ان کے اعمال کو انکی نظروں میں شاندار بنا رکھا تھا۔

4۔ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ O (البقرہ:212)

جو لوگ کافر ہو گئے ہیں انکی نظروں میں یہ حقیر زندگی (دنیا کی زندگی) خوبصورت کر دی گئی ہے۔اور وہ ایمان والوں سے تمسخر کرتے ہیں۔اور پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان کافروں سے بلند مقامات پر ہونگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

167۔ اَلسُّجُوْدُ

کے اصل معنی جھکنے اور عاجزی کے ہیں۔ سجدہ کرنا یا نہ کرنا یہ سب نفس کے حکم سے آدمی کرتا ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے۔ کافر اور مشرک اللہ کے ساتھ دیگر اشیاء اور اشخاص کو بھی سجدہ کرتا ہے۔ اور وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

1۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ O اِلَّا اِبْلِيْسَ ط اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ O قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَالَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ O قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ O (الحجر:30-33)

پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اللہ نے ابلیس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہو گیا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہیں ہوا اس نے کہا یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے کالے سڑے ہوئے کھنکھتے گارے سے پیدا کیا۔

2۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط O (الحج:18)

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ کے سامنے آسمان اور زمین کی کل کائنات اور سورج' چاند' ستارے' پہاڑ' درخت' چار پائے اور بہت سے انسان سجدہ کرتے ہیں۔

3۔ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ O (یوسف:4)

جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا ابا جان میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

4۔ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ج O (یوسف:100)

اور یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت شاہی پر بٹھایا۔ اور سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

168۔ اَلسَّحَرُ

کے بہت سے معنی میں جادو کے بھی ہیں۔اور جادو کا علم تمام تر نفسیاتی باتیں ہیں۔بعض لوگ موسیٰ علیہ السلام کو بھی جادو گر کہتے تھے۔اسی لئے تو فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کے لئے جادوگروں کو جمع کیا تھا۔

1۔ وَقَالُوا يٰٓاَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ O (الزخرف:49)

اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے جادوگر اپنے رب سے دعا مانگ جیسا کہ اس نے تیرے ساتھ عہد کر رکھا ہے۔ہم ضرور ہدایت پر آجائیں گے۔

2۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ O (البقرہ:102)

اور اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے زمانے میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا۔بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔اور لوگ اس چیز کے پیچھے بھی پڑ گئے جو بابل میں دو فرشتوں پر نازل کی گئی تھی۔ھاروت اور ماروت پر۔

3۔ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ O (النمل:13)

جب ان کے پاس ہماری بین (آنکھیں کھولنے والی) نشانیاں آئیں تو کہنے لگے کہ یہ تو صاف صاف جادو ہے۔

4۔ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى O (طٰہٰ:63)

انہوں نے کہا کہ یہ دونوں محض جادوگر نہیں اور یہ دونوں یہ چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے ذریعے تم کو تمہارے وطن سے نکال دیں اور تمہارا عمدہ رہن سہن ختم کر دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ○ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ○

(طٰہٰ:69-70)

اور جو تمہارے ہاتھ میں ہے اسے زمین پر ڈال دو جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ اسے نگل جائے گا انہوں نے جو کچھ بھی بنایا ہے۔ وہ محض جادو کا فریب ہے۔ اور جادوگر جو کچھ بھی کرے گا کامیاب نہیں ہوتا۔ پس تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ اور کہنے لگے کہ ہم تو ھارون اور موسیٰ علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔

169۔ اَلتَّسْخِيرُ

(تفعیل) کسی بھی دوسرے آدمی کو کسی خاص مقصد کے لئے زبردستی لے جانے کے ہیں۔

1۔ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ ○

(الزخرف:32)

کیا وہ آپکے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں ہم نے اس زندگی (حیوۃ الدنیا) میں انکی روزی تقسیم کر رکھی ہے۔ اور بعض کو بعض پر فضیلت دے رکھی ہے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں۔

ایک حدیث مشکوۃ شریف میں صفحہ 417 پر یوں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ أَحَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان عادتوں کو اور خصلتوں کو تقسیم کیا ہے۔ جس طرح روزی کو تقسیم کیا۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ دنیا کی آسودگی اپنے دوست اور دشمن یعنی نیک اور بد دونوں کو دیتا ہے۔ اور دین کی نعمت صرف اپنے دوست یعنی صالح لوگوں کو دیتا ہے۔ پس جس شخص کو دین کی نعمتیں ملیں تو سمجھو کہ اللہ اس پر مہربان ہے۔ اور قسم ہے اس اللہ کی جس کے قبضے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں میری جان ہے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور زبان مؤمن نہ ہو۔

اور یہ کہ اس کا ہمسایہ اس کے شر سے امن میں ہو!

2۔ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ○ وَإِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ○ وَإِذَا رَأَوْا اٰيَةً يَسْتَسْخِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (الصفت:12-15)

بلکہ آپ تو قرآن کی آیات سن کر تعجب کرتے ہیں اور کفار مذاق کرتے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو نہیں سمجھتے۔ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس کو مذاق میں اڑا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادوگری ہے۔

3۔ قَالُوْا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ○ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِاٰيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ (الشعراء:153-154)

کفار نے کہا تم پر تو جادو کیا گیا ہے۔ تم تو ہم جیسے ہی ایک بشر ہو اگر تم سچے ہو تو کوئی کام کی نشانی پیش کرو!

170۔ اَلسَّخْطُ وَالسُّخْطُ

سخت غصے کی حالت کو کہتے ہیں۔ یہ نفس کی ایک خاص حالت کو کہتے ہیں۔ یہ غصہ بھی دو دھاری تلوار سمجھو حق کے لئے یہ حالت ہو تو خالص نیکی ہے۔ اور کسی برے عمل کے لئے یا کسی پر ظلم کرنے کے لئے غصہ کی کیفیت طاری ہو تو یہ بری بات ہے اور گناہ بھی ہے۔ روح کا اس سے مقابلہ کرلیں۔ صدیوں سے تمام نفسیاتی حالتوں کو روحانی کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید اور رسول اکرمؐ کے اقوال اس سلسلہ میں بڑے ہی واضح ہیں مسلمان عام طور پر فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور جو جس کے پاس ہے۔ وہ اس پر مطمئن بھی ہے۔ اور اسی کو حق سمجھتا ہے۔ حالانکہ ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی حالت پر نظر ثانی کرے قرآن اور احادیث کی روشنی میں اپنے اعمال کو جانچے۔

1۔ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ○ (محمد:28)

یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا جس سے اللہ ناراض ہے۔ اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کو ناپسند کیا۔ سو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ O (ال عمران:162)
تو کیا جو شخص اللہ کی خوشنودی تلاش کرلے اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جس نے اللہ کا غضب حاصل کیا۔ اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہوا۔

3۔ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ O (المائدہ:80)
ان میں سے آپ اکثر کو دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ یقیناً وہ چیز جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی ہے بہت بری ہے۔ یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا۔ اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

4۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ O (التوبہ:58)
اور ان لوگوں میں بعض ایسے ہیں جو صدقات کے بارے میں آپ پر الزام لگاتے ہیں پھر اگر اس میں سے انہیں کچھ دیا جائے تو راضی ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے۔ تو ناراض ہو جاتے ہیں۔

171۔ اَلْاَسْرَارُ

کا معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں یہ اعلان کی ضد ہے یہ بھی تمام نفسیاتی حالت اور نفسیاتی رویہ کا نام ہے نفس بعض اشیاء کو ظاہر کرتا ہے اور بعض کو اپنے جی میں اپنے دل میں اپنے نفس میں چھپا لیتا ہے۔

1۔ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ O (الرعد:13)
(اللہ کے لئے) برابر ہے کہ تم میں سے کوئی بات کو چھپائے یا اسے ظاہر کرے۔ یا رات کو چھپ کر رہے یا دن میں چلے پھرے۔ (اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے اور خوب جانتا ہے)

2۔ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ O (یوسف:77)

برادرانِ یوسف کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی یوسف اس بات کو اپنے دل میں (نفس میں) پی گیا۔ یعنی چھپا گیا۔ اور ان پر کچھ بھی ظاہر نہ کیا۔ یوسف نے کہا تم بڑے دہشت گرد ہو۔ تم جو کچھ بھی بیان کر رہے ہو اللہ ان سب باتوں کو خوب جانتا ہے۔

غور کیجئے کسی بات کا چھپانا خالص نفسیاتی عمل ہے۔ روح کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عام طور پر مسلمانوں میں تعلیم اس بات کی دی جاتی ہے کہ سب درست ہے۔ چاہے اس میں کفر و شرک ہی کیوں نہ بھرا ہوا ہو۔ حالانکہ اصل حق قرآن و سنت ہے۔

3- قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ O (یوسف:19)

اس نے کہا بشارت ہو (God News) یہ تو ایک لڑکا ہے! اور انہوں نے اسے مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا۔ حالانکہ وہ جو کچھ بھی کر رہے تھے اللہ خوب جانتا تھا۔

4- وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ O (النحل:18-19)

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا ہے۔ بڑا مہربان ہے! اور اللہ سب باتوں کو جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

172۔ اَلسُّرْعَةُ

کے معنی جلدی کرنے کے ہیں اور یہ بُطْأٌ کی ضد ہے۔ یہ بھی خالصتاً نفسیاتی کیفیت اور رویہ ہے۔ روح کہاں؟

1- وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ O (ال عمران:176)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نبی ﷺ ان لوگوں کا کفر اختیار کرنا اور اس میں تیزی دکھانا آپ کو غمگین نہ کر دے۔ یہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہے۔

2۔ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ ○ (المائدہ:52)

پھر اے نبیؐ جن لوگوں کے دلوں میں منافقت کا روگ ہے وہ تیزی سے دشمنوں میں گھسے جا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہیں ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔

اس آیت میں منافقین کی نفسیاتی حالت کو بڑے ہی لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے۔

3۔ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (المائدہ:62)

اور آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ گناہ کے کام کرنے سرکشی دکھانے میں اور حرام مال ہضم کرنے میں بڑی تیزی دکھاتے ہیں۔ یقیناً ان کے یہ تمام کام بہت ہی برے ہیں۔

4۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ○ (الانبیاء:90)

پس ہم نے ان کی دعا بھی قبول کی اور اسے یحییٰ عطا کیا۔ اور اس کی بیوی کو اس کے لئے اولاد کے قابل بنایا۔ بے شک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے اور ہمیں رغبت سے یعنی امید سے اور ڈر کر پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے رہتے تھے۔

5۔ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ○ (یونس:21)

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد لطف و کرم سے نوازتے ہیں تو وہ اچانک ہمارے احکام میں حیل وحجت سے کام لینے لگتے ہیں۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ اللہ چال چلنے (مکر کرنے) میں بہت ہی تیز ہے۔ اور ہمارے رسول (فرشتے) تمہاری مکاریوں کو برابر لکھتے رہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

173۔ اَلسَّرَفُ

کے معنی انسان کے کسی بھی کام میں حد اعتدال سے تجاوز کرنے کے ہیں۔ یہ فعل بھی نفسیاتی خصوصیت اور رویہ ہے۔

1۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○ (الاعراف:31)

اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اپنے آپ کو آراستہ کرلیا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو! بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

2۔ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ ○ (النساء:6)

اور ان کے بڑے ہونے کے خوف سے مال کو فضول خرچی اور جلد بازی میں نہ کھا جاؤ۔

3۔ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ○ (یونس:83)

اور بلاشبہ فرعون زمین میں بڑا سرکش تھا۔ اور بے شک وہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔

یہ تمام خصوصیات اور صفات انسانی نفوس میں پائی جاتی ہیں۔ اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا تو وہ اپنے اپنے حلقہ میں پوری طرح سے فرعون کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ ادنیٰ ملازمین سے لیکر صدر مملکت تک جو کوئی بھی سرکشی کرے اور جائز حدود سے تجاوز کرے وہ اصل میں فرعون ہی ہوتا ہے۔ ایک عام پولیس مین (Police man) چھوٹا بڑا تھانیدار، پٹواری، جو کوئی بھی جائز حدود سے تجاوز کرتا ہے وہ اصل میں فرعون ہی ہوتا ہے۔

4۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○ (المومن:28)

یہ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والے اور جھوٹے آدمی کو ہدایت نہیں دیتا۔

5۔ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○ (الفرقان:67)

اور وہ لوگ جو خرچ کریں تو فضول خرچی نہ کریں۔ اور نہ تنگ دلی سے کام لیں اور ان کا رویہ ان دونوں کے درمیان متوازن ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى O (طٰہٰ:27)

اور اس طرح ہم اس کو بدلہ دینگے جس نے زیادتی (اسراف) کی اور اپنے رب کے احکام کو نہ مانا۔ اور آخرت کا عذاب یقیناً بہت سخت اور باقی رہنے والا ہوگا۔

174۔ اَلسَّعْیُ

تیز چلنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ عَدْو (سرپٹ دوڑنا) سے کم درجہ کی رفتار ہے۔ مجازاً کسی بھی اچھے اور برے کام کے لئے کوشش کرنے پر بولا جاتا ہے۔ یہ دوڑ دھوپ کرنا۔ کوشش کرنا ان کا مختلف حالتوں میں مختلف ہونا نفس انسانی کا عمل ہے اور رویہ ہے۔

1۔ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا O (بنی اسرائیل:19)

اور جو شخص آخرت چاہے۔ اور اسکے لئے مقدور بھر کوشش بھی کرتا رہے۔ اور پھر وہ ہو بھی مومن تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش مقبول بھی ہوگی۔

آیات میں غور و فکر کیجئے تو سمجھنا بہت ہی آسان ہے۔ نفسیاتی خصوصیات کو روحانی قرار دے دیتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے!

2۔ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ O (الحج:51)

اور وہ لوگ جو اللہ کی آیات میں اس طرح کوشش کرتے ہیں کہ خود ذات حق (اللہ) کو ہی عاجز ثابت کردیں یہی لوگ جہنمی ہیں۔

3۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ O (الانبیاء:94)

سو جو کوئی بھی نیک کام کرے گا اور وہ ہو بھی مؤمن تو اس کا عمل یعنی کوشش ضائع نہ کی جائے گی۔ اور ہم یقیناً اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعمال لکھتے جاتے ہیں۔

4۔ وَجَآءَ رُجُلٌ مِّنْ اَقْصَاالْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ O (القصص:20)

اور شہر کی دوسری جانب سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے موسیٰ قوم کے وڈیرے (الملأ) تمہارے قتل کرنے پر مشورہ کر رہے ہیں سو تو یہاں سے نکل جا۔ بے شک میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

5۔ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ O (المائدہ:64)

اور جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔ اور وہ ملک میں فساد کے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو پسند نہیں فرماتا۔

یہ آیت یہود کے متعلق ہے۔ جو پیغمبروں کی اولاد ہیں۔

175۔ اَلسُّوْءُ

ہر وہ چیز جو انسان کو غم میں مبتلا کر دے اسے سُوْء کہتے ہے۔ خواہ وہ چیز دینوی ہو یا اخروی ہو۔ یہ کیفیت خواہ جسمانی ہو یا نفسیاتی ہو۔

1۔ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِىْ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ O (ھود:64)

اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشانی ہے۔ سو تم اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے تکلیف نہ پہنچانا۔ ورنہ تم کو جلدی ہی عذاب پکڑ لے گا۔

2۔ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السُّوۡءَ وَالۡفَحۡشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ O (یوسف:24)

اور وہ ان کا قصد کر چکی تھی۔ اور وہ بھی اس کا قصد کر چکے ہوتے اگر اپنے رب کی طرف سے ایک نشانی نہ دیکھ لیتے۔ یوں اس لئے ہوا کہ ہم ان سے بدکاری اور بے حیائی کو دور رکھیں یقیناً وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔

3۔ بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ O (البقرہ:81)

ہاں جس کسی نے بھی برائی کمائی اور اس کو گناہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

4۔ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا O (النساء:110)

اور جو کوئی بھی گناہ کرے۔ یا اپنے اوپر ظلم ڈھائے پھر اللہ سے معافی کا طلبگار ہو۔ وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔

5۔ فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ؕ وَالَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيۡبُهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ۙ وَمَا هُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ O (الزمر:51)

پھر انکی بداعمالیاں ان کے آگے آئیں گی۔ اور جو لوگ ان میں سے ظالم ہیں یہ بھی عنقریب اپنی بداعمالیوں کی سزا پائیں گے۔ اور یہ سب اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

176۔ اَلسَّکُوْتُ

اس کا اصل معنی نرک کلام ہے۔ چپ رہنے کو بھی سکوت ہی کہتے ہیں۔ یہ نفس کی اپنی مرضی خواہش اور سوچ ہوتی ہے کہ آدمی کہاں کس طرح سے بولے اور کہاں کتنا چپ رہے۔ یہ بھی نفسیاتی طرز عمل ہے۔ روح کا اس سے کیا واسطہ۔ زیادہ چپ رہنے والے آدمی کو رجل سکیت ساکوت کہا جاتا ہے

1۔ وَلَمَّاسَکَتَ عَن مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَالْاَلْوَاحَ ۖ وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ○ (الاعراف:154)

اور جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ کم ہوا تو ان تختیوں کو اٹھالیا اور ان میں جو کچھ لکھا ہوا تھا۔ وہ ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت تھا۔ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

اس آیت میں لفظ سکت بطور استعارہ کے استعمال ہوا ہے جہاں سکت کا معنی غصے کا فرو ہو جانا ہے۔ سَاکِت کا معنی آتا ہے۔ صَامِت مُسْکِت۔ خاموش کرا دینے والی بات۔ سَکْتَة : نُقْطَة ۔ خاموشی

177۔ اَلسُّکْرُ

اصل میں اس حالت کو کہتے ہیں جو انسان اور اسکی عقل کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اس کا عام استعمال شراب کی مستی پر ہوتا ہے۔ اور شدت غضب یا غلبہ عشق کی کیفیت کو سکر کہتے ہیں۔ شاعر کا شعر یوں ہے۔

سَکْرَانِ سُکْرُ هَوًی وَسُکْرُ مُدَامَةٍ

یعنی نشہ محبت اور نشہ شراب اصل تو یہ معنی ہوا کہ سکر میں مت ہی ماری جاتی ہے۔

1۔ وَجَآءَتْ سَکْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ○ (ق:19)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موت کی بے ہوشی فی الحقیقت آ پہنچتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جس سے تو کتراتا تھا۔

2۔ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ (الحجر:72)

تیری جان کی قسم وہ اپنے نشے میں بدمست تھے (قوم لوط)

3۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ الخ ○ (النساء:43)

اے ایمان والو جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز نہ پڑھو۔ یہاں تک کہ تم جو کہتے ہو اسے سمجھنے بھی لگو۔

178۔ اَلسَّلْبُ

کے معنے کسی سے کوئی چیز چھین لینا کے ہیں یہ بھی خالصتاً نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔ کہ بعض لوگ دوسروں سے ان کا مال اور اشیاء زبردستی چھین لیتے ہیں۔ لیکن جو کوئی متقی اور خدا سے ڈرنے والا ہوگا وہ کبھی بھی دوسروں کی اشیاء چھین کر حاصل نہیں کرتا۔ ایک متقی مسلمان (خدا رسیدہ) کبھی بھی تو کسی بھی حالت میں اس طرح کی حرکات نہیں کرتا۔ یہی تو تزکیہ نفس ہے۔ کیا اس کو ہم تزکیہ روح بھی کہہ سکتے ہیں؟ یا کسی اور مقام پر تزکیہ روح کا ذکر کسی اور پیرائے میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔ اور یہ ایک بڑی اصطلاح ہے عام اور خاص مسلمانوں میں پاک روح روح کی پاکیزگی۔ وغیرہ وغیرہ جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ (الحج:73)

اے لوگو تمہارے لئے ایک مثال بیان کیجاتی ہے۔ اسے غور سے سنو۔ کہ بلاشبہ تم خدا کے علاوہ جن کو بھی پکارتے ہو (اس میں انبیاء اور رسول بھی شامل ہیں) وہ ایک مکھی بھی تو نہیں بنا سکتے اگرچہ اسکے لئے وہ سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس کو چھڑا نہیں سکتے مانگنے والا اور جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مانگتے ہیں سب عاجز ہیں۔

غور کیجئے کہ لفظ السلب پورے قرآن مجید میں صرف ایک بار ہی آیا ہے۔لیکن یہ نفس انسانی کی ایک بہت بڑی صفت اور خصوصیت کو واضح طور پر بیان کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو مخاطب فرما کر اس مکھی والی مثال کو بڑے غور سے سننے کے لئے کہتا ہے۔مثال نہایت ہی آسان اور سادہ الفاظ میں ہے۔اور یہ اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کو واضح کرتی ہے۔

179۔ اَلسُّلُوْکُ

اس کے اصل معنی راستہ پر چلنے کے ہیں۔ ہر آدمی زندگی میں جو رویہ بھی اختیار کرتا ہے وہی اس کے لئے سلوک ہوتا ہے بے شمار مخلوق اپنے اپنے ذہن اور دلچسپی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور یہ سب قرآن کریم کی ایک آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

1۔ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ○ (بنی اسرائیل:84)

فرما دیجئے ہر کوئی اپنی زندگی کو اپنے خاص ڈگر (سلوک) پر چلتے ہوئے گزارتا ہے

اور صحیح راستہ سلوک تو صرف ایک ہی ہے۔

2۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ ○ (المائدہ:3)

یہ بڑا مشکل مقام اور معاملہ ہے۔کیونکہ صرف دین اسلام پر چلنے والے ہی کامیاب ہونگے اور باقی سب ناکام لوگوں کے اسلام میں بھی ان گنت سلوک بنے ہوئے ہیں۔تو جو سلوک بھی قرآن وسنت کے مطابق ہوگا وہ کامیاب ہو جائے گا۔اور جو اسکے خلاف ہونگے اللہ ان کو رد کر دے گا۔

3۔ اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ○ (طٰہٰ:53)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خدا جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش کی طرح بچھایا۔ اور اس میں تمہارے لئے راستے نکالے اور آسمان سے مینہ برسایا۔ اور پھر اس پانی کے ساتھ مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں۔

4۔ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ط يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ (النحل:69)

پھر ہر قسم کا پھل کھا اور اپنے رب کے بنائے ہوئے آسان راستوں پر چلتی رہ اسکے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگوں میں ہوتی ہے۔ اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔ اس بات میں بھی غور وفکر کرنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں!

5۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ الخ ○ (الزمر:21)

کیا تم نے بغور نہیں دیکھا اللہ نے آسمانوں سے بارش نازل کی اور پھر اس کو زمین کے چشموں سے چلایا۔ اس پانی سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کیں۔

180۔ اَلسَّیْرُ

کے معنی زمین پر چلنے کے ہیں اور چلنے والے آدمی کو سَائِر کہتے اور ایک ساتھ چلنے والی جماعت کو (قافلہ سیارۃ کہتے ہیں۔

یہ کام نفس کے حکم اور خواہش کے مطابق ہوتے ہیں۔ نفس ہر جگہ آدمی کو لئے لئے پھرتا ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ آ جہاں بھی ہو اور جو کچھ کام بھی کرتا ہے انسان کے اندر بیٹھا ہوا نفس اس کا حکم کرنے والا ہوتا ہے۔

1۔ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ج قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ (القصص:29)

تو جب موسیٰ علیہ السلام نے وہ مقررہ مدت پوری کر دی اور اپنی فیملی کو لے کر چلا تو راستے میں کوہ طور پر ایک طرف آگ نظر آئی۔ اپنے اہل سے کہا کہ یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے شاید میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انگارہ لاؤں تا کہ تم اسے سینکو۔

2۔ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَا اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ○ (الحج:46)

کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر و سیاحت نہیں کی۔ ان کے ایسے دل ہوتے کہ ان سے سمجھتے اور ان کے ایسے کان ہوتے یہ ان سے سنتے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہوتے ہیں وہ اندھے ہو جاتے ہیں۔

3۔ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ○ (المائدہ:3)

کیا انہوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ وہ ان سے بھی زیادہ طاقتور تھے۔ اور دنیا میں زیادہ آثار چھوڑ گئے سو خدا نے ان کے گناہوں پر گرفت کی اور خدا سے ان کو کوئی بھی نہ بچا سکا۔

181۔ اَلشُّحُّ

کے معنی ہی حرص اور بخل دونوں شامل ہیں اور یہ خالص نفسیاتی صفت اور رویہ کا نام ہے۔

1۔ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا O (النسآء:128)

''اور صلح بہتر ہے۔ حرص اور بخل تو انسانی نفوس میں رچا بسا ہی ہے اور اگر ایک دوسرے سے اچھا برتاؤ کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو پس اللہ تو تمہارے اعمال کو جانتا ہی ہے''۔

اس آیت کریمہ میں کس قدر فصاحت اور بلاغت موجود ہے۔ کوئی بھی عرب اس طرح کا کلام نہیں بول سکتا۔ اور پھر یہ نفس میں ہوتا ہے۔ حریص ہونا۔ بخیل ہونا، خوش ہونا۔ ناراض ہونا غصے ہونا یہ تمام نفسیاتی چیزیں ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم خود نفس (Psychomotor) دیتا ہے۔ اور آگے یہ تمام باتیں نفس انسانی میں ودیعت کی گئیں ہیں۔ جب نفس محرکہ (Psychomotor) ان باتوں میں سے کسی بات کے کرنے کا حکم دیتا ہے تو پورا انسانی جسم اسکے مطابق کام کرتا ہوا نظر آتا ہے بظاہر تو ہر کام آدمی کرتا ہوا نظر آتا ہے لیکن اس انسانی مشن میں نفس محرکہ اصل طاقت اور حاکم ہے۔

2۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (الحشر:9)

''اور جس نے بھی اپنے آپ کو (اپنے نفس کو) حرص اور بخل سے بچایا تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہونگے''۔

یہ نفس محرکہ (Psychomotor) ہی وہ چیز ہے جو سب کچھ سوچتا ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اسکی تمام تدابیر بھی یہ نفس ہی بناتا ہے۔

3۔ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا O (الاحزاب:19)

''تمہارے حق میں بخیل ہیں جب خوف کا موقع آتا ہے تو آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کو اس طرح پتھرائی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہونگے جس طرح ان پر موت کی غشی طاری ہو مگر جب خوف دور ہو جاتا ہے۔ تو وہ مال غنیمت کی حرص میں تیز زبانوں سے تمہیں طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان لاتے ہی نہیں۔ سو اللہ نے انکے تمام اعمال کو اکارت کر دیا۔ اور یہ اللہ کے لئے بڑا آسان ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

182۔ اَلشَّرُّ

وہ چیز ہے جس سے ہر ایک نفرت کرتا ہے۔اس کے مقابلے میں خیر وہ چیز ہے۔جس کو ہر کوئی پسند کرتا ہے۔یہ بھی نفسیاتی خصوصیت اور نفسیاتی صفت ہے۔

1۔ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ○ (مریم:75)

''پس وہ جان لیں گے کہ کون بری حالت میں ہے۔اور کسی کی فوج کمزور ہے''۔

2۔ وَقَالُوْا مَالَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ (ص:62)

''اور کہیں گے کہ کیا بات ہوئی کہ ہم ان لوگوں کو یہاں نہیں دیکھتے جن کو ہم شریروں (دہشت گردوں) میں شمار کرتے تھے''۔

3۔ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (النور:11)

''بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے (حضرت عائشہؓ پر) تہمت لگائی۔وہ بھی تم میں سے ایک گروہ ہے۔اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو۔بلکہ یہ تمہارے لئے ہی اچھا ہے ان میں سے ہر شخص کو اتنا ہی گناہ ملا جتنا اس نے حصہ لیا۔اور ان میں سے جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کو عذاب عظیم ہوگا''۔

4۔ وَاَنَّا لَا نَدْرِيْ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ○ (الجن:10)

''اور ہم نہیں جانتے کہ اس سے زمین پر بسنے والوں کو کوئی نقصان پہنچانا مطلوب ہے یا اللہ ان کے حق میں بہتری کا ارادہ رکھتا ہے''۔

5۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ (الفلق:5)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجئے میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ چھا جائے۔ اور جادو کرنے والی عورتوں کے شر سے جب وہ گانٹھوں پر پھونکیں مارتی ہیں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرے''۔

6۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ O الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ O مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ O (الناس:6)

''اور سوسہ ڈالنے والے خناس کے شر سے جب وہ وسوسہ ڈال کر چھپ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو''۔

183۔ اَلشُّرْبُ

کے معنی پانی یا کسی اور مائع چیز کو نوش کرنے کے ہیں پینے کا بظاہر عمل تو آدمی کرتا ہے۔ انسان کرتا ہے۔ لیکن آدمی میں جو اسکا نفسیاتی انجن (Psychomotor) ہے وہ پینے یا نہ پینے کا حکم صادر کرتا ہے۔ اور پھر یہ عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ پانی پینا۔ شراب پینا۔ دودھ پینا سب احکام نفس ہی صادر کرتا ہے۔ یعنی انسان/آدمی کا من/جی چاہتا ہے یہ چاہنا بھی نفسیاتی فیصلہ ہوتا ہے۔

1۔ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِیَدِهٖ ج فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ط O (البقرہ:2)

''اس نے کہا بے شک اللہ تم کو ایک نہر کے ذریعہ آزمانے والا ہے جو کوئی بھی اس نہر سے پانی پئے گا وہ میری جماعت میں سے نہ ہوگا۔ اور جو نہ پئے گا وہ میری جماعت میں سے ہوگا۔ ہاں اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر پانی پینے سے کوئی حرج نہیں پھر ان لوگوں میں سے چند ایک کے سوا سب نے پانی پی لیا''۔

2۔ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ O (الواقعہ:68)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم نے کبھی اس پانی میں غور وفکر بھی کیا ہے جسے تم پیتے ہو''۔

یعنی یہ پینے کا پانی کن Gases سے مل کر بنا ہے اور کتنے ہی مراحل سے گزر کر یہ پینے کے لائق ہوا ہے۔

3۔ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ○ (الاعراف:3)

''اور کھاؤ اور پیو لیکن اسراف مت کرو کیونکہ اللہ مسرفین کو پسند نہیں کرتا''۔

4۔ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَّ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○ (الانعام:70)

''ان کے پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی ہوگا اور ان کے کفر کرنے کے سبب دردناک عذاب ہوگا''۔

5۔ يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ط ○ (النحل:69)

''اس مکھی کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگوں میں ہوتی ہے۔ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے''۔

ہر آیت انسانوں کو غور وفکر کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔

6۔ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ ص هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَ هَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ط ○ (الفاطر:12)

''اور دو سمندر برابر نہیں ہیں یہ ایک میٹھا ہوتا ہے جس کا پانی پینے میں خوشگوار ہوتا ہے اور یہ دوسرا کڑوا ہوتا ہے''۔

184۔ اَلشَّکُّ

کے معنی دو متضاد چیزوں کے ذہن میں برابر اور مساوی ہونے کے ہیں الشک کبھی تو نفس شے میں ہوتا ہے کہ یہ کون سی جنس سے ہے اور کبھی اسکی صفت میں اور کبھی اسکی غرض کے بارے میں جس کے لئے وہ چیز وجود میں لائی گئی ہے۔ شک جہالت ہی کی ایک قسم ہے لیکن اس سے اَخَصّ ہے۔ کیونکہ جہالت میں اکثر سرے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ پس ہر شک جہل ہے۔ اور یہ بھی نفسیاتی صفت اور رویہ ہے۔

1۔ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّنَا لَفِی شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ○ (ھود:62)

''اورانہوں نے کہا اے صالح بلاشبہ اس سے پہلے تم سے بڑی بڑی توقعات تھیں کیا تم ہمیں انکی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ اور جس طریقہ کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہو ہمیں اس میں شک ہے اور وہ حیرت والی ہے''۔

2۔ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ط تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ (ابراہیم:10)

''ان کے رسولوں نے کہا۔ کیا تمہیں اللہ کے بارے میں شک ہے جو زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کر دے۔ اور ایک وقت معین تک تمہیں مہلت دے انہوں نے جواب میں کہا تم تو ہم جیسے محض ایک بشر ہو۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیں ان بتوں کی پوجا سے روک دو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں۔ سو کوئی صاف معجزہ پیش کرو!''

3۔ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ط بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ج بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ○ (ص:8)

''کیا ہم میں سے اسی شخص پر ذکر (قرآن) نازل ہوا ہے بلکہ بات تو یہ ہے کہ ان کو میرے قرآن میں ہی شک ہے بلکہ ابھی تک انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا''

4۔ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ط وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ ○ (السبا:21)

''اور ابلیس کا تسلط ان لوگوں پر نہیں ہے مگر اس لئے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے الگ کر کے معلوم کریں جو اسکی طرف سے شک میں ہیں۔ اور تیرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

185۔ اَلشُّکْرُ

کے معنی کسی نعمت کا تصور اور اظہار کرنے کا ہے۔ شکر تین قسم پر ہے شکر قلبی یعنی اپنے دل ودماغ (نفس) میں اس کا تصور کرنا۔ شکر لسانی یعنی زبان سے منعم کی تعریف کرنا ہے۔ تیسرے شکر بالجوارح۔

1۔ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ○ (السبا:13)

''اے آل داود اللہ کا شکر بجالاؤ اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت ہی کم ہیں''۔

2۔ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ○ (الفرقان:62)

''اور وہی تو اللہ ہے جس نے رات دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے بنایا ہے۔ اس شخص کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر ادا کرنے کا ارادہ کرلے''۔

3۔ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (الملک:23)

''کہہ دیجیے وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے اور اللہ نے تمہارے لئے کان آنکھیں اور دل ودماغ (افئدۃ) بنائے: لیکن تم شکر تو پھر بھی کم ہی کرتے ہو۔ یعنی اللہ نے تمہارا نفس (Psychomotor) بنایا''۔

4۔ فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (العنکبوت:17)

''سو تم اللہ ہی کے ہاں رزق تلاش کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ'' اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

5۔ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ (المؤمن:61)

''بلاشبہ اللہ لوگوں پر بہت بہت احسان کرتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزار نہیں ہوتے''۔

6۔ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ○ (النمل:40)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(حضرت سلیمان علیہ السلام) کہہ رہے تھے کہ مجھے آزمائے۔ کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو بھی شکر کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے'' الخ۔

7۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (لقمن:12)

''اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی۔ تا کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرتا رہے۔ اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو بے پرواہ ہے اور حمید ہے''۔

8۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ:158)

''اور جو بھی خوشی سے نیکی کا کام کرے تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے اور جاننے والا ہے''۔

186۔ اَلشَّكْوٰى

وَالنِّكَايَةُ، وَالنِّكَاةُ، وَالشَّكْوٰى: کے معنی اظہار غم کے ہیں لفظ شکایت اسی معنی میں اردو میں مستعمل ہے اور یہ بھی نفس انسانی کی خصوصیت اور خاص رویہ کا اظہار ہوتا ہے۔

1۔ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (یوسف:86)

''یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنی بے قراری اور غم کی شکایت اپنے اللہ سے ہی کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے''۔

2۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (المجادلۃ:1)

''اے نبی! اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے۔ جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی اور اللہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریاد کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

یہ عورت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ یا بنت خویلد ہیں۔ ان کے اور ان کے خاوند اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا تھا۔ اور اس کے لئے قرآن نازل ہوا۔

187۔ اَلْمَشْهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ

کے معنی کسی چیز کو دیکھنا یا مشاہدہ کرنے کا ہے خواہ بصر سے ہو یا بصارت سے اور صرف حاضر ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور یہ بھی نفس انسانی کی خصوصیت ہے۔ کہ وہ چیزوں کو ظاہری نظر سے دیکھتا ہے۔ اور پھر ان میں غور و فکر کرتا ہے۔ جو کہ بصیرت ہے۔

1۔ فَاِنْ شَهِدُوْ فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ط O (الانعام:150)

"پس اگر وہ گواہی دے ہی دیں تو آپ ہرگز ان کے ساتھ گواہی نہ دیں"۔

2۔ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ O (الانعام:130)

"انہوں نے کہا گواہی دی ہم نے اپنے ہی خلاف اور اس زندگی نے ان کو فریب دیا اور وہ اس بات کا اقرار کریں گے کہ وہ کافروں میں سے تھے"۔

3۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ O (حٰمٓ السجدۃ:53)

"ہم ان کو اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود ان کے اپنے نفس (Psyche) میں دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ یہ (دعوت، قرآن، رسول، یہ اسلام اور خود اللہ تعالیٰ) سب حق ہے کیا تیرے رب کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ ق لا شَهِیْدٌ م بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ق وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْ م بَلَغَ ط ء اِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ O (الانعام:19)

''ان سے پوچھئے کہ کونسی چیز گواہی میں سب سے بڑی ہے۔ جواب میں کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن جو میری طرف وحی کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ذریعے سے میں تمہیں اور جن تک یہ قرآن پہنچے نافرمانی کے نتائج سے ڈراؤں کیا واقعی تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود شریک ہیں۔ کہہ دیجئے کہ میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا۔ کہہ دیجئے بس وہ تو ایک ہی خدا ہے۔ بے شک تم جس چیز کو شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں''۔

5۔ اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ O (البروج:9)

''اللہ وہ ہے جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے''۔

6۔ اَمْ کُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ لا اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ م بَعْدِیْ ط قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَکَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِکَ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ O تِلْکَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ج لَهَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ ج وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ O (البقرہ:133,134)

''کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام کی موت کا وقت آیا۔ اور جب اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم اسی خدائے واحد کی عبادت کریں گے جس کی عبادت آپ کے ابا ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کرتے تھے۔ اور ہم مسلمان ہیں اسی خدا کے ماننے والے۔ یہ ایک امت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال انکے کام آئیں گے تمہارے اعمال تمہارے کام آئیں گے۔ اور تم سے انکے اعمال کی باز پرس نہ ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

188۔ اَلشَّهْوَةُ

کے معنی ہیں نفس کا کسی بھی چیز کی طرف کھنچ جانا جسے وہ چاہتا ہے۔خواہشات دو قسم کی ہیں۔شھوۃ صادقہ اور کاذبہ ہر طرح کی شھوت (خواہش) اچھی ہو یا بری یہ پیدا ہی دل (نفس) میں ہوتی ہے۔اچھی باتوں کی خواہش کرنا اور بری باتوں کی خواہش نہ کرنا یہ تمام عمل نفس کا ہے۔اور یہ تزکیہ نفس میں شامل ہے۔بلکہ تزکیہ نفس ہوتا ہی یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکے اچھی اور جائز خواہشات کا پورا کرنا شریعت اسلامیہ میں نہ صرف جائز ہے بلکہ مطلوب ہے۔

1۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ (ال عمران:14)

"لوگوں کے دلوں (نفوس) میں بیوی بچوں کی محبت سونے اور چاندی کے ڈھیروں سے محبت عمدہ عمدہ گھوڑوں سے لگاؤ۔اور مال مویشی اور کھیتی سے محبت یہ چیزیں اس گھٹیا (الدنیا) زندگی کا اسباب ہیں اور اللہ کے پاس ہی بہترین ٹھکانا ہے"۔

3۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ○ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ (المرسلات:41,42)

"بلاشبہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے سایہ دار اور چشموں والے بہشت ہیں۔اور وہ تمام پھل ہونگے جن کی وہ خواہش کریں گے"۔

4۔ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ (الواقعہ:20,21)

"اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے۔اور پرندوں کا گوشت جسے وہ چاہیں گے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

189۔ اَلصَّبْرُ

کے معنی کسی کو تنگی کی حالت میں روک رکھنا ہے یہ بھی ایک خالص نفسیاتی خصوصیت اور رویہ ہے یہ ایک نفسیاتی حالت کا نام ہے۔اور ہر ایک نفس صبر کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔اور پھر انسانی جسم اس خاص نفسیاتی حکم کے مطابق عمل کرتا ہے۔

1۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ O (الشوریٰ:43)

''اور البتہ جس نے برداشت سے کام لیا اور معاف کر دیا تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے''۔

2۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ط O (الاحقاف:35)

''سو آپ صبر سے کام لیں جس طرح عالی ہمت رسولوں نے کام لیا۔اور انکے معاملہ میں جلدی نہ کیجئے''۔

3۔ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ O (العنکبوت:59)

''جن لوگوں نے صبر سے کام لیا اور وہ اپنے رب پر بھروسہ بھی رکھتے تھے''۔

4۔ وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ط وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ط اَتَصْبِرُوْنَ ج وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا O (الفرقان:20)

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی پیغمبر بھیجے تھے وہ کھانا بھی کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے۔ اور ہم نے تم کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے۔کیا تم صبر کرو گے اور تیرا رب سب کو دیکھ رہا ہے''۔

5۔ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا O (الکھف:67)

''اس نے کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے''۔

6۔ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا O (الکھف:68)

''اور جس چیز کا تمہیں علم ہی نہیں اس پر تم صبر کیونکر کر سکو گے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7- قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ○ (الکھف:69)

''موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ انشاء اللہ مجھے صابر پائیں گے۔اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا''۔

8- وَجَآءُوْا عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ط قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ط فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ○ (یوسف:18)

''اور آئے وہ اس قمیص کے ساتھ جس پر تھوڑا خون لگا تھا۔کہا بلکہ تم نے اپنے نفوس میں ایک بات بنالی ہے۔ سو صبر ہی بہتر راستہ ہے۔اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو خدا ہی سے اس کے بارے میں مدد چاہتا ہوں''۔

190۔ اَلصَّدُوْدُ وَالصَّدُّ

کبھی لازم ہوتا ہے اور کبھی متعدی ہوتا ہے۔اس کا معنی کسی چیز سے اعراض کرنا ہے روک دینا بھی اس کا معنی ہے یہ بھی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔روح؟

1- فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ط وَكَفٰی بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ○ (النساء:55)

''پھر ان میں سے بعض تو ابراہیم پر ایمان لائے اور بعض ان پر ایمان لانے سے رک گئے (ان کے لئے) دہکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے''۔

2- وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ○ (النمل:24)

''شیطان نے ان کے برے اعمال انکے لئے خوشنما کر دکھائے۔پس اس نے ان کو سیدھی راہ سے روکے رکھا اور وہ ہدایت نہیں پاتے''۔

3- اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○ (محمد:1)

''اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔اللہ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَاللّٰہُ لَھُمْ O (محمد:34)

''بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا پھر مر گئے درآں حالیکہ وہ کافر تھے۔ اللہ انکو ہرگز معاف نہیں کرے گا''۔

5۔ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ O (ابراہیم:10)

''تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیں ان بتوں کی عبادت سے روک دو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں تم کوئی واضح دلیل لے کر آؤ''۔

6۔ فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنْھَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِھَا وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ فَتَرْدٰی O (طٰہٰ:16)

''سو وہ شخص جو ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے کہیں ایمان لانے سے تمہیں روک نہ دے اور تم برباد ہو جاؤ''۔

7۔ وَکَذٰلِکَ زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ ط وَمَا کَیْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ O (المؤمن:37)

''اور اس طرح فرعون کی بداعمالیاں اس کو اچھی معلوم ہوئیں اور وہ حق و صداقت کی راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر چال ناکام ہی رہی۔

191۔ اَلْاِصْرَارُ

کسی گناہ پر سختی سے جم جانا اور اس سے باز نہ آنا۔ اصل میں یہ صِرٌّ سے ہے جس کے معنی باندھنے کے ہیں۔ یہ ایک نفسیاتی رویہ ہے۔

1۔ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ O (ال عمران:135)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو گناہ کر بیٹھتے ہیں اس پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے''۔

2۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ O وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ O (الواقعہ:45,46)

''وہ پہلے واقعی ناز و نعمت میں پلے تھے۔اور اس بڑے گناہ (شرک) پر اصرار کیا کرتے تھے۔یعنی شرک جیسی چیز کو معمولی سمجھتے تھے عیسائی اور یہودی جو بگڑے ہوئے مسلمان ہیں وہ جان بوجھ کر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور خود مسلمانوں میں بھی آج کتنی تعداد ہے جو مشرکانہ عقائد رکھتی ہے۔اور وہ اپنی اصلاح کے لئے بالکل غور و فکر کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی۔تو اللہ بھی ان کے دلوں (نفوس) پر مہر لگا دیتا ہے۔اللہ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے اور لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ اللہ کو ایک بڑے بادشاہ کی طرح سمجھتے ہیں۔جو لوگوں کی خواہش کے مطابق لوگوں کو جنت میں داخل کر دے گا حالانکہ یہ تمام لوگ سخت جہالت اور دھوکے میں ہیں''۔

3۔ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا O (نوح:7)

''اور میں نے جب کبھی بھی ان کو دعوت دی تا کہ تو ان کے گناہ معاف کر دے انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں۔اور اوپر سے اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور ضد کی اور تکبر بھی کیا۔

4۔ يَسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ O (الجاثیہ:8)

''جو اللہ کی آیات کو سنتا ہے۔جو اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔پھر غرور کی وجہ سے اڑا رہتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں۔سو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے''۔

حدیث شریف اَلْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِءُ بِرَبِّهٖ جو شخص زبان سے توبہ استغفار کرتا ہے۔لیکن برے کام بھی کئے جاتا ہے۔انکو چھوڑتا نہیں ہے۔تو وہ گویا کہ اللہ سے مذاق کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

192۔ اَلصَّلٰوۃُ

کے معنی دعا دینے کے ہیں۔ تحسین وتبریک اور تعظیم کرنے کے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے صَلَّیْتُ عَلَیْہِ میں نے اسے دعا دی صلاۃ دعا کرنا کسی کی تعظیم کرنا ایک خالص نفسیاتی حکم اور رویہ ہے۔ روح کا ناپاک اور پاک ہونا اور روح کے متعلق جتنی بھی باتیں لوگوں نے بنا رکھی ہیں وہ سب کمزور ہیں صحیح یہ ہے کہ تزکیہ نفس تو نفس کی پاکیزگی ہے۔ اور یہ تمام نفس (Psychomotor) کی بحث ہے۔

1۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O (التوبۃ:103)

"اے نبی ان لوگوں کے مال سے صدقہ (زکوۃ) لے لیجئے۔ اس کے ساتھ انکے ظاہر اور باطن کو پاک کیجئے۔ اور ان کے لئے دعا کیجئے۔ آپ کی دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے۔ اور یاد رکھو کہ اللہ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے"۔

2۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا O (الاحزاب:56)

"تحقیق اللہ تعالیٰ نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے دعا کرتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود وسلام بھیجو۔ یعنی اللہ سے رسول اکرم ﷺ کے لیے دعا کرو کہ اللہ آپؐ پر رحمتیں نازل کرے"۔

صلوۃ کے معنی لغت میں دعا کے ہیں۔ صلی علیہ ای دعالہ مگر یہ معنی خدا کے لئے درست نہ ہے۔ ابن عباس نے کہا صلاۃ اگر خدا کی طرف سے ہو تو اس کے معنی رحمت بھیجنے کے ہوتے ہیں۔ فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے صلوۃ پڑھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ سے دعا کی جائے کہ وہ نبی اکرمؐ پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہے!

یہ متشابہات میں سے ہے ہمیں صرف دعا کرنے کا حکم ہے۔ اور دعا کرنے والے کے لئے 10 نیکیوں کی بشارت ہے

3۔ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا O (الاحزاب:43)

''اللہ تو وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (تمہارے لئے اللہ سے استغفار کرتے ہیں تا کہ تم کو اندھیروں (شرک) سے نکال کر روشنی (دین اسلام) میں لائے۔ اور اللہ مؤمنین کے لئے بہت ہی مہربان ہے''۔

صلوۃ کا صحیح معنی اکثر لوگ جانتے ہی نہیں اور وہ ان آیات صلوۃ کا ترجمہ بھی صحیح نہیں کرتے۔ یہ آیت نمبر 43/33 کو لوگ جانتے ہی نہیں صرف آیت نمبر 56/33 کو سب ہی تو پڑھتے ہیں لیکن ترجمہ غلط ہوتا ہے درود بھی فارسی لفظ ہے۔ اس کا معنی بھی ہم نہیں جانتے۔ صلوۃ کا معنی یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر رحمتیں بھیجنے کی دعا اللہ سے کی جائے اور بس۔

193۔ اَلصُّنْعُ

کا معنی کسی کام کو کمال مہارت سے اچھی طرح سے کرنے کے ہیں۔ اس طرح ہر صنعت کو فعل تو کہہ سکتے ہیں مگر ہر فعل کو صنعت نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ لفظ حیوانات اور جمادات کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

1۔ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ O (النحل 112)

''انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔ سو اللہ نے ان کے کرتوتوں کے سبب یہ مزہ چکھایا کہ ان کو بھوک اور بدامنی (ڈر) کا لباس پہنا دیا''۔

2۔ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ق وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ط قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ O (ھود:38)

''اور نوح (علیہ السلام) کشتی بناتا تھا۔ اور جب انکی قوم کے سرداران کے پاس سے گزرتے تھے تو ان کا تمسخر اڑاتے۔ نوح علیہ السلام ان سے کہتے کہ تم آج ہم سے اگر تمسخر کر رہے ہو کل ہم بھی تم پر تمسخر کریں گے جیسا آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمسخر تم کرتے ہو!"۔

3۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○ (العنکبوت:45)

"اور اللہ کا ذکر (قرآن) بہت بڑی چیز ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے"۔

4۔ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ ○ (طٰہٰ:69)

"اور جو تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے زمین پر ڈال دو۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے یہ اسے نگل جائے گا۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ محض جادو کا فریب ہے"۔

5۔ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ○ وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ○ (طٰہٰ:40,41)

"پھر اے موسیٰ (علیہ السلام) تم وقت مقررہ پر وہاں سے آئے۔ اور میں نے تمہیں اپنے لئے پسند کر لیا"۔

6۔ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ○ (طٰہٰ:39)

"یہ کہ تو اس کو ایک صندوق میں ڈال دے پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دے پھر دریا اس کو ساحل تک پہنچا دے گا۔ جہاں سے اسے میرا اور اس کا دشمن اٹھا لے گا اور میں نے تم پر اپنی محبت ڈال دی کہ تو میرے سامنے پرورش پائے"۔

7۔ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ○ (الشعراء:129)

"اور تم بڑے بڑے کارخانے بناتے ہو۔ شاید کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے"۔

8۔ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ (الرعد:31)

"ان کفار کو ان کے اعمال کے سبب کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہی رہے گی۔ یا ان کے گھروں کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ جائے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

194۔ اَلصَّوْمُ

کے اصل معنی ہیں کسی کام سے رک جانا کام کوئی سا بھی کیوں نہ ہو کسی بھی کام کرنے سے رک جانا یہ نفس انسانی کا فعل اور رویہ ہے۔ کہتے ہیں کہ روح کی بالیدگی ہوتی ہے۔ حالانکہ روح کا صیام سے کیا تعلق؟ اور یہ روح کے متعلق جتنی باتیں ہیں وہ بغیر دلیل کے ہیں۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (البقرہ:183)

''اے مسلمانوں تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ تاکہ تم برائیوں سے بچو''۔

2۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ○ (البقرہ:185)

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو لوگوں کے لئے کھلی ہوئی رہنمائی اور ہدایت ہے اور یہ فرقان بھی ہے (یعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والا) پس جو کوئی بھی یہ مہینہ پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔

3۔ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ○ (البقرہ:187)

''روزے کی رات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم ان کا پردہ ہو''۔

4۔ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ○ (مریم:26)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی آدمی کو دیکھ پاؤ تو کہہ دو کہ میں نے خدائے رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے۔ اس لئے آج ہرگز کسی سے بات نہ کرونگی''۔

5۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (المائدہ:89)

''پھر جس کو یہ میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھالو (اور اسے پورا نہ کرو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اللہ اسی طرح تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم شکر کرو۔

195۔ اَلضِّحْكُ

کے معنی چہرہ کے انبساط اور خوشی سے دانتوں کا ظاہر ہو جانا کے ہیں ہنستے وقت چونکہ سامنے کے دانت ظاہر ہو جاتے ہیں اس لئے انکو ضَوَاحِك کہتے ہیں بطور استعارہ ضَحِكٌ معنی تمسخر بھی آتا ہے چنانچہ ضَحِكْتُ مِنْهُ کا معنی یہ ہے کہ میں نے اس کا مذاق اڑایا۔ جس شخص کا دوسرے لوگ مذاق اڑائیں ضُحَكَةٌ کہتے ہیں اور جو دوسرے کا مذاق اڑائے اسے ضُحَكَةٌ کہتے ہیں۔

یہ بھی نفس (Psychomotor) کی خصوصیت اور رویہ کا نام ہے۔ روح کو اس سے کیا تعلق ہے؟

1۔ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ (التوبہ:82)

''سوچاہیے کہ وہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں۔ یہ انکے اپنے کئے کا بدلہ ہے''۔

2۔ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○ (ھود:71)

''اور ابراہیم کی بیوی کھڑی تھیں ہنس پڑی۔ سو ہم نے ان کو اسحٰق کی خوشخبری دی۔ اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ O وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ O (النجم:60)

''کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو۔اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں''۔

4۔ فَلَمَّا جَآءَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ O (الزخرف:47)

''پس جب (موسیٰ علیہ السلام) انکے پاس ہماری نشانیاں لایا تو وہ ان پر فوراً ہنسنے لگے''۔

5۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ O (المطففین:29)

''بے شک وہ لوگ جو مجرم (گنہگار) تھے ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے''۔

6۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ O (النمل:19)

''اس پر سلیمان مسکرا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے۔اور توفیق دے کہ میں نیک عمل کر سکوں جو تجھے پسند ہوں۔اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے''۔

196۔ اَلضَّرْبُ

کا معنی ایک چیز کو دوسری پر مارنے کا ہے۔اور اس لفظ کا استعمال عربی کے کثیر محاوروں میں ہوتا ہے۔اور یہ بھی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔اس فعل کا صدور بھی نفس (Psychomotor) سے ہوتا ہے۔روح کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے۔

1۔ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ O (الانفال:12)

پس تم گردنوں پر مارو اور انکے پور پور کو اڑا دو یعنی کاٹ دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ط كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ O (البقرہ:73)

''تو ہم نے حکم دیا کہ اس مقتول پر (اس ذبح شدہ) گائے کا ٹکڑا مارو۔ اللہ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تا کہ تم سمجھو''۔

3۔ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ط O (النسآء:34)

''اور جن عورتوں کی سرکشی سے تم ڈرتے ہو۔ پہلے انہیں نصیحت کرو پھر انکو خوابگاہ میں تنہا چھوڑ دو۔ اور انکی پٹائی بھی کرو''۔

4۔ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط O (محمد:4)

''پس جب تم ان کافر لوگوں سے جنگ کرو تو ان کی گردنیں کاٹو''۔

5۔ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ط O (البقرہ:60)

''اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے حکم دیا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو''۔

6۔ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O (النحل:74)

''پس اللہ کے لئے مثالیں بیان نہ کرو! اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے''۔

اللہ کے لئے مثالیں مت بناؤ کہ اللہ بادشاہ کی طرح ہے۔ یوں ہے دوں ہے یہ سب غلط ہے۔ اور اس آیت میں مثالیں گھڑنے سے صاف منع کیا ہے کیا انسان اللہ کو سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کرے یا اللہ کی ذات اقدس کے لئے مثالیں گھڑتا رہے۔ نعوذباللّٰہ من کل عمل الشیطان.

7۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ط O (البقرہ:26)

''بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر یا اس سے بھی زیادہ حقیر چیز کی مثال بیان کرے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

197۔ اَلضَّلَالُ

کے معنے سیدھی راہ سے ہٹ جانے کے ہیں۔اور ہدایت کی ضد ہے۔سیدھے راستے پر چلنا یا ٹیڑھے راستہ پر چلنا نفس (Psychomotor) ہی کا عمل اور رویہ ہے۔ہر نفس (شخص) کو مکمل آزادی اور اختیار ہے کہ وہ سوچ سمجھ کر جو راستہ بھی اختیار کرنا چاہے کرے۔یہی نفسیاتی رویہ انسان کو جنت یا دوزخ میں لے جانے والا ہے۔

1۔ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ O (بنی اسرائیل:15)

''جو ہدایت اختیار کرتا ہے وہ اپنے لئے ہی کرتا ہے۔اور جو گمراہ ہوتا ہے تو اس گمراہی کا تمام نقصان خود اسی پر پڑتا ہے۔

2۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ O (النحل:125)

''بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے جو اسکے راستہ سے بھٹک گیا ہو اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے''۔

3۔ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا O (بنی اسرائیل:67)

''اور جب سمندر میں تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔تو اللہ کے سوا جس کسی کو بھی تم پکارا کرتے ہو وہ تم کو بھول جاتا ہے پھر جب وہ تم کو خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔اور انسان تو ہے ہی ناشکرا۔

یعنی دریا میں یا سمندر میں مصیبت کے وقت سب بھول جاتے ہیں اور مشرکین بھی ایک اللہ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔عکرمہ بن عمرو بن ہشام بن ولید کا واقعہ۔اور اس کا اسلام لے آنا پرانے مشرک مصیبت کی گھڑی میں صرف اللہ کو پکارتے تھے۔لیکن آج لوگ ہیں کہ مصیبت میں بھی غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔ہیں پھر بھی مسلمان؟

4۔ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْ اِلَيَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّیْ ط اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ O (السباء:50)

''فرما دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہوں تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا۔ اور اگر میں نے ہدایت پائی تو یہ میرے رب کی وحی کی وجہ سے ہے جو اس نے مجھ پر بھیجی وہ خوب سنتا ہے اور قریب ہے''۔

5۔ قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قُلْ لَّا اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ O (الانعام:56)

''اے نبی ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے اس سے منع کیا گیا ہے۔ کہ میں انکی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلوں گا کیونکہ اس حالت میں تو یقیناً میں راہ راست سے بھٹک جاؤں گا۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں رہوں گا''۔

198۔ اَلطَّرْدُ

کا معنی کسی بھی چیز کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دور پھینک دینا یہ فعل بھی نفسیاتی عمل ہے۔ جو ایک انسان اپنے نفس کے فیصلے کے مطابق ظاہر کرتا ہے۔

1۔ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ O (الانعام:52)

''اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے جدا نہ کردیں جو صبح شام اللہ کو پکارتے ہیں اللہ کی خوشنودی کے لئے۔ انکے حساب کی ذمہ داری آپ پر بالکل نہیں ہے اور نہ آپ کے حساب کی کوئی بھی ذمہ داری ان پر ہے۔ یہ کہ آپ ان کو اپنے پاس سے ھانک دیں اور آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے''۔

2۔ وَیٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ O (ھود:30)

''اے میری قوم! اگر میں ان کو اپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تم غور وفکر نہیں کرتے؟''۔

3۔ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ط اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ O (ھود:29)

''اے میری قوم میں اس وعظ کی تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ میری اجرت تو اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ اور میں ایمان لانے والوں کو اپنے پاس سے نکالنے والا بھی نہیں ہوں وہ یقیناً اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور میں تم کو جاہل قوم سمجھتا ہوں''۔

4۔ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ O قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ O اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ O وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ O اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ O (الشعرآء:111-115)

''انہوں نے کہا کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں۔ حالانکہ تیری پیروی تو رذیل لوگ کرتے ہیں نوح (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ پہلے کیا کرتے تھے۔ ان کا حساب تو اللہ کے ذمہ ہے اگر کاش تم سمجھتے ہوتے! اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں ہوں میں تو محض کھلے بندوں اللہ کی نافرمانی سے ڈرنے والا ہوں''۔

199۔ اَلطَّعْمُ

کے معنی غذا کھانے کے ہیں۔ انسان کو جب بھوک لگتی ہے۔ تو اس کا نفس اس کو محسوس کرتا ہے۔ اور پھر وہ کھانے کے لئے اپنے جسم کو حکم دیتا ہے۔ اور کھانے کا مہیا کرنا اور اسے اپنے لئے پسند کرنا اور پھر اسکی مقدار وغیرہ کا حساب لگانا یہ سب کچھ نفس (Psychomotor) ہی کرتا ہے۔ حرام وحلال کی تمیز بھی نفس ہی کرتا ہے۔

1۔ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً م بِيَدِهٖ ج O (البقرہ:249)

''اور جو اسے نہ پیئے گا وہ میری جماعت میں سے ہوگا۔ ہاں اپنے ہاتھ سے چلو بھر پانی پینے میں کوئی حرج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے"۔

2۔ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ O

(الانعام:138)

"اور کہتے ہیں یہ چارپائے اور کھیت ممنوع ہیں۔انہیں اس آدمی کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھا سکتا جس کو ہم اپنے خیال کے مطابق کھلانا چاہیں اور کچھ جانور ہیں کہ (ان کے خیال میں) ان پر سوار ہونا حرام ہے۔ اور بعض تو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے یہ اللہ پر افتراء ہے"۔

3۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ O (المائدہ:75)

"مریم کے بیٹے مسیح صرف اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اور انکی ماں بھی بہت راست باز تھیں۔دونوں کھانا کھاتے تھے! غور کرو ہم کس طرح ان کے لئے کھول کھول کر آیات دکھاتے اور بیان کرتے ہیں۔اور پھر ذرا دیکھو تو سہی کس طرح بہکے جا رہے ہیں"۔

4۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ ط قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ O (الانعام:14)

"اے نبی (ﷺ) ان سے کہہ دیجئے کہ کیا میں خدا کو چھوڑ کر جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے کسی اور کو اپنا ولی (مددگار) بناؤں حالانکہ وہ سب کو کھانا کھلاتا ہے اور اسے کوئی نہیں کھلاتا کہہ دیجئے مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان (فرمانبردار) بنوں اور یہ کہ تم مشرکوں میں سے ہرگز ہونا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

200۔ طَغَوْتُ وَطَغَیْتُ

کے معنی طغیان اور سرکشی کے ہیں طغیان کا معنی نافرمانی میں حد سے تجاوز کر جانے کے ہیں یہ طغیان نفس (Psychomotor) کی خصوصیت اور رویہ ہے۔ پنجابی میں اسے (بھوتر جانا) کہتے ہیں اس کیفیت میں شدید غصہ۔تکبر اور رعونت سب مل کر انسان کو سرکش بنا دیتی ہیں اور وہ اشیاء اور معاملات کی حقیقت کو سمجھنے سے عاری ہو جاتا ہے۔

1۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○ (طٰہٰ:24)

''فرعون کی طرف جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے''۔

2۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ○ (النزعت:18)

''فرعون کی طرف جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے۔اسکو بولو کیا تیرے لئے یہ ممکن نہیں کہ تو خدا سے ڈرے''۔

3۔ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ○ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ○ (العلق:7-6)

''ہاں انسان بعض دفعہ سرکش ہو جاتا ہے۔(بھوتر جاتا ہے) اس بات سے کہ وہ اپنے آپ کو بے پروا سمجھتا ہے''۔

4۔ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَا اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ○ (ق:27)

''اس کا شیطان (قرین) کہے گا اے ہمارے پروردگار میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا تھا''۔

5۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ○ (الشمس:11)

''ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے اپنے رسول کو جھٹلایا۔جب اس قوم کا بڑا بد بخت اٹھ کھڑا ہوا''۔

6۔ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ○ (طٰہٰ:45)

''ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کرے یا اور زیادہ سرکش نہ ہو جائے''۔

7۔ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ○ (النجم:52)

''اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو تباہ کر دیا تھا۔کیونکہ وہ بھی بڑے ظالم اور سرکش تھے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوا ط إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ O

(ھود:112)

''پس آپ اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والے حق پر قائم رہیں اور سرکشی ہرگز نہ کیجئے یقیناً جو کچھ آپ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھتا ہے''۔

201۔ أَلطَّمْعُ

کے معنی ہیں نفس انسانی کا کسی چیز کی طرف خواہش کے ساتھ میلان۔ یہ طمع (لالچ) خالص نفسیاتی حالت اور رویہ ہے روح کے ساتھ اسکا کوئی تعلق نہ ہے یہ طمع کی حالت اور رویہ ہر انسان میں ہوتا ہے۔ اور نفس کا انجن اسکے کرنے کا حکم دیتا ہے۔

1۔ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ O (المعارج:38)

''کیا ان میں کا ہر شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ وہ نعمتوں بھری جنت میں داخل کیا جائے گا''۔

2۔ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ O كَلَّا ط إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا O (المدثر:16)

''پھر بھی وہ یہی خواہش رکھتا ہے کہ میں اسے اور دوں ہرگز نہیں! وہ ہمارے احکام کا مخالف رہا ہے''۔

3۔ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ O رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ O وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ O وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ O وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ O (الشعرآء:82-86)

''اور وہ جس سے میں طمع (امید) رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن وہ میرے گناہوں کو بخش دے گا۔ اے میرے رب مجھے علم و دانش عطا کر اور نیکوکاروں میں داخل کر دے اور میرے بعد جو نسلیں آنے والی ہیں میرا ذکر ان میں جاری رکھ۔ اور مجھ کو نعمتوں بھرے جنت کا وارث بنا اور میرے باپ کو بھی بخش دے بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا۔ کسی قدر آسان۔ واضح اور شفاف آیات ہیں قرآن مجید کی لیکن اگر لوگ ذرا سا بھی غور و فکر کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو یہ محض انکی بدبختی ہے۔ بہت سے مسلمان ہین جو تمام زندگی سنی سنائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں پر گزار دیتے ہیں۔آنے والے کل میں عالم برزخ میں بات واضح ہو کر سامنے آجائے گی۔کیا خیال ہے آپ کا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کرتوتوں سے غافل ہے؟ یا جانتا نہیں ہے! معاملہ بڑا ہی خوفناک بن جاتا ہے"۔

4- وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۚ بِسِيْمٰهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ○ (الاعراف:46)

"ان دونوں جماعتوں کے درمیان پردہ ہوگا۔اور اس اعراف پر بھی کچھ لوگ ہونگے جو ہر ایک کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے۔اور اہل جنت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔اہل (اعراف) جنت میں داخل نہ ہوئے ہونگے لیکن وہ اس میں داخل ہونے کی آرزو لئے ہونگے۔لفظ طمع ہر طرح کی آرزو۔غلط یا صحیح۔دونوں کے لئے یکساں آتا ہے۔

202۔ أَلطَّمْئِنِيْنَةُ

کا معنی ہے خلجان اور اضطراب کے بعد پرسکون ہونا۔یہ نفس کی حالت کا نام ہے۔اور نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

1- اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ○ (یونس:7)

"بے شک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور اس پست زندگی (الحیوۃ الدنیا) پر ہی خوش ہیں اور اس پر مطمئن بھی ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے بالکل غافل ہیں"۔

2- فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (النسآء:103)

"اور جب تمہیں اطمینان ہو تو (پوری) نماز ادا کرو۔بیشک نماز بہ قید وقت مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُاللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ أَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ O (الحج:11)

''اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کی عبادت شک اور تردد سے کرتے ہیں اگر اس کو فائدہ پہنچے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے اگر کسی ازمائش میں پڑ جائے تو منہ کے بل لوٹ جاتا ہے۔

4۔ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ ۚ بِهٖ ط وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ O (ال عمران:126)

''اور یہ امداد تو خدا نے محض تم کو خوش کرنے کے لیے کی ہے اور اس لیے کہ تمہارے دلوں کو تسکین ہو۔ (اطمینان ہو) اور نصرت تو اللہ کی جانب سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے''۔

5۔ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ O (المائدہ:113)

''انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس بات پر گواہ رہیں''۔

6۔ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O (الانفال:10)

''اور یہ مدد تو محض اللہ نے تم کو خوش کرنے کے لیے اور تمہارے دلوں کو مطمئن کرنے کے لیے بھیجی اور حقیقت میں نصرت اور کامیابی اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

203۔ طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ طُهْرًا وَطَهَارَةً وَطَهَرَتْ

عورت کا حیض سے پاک ہونا اس کا اسم فاعل طاہر اور طاہرۃ آتا ہے۔ طہارت دو قسم کی ہے۔ طہارت جسمانی اور طہارت قلبی۔ قرآن میں یہ لفظ دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ طہارت ایک نفسیاتی عمل اور رویہ اور سوچ ہے۔ وضو کر کے مسلمان قلبی اور بدنی طہارت حاصل کرتا ہے۔ اب جو نفس میں نماز پڑھنے کا فیصلہ کرے پہلے اسے اپنے نفس کو پاک اور بدن کو صاف کرنا پڑے گا۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O (المائدہ:6)

''اے مسلمانوں! تم جب نماز کو اٹھو تو اپنے منہ دھو لیا کرو اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور سر کا مسح کر لو۔ اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اور اگر تمہیں غسل کرنے کی حاجت ہو تو اچھی طرح (غسل کر کے) پاک صاف ہو جایا کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو۔ یا تم میں سے کوئی بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ آئے تو پاک صاف مٹی کا قصد کرو (تیمم کرو) اور پھر اس سے اپنے ہاتھوں اور منہ کا مسح کرو۔ اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک رکھے۔ اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تا کہ تم شکر گزار بنو''۔

2۔ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (المائدہ:41)

''اور جس کو اللہ فتنے میں ڈالنا چاہے تو اس کے لیے خدا پر آپ کا کوئی زور نہیں چل سکتا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ بھی یہ نہیں چاہتا کہ ان کی دلوں کو پاک صاف (مطہر) کر دے ان کے لیے دنیا میں ذلت اور رسوائی ہے۔ اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے''۔

کس قدر واضح اور شفاف آیت ہے۔ جس میں رسول اکرم ﷺ کے اختیارات کی حدود کو بیان فرمایا گیا ہے۔ بہت سے لوگ تو رسول اکرم ﷺ کی پوجا کرتے ہیں۔ جیسے عیسائی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی۔ یہ ہر شخص (مسلمان) کے لیے سوچنے کا مقام ہے۔

204۔ اَلطَّوْعُ

کے معنی (لطیب خاطر) تابعدار ہو جانے کے ہیں۔ عربی میں اس کے مقابل کُـــرْہٌ کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ناگواری اور دل سے برا جاننا کے ہیں۔ یہ بھی خالص نفسیاتی رویہ اور خصوصیت ہے۔

1۔ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (المائدہ:30)

''تو اس کے نفس نے خود کو اپنے آپ کو بھائی کے قتل پر آمادہ کر لیا سو اس نے اس کو قتل کر ڈالا پس وہ (قاتل) نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا''۔

انسانی نفس (Psychomotor) کی کتنی واضح اور آسان برائے میں تعریف کی گئی ہے۔ بھائی کے قتل پر رغبت دلانا اور اس کے لیے وسائل فراہم کرنا اور قتل کا طریق کار طے کرنا غرضیکہ تمام امور کا فیصلہ کرنے کا اختیار نفس کے پاس ہی تھا۔ نفس نے جیسا سوچا اور جیسا چاہا اسی طرح کا فیصلہ کر کے اس پر عمل درآمد کر دیا۔ اس قاتل شخص کی روح کا کہیں ذکر نہیں آیا۔ روح تو زندہ انسان میں رہتی ہی ہے۔ وہ جسم کو چالو حالت میں رکھتی ہے اور نفس کو بھی چالو رکھتی ہے۔ تینوں چیزیں مل کر انسان بنتا ہے۔ موت پر نفس جسم کو چھوڑ دیتا ہے۔ روح بھی نفس کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ روح اور نفس دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یونٹ کی حیثیت سے عالم برزخ میں ہوتے ہیں جو عالم متشابہات میں سے ہے۔

2۔ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ (المومنون:34)

''اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کی تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے''۔

3۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرہ:158)

''اور جو خوشی سے (رغبت سے) نیکی کا کام کرے گا تو بے شک اللہ قدر دان ہے اور جاننے والا ہے''۔

4۔ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ○ (حم السجدہ:11)

''پھر اللہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (Smoke) تھا سو اس نے آسمان اور زمین سے کہا کہ تم دونوں آؤ خوشی یا مجبوری سے انہوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں''۔

5۔ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○ (الانعام:116)

''اور اگر آپ دنیا میں اکثریت (جمہوریت) کی اطاعت کریں گے تو وہ آپ کو گمراہ کر دیں گے اللہ کے راستہ سے۔ یہ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے اٹکل پچو دوڑاتے ہیں''۔

205۔ طَابَ

کے معنی کسی چیز کے پاکیزہ اور حلال ہونے کے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ ہے۔ اللہ نے جو کام جائز اور ناجائز قرار دیے ہیں ان کو اسی طرح سے ماننا اور ان پر عمل کرنا اور دل سے بھی اسی طرح سمجھنا یہ تقویٰ کی حالت ہے اور تزکیہ نفس کا حصہ ہے۔

1۔ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ ○ (النسآء:3)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کو چھوڑ کر جو تمہیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو تین تین اور چار چار نکاح میں لے آؤ''۔

2۔ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ○ (النسآء:4)

''پھر اگر وہ اس میں سے کچھ خوشی سے تم کو دیں تو اس کو مزے سے کھاؤ''۔

3۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط ○ (ال عمران:179)

''یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان والوں کو ایسی حالت میں چھوڑ دے جیسا کہ وہ آج ہیں یہاں تک کہ پاک ناپاک سے الگ کر دے''۔

4۔ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ (الزمر:73)

''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے جنت کی طرف گروہ در گروہ روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ وہ جب جنت کے قریب آئیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور محافظ فرشتے ان کو کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو خوش رہو اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ''۔

5۔ مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ط إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ط ○ (الفاطر:10)

''جو کوئی عزت چاہتا ہے تو عزت تو تمام کی تمام اللہ ہی کے پاس ہے۔ سب پاکیزہ کلمات اللہ ہی کی طرف بلند ہوتے اور نیک عمل بھی''۔

206۔ اَلظُّلْمَةُ

کا معنی اندھیرا ہونا اور روشنی کا معدوم ہونا کے ہیں۔ اس کی جمع ظلمات آتی ہے ظلم کا لفظ حق سے تجاوز پر بولا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' وہ تجاوز خواہ قلیل ہو یا کثیر ہو۔ بعض علماء ظلم کی تین اقسام بیان کرتے ہیں۔ وہ ظلم جو اللہ کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بھی نفسیاتی رویہ ہے۔

1۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ (لقمان:13)

''جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے''۔

2۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ (الزمر:32)

''سو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور جب سچی بات اس کے پاس آ گئی تو اس نے اسے بھی جھٹلایا۔ کیا دوزخ میں منکروں کا ٹھکانا نہیں ہے''۔

3۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ (ھود:18)

''اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا' سن رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے''۔

عَنِ ابْنِ عمرؓ قال قال النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تفسیر ستاریہ صفحہ 317)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِى الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ يَسْتُرُهٗ

''اس پر اپنی رحمت کرے گا اور ستر پوشی کرے گا اور آہستہ سے پوچھے گا''۔

يَقُوْلُ الْعَرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ فِىْ نَفْسِهٖ وَرَاٰى اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكٰفِرُوْنَ وَالْمُنٰفِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (حدیث التفاسیر) (بخاری ابواب المظالم)

"فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ مومن کو اپنے قریب بلائے گا اور آہستہ سے اس سے پوچھے گا۔ کہ تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے۔ فلاں گناہ یاد ہے۔ بندہ کہے گا ہاں میرے رب! میں جانتا ہوں حتی کہ سب گناہوں کا اقرار کرے گا اور اپنے دل میں خیال کرے گا کہ اب میں ہلاک ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تیرے ان گناہوں کو دنیا میں ڈھانکا تھا۔ اور اب بخشتا ہوں پھر اس کو نیکیوں کا اعمال نامہ دیا جائے گا۔ اور جو لوگ کافر یا منافق ہیں ان کی پردہ پوشی نہ ہوگی"۔

207۔ اَلظَّن

کسی بھی چیز کی جو علامات ہوتی ہیں ان سے جو نتیجہ نفس نکالتا ہے۔ اسے ظن کہتے ہیں جب یہ ظن بہت ہی قوی ہو تو اس کو علم کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر جب بہت کمزور نتیجہ ہو تو وہ وہم کہلاتا ہے۔ اور ہے یہ تمام کا تمام نفسیاتی عمل اور رویہ۔

1۔ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ (البقرہ:46)

"جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں اور اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں"۔

ظن کے بعد جب اَنَّ آتا ہے تو علم کا فائدہ دیتا ہے۔

2۔ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ ○ (ص:24)

"یہاں بھی ظن کے معنی علم کے ہیں۔ اور داؤد نے یہ جانا کہ اس کی آزمائش کی گئی ہے"۔

3۔ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ○ (القصص:39)

"فرعون اور اس کے لشکر (جنود) ملک میں ناحق مغرور ہو رہے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے تھا تو ان کا خیال لیکن اس خیال میں وہ بہت ہی پختہ یقین رکھتے تھے جو غلط تھا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (حم السجدہ:22)

''بلکہ تم تو خیال کرتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر ہی نہیں ہے''۔

5۔ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا ○ (یونس:24)

''اور زمین والوں نے یہ یقین کر لیا تھا کہ وہ ان کھیتوں پر پوری طرح قادر ہیں ان کا یہ ظن محض ان کا جھوٹا اور کمزور خیال ہی تھا''۔

6۔ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ○ (الاحزاب:10)

''اور جب وہ تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور مارے خوف کے تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے۔ اور خدا کے متعلق تم طرح طرح کے گمان کرتے تھے''

208۔ اَلْعُبُوْدِيَّةُ

کے معنی کسی کے سامنے ذلت اور انکساری ظاہر کرنا مگر العبادۃ کا لفظ انتہائی ذلت اور انکساری ظاہر کرنے پر بولا جاتا ہے۔ العبادۃ کا لفظ العبودیۃ سے زیادہ صحیح ہے۔ لہذا عبادت کی مستحق بھی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

1۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ (بنی اسرائیل:23)

''اور تمہارے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچیں تو تم ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ میں جہاں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا حکم آیا ہے۔اس کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور مروت سے پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔

2۔ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ (الانبیاء:67)

اف ہے تم کو یعنی تم پر افسوس ہے اور ان پر جن کی عبادت اللہ کے سوا تم کرتے ہو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

3۔ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (المائدہ:76)

''اے نبی ان سے کہہ دیجئے۔کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تم کو کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور وہ تو اللہ ہی ہے جو سنتا اور جانتا ہے''۔

مشرک لوگ رسولوں' نبیوں اور صالحین کی عبادت اس خیال سے کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں ان کی شفاعت اور سفارش کریں گے۔حالانکہ مرنے کے بعد نہ وہ سنتے ہیں اور نہ وہ بولتے ہیں جو رسولوں اور انبیاء کو مرنے کے بعد زندہ سمجھتے ہیں صحیح نہیں ہے

4۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ (البقرہ:21)

''اے لوگو اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔تاکہ تم پرہیزگار (متقی) بن جاؤ''۔

5۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ○ (الانبیاء:25)

اور آپ سے قبل ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے اس کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم میری ہی عبادت کرو۔

یہ عبادت کرنا ایک خالص نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔یہ لفظ قرآن میں تقریبا (250) بار آیا ہے۔روح سے اس کا کیا واسطہ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

209۔ اَلْعَجَبُ اور اَلتَّعَجُّبُ

اس حیرت کو کہتے ہیں جو کسی چیز کا سبب معلوم نہ ہونے کی وجہ سے انسان کو لاحق ہو جاتی ہے۔ اس طرح عجب وہ حیرت ہوتی ہے جس کا سبب اور اصل معلوم نہ ہو سکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر تعجب کا اطلاق جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو علام الغیوب ہے۔ اور یہ تعجب کرنا بھی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے نہ کہ روح کا؟

1۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ .....الخ O (یونس:2)

''کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیج دی کہ لوگوں کو خدا کی نافرمانی سے ڈرائے''۔

2۔ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ O وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ O وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ O (الصفت:12-14)

''بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور وہ مذاق اڑاتے ہیں اور جب انکو سمجھایا جاتا ہے وہ سمجھتے نہیں ہیں اور جب بھی وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹا کرتے ہیں''۔

3۔ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ O (الرعد:5)

''اگر آپ کو تعجب ہے تو کفار کی بات واقعی لائق تعجب ہے یہ کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پھر پیدا کئے جائیں گے''۔

4۔ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ O ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ O (ق:3)

''اور ذرا غور و فکر تو کرو اس بزرگ قرآن میں بلکہ انہوں نے اس بات پر کہ انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا ہے تعجب کرتے ہیں اور مر کر مٹی ہو جانے پر بھی وہ بڑے متعجب ہیں اور اسے ناممکن سمجھتے ہیں رجع بعید بہت ہی دور کی بات ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ○ (ھود:72)

''کہنے لگیں اے ہے! کیا میری اولاد ہوگی حالانکہ میں تو بڑھیا ہوں اور میرا خاوند بھی تو بوڑھا ہے یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے''۔

6۔ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ (ھود:73)

''فرشتوں نے کہا اے بی بی کیا تو اللہ کے حکم میں تعجب کرتی ہو اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور برکت ہو! بیشک اللہ حمید ہے اور مجید ہے''۔

7۔ اِسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ (الجن:1)

''جنات کے ایک گروہ نے قرآن کو غور سے سنا اور پھر انہوں نے (اپنی جن برادری میں) کہا کہ ہم نے قرآن سنا ہے جو بڑا ہی عجیب ہے''۔

آج کا مسلمان قرآن کو سمجھنے سے قاصر ہے اسی لئے تو اس کو کوئی تعجب بھی نہیں ہوتا۔

210۔ اَلْعَجَلَةُ

عجلت کرنا۔ کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے ہی حاصل کرنے کی کوشش اور خواہش کرنا اور یہ سراسر ایک نفسیاتی رویہ ہے۔ روح کا اس سے کوئی تعلق نہ ہے۔ ترمذی کی ایک روایت اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ جلد بازی شیطان سے ہے یہ لفظ قرآن مجید میں تقریباً 35 بار آیا ہے۔

1۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ (الانبیاء:37)

''انسان کی تخلیق میں جلد بازی رکھی گئی ہے عنقریب ہم تم کو نشانیاں دکھائیں گے پس تم جلد بازی سے کام نہ لو''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا بامحاورہ اردو میں ترجمہ یوں ہوگا جلد بازی تو نفس انسانی میں رچی بسی ہے جیسے: اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ (النساء:128) لالچ، بخل اور حرص تو نفس انسانی میں رچا بسا ہے۔

2۔ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ○ (القیمۃ:20)

''ہرگز نہیں بلکہ تم سب تو عجلت پسندی کو پسند کرتے ہو۔ عاجلۃ دنیا کو بھی کہتے ہیں''۔

3۔ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ○ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ○ (طٰہٰ:84-83)

''اے موسیٰ علیہ السلام تم اپنی قوم سے جلدی کر کے کیوں آئے ہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب وہ سب میرے پیچھے ہیں اور میں تیری طرف جلدی جلدی آ گیا ہوں تا کہ تو راضی ہو جائے''۔

4۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (الاحقاف:35)

''سو آپ صبر سے کام لیں جس طرح عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا۔ اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔ کیونکہ یہ لوگ جس دن اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے (قیامت کا دن) تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں ایک گھنٹہ (ساعۃ) ہی رہے تھے۔ یہ تو بلاغ (Ultimatum) ہے اب جو لوگ ہلاک ہوں گے وہ بدکار لوگ ہی ہوں گے۔

5۔ قُلْ اِنِّىْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِىْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ○ (الانعام:57)

''کہہ دیجیے کہ میں اپنے پاس اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل رکھتا ہوں اور تم اس کو جھٹلاتے ہو۔ جس عذاب کا تم فوری مطالبہ کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ اصل حکم تو اللہ ہی کا ہے۔ وہ حق بات بتلاتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

211۔ عَداوَۃٌ . مُعاداۃٌ

اَلْعَدْوُ کے معنی حد سے بڑھنے اور باہم ہم آہنگ نہ ہونا کے ہیں اگر اس کا تعلق دل (نفس-Bycho motor) کی کیفیت سے ہوتو اسے عداوۃ یا معاداۃ کہتے ہیں۔ اگر رفتار سے متعلق ہو اسے عدو کہتے ہیں۔ عدل وانصاف میں خلل اندازی کی صورت ہوتو اسے عدوان اور عدو کہا جاتا ہے۔

یہ دوستی کا رویہ اور دشمنی کا رویہ سراسر (نفس Psychomotor) کی حالت یا کیفیت کا نام ہے۔ ایک شخص سے دوستی (ولی ہونے) کا رویہ دوسرے کے حق میں خود بخود دشمنی (عداوۃ) بن جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ کی دوستی خود بخود اللہ کے دشمنوں سے دشمنی بن جاتی ہے۔ اور شیطان اور طاغوت کی دوستی خود بخود اللہ سے دشمنی بن جاتی ہے۔

ولی اور ولایت (اولیاء) کا لفظ قرآن کی تقریباً 100 آیات میں آیا ہے اور کتاب ھذا میں تقریباً 90 آیات یکجا لکھ دی ہیں تاکہ لوگوں کے لئے پڑھنا اور سمجھنا آسان ہو جائے۔ انسانی نفس (Psychoengine) اپنی تخلیق کے اعتبار سے دودھاری تلوار کی طرح سے ہے اور یہ ہر طرف کاٹ کا عمل کرتی ہے۔ نفس اپنی فطری صلاحیتوں، خصوصیات، اور استعداد کے اعتبار سے اپنے اندر دور خا ہے۔ دوستی کے مقابلے میں دشمنی شرک کے مقابلے میں توحید، کفر کے مقابلے میں ایمان، شکر کے مقابلے میں ناشکری منافقت کے مقابلے میں مخلص ہونا سخاوت کے مقابلے میں کنجوسی اور شر کے مقابلے میں امن اور خیر۔ علی ھذا القیاس

ایک حدیث: مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ او یُمَجِّسَانِہٖ کَمَا تُنْتَجُ الْبَھِیْمَۃُ جَمْعَآءَ ھَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْھَا مِنْ جَدْعَآءَ ثُمَّ یَقُوْلُ فِطْرَۃَ اللّٰہِ اِلَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا ، لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ، ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ O (الروم:30) (متفق علیہ)

"ہر ایک آدمی فطرت یعنی دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں جس طرح چوپائے بھلا چنگا بچہ پیدا کرتے ہیں۔ مگر اس کے پالنے والے اسے لنڈا بنا دیتے ہیں.....الخ (فطرت کا معنی ہے سرشت، روش، شاکلۃ بھی کہہ سکتے ہیں اسے natural حالت میں پیدا فرماتا ہے) اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو فطرت اسلام پر پیدا فرمایا ہے اللہ کی تخلیق بدلتی نہیں ہے۔ یہی دین قیم ہے لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے۔

ایک دوسری حدیث (طبرانی وجامع) میں منقول ہے"۔

اَنْتَ وَلِيُّهَا آتِ نَفْسِ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلٰهَا اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

"تو میرے نفس کا ولی (نگران) ہے۔ میرے نفس کو پاک کردے اور تو بہترین پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا مالک ہے اور مولیٰ ہے۔ یہ ہے انسان کے متعلق اسلام کا نفسیاتی نظریہ"۔

ولی کے متعلق تقریباً 100 آیات اور العداوۃ کے ساتھ بھی تقریباً 100 آیات قرآن میں مذکور ہیں دونوں حالتیں نفس (Psychomotor) کی حالت اور کیفیت کے متعلق ہیں یہ ایک نفسیاتی رویے کے دو رخ ہیں۔ یولد علی فطرۃ.....الخ والی حدیث کے مطابق انسان کا دل (نفس Psychomotor) پیدائش کے وقت بالکل پاک صاف ہوتا ہے۔ یعنی انسانی نفس کا انجن بالکل نیوٹرل (Neutral) حالت میں ہوتا ہے۔ جیسے ایک نئی مشین جب فیکٹری سے نکلتی ہے تو وہ Zero Meter ہوتی ہے۔ پھر کچھ سفر وہ اپنی (Initial running) کے طور پر پوری کر کے پھر باقاعدہ استعمال کے قابل ہو جاتی ہے۔

اس حالت کو قرآن میں یوں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا (الدھر: 3/76)

بلاشبہ ہم نے اس کو راہ دکھا دی ہے چاہے تو وہ شکر گزار بنے اور چاہے تو ناشکرا بنے۔

اس آیت سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ نفس انسان اپنی تخلیق کے اعتبار سے خود مختار (autocrat) بھی ہے۔ اللہ نے اسے بنا کر کام کرنیکی پوری آزادی عطا فرمائی ہے۔ یہ ہے انسانی زندگی کے متعلق اسلام کا نفسیاتی نظریہ۔

ولی ولایت کی بحث کے بعد اب ہم دشمنی "عداوۃ" کے جذبہ پر بحث کر رہے ہیں۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایک ہی جذبہ اور صلاحیت' دوستی اور دشمنی کے دونوں رخ اپنے اندر رکھتی ہے۔ ایک کی دوستی کا جذبہ (نفسیاتی رویہ) دوسرے کی دشمنی بن جاتی ہے۔

1۔ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (یوسف: 5)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''باپ نے کہا بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کو بیان نہ کرنا۔ ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی چال چلیں گے! بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے''۔

2۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ O (البقرہ:208)

''اے ایمان لانے والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے''۔

3۔ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى O (طٰہٰ:117)

''تو ہم نے آدم (علیہ السلام) سے کہہ دیا کہ اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ دیکھنا وہ تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے اور تم مشقت میں پڑ جاؤ''۔

4۔ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى O (طٰہٰ:123)

''فرمایا تم دونوں یہاں سے نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ پھر اگر تم کو میری طرف سے پیغام پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ رستے سے بھٹکے گا اور نہ مشقت میں پڑے گا''۔

یہ تمام آیات ام الکتاب میں سے ہیں دوسرا حصہ متشابہات کا ہے۔ متشابہات پر مطلق ایمان لانا ہی کافی ہے۔ اور جبکہ ام الکتاب پر ایمان لانا اور ان کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

5۔ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ O (القصص:15)

''(جب موسیٰ علیہ السلام نے مخالف کو گھونسا مارا تو وہ مر گیا) پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ تو شیطانی کام ہے۔ بے شک شیطان کھلا کھلا دشمن اور گمراہ کرنے والا ہے''۔

6۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ O (الفاطر:6)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دیکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اور اسے اپنا دشمن ہی سمجھو! وہ تو محض اپنے گروہ کو بلاتا ہے۔ تاکہ وہ جہنم کا ایندھن بنیں''۔

7۔ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (یٰس:60)

''اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے اس بات کا عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس آیت میں شیطان کی بات کو ماننا گویا اس کی عبادت کرنا ہے اور اللہ کی بات کو ماننا اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ اور رسول کی بات کو ماننا اس کی پیروی اور اطاعت کرنا یہ بھی اللہ کی عبادت ہے کیونکہ رسول اور نبی اپنی طرف سے کوئی حکم نہیں دیتے''۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔

8۔ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۘ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (الزخرف:62)

اور شیطان تم کو راہ حق سے نہ روک دے یقین جانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

9۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ (الانعام:112)

اور اسی طرح سے ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن شیطان پیدا کئے جو انسانوں میں سے تھے اور جنات میں سے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی ہوئی باتیں ڈالتے تھے اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔ پس ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑ دیجیے۔

10۔ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ○ (القصص:8)

پس فرعون کے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو پکڑ لیا تاکہ موسیٰ علیہ السلام ان کے لئے دشمن ہو اور غم کا باعث بنے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فرعون اور ھامان اور ان دونوں کے لشکر سب غلطی پر تھے۔ یہاں موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ اور پیدائش کے وقت کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ قرآن ہم کو بتایا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل فرعون کا دشمن تھا۔ اور موسیٰ اللہ کا رسول تھا اور (ولی) دوست تھا۔ اسی طرح ھامان جو کہ فرعون کا دوست تھا وہ اللہ کا دشمن تھا۔

یہ ہیں دوستی اور دشمنی کی قدریں پیانے جو کہ قرآن نے لوگوں کو سمجھائے ہیں۔

11۔ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (التغابن:14)

اے ایمان والو تمہاری بیویوں میں سے تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں تم ان سے محتاط رہو! اور اگر تم ان کو معاف کر دو۔ اور درگزر کرو! اور ان کو بخش دو۔ تو یاد رکھو اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

کس طرح سے اللہ تعالیٰ انسانوں کو واضح طور پر سمجھا رہے ہیں کہ کوئی بھی آدمی اپنی بیوی اور بچوں کے لئے خطا کار، راشی اور ظالم بن کر مال وغیرہ جمع نہ کرے کیونکہ وہ تم کو اللہ کی پکڑ سے بچا نہ سکیں گے۔

12۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ O (الفاطر:6)

بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو محض اپنے گروہ کو بلاتا ہے۔ تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔

13۔ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ج يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ط اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ص تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَيْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ O (الممتحنۃ:1)

اے ایمان والو تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم انکی طرف باہمی دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ اور حقیقت میں وہ اس دین حق سے جو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ منکر ہیں، وہ رسول کو اور تم کو محض اس لئے باہر نکال رہے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو۔ جو تمہارا رب ہے۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو تو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کیوں کرتے ہو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تم جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔ مجھے اس کا پورا علم ہے۔ اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ راہ راست سے بھٹک جائے گا۔

14۔ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعۡدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمۡ فِيۡهَا دَارُ الۡخُلۡدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ۝ (حم السجدہ:28)

اللہ کے دشمنوں کی سزا آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔

یہ خوفناک خبر ہے جو اس آیت میں انسانوں کی طرف منتقل کی گئی ہے۔ یہ سب کچھ کھیل تماشہ نہیں ہے۔ بڑی اہم چونکا دینے والی خبر ہے۔

15۔ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۠ وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَكُنۡتُمۡ عَلٰى شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۝ (ال عمران:103)

اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اور باہمی اختلاف سے بچو۔ اور اللہ کے تم پر جو انعامات ہیں انہیں یاد کرو۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی۔ سو تم اللہ کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے۔ پس اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو (نشانیوں کو) کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

16۔ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ۝ (النساء:45)

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور اللہ کی دوستی ہی کافی ہے اور اللہ کی مدد بھی کافی ہے۔

17۔ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا الۡيَهُوۡدَ وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقۡرَبَهُمۡ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّيۡسِيۡنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ O (المائدہ:82)

اے پیغمبر! ایمان والوں کے ساتھ عداوۃ رکھنے میں سب سے زیادہ سخت آپ یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے۔ اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سب سے زیادہ قریب ان کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین ہیں اور اس لئے کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

18۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ O (المائدہ:2)

گناہ اور ظلم کی بات میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ یہ پکی بات ہے کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

19۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ط وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا O (الفرقان:31)

اور اسی طرح ہم نے گنہگاروں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں اور آپؐ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

212۔ اَلْعُذْرُ

ایسی کوشش جس سے انسان اپنے گناہوں کو مٹا دینا چاہے۔ اس میں اَلْعُذْرَا اور اَلْعُذْرُ دو لغت ہیں اور عذر کی تین صورتیں ہیں۔ یہ سب نفسیاتی خصوصیات ہیں۔ اول یہ کہ کسی جرم کے ارتکاب سے قطعاً انکار کر دے۔ دوسرے ارتکاب جرم کا جواز نکالتا ہو۔! تیسرے یہ کہ جرم پر نادم ہو اور آئندہ ایسا جرم نہ کرنے کا وعدہ کرے۔ اِعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ: میں نے اسکے سامنے عذر پیش کیا۔ عَذَرْتُهٗ اس کا عذر قبول کر لیا۔

1۔ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ط قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ط O (التوبۃ:94)

جب تم ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تم سے معذرت کریں گے آپ کہہ دیجیے کہ معذرت مت کرو۔ ہمیں تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کا یقین نہیں ہے۔ اللہ نے ہمیں تمہاری باتیں بتادی ہیں۔

2۔ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ (التوبہ:66)

اب بہانے نہ بناؤ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ اگر ہم تم میں سے کسی گروہ کو معاف بھی کردیں گے تو دوسرے گروہ کو ہم ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھے۔

3۔ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ (المرسلٰت:35-36)

(قیامت) یہ وہ دن ہے کہ لوگ بات بھی نہ کرسکیں گے۔ اور نہ ان کو عذر پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔

4۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (التحریم:7)

اے منکرو! آج تم بہانے نہ بناؤ۔ تمہیں صرف انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے ہو۔

5۔ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ (لقمٰن:57)

تو اس دن ظالموں (مشرکوں) کو انکی معذرت خواہی کچھ نفع نہ دے گی۔ اور نہ ان کی توبہ قبول ہوگی۔

6۔ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ○ (الاعراف:7)

اور ان میں سے جب ایک گروہ نے دوسرے سے کہا تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو۔ جنہیں خدا تباہ کرنے والا یا سخت سزا دینے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

213۔ اَلْاِعْتِزَال

کا کسی بھی چیز سے کنارہ کش ہونا یا علیحدہ ہونا کے ہیں جسمانی طور پر یا نفسیاتی طور پر کسی بھی چیز سے الگ ہو جانے کے ہیں اور یہ بھی خالص نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔ اور نفس کے حکم سے انسان جتنے بھی اعمال کرتا ہے۔ وہ سب نفس کے دائرہ کار میں آتے ہیں اور ان تمام نفسیاتی اعمال کو اللہ کی مرضی کے مطابق کرنا یا کرنے کی کوشش کرنا ہی تزکیہ نفس ہے انبیاء کا بنیادی کام ہی تزکیہ نفس رہا ہے۔

1۔ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ O (الدخان:21)

اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

2۔ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ O (الکھف:16)

اور جب تم نے ان کو اور خدا کے سوا جن کو یہ پوجتے ہیں چھوڑ دیا تو غار میں جگہ پکڑو۔

3۔ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا O (النساء:90)

پس اگر وہ تم سے الگ ہو جائیں اور تمہارے خلاف نہ لڑیں اور تمہاری طرف امن کا پیغام بھجوائیں تو اللہ نے ان کے خلاف لڑنے کا کوئی راستہ نہیں نکالا ہے۔

4۔ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ O (الشعراء:212)

کیونکہ وہ سننے کی جگہوں سے الگ کر دیے گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

214۔ اَلْعَصْرُ

یہ مصدر ہے اس کا معنی نچوڑنا ہے اور یہ بھی نفس کا حکم ہوتا ہے تو آدمی کسی چیز کو نچوڑ کر اس کا رس نکالتا ہے۔

1۔ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ط قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّيٓ أَرَانِيٓ أَعْصِرُ خَمْرًا ج وَقَالَ الْاٰخَرُ إِنِّيٓ أَرَانِيٓ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهٖ ج إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ O (یوسف:36)

اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو اور نوجوان داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں نے سر پر روٹیاں اٹھا رکھی ہیں ان میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتایئے ہم تمہیں احسان کرنیوالوں میں سے دیکھتے ہیں۔

2۔ ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ O (یوسف:49)

پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا اس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور لوگ پھلوں کا رس بھی نچوڑیں گے۔

3۔ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجاً O لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا O (النبا:15)

اور ہم بادلوں سے موسلا دھار مینہ برساتے ہیں تاکہ اس پانی سے ہم اناج اور سبزہ نکالیں۔

www.KitaboSunnat.com

215۔ اَلْعَضُّ

کا معنی دانتوں سے پکڑنا یا کاٹنا۔ کسی بھی کام میں جب نفس سوچتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے کہ کس چیز کو دانتوں میں لیکر اسے کاٹے یا تھام لے تو یہ عمل انسان کرتا ہے۔ اور اس عمل کا حکم نفس کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس طرح یہ بھی نفسیاتی عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رویہ بن جاتا۔

1۔ هَاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ O (ال عمران:119)

ارے یہ تو تم ہی ہو جو ان سے محبت کرتے ہو حالانکہ وہ تم سے محبت کرتے ہی نہیں اور تم تمام خطوط (کتب) کو مانتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے مارے انگلیاں کاٹتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ اپنے غصے میں ہی مر جاؤ، جو کچھ بھی سینوں میں ہے اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

2۔ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰي يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا O (الفرقان:27)

اور جس دن ظالم آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے گا (افسوس کی وجہ سے) اور وہ کہے گا ہائے میری بدبختی کہ میں نے رسول کے ساتھ رستہ کیوں نہ اختیار کیا۔

216۔ اَلْعِفَّةُ

نفس میں ایسی حالت (پاکیزگی) کا پیدا ہو جانا جس کے ذریعے وہ غلبہ شہوت سے محفوظ رہ سکے۔ یہ بھی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔ انسان کے نفس میں یہ تمام صفات اور خصوصیات دو رخی ہیں ایک ہی عمل یا رویہ جبکہ وہ اللہ کی شریعت کے مطابق ہو تو نیکی بن جاتا ہے۔ اور اگر وہ اللہ کی شریعت کے خلاف ہو تو وہ جرم اور گناہ بن جاتا ہے۔

1۔ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O (النور:60)

اور اگر وہ اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

2۔ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ O (النور:33)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے انہیں پاکدامنی (ضبط) اختیار کرنی چاہیے۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔

3۔ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ○ (النساء:6)

اور جو دولت مند ہو اسے چاہیے کہ پرہیز کرے اور جو غریب ہو اسے چاہیے کہ وہ بقدر ضرورت کھائے۔ پھر جب تم ان کا مال واسباب واپس کرو تو اس پر لوگوں کو گواہ کر لو۔ اور حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے۔

217۔ اَلْعَقْدُ

کے معنی کسی چیز کے اطراف کو جمع کر دینے یا باندھ دینے کے ہیں۔ یعنی گرہ لگانا۔ جیسے عقد الحبل۔ رسی کو گرہ دینا۔ عقد البیع، سودے کو پختہ کرنا۔ عقد العہد محکم عہد باندھنا یہ عمل بھی نفسیاتی ہے۔ روحانی نہیں ہے اور اس کا تعلق تزکیہ نفس سے ہے۔

1۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ ○ (المائدہ:1)

اے ایمان والو اپنے اقراروں کو پورا کرو۔

2۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ○ (المائدہ:89)

تمہاری لایعنی قسموں پر اللہ تم سے کوئی مواخذہ نہ کرے گا لیکن جن قسموں کو تم نے پختہ کر لیا (اور توڑ دیا) ان پر تم سے مواخذہ کرے گا۔

3۔ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ○ (النساء:33)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور والدین اور قریبی رشتہ دار جو بطور ترکہ چھوڑ جائیں اس سب کے لئے ہم نے حقدار ٹھہرائے ہیں اور جن لوگوں سے تم عہد و پیمان کرلو انہیں بھی ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

4۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ O (الفلق:4)

اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے۔

5۔ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ O وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ O (طٰہٰ:27)

اور میرے لئے میرا کام آسان بنادے اور میری زبان کی لکنت کو دور کردے۔

6۔ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ ط وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ O (البقرہ:235)

اور اس وقت تک عقد نکاح کا قصد نہ کرو۔ جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ اللہ تمہارے دلوں (نفوس) کی سب باتوں کو جانتا ہے۔ اور اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بخشنے والا ہے اور تحمل والا ہے۔

218۔ العکوف

کے معنی ہیں تعظیماً کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا۔ اسی سے الاعتکاف کا لفظ ہے جس کا معنی عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور اس سے باہر نہ نکلنا۔ یہ بھی ایک نفسیاتی سوچ اور عمل ہے جس پر انسان عمل کرتا ہے۔

1۔ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ O (البقرہ:125)

اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے عہد لیا کہ تم میرے گھر کا طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک وصاف رکھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ O (البقرہ:187)

اور مساجد میں اعتکاف کرنے کے ایام میں اپنی بیویوں سے خلوت نہ کرو یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ ان کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔

3۔ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ O (الاعراف:138)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا۔ تو ایک قوم پر سے ان کا گزر ہوا جو اپنے بتوں کی عبادت کرتے تھے کہنے لگے اے موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیجیے۔ جس طرح کہ ان لوگوں کے معبود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا بلاشبہ تم بے سمجھ قوم ہو۔

4۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ O (الحج:25)

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جو اللہ کی راہ اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لئے یکساں عبادت گاہ بنایا ہے خواہ اس میں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں اور جو اس میں ظلم سے کجروی اختیار کرنا چاہے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

5۔ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى O (طٰہٰ:91)

انہوں نے کہا جب تک موسیٰ ہمارے پاس نہ لوٹیں ہم برابر اس کی پوجا پر قائم رہیں گے۔

6۔ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ O (الانبیاء:52)

جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد اور قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں۔ جن کی پوجا پر تم جمے بیٹھے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

219۔ اَلْعِلْمُ

کسی چیز کی حقیقت کو جاننا اسے علم کہتے ہیں۔ یہ لفظ قرآن میں تقریباً 650 بار آیا ہے۔ علم جاننے اور ادراک کرنے کا نام ہے۔ انسان کا دل و دماغ جو کچھ جانتا ہے اور سیکھتا ہے۔ وہ سب علم ہی ہوتا ہے، جاننے اور سیکھنے کا تمام عمل نفس Psychomotor ہی سے متعلق ہے۔ اور یہ نفس کی ایک بڑی خصوصیت اور صفت ہے علم کی بے شمار اقسام ہیں۔

1۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ○ (البقرہ:3)
اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام اشیاء کے ناموں کا علم سکھا دیا اور پھر ان کو فرشتوں پر پیش کیا۔

2۔ اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ (الرحمٰن:1-4)
رحمٰن نے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا کیا، اسے بولنا سکھایا۔

3۔ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ○ (مریم:75)
تو انہیں جلدی خود معلوم ہو جائے گا کہ اصل دہشت گرد کون ہے اور کس کی فوج کمزور ہے؟

4۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ○ (البقرہ:129)
اے رب ہمارے انہیں میں سے ایک رسول ان کی طرف بھیج جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے کتاب وحکمت کی ان کو تعلیم دے اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرے۔ (یعنی ان کو اخلاق رذیلہ سے پاک کرے۔)

5۔ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ○ (الانعام:91)
اور تمہیں ان باتوں کا علم دیا گیا ہے جن کو تم اور تمہارے آباؤ اجداد نہ جانتے تھے کہہ دیجیے اللہ نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے۔ پھر ان کو چھوڑ دیجیے کہ اپنی ہی بحث میں لگے رہیں۔

6۔ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاٰ خِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ قف O (البقرہ:102)

اور وہ ایسی باتیں سیکھتے تھے جو ان کے لئے نقصان دہ تھیں اور وہ فائدہ مند نہ تھیں اور ان کو معلوم تھا کہ جنہوں نے اس چیز کو خریدا ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

7۔ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط O (البقرہ:102)

اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک کہ ان سے نہ کہہ دیتے کہہ دیتے ہم تو ایک ذریعہ آزمائش ہیں پس تم کفر نہ کرو۔ (باوجود اسکے) لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے تھے جن سے میاں بیوی میں جدائی ہو۔

220۔ اَلْعَمَارَةُ

یہ خرابٌ کی ضد ہے۔ عَمَرَ اَرْضَهٗ۔ اس نے اپنی زمین کو آباد کیا ہر طرح کی آبادکاری اور بنی ہوئی چیزوں کو خراب کرنا یہ سب نفس ہی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بظاہر انسان ہر طرح کے کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن اس کے پیچھے اصل فورس اور قوت تو نفس ہی ہوتا ہے۔

1۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ O (التوبۃ:18)

اللہ کی مساجد کو تو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے سو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ میں سے ہونگے۔

2۔ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ط اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ O (التوبۃ:17)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مشرکوں کا کام نہیں ہے کہ وہ کفر کا اقرار کرتے ہوئے اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں ان سب لوگوں کے اعمال اکارت گئے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

3۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ O (التوبۃ:19)

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے برابر قرار دے رکھا ہے جو کہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہیں ہیں۔

4۔ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ O (ھود:61)

اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں آباد کیا سو تم اس سے بخشش طلب کرو، پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب قریب بھی ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

221۔ اَلْعَلَانِيَةُ

ظاہر اور آشکارا کرنا۔ یَسُرّ اس کی ضد ہے۔ یہ بھی انسانی نفس کے حکم اور خواہش پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ نفس بعض باتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اور بعض باتوں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔

1۔ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا O (نوح:9)

پھر میں نے ان کو علانیہ طور پر بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی۔

2۔ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّبِيْلِ ○ (الممتحنۃ:1)

اور تم جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو (یعنی علانیہ کرتے ہو) مجھے اس کا پورا علم ہے۔ اور جو شخص ایسا کرے گا تم میں سے تحقیق وہ شخص سیدھے راستے سے گمراہ ہو گیا۔

3۔ أَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○ (النمل:25)

یہاں تک کہ وہ اللہ کے لئے سجدہ نہیں کرتے۔ جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔

4۔ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ (النمل:74)

اور آپ کا رب جانتا ہے جو ان کے سینے میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

5۔ إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○ (الفاطر:29)

وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ظاہر و پوشیدہ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ حقیقتاً ایسی تجارت کی توقع کرتے ہیں جس میں کبھی گھاٹا نہ پڑے گا۔

6۔ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ (یٰس:76)

سو انکی باتیں (پروپیگنڈا) آپ کو غمزدہ نہ کریں ہم جانتے ہیں جو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

7۔ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ (ابراہیم:38)

اے ہمارے پروردگار تو جانتا ہے جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور جو پوشیدہ رکھتے ہیں اور زمین و آسمان میں کوئی چیز اللہ کے علم سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

222۔ اَلْمُعَانَتَةُ

یہ معاندۃ کا ہم معنی ہے۔یعنی باہم عناد اور دشمنی سے کام لینا۔ معانتۃ ایسے عناد کو کہتے ہیں۔جس میں خوف اور ہلاکت کا پہلو بھی ہو۔عَنَتِ الْمَرْاَۃُ عورت کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو۔دشمنی کی یہ صورت بھی نفسیاتی سوچ اور رویہ ہے۔

1۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ O (النساء:25)

جنھیں تم میں سے گناہ کا خوف ہو اور اگر تم صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔

2۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ O (ال عمران:118)

اے ایمان والو! اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نسبت فساد برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔وہ وہی بات پسند کرتے ہیں جس سے تمہیں رنج پہنچے۔دشمنی کا اظہار تو وہ باتوں میں کر ہی چکے ہیں اور جو دشمنی انہوں نے دلوں میں چھپا رکھی ہے وہ بہت بڑی ہے، ہم نے نشانیاں تمہارے لئے واضح کر دی ہیں۔اگر تم عقل رکھتے ہو۔

3۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O (البقرہ:220)

اور اللہ مفسد اور مصلح کو خوب جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتا بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

4۔ لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ۚ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O (التوبۃ:128)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ O (الحجرات:7)

اور تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے رسول تم میں موجود ہیں اگر وہ اکثر باتوں میں تمہارا کہنا مانیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ، لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں پسندیدہ بنایا۔ اور تمہارے لئے کفر و انکار کو بدکاری اور نافرمانی کو مکروہ بنا دیا۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

223۔ اَلْعَنِيْدُ

کا معنی ہے یعنی جو کچھ اس کے پاس ہو اس پر اترانے والا ہو۔ یہ بھی خالص نفسیاتی خصوصیت اور رویہ (Attitude) ہے جسے نفس اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ کفار اور مشرکین میں یہ بیماری عام ہوتی ہے اور منافقین بھی اس میں مبتلا ہوتے ہیں اور بہت سے روحانی باوے جو بظاہر بڑے خلیق اور ملنسار بنتے ہیں لیکن ان کے نفوس کے اندر بھی یہ بیماری پائی جاتی ہے۔

1۔ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ O اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ O (ق:23-24)

اور اس کا ساتھی کہے گا کہ جو کچھ میرے پاس تھا حاضر ہے۔ حکم ہوگا۔ اے دونوں فرشتو ہر سرکش کافر کو جہنم میں ڈال دو۔

2۔ كَلَّا ط اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا O (المدثر:16)

ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے۔

3۔ وَتِلْكَ عَادٌ قف جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ O (ھود:59)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ قوم عاد کی سرگزشت ہے۔انہوں نے اپنے رب کی آیات سے انکار کیا اور اسکے رسولوں کی نافرمانی کی۔
اور ہر سرکش عناد کرنے والے کے کہنے پر چلتے رہے۔

4۔ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ O (ابراہیم:15)
اور رسولوں نے فتح ونصرت طلب کی اور ہر سرکش اور متکبر نامراد ہوا۔

224۔ غَرَرْتُ فُلَانًا

(فریب دینا، دھوکا دینا) ایک آدمی دوسرے کو بعض وجوہات کی بنا پر دھوکا دیتا ہے۔یہ بھی عمل اور رویہ نفس کا ہے

1۔ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ O الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ O فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ O (الانفطار:6-8)
اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا۔جس نے تجھے پیدا کیا تیرے جوڑ بند درست کیے اور تجھے برابر کیا۔اور جس صورۃ میں چاہا تیرے اعضا کو ترکیب دی۔

2۔ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ م بِمَا كَسَبَتْ ق لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ج O (الانعام:70)
اور ان لوگوں کو چھوڑ دیجیے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا سمجھ رکھا ہے اور اس گھٹیا زندگی (الحیوۃ الدنیا) نے ان کو دھوکا دیا ہے اور اس قرآن کے ساتھ ان کو نصیحت کیجیے ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پھنس جائے۔اللہ کے سوا نہ کوئی اس کا دوست ہوگا نہ سفارشی۔

3۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْغُرُوْرِ O (ال عمران:185)

''یادرکھو ہر کسی نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔البتہ قیامت کے دن تم کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب رہا۔اور (الحیوۃ الدنیا) گھٹیا اور پست زندگی ایک سامان فریب ہے۔الحیوۃ الدنیا صفت موصوف ہے دنیا کو صفت بنائیں دنیا کی زندگی یہ تو مضاف الیہ ہے۔ (حیوۃ الدنیا) قرآن میں یہ جملہ تقریباً ۶۰ بار آیا ہے۔ہر جگہ الحیوۃ الدُّنیا موصوف + صفت آیا ہے۔

4۔ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ O (ال عمران:196)

''کافروں کا عیش وعشرت کی زندگی گزارنا تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے''۔

225۔ اَلْغَضَبُ

اس کا معنی ہے انتقام کے لئے جوش میں آجانا۔حدیث رواۃ الترمذی ''اتقوا الغضب فانہٗ جَمْرَۃٌ توقدفی قلبِ ابن آدمَ الم نَرَوا الیٰ انتفاخ اوداجہٖ وحمرۃ عینیہِ'' کہ غصہ سے بچو بیشک وہ انسان کے دل میں دھکتے ہوئے انگارہ کی طرح ہے۔تم اس کی رگوں کے پھولنے اور آنکھوں کے سرخ ہو جانے کو نہیں دیکھتے۔لیکن غضب الٰہی سے مراد انتقام ہوتا ہے۔اللہ انتقام لیتا ہے۔انسان کے اندر اس کا چھپا ہوا نفس بعض حالتوں میں سخت غضبناک ہو جاتا ہے تو پھر اس کا اظہار اپنے جسم سے کرتا ہے۔(بھوتر جانا)

1۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَأَعَدَّلَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا O (النساء:93)

''اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔اس پر اللہ کا غضب ہوا اور لعنت بڑی اور اس کے لئے اللہ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

2۔ فَبَآءُ وْبِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ O (البقرہ:90)

''پس ان پر اللہ کا دوہرا غضب نازل ہوا اور کافروں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ ۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ ۙ (النحل:106)

''جو ایمان لانے کے بعد پھر اللہ کا منکر ہو جائے مگر یہ کہ مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو بلکہ وہ جو دل کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے''۔

4۔ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُ و بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۙ (البقرہ:61)

''اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال دی گئی اور وہ غضب الٰہی کے مستحق ہوئے''۔

5۔ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِىْ مِنْۢ بَعْدِىْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ (الاعراف:150)

''اور جب موسیٰ علیہ السلام غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف لوٹے تو کہنے لگے کہ میرے بعد تم نے میری بری جانشینی کی۔ کیا تم اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلدی کر بیٹھے۔ اور موسیٰ نے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کو سر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے تھے۔

226۔ اَلْغَفْلَةُ

غفلت اس سہو کو کہتے ہیں جو قلت احتیاط کی وجہ سے انسان کو پیش آتا ہے۔ غفل (ن) اس نے غفلت سے کام لیا۔ یہ بھی سراسر نفس کے رویہ کا نام ہے۔

1۔ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ (النساء:102)

''کافر تو یہی چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامان جنگ سے غافل ہو جاؤ تو وہ یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا O (الکھف:28)

''اور ایسے شخص کی بات نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کی یہ نافرمانی حد سے بڑھ گئی ہے''۔

3۔ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ O (الانعام:131)

''یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا جب کہ وہ غافل ہو''۔

4۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ O (الاعراف:179)

یہ لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں۔

5۔ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ O (یوسف:13)

یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ تمہارا اسے ساتھ لیجانا مجھے غم میں ڈالتا ہے۔ اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں اسکو بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو۔

6۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ O (النحل:108)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں، اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔

غور کیجئے (دلوں' کانوں اور آنکھوں یعنی نفس پر مہر (seal) لگا دی ہے۔

7۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ O (یونس:92)

سو آج ہم تیرے بدن کو نکال لیں گے تاکہ وہ بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کی نشانی بنے اور واقعی بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

8۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ آيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ O (یونس:7)

وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور اس گھٹیا زندگی (الحیوۃ الدنیا موصوف بصفت) پر ہی راضی ہو گئے ہیں اور اس سے مطمئن بھی ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں۔

227۔ اَلْغِلْظَةُ

کا معنی موٹاپا اور گاڑھا ہونے کے ہیں۔ یہ رقۃ کی ضد ہے۔ اصل میں تو یہ اجسام کی صفت ہے لیکن کَبِیْرٌ و کَبِیْرٌ کی طرح بطور استعارہ معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ بھی نفسیاتی عمل اور رویہ کا نام ہے۔ روح کا اس سے کوئی تعلق نہ ہے۔ روح تو زندگی ہے۔ جان ہے۔ جو بدن میں زندگی کا باعث ہے۔ یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ روح جسم کے ساتھ نفس کو بھی زندہ رکھتی ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ! ہر نفس موت کا مزہ چکھتا ہے اس وقت روح جسم کو چھوڑ دیتی ہے۔ لیکن نفس کا ساتھ نہیں چھوڑتی مرنے کے بعد روح نفس کو چالو رکھتی ہے۔ مردہ جسم زمین کے حوالے روح اور نفس دونوں رب کریم کے حضور پیش کر دیے جاتے ہیں عالم برزخ عالم غیب ہے۔ چند باتیں جو قرآن اور حدیث میں آئی ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ اسی طرح اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہیے کیونکہ یہ باتیں متشابہات میں سے اور عالم غیب سے ہیں۔

1۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ O (التحریم:9)

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقین سے جہاد کیجیے اور سختی کیجیے ان پر۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

2۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ج فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط O (ال عمران:159)

سو یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے بہت نرم مزاج ہیں۔ اگر آپ درشت مزاج اور سخت دل ہوتے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کیجیے اور ان کے لئے بخشش طلب فرمایئے۔ اور اہم بات میں ان سے مشورہ کرلیا کیجیے۔ پس جب آپ پختہ عزم کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں۔

3۔ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ط وَمِنْ وَّرَآءِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ O (ابراہیم:17)

جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے بعد اس کے لئے بڑا سخت عذاب ہوگا۔

228۔ اَلْغَوْثُ

کے معنی مدد اور غیث کا معنی بارش کے ہیں۔ استغثتہٗ (استفعال) کسی کو مدد کے لئے پکارنا۔ یا اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنا۔ یہ فعل بھی نفسیاتی ردعمل ہے نفس کی خواہش کا یا ضرورت کا۔

1۔ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ O (الانفال:9)

جب تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے تو اس نے تمہاری اس بات کو قبول کرلیا یہ کہ میں ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کرونگا جو لگاتار آئیں گے۔

2۔ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ط بِئْسَ الشَّرَابُ ط وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا O (الکھف:29)

اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو اور جو منہ کو بھون ڈالے۔ بدترین پانی اور بدترین جگہ۔

3۔ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ ۚ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ O (القصص:15)

جو آدمی اس کی قوم کا تھا اس نے اپنے دشمن کے خلاف مدد چاہی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ایک مکہ مارا چنانچہ اس کا کام تمام کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو ایک شیطانی کام ہوا۔ بیشک شیطان ہمارا کھلا دشمن اور ہمیں گمراہ کرنے والا ہے۔

4۔ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ O (الاحقاف:17)

اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں کہ کیا تم مجھے ڈراتے ہو، کہ میں قبر سے دوبارہ نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے کئی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے کم بخت تو ایمان لے آ۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ حق ہے۔ تو یہ کہتا ہے یہ تو اقوام ماضی کی کہانیاں ہیں۔

229۔ اَلْغَيْظُ

کے معنی سخت غصہ کے ہیں اور یہ نفسیاتی حالت کا نام ہے جب نفس کسی چیز کو ناپسند کرے اور نفرت کی حد تک اس کے خلاف ہو تو یہ غیظ و غضب نفس انسانی میں پیدا ہو جاتا ہے اور نفس کی یہ اندرونی حالت انسان کے چہرے سے اور طرز گفتگو سے ظاہر ہوتی ہے۔

1۔ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ O (التوبۃ:15)

اور اللہ ان کے دلوں (نفوس) سے غیظ و غضب کو دور کر دے گا اور اللہ جس پر بھی چاہے توجہ فرماتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

2۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ O (ال عمران:134)

جو خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اور غصے کو قابو میں رکھتے ہیں اور لوگوں کے قصوروں سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو ہی دوست رکھتا ہے۔

3- وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ط وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا O (الاحزاب:25)

اور اللہ نے کافروں کو جو اپنے غصہ میں بھرے ہوئے تھے۔ کچھ بھی فائدہ حاصل نہ کر سکے اور کافی ہوا اللہ لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے اور اللہ زبردست ہے اور غالب ہے۔

4- مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ O (الحج:15)

جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے رسول کی مدد نہیں کرے گا اسے چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے جائے۔ پھر اس کو ادھر سے کاٹ ڈالے۔ پھر یہ دیکھے کہ اس کی تدبیر اس کے غصہ (غیظ) کو دور کرتی ہے۔ یعنی چھت کے ساتھ لٹک کر خودکشی کرے۔

230۔ اَلْفَرْحُ

کا معنی خوش ہونا کے ہیں عموماً اس کا اطلاق جسمانی لذتوں پر خوش ہونے کے معنی میں ہوتا ہے۔ خوشی اور مسرت کا اظہار تو انسان کا جسم ہی کرتا ہے۔ لیکن یہ حالت بھی اسی وقت ہوتی ہے جب نفس انسانی کسی بات پر یا خیال پر مطمئن یا خوش ہوتا ہے اور نفس کی تمام حالتوں کا اظہار بذریعہ جسم ہی ہوتا ہے۔

1- فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ط اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ط وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ج وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ O (الشوریٰ:48)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوا گر وہ نہ مانیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ آپ کا فرض تو صرف پہنچا دینا ہے۔ (بلغ کا ترجمہ Ultimatum بھی ہے یہ بلغ رب العالمین کی طرف سے ہے۔) جس میں گناہوں کی وجہ سے عذاب کی خبر بھی ہوتی ہے اور جب ہم آدمی پر مہربان ہوتے تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور اگر اسکے برے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو وہ ناشکر گزار ہو جاتا ہے۔

2۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ O (الروم:4)

پہلے اور بعد میں تمام اختیار اللہ ہی کو حاصل ہے اور اس دن مومن خوش ہو جائیں گے۔ (رومیوں کی فتح کے دن)

3۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ O (ال عمران:188)

جو لوگ اپنے برے افعال پر خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کے کچھ نہ کرنے پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ سو ان کو آپ یہ خیال نہ کریں کہ عذاب سے چھوٹ گئے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

4۔ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ O (الرعد:36)

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا کی ہے جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور انہیں کے گروہ میں بعض ایسے ہیں جو اسکے بعض حصہ کا انکار کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ مجھے صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں تمہیں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

231۔ اَلْفَتْحُ

کے معنی کسی چیز کی بندش اور پیچیدگی کو زائل کرنے کے ہیں یہ فتح دو طرح سے ہے۔ مادی چیزیں جن کو آنکھ سے دیکھ سکیں۔ فَتَحُ الْبَابَ دروازہ کھولا۔ فَتَحُ الْمَتَاع سامان کو کھولنا۔ دوسرے علوم و معارف کے دروازے کھولنا اس کا تمام تعلق نفس کے ساتھ ہے۔

1۔ فَلَمَّا نَسُوْا مَاذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ O (الانعام:44)

پھر جب ان لوگوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو ان کو کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے حتی کہ جب وہ ان چیزوں پر خوشیاں منانے لگے جو انہیں ملی تھیں تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا۔ پھر وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔

2۔ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ O (الاعراف:96)

اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم ان پر زمین و آسمان کی تمام برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی پس ہم نے انہیں ان کے اعمال کی سزا میں پکڑ لیا۔

3۔ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (البقرہ:76)

اور جب وہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اور جب ایک دوسرے سے اس تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اے بھائیو! کیا تم ان کو راہیں دکھا دینا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تا کہ تمہارے رب کے سامنے انہی باتوں کی بنا پر تمہارے ساتھ مناظرہ کریں۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ (اسے کہتے ہیں اللہ کے مقابلے میں ہوشیاری دکھانا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ حَتّٰی اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیْدٍ اِذَا هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ O (المؤمنون:77)

یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا تو وہ اس میں ناامید ہو کر رہ گئے۔

5۔ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ط O (یوسف:65)

اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی بھی واپس کر دی گئی ہے۔

6۔ اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ صلے وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط O (النساء:141)

یعنی ان لوگوں کو جو تمہارے متعلق منتظر رہتے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح نصیب ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ شریک نہ تھے۔ اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل گیا تو ان سے کہنے لگتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے۔ اور مسلمانوں سے تم کو نہیں بچایا تھا۔ تو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا۔

232۔ فَرَطَ یَفْرُطُ

(ن) کے معنی قصداً آگے بڑھ جانے کے ہیں۔ فَرَس فَرُط آگے بڑھ جانے والا گھوڑا۔ الافراط کے معنی بہت زیادہ حد سے بڑھ جانے والا۔ تفریط کے معنی آگے بڑھنے میں کوتاہی کرنا۔ یہ بھی نفس انسانی کا رویہ ہے۔ آگے بڑھنے میں ہمت اور کوشش کرنا یہ نفسیاتی عمل اور نفسیاتی رویہ یا نفسیاتی خواہش ہے۔

1۔ قَالَ کَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاکُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْکُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ O (یوسف:80)

ان میں سے بڑے نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کی قسم لے رکھی ہے۔ اور پہلے بھی یوسف علیہ السلام کے معاملے میں تم قصور کر چکے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ○ (الانعام:38)

جتنے حیوانات زمین میں چلتے پھرتے ہیں اور جتنے بھی پرندے اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے پھرتے ہیں سب تمہاری ہی طرح کی مخلوقات ہیں۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز بیان کرنے سے نہیں چھوڑی پھر سب اپنے رب کے حضور جمع کئے جائیں گے۔

3۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ○ (الانعام:61)

اور وہ اپنے بندوں پر پوری طرح غالب ہے۔ اور تم لوگوں پر نگران مقرر کر کے بھیجتا ہے۔ یہاں تک کے جس وقت تم میں سے کسی کو موت آتی ہے۔ ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ بالکل کوتاہی نہیں کرتے۔

4۔ وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰی ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ○ (النحل:16)

اللہ کے لئے یہ ایسی اشیاء تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لئے بہتری ہوگی۔ لازمی طور پر ان کے لئے آگ ہے۔ اور وہ اس آگ میں داخلے کے لئے آگے آگے چلائے گئے ہیں۔

5۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ○ (الزمر:56)

یہ نہ ہو کہ پھر کسی نفس کو کہنا پڑے ہائے افسوس کہ میں نے اللہ کے حق میں بڑی کوتاہی کی اور میں تو محض ہنسی مذاق میں ہی پڑا رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

233۔ اَلْفَسَادُ

یہ فَسَدَ الشَّیْئُ فَھُوَ فَاسِد کا مصدر ہے۔اوراس کا معنی حد اعتدال سے تجاوز کر جانے کے ہیں۔وہ تجاوز کمی کی طرف ہو یا زیادتی کی طرف ہو۔ یہ فساد کی کیفیت ہر اس چیز کے لئے آتی ہے وہ چاہے نفسیاتی ہو یا جسمانی۔ یہ بھی بالکل نفسیاتی چیز ہے روح تو اللہ کا امر ہے۔وہ نہ خراب ہوتی نہ اچھی ہوتی ہے اس کے متعلق تو بالکل کوئی علم دیا ہی نہیں گیا۔

1۔ وَلَوِاتَّبَعَ الْحَقُّ اَھْوَاءَ ھُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ ط بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِذِکْرِھِمْ فَھُمْ عَنْ ذِکْرِھِمْ مُّعْرِضُوْنَ O (المؤمنون:71)

اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں درہم برہم ہو جائیں بلکہ ہم نے ان کی طرف ان کی کتاب ہدایت بھیج دی ہے۔مگر وہ اپنی کتاب سے منہ پھیر رہے ہیں۔

2۔ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَا اَذِلَّۃً ج وَکَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ O (النمل:34)

(ملکہ بلقیس) نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں فاتحانہ داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں وہاں کے معززین کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کرینگے۔

3۔ لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا ج فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ O (الانبیاء:22)

اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو یہ دونوں بگڑ جاتے سو جو باتیں لوگ اللہ کے متعلق کرتے ہیں تو عرش کا رب ان سے پاک ہے۔

4۔ وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ O (النمل:48)

اور اس شہر میں ۹ شخص تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِی أَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّی اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ O (المؤمن:26)

اور فرعون نے کہا مجھے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر ڈالنے دو اور وہ اپنے رب کو بلوالے مجھے ڈر ہے وہ تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں فساد نہ ڈال دے۔

234۔ اَلْقَبْضُ

کے معنی کسی چیز کو پورے پنجے کے ساتھ پکڑنے کے ہیں۔ جیسے قبض السیف تلوار کو پکڑنا یہ فعل بھی نفسیاتی خواہش کا مظہر ہوتا ہے۔

1۔ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَکَذٰلِکَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ O (طٰہٰ:96)

اس نے کہا میں نے جو کچھ دیکھا تھا وہ دوسروں نے نہیں دیکھا تھا۔ میں نے رسول کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھائی تھی۔ پھر میں نے وہ مٹی اس قالب میں ڈال دی تھی اور یہی بات میرے دل کو اچھی لگی تھی۔

2۔ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا O (الفرقان:46)

پھر ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

3۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ۛ مَا یُمْسِکُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۛ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍ بَصِیْرٌ O (الملک:19)

کیا انہوں نے کبھی اپنے سروں کے اوپر پرندوں کو اڑتے نہیں دیکھا جو کبھی پروں کو پھیلاتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں انہیں اللہ کے سوا کوئی دوسرا تھامنے والا نہیں ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

4۔ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ط نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (التوبۃ:67)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے میں سے ہیں۔ برے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا ہے بیشک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

5۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ط وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ O (البقرہ:245)

کون ہے جو اللہ کو خوش دلی سے قرضہ دیتا ہے۔ اللہ اسکے قرض کو کئی گنا بڑھا دے گا اور اللہ ہی تنگی دیتا ہے اور وہی فراخی دیتا ہے۔ اور پھر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

235۔ اَلْقَتْرُ

کا معنی ہے بہت ہی کم خرچ کرنے والا اور بخیل کے لئے بھی یہ لفظ آتا ہے یہ اسراف کی ضد ہے اور یہ دونوں بری صفات ہیں اور یہ نفس کی حالت اور خواہش کو ظاہر کرتی ہیں۔

1۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا O (الفرقان:67)

اور وہ لوگ جو خرچ کرنے پر آئیں تو فضول خرچی نہ کریں اور کنجوسی سے کام لیں۔ اور انکی عادت معتدل ہوتی ہے۔

2۔ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ O تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ O (عبس:40-41)

اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہونگے ان پر سیاہی چھائی ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ○ (بنی اسرائیل:100)

کہہ دیجیے کہ اگر تم میرے رب کے خزانوں کے مالک بھی ہو جاتے تو بھی خرچ کرنے سے ڈرتے ان کو بند رکھتے اور انسان تو بہت ہی تنگ دل ہے۔

4۔ لَاجُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ۚ صلے وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ ○ (البقرہ:236)

تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدو۔ اور انہیں فائدہ پہنچاؤ۔ مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق دے۔ یہ حسن سلوک دستور کے مطابق ہو۔ محسنین کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔

236۔ اَلْقَتْلُ

(ن) الموت کی طرح اس کا معنی بھی جسم سے روح اور نفس کے نکل جانے کے ہیں۔ قتل کر کے مارنا یہ تمام نفس کے حکم سے ہوتا ہے۔ دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو دونوں میں سے ایک قتل ہو جاتا ہے اور مقتول کہلاتا ہے جب کہ دوسرا قتل کر کے قاتل (اسم فاعل) بن جاتا ہے۔ یہ قاتل اور مقتول دونوں ہی اپنے اپنے نفس کی خواہش اور حکم کے مطابق لڑتے اس لئے ہیں کہ وہ اپنے مخالف کو قتل کر دیں۔ بعض دفعہ قاتل اپنے مخالف کو قتل کر دیتا ہے حالانکہ مقتول قاتل کو قتل کرنے کا نہ تو ارادہ کرتا ہے اور نہ خواہش۔

1۔ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ (المائدہ:30)

تو اس کے نفس نے خود اپنے آپ کو بھائی کے قتل پر آمادہ کر ہی لیا۔ پھر (قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا) پس وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں نفس انسانی (Psychomotor) اپنے بھائی کو قتل کرنے کا حکم دیتا اور اس پر عمل کرتا ہوا نظر آتا ہے پہلے تو قاتل کے نفس میں یہ معاملہ الجھا ہوا تھا کہ قتل کرے یا قتل نہ کرے۔ آخر حضرت نفس میں نفس امارہ نے نفس لوامۃ اور نفس مطمئنہ دونوں کو دبا لیا اور وہ نفس جو شروع میں متردد تھا کہ کیا کرے؟ کیا نہ کرے؟ محبوبہ کا حصول؟ نفس مطمئنہ اور نفس لوامہ دونوں نفس امارہ کی مخالفت کرتے رہے۔ نفس Psychomotor تو ایک یونٹ ہے اس یونٹ میں دل و دماغ سننا، دیکھنا، سمجھنا ہے، بیک وقت مختلف خواہشات کا نفس میں پیدا ہونا اور ذہنی الجھاؤ اور ذہنی کشمکش کا برپا ہونا۔ کسی ایک فیصلے پر اجماع، اتفاق اور اتحاد Consensus کا ہونا یہ تمام امور نفس Psycho- moto کے اندر ایک ہیجان پیدا کر دیتے ہیں۔ نفس ایک ہی ہے۔ ایک یونٹ ہے۔ مختلف خیالات اور خواہشات کا ایک طوفان برپا ہوتا ہے۔ جو ہر نفس میں ہر وقت کسی نہ کسی معاملے پر برپا ہوتا رہتا ہے۔ آخر یہ اندرونی نفسیاتی کشمکش ہر وقت کسی نہ کسی معاملے پر برپا ہوتی رہتی ہے۔ آخر یہ اندرونی نفسیاتی کشمکش اس وقت ختم ہو جاتی ہے۔ جب نفس کے اندر یہ مختلف صلاحیتیں اور خواہشات کسی ایک نقطے پر اتفاق نہ کر لیں اور جب Consensus اتحاد ہو جاتا ہے تو پھر یہ نفس اسکے کرنے کا حکم جسم کو دیتا ہے۔ اور جسم پوری طرح پوری مستعدی کے ساتھ اس کے نفاذ میں لگ جاتا ہے۔ یہی تو نفس ہے۔ اور نفس اس فیصلے کے نفاذ کے لئے تدابیر بھی اختیار کرتا ہے۔ اور وسائل فراہم کرنے کی تدبیریں بھی نفس ہی کرتا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔

ہر شخص کا نفس اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا ہے۔

اور یہ نفس خودکار (Automatic) اور خودمختار (Autocrat) بھی ہے۔ اللہ نے اس کو پیدا تو کیا ہے لیکن اس کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔ اس تمام صورت حال کو قرآن میں خالق انسان نے نہایت فصیح اور بلیغ انداز میں انسانوں کو سمجھایا ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ الخ تو اس (قابیل) کے نفس نے (قابیل کو ہی) اپنے ہی نفس کو یعنی اپنے آپ کو راضی کر ہی لیا۔ اپنے بھائی کو قتل کرنے کے کام پر اور اس نے بھائی کو قتل کر ڈالا۔ غور کیجیے کتنا آسان۔ واضح بیان ہے قرآن کا کہ نفس (Psychomotor) پہلے تو خود اپنے اندر سوچ اور اپروچ (App- roch) کو متحد (Consensus) کرنے کا فیصلہ کرتا ہے اور پھر اس کے نفاذ کا حکم صادر کر کے اپنے نفسیاتی فیصلے پر عمل بھی کر ڈالتا ہے۔ اگر یہ متقی اور مومن کا نفس ہوتا تو اس نفس کا فیصلہ پہلے والے قتل کرنے والے فیصلے کے بالکل الٹ ہوتا۔ اگر نفس مطمئنہ اور نفس لوامہ کافی طاقتور ہوتے تو وہ اس نفس امارہ کو قتل کرنے والا فیصلہ اور اس پر عمل درآمد کرنے کی ہرگز اجازت نہ دیتا۔ اور نفسیاتی فیصلہ (Psychological Consensus) بالکل دوسرا ہوتا۔

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نفس اور روح اور جسم تینوں چیزیں الگ الگ ہیں۔ جسم اور روح دو الگ الگ چیزیں ہیں اسی طرح سے نفس جسم اور روح کے علاوہ بالکل الگ ایک تیسری چیز ہے اور اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان فرمایا ہے۔لیکن مسلمانوں میں بہت سے لوگ نفس اور روح کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔اب یہ بات کہ یہ کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔واللہ اعلم۔قرآن ان تمام باتوں کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔لیکن لوگ قرآن کو ثواب کے لئے مردوں کے لئے تو پڑھتے ہیں لیکن سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

2۔ اَلَّذِیْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ O ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ O ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ O (السجدہ:7-9)

تخلیق انسانی میں اب غور کیجیے مٹی پانی سے، روح پھونکنا دوسری چیز ہوئی روح پھونکنے کے بعد تیسری چیز کان، آنکھ اور فواد (دل، دماغ) ہوا اس کے لئے قرآن نے ایک لفظ نفس استعمال کیا ہے۔جب جسم اور روح دو الگ الگ چیزیں ہوئیں تو نفس روح کیسے ہو گیا۔اور روح نفس کیسے ہو گئی۔تینوں چیزیں الگ الگ ہیں۔لیکن اندھی تقلید نے امت اسلام کو بڑا نقصان پہنچایا ہے۔

3۔ كَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ الخ O (المائدہ:32)

اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو کسی شخص کو بغیر قصاص کے اور زمین میں فساد پھیلانے کے لیے قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا۔اور جو کسی شخص کو بچالے اس نے گویا تمام انسانوں کو بچالیا۔

غور کیجیے قتل کرتا انسان ہے لیکن انسان میں اس کا جو نفس Psychomotor ہے وہی تو قتل کرنے کا فیصلہ کر کے دوسرے کو قتل کرنے کے لئے تمام تدابیر بھی بروئے کار لاتا ہے۔

4۔ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا O (الکھف:74)

موسیٰ نے کہا کیا تو نے ایک بے گناہ شخص کو بغیر قصاص کے قتل کر ڈالا۔یہ تو تم نے ایک بہت برا کام کیا ہے۔

5۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ O (القصص:33)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب میں نے ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے بھی قتل نہ کر دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنِّیْ قَتَلْتُ میں نے قتل کر دیا تھا۔ قتل کا فاعل خود موسیٰ علیہ السلام ہیں، موسیٰ ؑ کے نفس نے مخالف کو گھونسہ مارنے کا حکم دیا تھا اور مخالف مر گیا۔

6۔ فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ O (النساء:84)

پس اے نبی آپ خود اکیلے اللہ کے لئے لڑو اور تم پر سوائے تمہارے کسی اور کی ذمہ داری نہ ہے۔ اور مسلمانوں کو قتال کرنے کی ترغیب دلائیے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول اکرمؐ کو براہ راست حکم دے رہے ہیں کہ آپ قتال کے لئے نکلو۔ کیونکہ نبی کے ساتھ اللہ کا معاملہ عام لوگوں کے مقابلے میں بڑا عجیب وغریب اور خاص ہوتا ہے۔ نبی اللہ کا خاص بندہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو خواب میں اللہ کا حکم ملنے پر بیٹے کے گلے پر چھری چلا دی تھی۔

7۔ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ O (البقرہ:244)

اور اللہ کے راستے میں قتال کرو اور جان رکھو کہ اللہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔

8۔ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا O (النساء:76)

پس شیطان کے دوستوں سے لڑو۔ کیونکہ شیطان کے سب حربے کمزور ہوتے ہیں۔

9۔ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ O (التوبۃ:12)

پس کفار کے لیڈروں سے قتال کرو یعنی انکو قتل کرو کیونکہ انکا کوئی بھروسہ نہیں ہے شاید کہ وہ جنگ کرنے سے رک جائیں۔

10۔ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الخ O (التوبۃ:29)

جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے خلاف جنگ کرو۔

11۔ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً الخ O (التوبۃ:36)

اور تمام مشرکوں کے ساتھ قتال کرو جیسا کہ تمام مشرکین ملکر تم سے قتال کرتے ہیں۔

12۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ الخ O (البقرہ:193)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کفار سے مسلسل قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ کا دین غالب آجائے۔

13۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ الخ O (البقرہ:216)

قتال تم پر فرض کر دیا گیا ہے حالانکہ وہ تم کو برا لگتا ہے۔

14۔ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ O (النساء:77)

جب قتال ان پر فرض کر دیا گیا تب ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ڈرنے لگا۔

15۔ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْ لَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ O

(الانعام:77)

اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہم پر قتال کو کیوں فرض کر دیا گیا کیوں نہ ہمیں کچھ مدت اور جینے دیا ہوتا۔

اکثر آیات میں اللہ اپنے نبی اور مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے قتال کریں۔ اللہ کا یہ حکم نفس کی طرف آتا ہے۔ نفس چاہے تو اللہ کے حکم کی تعمیل کرے یا انکار کر دے۔ مومنین کے نفوس جنکا تزکیہ نفس ہو چکا ہوتا ہے وہ اللہ کے اس حکم کو پوری طرح سے مانتے ہیں اور قتال کرتے ہیں فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ کے مظاہر سامنے آتے ہیں اور وہ لوگ کہ جنہوں نے اللہ اور رسول کا انکار کیا ہوتا ہے یا وہ اندر سے منافق ہوتے ہیں تو وہ بالکل اس کی تعمیل نہیں کرتے۔ الٹا مسلمانوں سے قتال کر کے اپنے کفر اور منافقت کی شہادت فراہم کرتے ہیں۔

237۔ الْقَسوَةُ

کے معنی سنگ دل ہونے کے ہیں یہ اصل میں حَجَرٌ قَاسٍ سے ہے جس کے معنی سخت پتھر کے ہیں۔ اَلْمَقَاسَاة کے معنی سختی جھیلنا کے ہیں اور ایک قراءت درہم قسی سے مشتق ہے۔ درہم قسی اس کا معنی ہے کھوٹے سکے۔

صَاحَ الْقَسِيَّاتُ فِي أَيْدِي الصَّيَارِيفِ۔

کھوٹے درہم صرافوں کے ہاتھوں میں آواز دیتے ہیں۔

کھوٹا ہونا یا سنگ دل ہونا بالکل نفسیاتی کیفیت یا رویہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْاَشَدُّ قَسْوَةً O (البقرہ:74)

اس کے بعد پھر تمہارے نفوس (دل) سخت ہوگئے گویا کہ وہ پتھروں کی طرح ہیں یا یہ کہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

2۔ وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ O (الانعام:43)

اور لیکن ان کے دل پتھروں جیسے سخت ہوگئے اور ان کے اعمال کو شیطان نے انکی نظروں میں خوشنما بنا کر رکھ دیا۔

3۔ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قَاسِيَةً الخ O (المائدہ:13)

ان کے عہد توڑنے کے سبب ہم نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے دلوں کو پتھر کی طرح سخت کر دیا۔

4۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنْ ذِكْرِاللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (الزمر:22)

تو پھر کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور اس طرح وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہو (گمراہوں جیسا ہوگا) سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے غافل ہیں۔ یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

5۔ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ط وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ O (الحج:53)

تا کہ شیطان کے القاء کو ان لوگوں کے لئے وجہ آزمائش ٹھہرائے۔ جن کے دلوں میں مرض ہے اور ان کے لئے جن کے دل سخت ہیں۔ اور بلاشبہ نافرمان لوگ پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

238۔ اَلقُنُوتُ

کا معنی خضوع کے ساتھ اطاعت کا التزام کرنے کے ہیں یہ بھی نفسیاتی عمل اور کیفیت ہے نفس (Psychomotor) کی۔

1۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ O (البقرہ:238)

نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور میں عاجزی اور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔

2۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ O (البقرہ:116)

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اللہ کا لڑکا ہے حالانکہ اللہ ان تمام باتوں سے پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے سب اس کے فرمانبردار ہیں۔

3۔ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ O (النحل:120)

تحقیق ابراہیم لوگوں کے پیشوا اللہ کے فرمانبردار اور توحید میں یکسو تھے اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔

4۔ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ O (النساء:34)

پس نیک عورتیں، فرمانبردار عورتیں نگہبانی کرنے والی غائبانہ حالت میں جن کو اللہ نے محفوظ بنایا ہے۔

5۔ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ O (التحریم:12)

اور مریم بیٹی عمران کی جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ تو اس میں ہم نے اپنی روح میں سے پھونک دیا اور اس نے اپنے رب کے کلام اور کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

239۔ القضاء

کے معنی قولاً یا عملاً کسی کام کا فیصلہ کر دینے کے ہیں اور قضی قولی و عملی میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ قضاالٰہی اور قضابشری۔ قضاء الٰہی کے متعلق فرمایا:

1۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَن لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط O (بنی اسرائیل:23)

اور تیرے رب نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ صرف اسی ایک اللہ کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرو۔

2۔ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا O (بنی اسرائیل:4)

اور ہم نے پہلے ہی بنی اسرائیل کو بذریعہ خط (الکتاب) بتلا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔

3۔ وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ O (المؤمن:20)

اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ کے سوا وہ جن کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ سب کچھ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔

4۔ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِىْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ط اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا O (طٰہٰ:72)

انہوں نے کہا کہ ان روشن دلائل کے ساتھ جو ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں اور اس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم تم کو ترجیح نہ دیں گے سو تم جو فیصلہ کرنا چاہتے ہو اسے کر گزرو۔ تمہارا فیصلہ اور حکم اس دنیا تک ہی ہے۔

5۔ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ط اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَىَّ ط وَاللّٰهُ عَلٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ○ (القصص:28)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں میرے اور تیرے درمیان یہ طے رہا دونوں میں سے جونسی مدت چاہوں پوری کر دوں مجھ پر کوئی جبر نہیں ہوگا۔ اور اس بات پر اللہ گواہ ہے۔

6۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (المنفقون:10)

پھر جب نماز ہو چکے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت یاد کرو۔ تا کہ تم فلاح پاؤ۔

یہ فیصلہ کر دینا بھی خاص نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

240۔ القطعُ

کے معنی کسی چیز کو علیحدہ کر دینے کے ہیں۔ اس کا تعلق خواہ اجسام سے ہو یا بصیرت سے ہو جیسے معنوی چیزیں۔ یہ بھی ایک نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

1۔ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ○ (الحشر:5)

تم نے ان کھجور کے درخت جو کاٹ ڈالے یا جو اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا تا کہ اللہ بدکاروں کو رسوا کرے۔

2۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ○ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ○ (الحاقۃ:44-46)

اگر وہ (محمد رسول اللہ ﷺ) کوئی بات اپنے پاس سے بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔

3۔ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْم O (المائدہ:38)

چور مرد اور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے اس فعل کے بدلے میں یہ اللہ کی طرف سے بطور سزا کے ہے۔ اور اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

4۔ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ O (النمل:32)

(ملکہ بلقیس نے کہا) اے سردارو! میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو میں بات کو کاٹنا نہیں چاہتی۔ جب تک کہ تم اپنی رائے نہ دو۔

5۔ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ O (المؤمنون:53)

پھر لوگوں نے دین کو اپنے درمیان جدا جدا کر لیا۔ ہر گروہ اپنے دین پر خوش ہے۔

6۔ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ O (یوسف:31)

جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اس کو بڑا جانا اور (فرط حیرت) میں اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ اور کہنے لگیں اللہ کی پناہ یہ بشر نہیں ہے۔ یہ تو قابل عزت ایک فرشتہ ہے۔

241۔ القُنُوطُ

کے معنی بھلائی سے مایوس ہونے کے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی حالت اور کیفیت کے اظہار کا ایک خاص رویہ ہے۔ ہر آدمی پر بعض معاملات میں اور بعض اوقات یہ مایوسی کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔

1۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ O (الشوریٰ:28)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اللہ ہی ہے جو تمہارے ناامید ہو جانے کے بعد بارش نازل کرتا ہے۔ اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے وہی تو ولی (کارساز) ہے اور حمید ہے۔

2۔ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ (الزمر:53)

کہہ دیجیے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بیشک اللہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے اور وہ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

3۔ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ○ (الروم:36)

اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اسے حاصل کر کے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اور وہ بھی اپنی شامت اعمال سے تو وہ فوراً مایوس ہو جاتے ہیں۔

4۔ لَا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○ (حم السجدہ:49)

انسان بہتری کی دعا مانگتے ہوئے نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچے تو مایوس و ناامید ہو جاتا ہے۔

5۔ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ○ قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ○ (الحجر:56)

انہوں نے کہا ہم آپ کو سچی خوش خبری سناتے ہیں۔ سو آپ ناامید نہ ہوں ابراہیم نے کہا بھلا گمراہوں کے سوا کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے ناامید ہو۔

242۔ القناعۃ

کے معنی ضروریات زندگی میں سے تھوڑی چیز پر راضی ہو جانے کے ہیں اور یہ قنع (س) یقنع سے ہے۔ قناعۃ کیونکہ قنع یقنع کے معنی سوال کرنے کے ہیں۔

1۔ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O (الحج:36)

جب وہ کسی پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت صفت غربا اور مانگنے والے فقرآء کو بھی کھلاؤ یوں ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تا کہ تم شکر ادا کرو۔

2۔ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ O (ابراہیم:43)

سر اوپر کو اٹھائے ہوئے مارے ہیبت کے جلدی جلدی آنکھیں جھپک رہے ہونگے۔ ان کی نظریں انکی طرف پھر نہ پلٹیں گی۔ اور ان کے دل پریشان ہونگے۔

243۔ کَتَمَ و کِتْمَاناً

(ان) کا معنی کسی بات کے چھپانے کے ہیں یہ بھی تمام کام نفس انسانی کا ہے کہ وہ بعض اشیاء کو ظاہر کرتا ہے۔ اور بعض دوسری اشیاء کو وہ چھپا لیتا ہے اشیاء کے چھپانے اور ظاہر کرنے کا تمام کام نفس انسانی کی اپنی مرضی پر ہے۔

1۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ O (البقرہ:140)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی اس شہادت کو جو اسکے پاس ہے۔ چھپالے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

2۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O (البقرہ:42)

اور سچ (حق) کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ سچ (حق) کو چھپاؤ۔ حالانکہ تم کو اس بات کا علم ہے۔

3۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ط وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ O (البقرہ :72)

(اور ذرا سوچو تو سہی) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور پھر اس میں تم نے باہم اختلاف کیا اور اللہ ان باتوں کو ظاہر کرنے والا ہے جن کو تم چھپا رہے تھے۔

4۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ صلے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ط O (المؤمن:28)

اور ایک مرد مومن نے کہا جو آلِ فرعون میں سے تھا۔ اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا۔ کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل لے کر آیا ہے۔

5۔ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ O (ال عمران:167)

وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں۔ اور جو کچھ بھی وہ چھپاتے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

244۔ اَلْكَذِبُ

(جھوٹ) صدق کی ضد ہے۔ اور یہ قول و فعل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ ایک نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

1۔ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ O (الانعام:24)

ذرا دیکھیے تو یہ کس طرح اپنے اوپر جھوٹ بولتے ہیں اور جو کچھ افترا پردازیاں یہ کیا کرتے تھے وہ سب بھول گئے۔

2۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ O (یونس:17)

سو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اللہ کی آیات کو جھٹلائے۔ یاد رکھو اس قسم کے مجرم کبھی بھی فلاح نہیں پاتے۔

3۔ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ O (یونس:73)

سو انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے اس کو اور جو کوئی کشتی میں اس کے ساتھ تھا بچا لیا۔ اور ان لوگوں کا جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا ان کو غرق کر دیا۔ سو دیکھو ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ڈرائے جا چکے تھے۔

4۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ط كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ O

(یونس:74)

پھر اس کے بعد ہم نے اور رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے سو وہ ان کے پاس روشن دلائل لے کر آئے۔ مگر وہ جن باتوں کی تکذیب پہلے کر چکے تھے۔ اب وہ ان کو ماننے والے نہ تھے اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں (نفوس) پر مہر کر دیتے ہیں۔

5۔ اَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ O (البقرہ :87)

کیا جب بھی کوئی رسول تمہارے پاس ایسی چیز لے کر آئے جس کو تمہارا جی (نفس) نہ چاہتا تھا۔ تو تم نے سرکشی کی۔ سو بعضوں کو تم نے جھٹلا دیا اور بعضوں کو تم قتل کرتے تھے۔

245۔ الکُرہُ والکُرہُ

سخت ناپسندیدگی۔ جیسے ضَعْف وَضُعْف یہ ناپسندیدگی اور پسندیدگی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔ روح کا اس سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی زبردستی اور بغیر دلیل کے بات کرے تو اس کا کیا علاج؟

1۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ج وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ج وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O (البقرہ:216)

تم پر لڑائی کرنا (قتال) فرض کر دیا گیا ہے۔ اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ممکن ہے تم ایک چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اصل علم تو اللہ ہی کے پاس ہے جسے تم نہیں جانتے۔

2۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ط O (البقرہ:256)

دین کے بارے میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہو گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا O (الاحقاف:15)

ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہدایت کی ہے اس کی ماں نے بڑی تکلیف کے ساتھ اس کو اپنے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف سے جنا۔

4۔ وَلَوْشَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ط اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ O (یونس:99)

اگر آپ کا رب چاہتا تو جس قدر لوگ زمین پر ہیں سب لوگ ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر مجبور کریں گے کہ وہ مومن ہو جائیں۔

5۔ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ لا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ O (التوبۃ:33)

لوگو! اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو سامان ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ اگرچہ یہ بات مشرکوں کو ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔

6۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ O (محمد:28)

یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا۔ جس سے اللہ ناراض ہے اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کو ناپسند کیا۔ سو اللہ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

246۔ الکَسبُ

اصل میں جلب نفع یا خوش نصیبی حاصل کرنے کے لئے کسی چیز کا قصد کرنے کو کسب کہتے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی عمل ہے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا کسب زیادہ پاکیزہ ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا عَمَلُ الرَّجلِ بِيَدِهٖ کہ انسان کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

اِنَّ اطيبَ مَايَاكل الرّجل مِن كَسبِهٖ وانّ ولدَه مِنْ كَسبِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ O

(البقرہ:264)

جو کچھ کمائی وہ کرتے ہیں اس پر ہرگز ان کے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں فرماتا۔

2۔ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ O (البقرہ:202)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کی کمائی میں سے ان کا حصہ ہے اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

3۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ O (البقرہ:286)

ہر شخص وہی کچھ پائے گا جو اس نے کمایا اور جواب دہی بھی اسی پر ہے جو اس نے کمایا۔

4۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا O

(النساء:111)

اور جو بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے۔ اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ حکیم بھی ہے۔

5۔ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ط يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ O (الانعام:3)

اور وہ تو اللہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ وہ تمہاری چھپی ہوئی اور کھلی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کماتے ہو اس کو بھی خوب جانتا ہے۔

6۔ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ O (الاعراف:96)

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم ان پر زمین و آسمان کی تمام برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے تکذیب کی پس ہم نے ان کو پکڑ لیا جو کچھ وہ کسب (کمائی) کرتے تھے اس کی وجہ سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

247۔ الکُفرُ

اصل میں کفر کے معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں۔اور رات کو کافر کہا جاتا ہے کہ وہ تمام چیزوں کو چھپا لیتی ہے۔کاشتکار کو کافر اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ زمین میں بیج کو چھپا دیتا ہے۔کفر یا کفران نعمت اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ نعمت کی ناشکری کر کے اسے چھپاتے ہیں۔قرآن میں ہے۔

1۔ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ○ (الانبیاء:94)
تو اس شخص کی کوشش رائیگاں نہ جائیگی۔

سب سے بڑا کفر اللہ کی وحدانیت یا شریعت کو چھپانے کے ہیں۔یا انکار کرنے کے ہیں۔

2۔ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ○ (الشعراء:19)
اور تم نے ایک اور کام کیا تھا جو کیا۔تم ناشکرے معلوم ہوتے تھے۔(قبطی کا قتل)

3۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ (ابراہیم:7)
اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دونگا تو اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

4۔ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ○ (البقرہ:41)
اور اس کے منکر اول نہ بنو۔

5۔ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ○ (الروم:44)
تو جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا ضرر اسی پر ہوگا۔

6۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:55)
اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکار ہیں۔

7۔ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ○ (البقرہ:102)
اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے اور وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ O (البقرہ:256)
اور جو شخص بتوں سے کفر (انکار) کرے اور خدا پر ایمان لائے۔

9۔ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَا اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ O (ابراہیم:22)
پہلے تم مجھ کو شریک بناتے تھے میں نے ان کا انکار کیا ہے۔

10۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ O (الانفال:55)
بیشک جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی اور وہ ایمان نہیں لاتے وہ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔

11۔ اِلَّاتَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ O (التوبہ:40)
اگر تم نے رسول اللہ ﷺ کی مدد نہیں کی تو اللہ خود اسکی مدد پہلے بھی کر چکا ہے جبکہ کافروں نے ان کو مکہ سے نکال دیا تھا۔

248۔ لُمْتُهٗ

(ن) لَوْمًا کے معنی کسی کو برے فعل کے ارتکاب پر ملامت کرنے کے ہیں۔ اور کوئی بھی نفس اگر کسی کام کو غلط اور برا سمجھتا ہو تو وہ اس کام کے مرتکب کو ملامت کرتا ہے۔ یہ بھی نفسیاتی صفت اور خصوصیت ہے۔ ایک ہی کام ایک انسان کے نزدیک قابل تحسین ہوتا ہے۔ اور وہی کام دوسرے انسان کے لئے برا ہوتا ہے۔ اور وہ کرنے والے پر ملامت کرتا ہے۔ ان تمام امور کا فیصلہ قیامت کے روز ہوگا۔ ورنہ تو حق اور باطل میں تمیز کرنا ممکن ہی نہ رہے۔

1۔ فَلَاتَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْا اَنْفُسَكُمْ ط مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ط اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ط اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ O (ابراہیم:22)
سو مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو اور نہ میں تمہارا فریادرس ہوں اور نہ تم میرے فریادرس ہو۔ میں انکار کرتا ہوں جو تم نے اس سے پہلے مجھ کو شریک ٹھہرایا۔ بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

2۔ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ط وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلِيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ O (یوسف:32)
عزیز کی بیوی نے کہا: یہی تو وہ ہے جس کے معاملہ میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں بیشک میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ مگر وہ بچا رہا۔ اور میں جو کچھ اسے حکم دیتی ہوں اگر وہ اسے نہ کرے گا تو اسے قید کر دیا جائے گا اور رسوا اور ذلیل ہوگا۔

3۔ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O (المائدہ :54)
اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے۔ اور اللہ بڑی وسعت اور علم والا ہے۔

4۔ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ O وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ O (القیمۃ:1-2)
ارے ذرا روز قیامت (کے قائم ہونے) پر تو غور وفکر کرو۔ اور ملامت کرنے والے نفس (ضمیر) میں بھی غور وفکر کرو۔

5۔ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ O (الذریٰت:54)
(مخاطب سرکش اور شریر ہیں) سو آپ انکی طرف التفات نہ کیجیے کیونکہ اب آپ پر کوئی ملامت نہیں ہے۔

249۔ اللّین

کے معنی نرمی کے ہیں اور یہ خشونت کی ضد ہے۔ اصل میں تو یہ اجسام کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن نفسیاتی کیفیت اور رویہ کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ فَلَانٌ لَيِّنٌ۔ فلاں نرم مزاج ہے۔ زَيْدٌ خَشِنٌ۔ زید درشت مزاج ہے۔

1۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ O (ال عمران:159)
سو یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے بہت نرم مزاج ہیں اگر آپ درشت مزاج اور سخت دل ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ پس اب بھی آپ ان سے درگزر کیجیے۔ اور ان کے لئے بخشش طلب فرمایئے اور اہم بات میں ان سے مشورہ کرلیا کیجیے۔ پس جب آپ کسی بات کا پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

2۔ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ○ (طٰہٰ:44)

پس تم دونوں اس سے نرمی سے بات کرنا۔ ممکن ہے وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈرے۔

3۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ○ (السبا:10)

اور داؤد کو بلاشبہ ہم نے اپنے فضل سے نوازا۔ اے پہاڑو اس کی تسبیح کے ساتھ تم بھی تسبیح بیان کرو۔ پرندوں کو بھی یہی حکم ہے۔ اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کردیا۔

4۔ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ (الزمر:23)

پھر ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے نرم ہوجاتے ہیں۔ یہ اللہ کی رہنمائی ہے جس کو چاہتا ہے۔ اس ہدایت کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔ اور جس کو اللہ گمراہ کردے اسکو کوئی ہدایت دے ہی نہیں سکتا۔

5۔ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ○ (الحشر:5)

تم نے ان کے کھجور کے درخت جو کاٹ ڈالے یا اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا۔ اور یہ اس لئے بھی تھا کہ اللہ بدکاروں کو ذلیل اور رسوا کردے۔

250۔ اَلْمَرْحُ

کے معنی ہیں بہت زیادہ اور شدت کی خوشی میں انسان خوشی سے اکڑتا اور اتراتا ہے۔ مَرْحیٰ یہ کلمہ تعجب ہے اور احسنت یا اصبت کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی بہت خوب کیا کہنے اس کے یہ بالکل ایک نفسیاتی کیفیت اور صفت ہے۔

1۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طُوْلًا O (بنی اسرائیل:37)

اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ کیونکہ تم زمین کو پھاڑ نہیں سکتے اور نہ بلندی میں تم پہاڑوں کو پہنچ سکو گے۔

2۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ O (لقمٰن:18)

اور لوگوں سے بے رخی نہ کرو اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

3۔ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ O (المؤمن:75)

یہ عذاب تم کو اس لئے ہوا کہ تم دنیا میں بلاوجہ خوشیاں منایا کرتے تھے اور اس کے لئے تم بلاوجہ اترایا کرتے تھے۔

251۔ اَلْمَرَضُ

کے معنی انسان کے مزاج کا اعتدال اور توازن کی حد سے نکل جانے کے ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ مرض جسمانی اور مرض نفسیاتی۔ روحانی صحت اور روحانی مرض یہ سب لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے ہیں۔ روح کو یہ لوگ جہاں اور جس طرح بھی زیر بحث لائینگے غلطی کا ارتکاب کریں گے۔ اور کرتے رہے ہیں کیونکہ روح ایک ایسی چیز ہے جو کہ مِنْ اَمْرِ رَبِّی ہے۔ اللہ نے روح کے متعلق کوئی بھی معلومات نہیں دی ہیں تو اور کونسا ذریعہ ہے کہ انسان روح کی خصوصیات اور صفات کو معلوم کر سکے۔ کیا روح متشابہات میں سے نہیں ہے؟

1۔ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ O وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ O وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ O (الشعراء:79-81)

اور وہ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں وہی مجھے شفا دیتا ہے اور وہ جو مجھے مارے گا (موت دے گا) اور پھر وہ زندہ کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ فِی قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا الخ O (البقرہ:10)

ان کے دلوں (نفوس) میں مرض ہے اللہ ان کے مرض کو اور زیادہ کرے۔

یہ نفاق کا مرض ہے جو دلوں میں یعنی نفوس میں ہوتا ہے۔ اس کا روح سے کیا تعلق؟ روح کو نفاق کا مرض لاحق نہیں ہوتا۔

3۔ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا O (الاحزاب:12)

اور جب منافقوں نے کہا جن کے دلوں (نفوس) میں مرض (نفاق) تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو وعدے بھی ہم سے کئے ہیں وہ محض دھوکا ہیں۔

4۔ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط الخ O (البقرہ:185)

اور اگر کوئی بیمار (جسمانی بیمار) ہو یا سفر پر ہو تو وہ یہ گنتی روزوں کی دوسرے دنوں میں پوری کرلیں۔

252۔ اَلْمِرْیَةُ

کے معنی کسی معاملہ میں تردد یا شک کرنے کے ہیں اور یہ شک سے خاص ہوتا ہے اور یہ بھی خالص نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

1۔ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ O (یونس:94)

یقین رکھیے کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس حق پہنچ چکا ہے۔ آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

2۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ O (ال عمران:60)

یہ سچی باتیں تیرے رب کی طرف سے ہیں تو آپ شک کرنے والوں کے ساتھ نہ ہو۔

3۔ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ O (الزخرف:61)

اور بے شک وہ قیامت کی ایک علامت ہے سو اس نشانی میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ کیونکہ یہی سیدھی راہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ ذُقْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ○ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ○

(الدخان:49-50)

تو بڑا شریف اور معزز بنا پھرتا تھا اب ذرا عذاب کا مزہ چکھ بیشک یہ وہی عذاب ہے جس میں تو شک کرتا تھا۔

5۔ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ○ (حم السجدہ:54)

ذرا غور تو کرو یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش ہونے میں شک کرتے ہیں بلاشبہ اللہ کی قدرت (طاقت اور دیکھنا) نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

6۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ○ (السجدہ:23)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب (خط) دیا تھا۔ سو آپ اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجیے۔ اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے باعث ہدایت بنایا تھا۔

7۔ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ○ (مریم:34)

یہ ہے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام یہ حق (سچی) بات ہے جس میں وہ شک کرتے ہیں۔

8۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ ○ (الانعام:2)

اللہ ہی تو وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے ایک میعاد ٹھہرا دی (تاکہ عمل کے لئے مہلت مل جائے) اور اس کے ہاں ایک اور میعاد بھی مقرر ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

253۔ اَلْمَسْحُ

کے معنی کسی چیز پر ہاتھ پھیرنے اور اس سے نشان اور آلائش صاف کر دینے کے ہیں۔ یہ بھی نفسیاتی صفت اور رویہ ہے انسان بعض ضرورتوں اور خواہشات کے زیر اثر دوسری اشیاء پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ مَسَحْتُ يَدِي بِالْمِنْدِيلِ میں نے رومال سے ہاتھ صاف کیا۔ گھسے ہوئے چکنے سکے کو مسیح کہتے ہیں۔ مسح الارض۔ اس نے زمین کی پیمائش کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسحت للصلوٰۃ میں نے نماز کے لئے مسح کیا۔

1۔ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ O (المائدہ:6)

اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ اور اپنے پاؤں کو دھولیا کرو ٹخنوں تک۔

2۔ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ط فَطِفَقَ مَسْحًا ۢ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ O (ص:33)

(سلیمان نے حکم دیا) انکو میرے پاس لاؤ پھر انکی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

3۔ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ز فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قف وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا O (النساء:171)

تحقیق مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول اور کلمۃ اللہ تھے جسے اللہ نے مریم کی طرف ڈال دیا تھا۔ اور وہ اللہ کی طرف سے (ایک جان) روح ہے۔ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور تین خدا مت کہو۔ باز آجاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ حقیقت میں تو معبود ایک اللہ ہی ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کچھ اسی کا ہے۔ اور اللہ کا وکیل ہونا ہی کافی ہے۔

4۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ط وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ O (التوبہ:31)

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں کو مشائخ کو اور مسیح ابن مریم کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔ حالانکہ ان کو صرف اسی قدر حکم تھا کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں۔ اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہے ہی نہیں۔ جن چیزوں کو وہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ ان سے پاک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

254۔ أَلْمَقْتُ

کے معنی کسی شخص کو برا کام کرتے ہوئے دیکھ کر اس سے غصہ اور بغض رکھنے کے ہیں۔ یہ فعل بھی نفسیاتی ہے بعض حالات میں نفس کسی کام پر یا کسی شخص کے خلاف سخت ناراضگی اور غصے کا اظہار کرتا ہے۔ یا وقتی طور پر اسے چھپا لیتا ہے۔

1۔ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآءُكُمْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ (النساء:22)

اور نہ ان عورتوں کو نکاح میں لاؤ جن کو تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہیں جو ہو چکا سو ہو چکا۔ یہ بڑی بے حیائی اور نفرت کی بات ہے اور برا دستور تھا۔

2۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ (المؤمن:10)

بے شک جو لوگ کافر ہیں ان کو پکار کر کہا جائے گا کہ اللہ کی بیزاری اس بیزاری سے بڑھ کر تھی جو تم خود اپنے دلوں (نفوس) میں دیکھتے تھے۔ کہ جب تم کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا۔ تو تم انکار کر دیتے تھے۔

3۔ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ (الفاطر:39)

اور منکرین کا کفر خدا کے ہاں کچھ ناراضگی ہی بڑھاتا ہے۔ اور کافروں کا انکار اس طرح ان کے خسارے میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

4۔ اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ (المؤمن:35)

ان لوگوں کو جو بغیر کسی دلیل اور حجت کے جو ان کے پاس آئی ہو۔ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یہ بہت نفرت اور بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک اور مسلمانوں کے نزدیک بھی۔ اللہ اسی طرح ہر ایک متکبر و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکش انسان کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

5- يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ O كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ O (الصف:2-3)

اے ایمان والو تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جن پر تمہارا عمل نہیں ہے۔ اللہ کو یہ بات بڑی ناگوار ہے کہ تم ایسی باتیں کہو جن پر تمہارا عمل نہ ہو۔

255۔ اَلْمَنْعُ

عطا کی ضد ہے۔ رَجُل مَانِع وَمَنَّاع بخیل آدمی آدمی کا مَنَّاعٌ ہونا بھی اس کا نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔

1- وَمَامَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا اِذْ جَآءَ هُمُ الْهُدٰى اِلَّآ اَنْ قَالُوْا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلاً O (بنی اسرائیل:94)

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو کوئی چیز سوائے اس کے ایمان لانے سے انکو مانع نہیں ہوئی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

2- أَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ دُوْنِنَا ط لاَ يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ وَلاَهُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ O (الانبیاء:43)

کیا ہمارے سوا ان کے اور بھی معبود ہیں جو ان کو بچا لیں گے وہ تو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہماری طرف سے ان کی حمایت کی جائے گی۔

3- قَالُوْا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلاً O (النساء:141)

کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے۔ اور مسلمانوں سے تمہیں نہیں بچایا تھا۔ تو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اور اللہ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کو فتح اور نصرت کا راستہ نہ دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ مَاظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۚ O (الحشر:2)

تمہیں یہ تو گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے۔ پس اللہ کے عذاب نے ان کو وہاں سے پکڑ لیا جہاں سے ان کو وہم وخیال بھی نہ تھا۔

5۔ فَلَمَّا رَجَعُوْا اِلٰى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَا اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O (یوسف:63)

پھر جب وہ واپس اپنے باپ کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ اے ابا جان ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے۔ سو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو روانہ کر دیں تا کہ ہم پھر غلہ لائیں۔ اور ہم بلاشبہ اس کی حفاظت کریں گے۔

6۔ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَامَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ O (ص:75)

خدا نے پوچھا، اے ابلیس تجھے کس چیز نے اس کو سجدہ کرنے سے روک دیا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا کیا تو غرور میں آ گیا۔ یا تو بلند مرتبہ تھا۔

256۔ اَلْمَكْرُ

کے معنی کسی شخص کو حیلہ کے ساتھ اس کے مقصد سے پھیر دینے کے ہیں۔ یہ دو قسم پر ہے۔ مکر مذموم اور مکر محمود۔ یہ جب انسان کے لئے استعمال ہو تو اس کا معنی دوسرا ہوتا ہے۔ یہ مکر کرنا چالیں چلنا سب نفس انسانی کے رویے ہوتے ہیں۔

1۔ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ O (ال عمران:54)

اور یہود نے اللہ کے خلاف مخالفانہ تدابیر اختیار کیں اور اللہ نے یہود کے خلاف تدبیر بنا دی اور اللہ ہی بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

2۔ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ O (الرعد:42)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کئی لوگ ان سے پہلے بھی مکر وفریب کر چکے ہیں۔لیکن سب تدابیر کا اللہ ہی مالک ہے۔اللہ تعالیٰ ہر نفس کے کاموں کو خوب جانتا ہے کافروں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ عاقبت کا گھر کس کے لئے ہے۔

3۔ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ O (النحل:26)

ان سے پہلے لوگوں نے بھی حیلے بہانے کئے تھے۔پس اللہ نے انکی عمارت کو جڑوں سے اکھیڑ دیا۔اور پھر ان پر چھت گر پڑی اور ان پر ایسی ایسی جگہوں سے عذاب آیا جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں۔

4۔ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ O (النمل:50)

اور انہوں نے ایک چال چلی اور ہم نے بھی ایک چال چلی اور ان کو بالکل شعور نہ تھا۔

5۔ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَمَكْرُ أُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ O (الفاطر:10)

اور جو لوگ گندی چالیں چلتے ہیں ان کے لئے بڑا شدید عذاب ہے اور ان کی تمام چالیں برباد ہو جائیں گی۔

6۔ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ ط وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ O (یوسف:102)

اے پیغمبر یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس نہ تھے۔جب وہ اپنی بات پر متفق ہوئے تھے جو وہ مکر کر رہے تھے۔

257۔ اَلنِّدَاءُ

کے معنی آواز بلند کرنے کے ہیں اور کبھی کبھی یہ لفظ محض آواز پر بھی بولا جاتا ہے۔یہ بھی نفسیاتی عمل اور رویہ ہے کہ بعض دفعہ کوئی شخص بلند آواز سے پکارتا ہے۔

1۔ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ط صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ O (البقرہ:171)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے جو سوا پکار اور نداء کے کچھ نہیں سنتی۔ یہ لوگ بہرے گونگے اور اندھے ہیں سو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔

2۔ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِیْنَ O (ھود:45)

اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے ہے۔ اور بلاشبہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تو بہترین حکم کرنے والا ہے۔

3۔ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ O (الانبیاء:83)

اور ایوب علیہ السلام کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

4۔ وَزَكَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ O (الانبیاء:89)

اور جب زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہترین وارث ہے۔

5۔ وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ O (الانبیاء:87)

اور ذوالنون کو یاد کرو جب وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ اس نے سمجھا ہم اس پر کوئی قابو نہ پا سکیں گے آخر اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ تحقیق میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

6۔ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ O (الانبیاء:76)

اور اس سے قبل جب نوح علیہ السلام نے پکارا تو ہم نے اسکی دعا بھی قبول فرمائی ہم نے اس کو سخت کرب سے نجات دی اور اس کے اہل خانہ کو بھی بچا لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

258۔ اَلنِّسْیَانُ

یہ مصدر ہے اس کے معنی کسی بھی چیز کو ضبط میں نہ رکھنے کے ہیں خواہ یہ ضعف قلب (نفس کی کمزوری) کی وجہ سے ہو یا قصداً ہو۔ یہ بھی نفسیاتی وصف اور رویہ ہے!

1۔ أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ ، أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (البقرہ:44)

(یہ کیا بات ہوئی) کہ تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلائے رکھتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب الٰہی (اللہ کا خط) پڑھتے ہو۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

2۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ج O (البقرہ:286)

اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول ہو جائے یا ہم گناہ کر بیٹھیں تو ہم کو عذاب میں نہ پکڑنا۔

3۔ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا O (الکہف:61)

سو جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے اور مچھلی نے دریا میں اپنی راہ لی۔

4۔ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (التوبہ:67)

وہ اللہ کو بھول گئے سو اللہ نے بھی انکو بھلا دیا۔ یہ پکی بات ہے کہ منافقین فاسق ہیں۔

5۔ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ O (یس:78)

اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے۔ تو کہتا ہے کہ کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب وہ بوسیدہ ہو جائیں گی۔

6۔ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ أَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ص إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ O (الزمر:8)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جب وہ اللہ اس کو نعمتیں عطا فرماتا ہے جس کے لئے وہ پہلے دعائیں کیا کرتا تھا۔ اس کو بھول جاتا ہے۔ اور اللہ کے لئے شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے۔ کہہ دیجیے کہ تو اپنے کفر سے تھوڑا عرصہ اور فائدہ اٹھالے بیشک تو دوزخی ہے۔

7۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ ط أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (الحشر:19)

اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ پھر ان کو اللہ نے اپنے آپ سے بے خبر کر دیا۔ یہی لوگ بدکار ہیں۔

259۔ اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ

کے معنی کسی کی مدد کرنے کے ہیں۔ ایک آدمی دوسرے آدمی کی مدد کرتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے ایک نہایت ہی پیچیدہ نفسیاتی عمل موجود ہوتا ہے۔

1۔ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ O (محمد:7)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

2۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O (ال عمران:123)

بے شک اللہ بدر میں تمہاری مدد کر چکا ہے حالانکہ تم نہایت کمزور تھے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ اس کی شکر گزاری کر سکو۔

3۔ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ O (التوبہ:25)

اللہ بہت سے مقامات پر تمہاری مدد کر چکا ہے۔ اور حنین کے دن بھی جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی۔ اور زمین باوجود اپنی فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ O (ھود:30)

اور اے میری قوم اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا اگر میں ان کو اپنے پاس سے نکال دوں تو کیا تم غور فکر نہیں کرتے۔

5۔ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ق فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ O (ھود:63)

اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا سوچو تو اگر میں اپنے رب کی جانب سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے پاس سے مجھ پر رحمت بھیجی ہو۔ تو پھر اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو کون اس کی گرفت سے مجھ کو چھڑائے گا۔ سو تم تو میرے نقصان میں ہی اضافہ کر رہے ہو۔

6۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ O (الحدید:25)

''اور ہم نے لوہا پیدا کیا۔ جس میں سخت رعب ہے اور لوگوں کے لئے بہت سے فائدے بھی ہیں۔ تا کہ اللہ جان لے کہ کون بن دیکھے اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے''۔

260۔ اَلنُّصْحُ

کسی ایسے قول یا فعل کا قصد کرنے کو کہتے ہیں جس میں دوسرے سے خیر خواہی ہو۔ یہ بھی نفسیاتی عمل اور نفسیاتی رویہ ہے۔ نفس کا انجن (Psychomotor) پوری طرح سے سوچ سمجھ کر کسی سے ہمدردی اور خیر خواہی کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور پھر قولاً یا فعلاً اس پر عمل کرتا ہے۔

1۔ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ O (الاعراف:79)

''(اے میری قوم) میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا ہے۔ اور تمہاری خیر خواہی کی ہے۔ لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نٰصِحُوْنَ O (القصص:12)

''اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ علیہ السلام پر سب کے دودھ حرام کر رکھے تھے۔ پس موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کیا میں تمہیں ایسے گھر کے لوگ نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس کو پالیں اور وہ ہونگے بھی خیر خواہ اس کے لئے۔''

3۔ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰى إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ إِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ O (القصص:20)

''اور شہر کی دوسری جانب سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا کہ اے موسیٰ سرداران قوم تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں۔ کہ تم کو قتل کر ڈالیں۔ سو تو یہاں سے نکل جا۔ بیشک میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔''

4۔ قَالُوْا يٰأَبَانَا مَالَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنٰصِحُوْنَ O (یوسف:11)

''کہنے لگے ابا جان کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں''۔

5۔ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْ إِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يُّغْوِيَكُمْ ط هُوَ رَبُّكُمْ ق وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ O (ھود:34)

''اور میری نصیحت تمہیں کوئی فائدہ نہ دیگی۔ اگرچہ میں تمہیں نصیحت کرنی چاہوں جبکہ خدا کو یہی منظور ہے کہ وہ تم کو گمراہ رہنے دے۔ وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے''۔

6۔ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ O (الاعراف:21)

''اور اس نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ واقعی میں تم دونوں کا خیر خواہوں''۔

261۔ نطق

ان اصوات کو کہا جاتا ہے جو زبان سے نکلتی ہیں۔ اور کان انہیں سن کر محفوظ کر لیتے ہیں اور زبان سے صرف وہی اصوات اور الفاظ نکلتے ہیں۔ جن کو انسانی نفس بناتا ہے اور بولنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسی طرح نطق ایک خالص نفسیاتی عمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ فَرَاغَ اِلٰی اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ O مَالَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ O (الصفت:92-91)

''پھر وہ ان کے بتوں میں جا گھسے اور پوچھا کہ کچھ کھاتے کیوں نہیں کیا بات ہے جو تم بولتے بھی نہیں ہو''۔

2۔ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ O (الذاریات:23)

''سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم کہ (قیامت) کا آنا برحق ہے اسی طرح سے جس طرح کہ تم بولتے ہو (یعنی تم واقعی بولتے ہو)''

3۔ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ O (المؤمنون:62)

''اور ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس وہ کتاب (Record Book) (Register) ہے جو سچ سچ بولتی ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یہ ریکارڈ بک غالباً ایک کمپیوٹر کی طرح سے ہوگا۔ جو سچ سچ بولتا ہوگا۔ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے عام کتاب تو بولتی نہیں''۔

4۔ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ O (حم السجدہ:21)

اور وہ اپنی کھالوں سے دریافت کریں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی وہ کہیں گے کہ وہ اللہ جس نے ہر چیز کو گویا کیا ہے اس نے ہم کو بھی گویا (بلوا دیا) کر دیا اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

5۔ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ O (الجاثیہ:29)

یہ ہماری کتاب (یعنی دفتر، رجسٹر، کمپیوٹر) ہے جو تمہارے متعلق ٹھیک ٹھیک باتیں بیان کر رہا ہے تم جو اعمال کرتے تھے۔ وہ ہم لکھواتے جاتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

262۔ اَلنَّفْخُ

کے معنی کسی چیز میں پھونکنے کے ہیں اس کی بے شمار شکلیں ہیں جب انسان کسی چیز میں پھونکتا ہے تو وہ اپنے نفس کے حکم کے مطابق پھونک مارتا ہے۔ یہ بھی ایک نفسیاتی عمل اور رویہ ہے۔ اللہ بھی پھونکتا ہے۔ اللہ نے انسان میں روح پھونک دی اور یہ روح کے متعلق فرمایا قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ روح اللہ کا امر ہے۔ متشابہات میں سے ہے اس کی کنہ تک پہنچنا انسانی نفس کے دائرہ خیال اور سوچ سے ماوراء ہے۔

1۔ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ○ (الکھف:96)

مجھے لوہے کے ٹکڑے یا تختے لا کر دو۔ یہاں تک کہ جب اس نے دونوں کناروں تک برابر کر دیا تو کہا پھونکو یعنی دھونکو یہاں تک جب انہوں نے آگ کی طرح سرخ کر دیا تو کہا میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ جسے میں اس پر ڈالدوں۔

2۔ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ ○ (ال عمران:49)

وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل کی چیز بنا دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مار دیتا ہوں پھر وہ اللہ کے حکم سے اڑنے والا پرندہ بن جاتا ہے۔

3۔ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ؕ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ؕ ○ (المائدہ:110)

اور جب تم مٹی سے میرے حکم سے پرندے کی شکل کی ایک چیز بناتے تھے پھر تم اس میں پھونک مار دیتے تھے اور وہ میرے حکم سے اڑنے والا پرندہ بن جاتا تھا۔ اور تم مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھیوں کو میرے اذن سے اچھا کر دیتے تھے۔ اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

4۔ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ○ (الحجر:29)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو جب میں اس کو ٹھیک ٹھاک بنا چکوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ (یہ سب متشابہات میں سے ہے۔)

5۔ وَالَّتِی اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنَا هَا وَابْنَهَا اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O (الانبیاء:91)

اور اس عورت کا ذکر کرو جس نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے پھونک دیا اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا کے لئے ایک نشان بنایا۔

(یہ بھی متشابہات میں سے ہے۔ صرف ایمان لانا کافی ہے) اور لازمی ہے۔

263۔ اَلنَّهْیُ

کسی چیز سے منع کر دینا۔ یہ منع کرنے کا عمل نفسیاتی عمل ہے کوئی انسان برے کام کرنے سے دوسروں کو منع کرتا ہے اور ایک دوسرا انسان ہے جو لوگوں کو اچھے کام کرنے سے منع کرتا ہے۔ منع کرنے کے اعتبار سے دونوں ایک جیسے ہیں لیکن نیکی اور بدی کے اعتبار سے بعد المشرقین ہوتا ہے۔

1۔ اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يَنْهٰى O عَبْدًا اِذَا صَلّٰى O (العلق:9-10)

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو اللہ کے بندہ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔

2۔ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ O (العنکبوت:45)

(اے رسول ﷺ) جو کتاب (خط) آپکی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھا کیجیے۔ اور نماز کے پابند رہیے۔ بے شک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔

3۔ قَالُوْا يٰصَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ O (ھود:62)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا اے صالح (علیہ السلام) اس سے پہلے بلاشک تم سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو۔ جن کی عبادت ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں۔ اور جس طریقہ کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو ہمیں اس میں شک ہے۔

4۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ ط وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (ال عمران:104)

اور تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہونگے۔

5۔ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ م بَعْضٍ ط يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ أَيْدِيَهُمْ ط نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ O (التوبہ:67)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے میں سے ہیں۔ برے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور نیکی کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول گئے ہیں اور اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا ہے۔ منافق لوگ یقیناً نافرمان ہیں۔

264۔ اَلْوَجَلُ

کا معنی دل ہی دل میں خوف محسوس کرنا ہیں۔ اور یہ باب وجل یوجل کا مصدر ہے۔ یہ تو اندر ہی اندر نفسیاتی حالت اور کیفیت کا حال ہے۔

1۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ O (الانفال:2)

مومن تو وہ ہیں جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل (نفوس) ڈر جاتے ہیں اور جب قرآنی آیات ان کو سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر پورا بھروسہ کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ O اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ط قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ O قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ O (الحجر:51-53)

اوران کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا حال سنایئے۔ جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا ہم تو تم سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک علم والے فرزند کی خوش خبری سناتے ہیں۔

3۔ اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O (الحج:35)

یہ وہ لوگ ہیں جس وقت اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل (نفس) دہل جاتے ہیں اور وہ لوگ ان مصیبتوں پر جو ان پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں۔ اور وہ نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

4۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ O (المؤمنون:60)

اور وہ لوگ جو کچھ وہ دے سکتے ہیں دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

265۔ اَلْوُدُّ

کے معنی کسی سے محبت اور اس کے ہونے کی تمنا کرنے کے ہیں یہ لفظ بھی خالصتاً نفسیاتی کیفیت اور رویہ کو ظاہر کرتا ہے۔

1۔ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ O (البقرہ:109)

اکثر اہل کتاب اپنے ذاتی حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔ اس کے بعد کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔

2۔ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ط O (النساء:102)

کافر لوگ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اپنے ہتھیاروں اور سامان جنگ سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔

3۔ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ط وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا O (النساء:12)

جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ہے۔ اور رسول کی نافرمانی کی ہے۔ وہ اس دن تمنا کریں گے کاش وہ زمین میں دھنس جائیں۔ اللہ سے وہ کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھ سکتے۔

4۔ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ج وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ج يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ج وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ط وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ O (البقرہ:96)

اور یقیناً تم انکو تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاؤ گے۔ اور مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر کوئی یہی چاہتا ہے۔ کہ کاش اس کی عمر ہزار برس ہو۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ اگر وہ لمبی عمر پائیں تو بھی عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے۔ اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

5۔ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط O (الشوریٰ:23)

یہی تو وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے۔ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہہ دیجیے میں اس پر کچھ اجر نہیں مانگتا۔ بجز رشتہ داری کی محبت کے۔

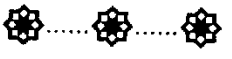

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

266۔ اَلْوَسْوَسَةُ

اس برے خیال کو کہتے ہیں جو دل (نفس) میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اصل میں یہ وسواس سے ماخوذ ہے جس کے معنی زیور کی جھنکار کے ہیں یہ لفظ اپنے معنی اور استعمال میں نفس سے متعلق ہے۔

1۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ O مَلِكِ النَّاسِ O اِلٰهِ النَّاسِ O مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ O (الناس:1-4)

کہہ دیجیے میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کا بادشاہ ہے۔ لوگوں کا معبود ہے۔ خناس کے وسوسے سے۔

2۔ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ O مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ O (الناس:5)

ہر اس متنفس سے خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

3۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ الخ O (ق:16)

اور ہم نے ہی تو انسان کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ انسان کا نفس سوچتا ہے اس کو ہم جانتے ہیں۔

4۔ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ O (الاعراف:20)

پھر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا تا کہ ان سے جو اعضاء پوشیدہ رکھے گئے تھے انہیں ان کو کھول کر دکھا دے۔ اور کہا تمہارے رب نے اس درخت سے اور کسی وجہ سے نہیں روکا مگر محض اس لئے کہ تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ اور یہ کہ کہیں اس میں ہمیشہ رہنے والے نہ بن جاؤ۔

5۔ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى O (طٰہٰ:120)

شیطان نے آدم (علیہ السلام) کے دل میں وسوسہ ڈال دیا اس نے کہا کہ اے آدم بھلا میں تمہیں ہمیشگی کا درخت بتا دوں اور ایسی بادشاہت بتا دوں جو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

267۔ اَلْیَقِیْنُ

کے معنی کسی امر کو پوری طرح سمجھ لینے کے ساتھ اس کے پایہ ثبوت تک پہنچ جانے کے ہیں۔اسی لئے یہ صفت علم سے ہے۔اسی سے ہے عِلْمَ الْیَقِیْن کا محاورہ ہے لیکن مَعْرِفَةِ الْیَقِیْن نہیں بولتے۔اِسْتَیْقِنَ وَاَیْقَن کا معنی ہے یقین کرنا۔

1۔ وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ O (الجاثیہ:32)

اور جب کہا گیا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ قیامت کیا چیز ہے۔ہم تو اسے صرف ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور ہم کو اس پر یقین نہیں ہے۔

2۔ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا O (النساء:158)

ان کے پاس سوائے خیال کے اور کوئی یقینی علم نہیں ہے اور یقیناً انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔اور اللہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

3۔ وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ O وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ O (الذٰریٰت:21)

اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہارے اپنے نفوس کے اندر بھی۔کیا تم ان کو نہیں دیکھتے۔

4۔ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ O اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ O وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ O (الجاثیہ:4)

یہ کتاب (خط) اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں ایمان لانے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔اور خود تمہیں پیدا کرنے میں اور حیوانات میں جن کو پھیلا رکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

5۔ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ O هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ O (الجاثیہ:20)

وہ بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کسی کام نہ آسکیں گے۔ اور تحقیق ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت کی باتیں ہیں جو یقین رکھنے والے ہیں۔

268۔ اَلْهَدَايَةُ

کے معنی لطف وکرم کے ساتھ کسی کی رہنمائی کرنے کے ہیں۔ ھدیہ بھی اس سے مشتق ہے یہ فعل بھی تمام نفسیاتی کیفیت اور رویہ کا اظہار ہے جسے آدمی اپنے متقی نفس کے زیر اثر ظاہر کرتا ہے انبیاء اور رسول اس کی بہترین مثال پیش فرماتے ہیں۔

1۔ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ O (الشوریٰ:52)

اور بیشک آپ صراط مستقیم کی طرف ہی تو ہدایت دیتے ہیں۔

2۔ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْتَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (الزخرف:40)

سو کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو اور وہ لوگ جو کھلی گمراہی میں ہیں ان کو ہدایت پر لاسکیں گے۔

3۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ O (القصص:56)

اے رسول ﷺ! آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ خوب جانتا ہے۔

4۔ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِىْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ O (الاعراف:155)

تو جسے چاہے ان آزمائشوں سے گمراہ کردے اور جسے چاہے ہدایت عطا کردے تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ اور تو سب بخشنے والوں سے بہتر بخشنے والا ہے۔

5۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ط اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ O وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تَهْدِ الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ O (یونس:42-43)

ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو کیا آپ ان بہروں کو سنا سکیں گے اگرچہ وہ بالکل عقل سے کورے ہوں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں تو کیا آپ ان اندھوں کو راستہ دکھا سکیں گے۔ اگرچہ وہ بصیرت بھی نہ رکھتے ہوں۔

6۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ O (التوبہ:19)

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے عمل کے برابر قرار دے رکھا ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو اللہ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہیں ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

269۔ اَلْيَأْسُ

مصدر ہے اس کے معنی ناامید ہونے کے ہیں یہ بھی خالص نفسیاتی عمل اور کیفیت ہے۔ روح؟

1۔ فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا O (یوسف:80)

جب وہ اس سے ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح و مشورہ کرنے لگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط الخ O (المائدہ:3)

آج کے دن سے کفار تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں بس تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

3۔ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ط وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ O (یوسف: 109)

یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہو گئے اور انہیں گمان ہوا کہ اب وہ جھوٹے خیال کیے جائیں گے تو ان کے پاس ہماری مدد پہنچی۔ پھر جس کو چاہا اسے بچا لیا۔ اور ہمارا عذاب مجرموں سے ہرگز نہیں ٹلتا۔

4۔ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O (الرعد:31)

کیا وہ لوگ جو ایماندار ہیں مایوس نہیں ہو گئے تھے کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دیتا۔ اور جو لوگ کافر ہوئے ہیں ان کو کوئی نہ کوئی مصیبت ہمیشہ ہی آتی رہے گی۔ یا ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ جائے۔ یقین رکھو اللہ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

5۔ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَا بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَؤُوْسًا O (بنی اسرائیل:83)

اور جب ہم انسان کو نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے۔ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔

6۔ لَا يَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَؤُوْسٌ قَنُوْطٌ O (حم السجدہ:49)

انسان بہتری کے لئے دعائیں مانگ مانگ کر تھکتا نہیں ہے اور اگر اسکو کوئی تکلیف پہنچے تو مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

270۔ اَلْھَزَل

کے معنی لاحاصل اور بے نتیجہ بات کرنے کے ہیں یہ بھی نفسیاتی خصوصیت اور رویہ ہے بعض اوقات بعض لوگ بے ہودہ، بے مقصد، لایعنی خرافات بکتے ہیں اور فضول گپ شپ کرتے ہیں جب انسان خوشحال اور بے فکر ہو تو وہ اکثر ھزل گوئی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ لفظ قرآن مجید میں صرف ایک دفعہ ہی آیا ہے۔

1۔ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ○ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ○ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ○ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○ (الطارق:13-17)

بلاشبہ قرآن ایک قطعی بات ہے اور یہ کوئی ھزل یعنی بے فائدہ بات نہیں ہے۔ بیشک لوگ مکر و فریب کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور میں (اللہ تعالیٰ) بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ سو آپ کافروں کو تھوڑی سی مہلت دیجیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

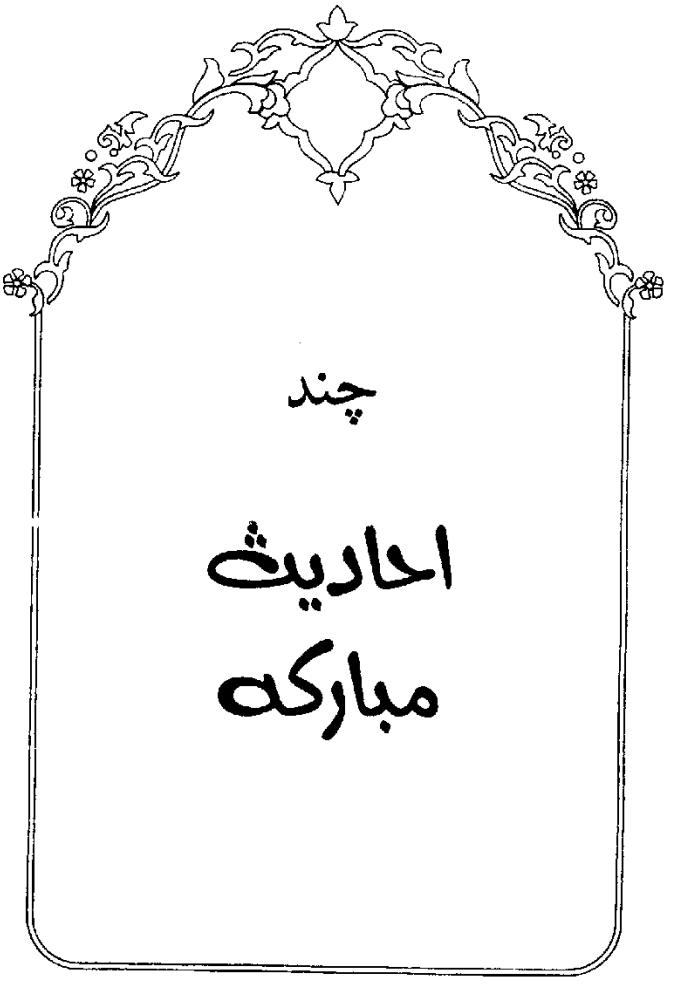

چند

احادیث مبارکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث مبارکہ

جن میں حالت نفس کو بیان کیا گیا ہے۔تمام بحث نفس کی ہے!روح!

(1) مشکوۃ باب الکبائر میں ہے۔" آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاث وَّاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اِنَّهٗ مُسْلِم اِذَا حَدَثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا أُتْمِنَ خَانَ۔

منافق کی تین حالتیں ہیں گرچہ نماز پڑھے اور روزے رکھے اور مسلمانی کا دعویٰ کرے۔(۱) جھوٹ بولنا (۲) وعدہ خلافی کرنا۔(۳) امانت میں خیانت کرنا۔ایک روایت میں ان تین کے علاوہ گالی گلوچ کرنا بھی آیا ہے۔

(2) اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَ هَافَكَرِهَهَا كَمَنْ كَانَ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔ (صفحہ نمبر 21۔تفسیر ستاریہ)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی جگہ گناہ کا کوئی کام ہوتا ہے تو جو شخص وہاں موجود ہے مگر اس سے نفرت ہے تو گویا ایسا شخص وہاں موجود نہیں ہے اور جو شخص وہاں سے غائب ہے مگر اس برے کام کو دل سے چاہتا ہے تو ایسا شخص گویا وہاں موجود ہے۔

(3) اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَازِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ نمبر 22)

فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ لذات کو توڑنے والی چیز کا بہت ذکر کیا کرو یعنی موت (حالت نفس)

(4) اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقاً قَالَ فَاَيّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْيَسُ قَالَ اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْراً وَاَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهٗ اِسْتِعْدَادًا أُوْلٰئِكَ الْاَكْيَاسُ ۔ (صفحہ نمبر 22)

یعنی کسی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ مسلمانوں میں افضل کون ہے۔فرمایا اچھے خلق والا ہو۔اس نے پھر پوچھا کہ زیادہ عقل منداور سمجھ دار کون ہے۔فرمایا جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہو۔اور آخرت کی تیار میں زیادہ مصروف ہو۔

(5) قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَزْهَدُ النَّاسِ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبَلَاءَ وَتَرَكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفْضَلَ زِیْنَةِ الدُّنْیَا وَاَثَرَ مَایَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی وَلَمْ یَعُدَّ غَدًا مِنْ اَیَّامِهٖ وَعَدَّنَفْسَهٗ مِنَ الْمَوْتٰی (صفحہ نمبر22)

یعنی ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے زیادہ آخرت کی محبت اور دنیا سے بے رغبتی کی کیا نشانی ہے فرمایا سب سے بہتر وہ زاہد ہے جو قبر کو اور مٹی ہو جانے کو کسی وقت بھی نہ بھولے۔ ہر وقت یاد رکھے۔ اور دنیا کی زینت کو چھوڑ دے اور دنیا فانی پر آخرت کو ترجیح دے جو اسی فکر میں لگا رہے اور یہ بھروسہ رکھے کہ کل تک میں زندہ نہ رہوں گا اور اپنے آپ کو مردوں میں گن رکھے۔

(6) صحیح مسلم میں بروایت عائشہؓ۔ مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا هٰذَامَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ یعنی جس شخص نے بدعت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(7) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اُذْکُرُوْنِیْ بِطَاعَتِیْ اَذْکُرْکُمْ بِمَعْوُنَتِیْ" اللہ کی شریعت کی پابندی کرو۔ وہ تمہاری مدد فرمائے گا۔ یہ حالت نفس ہے نہ کہ روحانی۔

(8) حدیث ترغیب صفحہ 300 میں ہے۔ یہ حدیث بھی حالت نفس کو بیان کرتی ہے نہ کہ حالت روحانی کو۔

مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قِیْلَ وَمَا اِخْلَاصُهَا قَالَ اَنْ تَحْجُزَهٗ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ۔

یعنی جو شخص خلوص کے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پوچھا گیا خلوص کیا ہے۔ فرمایا جن چیزوں سے اللہ نے منع کر دیا ہے ان سے بچے۔

(9) مشکوۃ صفحہ نمبر151 بَاب الْبُکَاء عَلَی الْمَیِّت میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے۔ (ستاریہ صفحہ 37)

"اِذَامَاتَ وَلَدُالْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَلٰئِکَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَا ذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اُبْنُوْ لِعَبْدِیْ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ (ترمذی)"

نبی علیہ السلام نے فرمایا جب کسی مسلمان کے لڑکے کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جس وقت تم نے میرے بندہ کے پھل کو اس سے چھین لیا تو میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ اے اللہ اس وقت تیرے بندہ نے تیری تعریف کی۔ اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن کہا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے لئے جنت میں گھر تیار کرو اور اس گھر کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(10) اَللّٰھُمَّ اٰجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ نمبر 37)
اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔

(11) ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاالْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ مَنْ مَاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔
یعنی نبی ﷺ نے فرمایا دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں۔ (مشکوٰۃ)

(12) ابواب الصوم جامع ترمذی صفحہ 86 پر حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے فرمایا نبی علیہ السلام نے مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَہٗ اِیْمَانًا اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (تفسیر ستاریہ صفحہ 41)
یعنی جس شخص نے رمضان المبارک کے حکم پر ایمان لا کر روزے رکھے اور اس کی راتوں میں عبادت کی تو اس کے پچھلے گناہ بخشے گئے اور جس نے لیلۃ القدر کے حکم پر ایمان لا کر ثواب کی نیت سے عبادت کی تو اس کے پچھلے گناہ سب بخشے گئے۔ یہ سب انسانی نفس کی حالتوں کا بیان ہے۔

(13) حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "عُدِلَتْ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ اِشْرَاکٌ بِاللّٰہِ یعنی جھوٹی گواہی بھی شرک کے برابر ہے۔ (ترمذی صفحہ 54 جلد 2)

(14) سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ ھُمُ الرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ فَقَالَ "مَنْ بَرَّتْ یَمِیْنُہٗ وَصَدَقَ لِسَانُہٗ وَاسْتَقَامَ قَلْبُہٗ وَمَنْ عَفَّ بَطْنَہٗ وَفَرْجَہٗ فَذٰلِکَ مِنَ الرَّاسِخِیْنَ"۔
یعنی جو جھوٹی قسم نہ کھائے جھوٹ نہ بولے اور دل (قلب) صحیح ہو حرام نہ کھایا ہو بدکاری نہ کی ہو۔ یہ لوگ راسخین فی العلم ہیں۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 73) یہ تمام نفس انسانی کی حالت کا ذکر ہے۔ اور یہ نفس محرکہ Psychometor کی حالت کا بیان ہے۔

(15) ابوداؤد میں یہ حدیث ہے "مَنْ لَّزِمَ لِاَسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرْجًا وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ"۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 97)
جو شخص استغفار کی کثرت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے مخرج اور ہر غم سے کشائش کر دیتا ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اس جگہ سے رزق دیتا ہے جو اس کے خیال میں بھی نہ تھی یہ بھی تمام نفس Psychomotor کی حالت کا بیان ہے۔

(16) عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 78)

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص سب باتوں میں میری لائی ہوئی شریعت کا پابند نہ ہوگا تب تک وہ مومن نہ ہوگا۔

(17) إِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ"۔ (مسلم شریف)

نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم سے تین باتوں کو پسند کرتا ہے۔ اول یہ کہ اس کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ دوسرے یہ کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام رکھو۔ فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔ تیسرے یہ کہ خدا نے جس کو تمہارا حاکم بنایا ہو اس کی خیر خواہی کرتے رہو۔ ان تینوں باتوں کا حکم اور نصیحت ہے اللہ کی طرف سے۔

مسلمانوں کو..... مسلمانوں کے نفوس psychomotors پر..... زبردستی نہیں ہے۔ تمام مسلمانوں کے نفوس بالکل آزاد اور خود مختار ہیں کہ وہ اللہ کے حکم کو مانیں یا نہ مانیں۔ اگر اللہ کا حکم مانیں گے اپنی آزاد مرضی سے تو مومن ہوں گے اگر انکار کر دیں گے تو کافر ہوں گے۔

(18) مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ"۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 91)

یعنی تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اسے طاقت سے روک دے اور اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو اسے اپنے دل (نفس) میں برا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ کا ایمان ہے۔

(19) اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 102)

(20) ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ قَالَ ﷺ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَا یُعَذِّبُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ رَّحِمَ الْیَتِیْمَ وَلَانَ لَہٗ فِی الْکَلَامِ وَرَحِمَ یُتْمَہٗ وَضُعْفَہٗ الخ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 110)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی علیہ السلام نے فرمایا اس اللہ کی قسم ہے جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ اللہ قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہ کرے گا جس نے یتیم پر رحم کیا اور اس سے نرم کلامی کی اور اس کی یتیمی اور لاچاری کا خیال کر کے اس پر ترس کھایا' یہ تمام صفت نفس Psychomotor کی ہے۔ جب نفس خدا سے ڈر کر یتیم کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرے جس کی خبر نبی علیہ السلام نے دی ہے۔

(21) حضرت معاذؓ سے مرفوعا مروی ہے۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 114) إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاعْمَلْ بِجَنْبِهَا حَسَنَةً وَفِي رِوَايَةٍ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا۔ (ترمذی جلد دوم صفحہ 21)
یہ تمام معلومات نفس محرکہ Psychomotor سے متعلق ہیں۔

(22) حدیث مرفوع ہے۔ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الْأِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 119)

یعنی نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سات ایسے گناہوں سے بچو جو ہلاک کرنے والے ہیں۔ عرض کیا گیا وہ کیا ہیں فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' دوسرے جادو کرانا' تیسرے کسی کو ناحق قتل کرنا' چوتھے سود لینا دینا' پانچویں یتیم کا مال ناحق کھا جانا' چھٹے جہاد سے بھاگ جانا' ساتویں نیک پاکدامن مومنات پر تہمت لگانا۔ یہ تمام بڑے بڑے گناہ نفس کی نفسیاتی حالتوں اور رویوں کا نام ہیں۔ نفس Psychomotor اس طرح کے نفسیاتی رویے اختیار کرتا ہے۔ روح کا ان سے کیا تعلق؟ بہت سے لوگوں نے نفس کا نام روح رکھ دیا ہے!

(23) اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 125' مسلم' بخاری)

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے اولی الامر کی بات سنے اور مانے خواہ اسے پسند ہو یا نہ پسند۔ جب تک کہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ وہ سنے اور نہ طاعت کرے۔ یہ تمام ہدایات اور تعلیمات نفس کے لیے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔ تمام بحث اور ذکر نفس کا ہے نہ کہ روح کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(24) شِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تَبْغَضُوْنَهُمْ وَيَبْغَضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ ۔

(مسلم، تفسیر ستاریہ صفحہ 126)

نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بدترین سردار وہ نہیں جو تمہارے لیے مبغوض ہوں اور تم ان کے لیے مبغوض ہو۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب یہ صورت ہو تو کیا ہم ان کے مقابلے پر نہ اٹھیں۔ فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ یہ حدیث بھی نفس کو تربیت دیتی ہے۔

(25) مشکوٰۃ میں ہے۔ اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِامْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 135)

یعنی ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اور جس کی نیت اللہ اور رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی۔ جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

(26) رَوَايَتْ اِبْنِ عُمَرْ : اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ۔

یعنی جس کو چار چیزیں حاصل ہو گئیں پھر تمام دنیا سے کچھ نہ ملے تو کچھ غم نہیں۔ امانت داری، سچ بولنا، خوش خلقی، اکل حلال۔ یہ چاروں باتیں نفس انسانی سے متعلق ہیں یعنی نفسیاتی خصوصیات اور طریقے ہیں۔ روح اور روحانیات کا ذکر اس طرح نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ احادیث مبارکہ میں۔

(27) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ اُعْطِيَ فَشَكَرَ وَابْتُلِيَ فَصَبَرَ وَ ظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ وَظُلِمَ فَغَفَرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَهٗ قَالَ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔

یعنی جس شخص کی یہ خصلت ہو کہ کچھ ملے تو شکر کرے اور مصیبت آئے تو صبر کرے۔ اور گناہ ہو جائے تو توبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔کوئی اس کو ستائے تو معاف کردے۔پھر آپؐ خاموش ہوگئے۔صحابہ نے پوچھا پھر اس کا کیا حال ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا اُولٰئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْن۔(تفسیر ستاریہ صفحہ 196) یہ تمام امور نفس سے متعلق ہیں نہ کہ روحانیات سے۔

(28) ثوبان کی روایت مرفوعاً ہے:قَالَ ثَلَاثَة لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 212)

تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی عمل کام نہ آئے گا۔ایک شرک' دوسرے ماں باپ کی نافرمانی' تیسرے میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ جانا۔

(29) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهٗ وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهٗ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 213)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے جس میں یہ تین خوبیاں ہوں گی اللہ اس پر موت کو آسان کر دے گا۔اور جنت میں اس کو داخل کردے گا۔ 1۔کمزوروں کے ساتھ نرمی کرنا۔ 2۔ماں باپ کے ساتھ احسان وشفقت کرنا 3۔غلاموں کے ساتھ نیکی کرنا۔

(30) حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے:وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبُّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 214)

آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کی دل سے بھلائی نہ چاہے جیسی بھلائی وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔

(31) اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا: لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاث۔ (تفاسیر ستاریہ صفحہ 214)

یعنی آپس میں مقاطعت نہ کرو اور ایک دوسرے کی خیر خواہی سے بے خبر نہ ہو جاؤ اور عداوت نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔سب مل کر اللہ کے بندے آپس میں بھائی بن کر رہو۔اور کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھے۔یہ تمام باتیں نفسیاتی (Attitudes) رویے ہیں! روح؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(32) إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلٰثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔ (تفاسیر ستاریہ صفحہ 215)

یعنی یہود ونصاریٰ بہتر فرقے (ملتیں) تھے۔ اور میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے ان میں سے ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ باقی سب دوزخی ہوں گے صحابہ نے عرض کیا وہ جنتی فرقہ کونسا ہے۔ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا۔ وہ جنتی فرقہ ہے۔

(33) نیز آپؐ نے فرمایا: مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ خُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ 22، تفسیر ستاریہ صفحہ 215)

یعنی میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ اس وقت اختلاف سے بچنے کا یہی طریقہ ہوگا کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ کو لازم پکڑے ایک اور روایت میں ہے۔ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهٗ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اختلاف وفساد کے موقعوں پر جو میری سنت پر عمل کرے گا تو اس کو سو شہیدوں کا اجر وثواب ملے گا۔ (یہ سب نفسیاتی حالتیں ہیں)

(34) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى هُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْخِنْزِيْرٍ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 217)

یعنی جو شخص تکبر کرتا ہے اور اپنے آپ کو بڑے مرتبے والا سمجھتا ہے تو لوگوں کی نظر میں ذلیل اور حقیر ہو جاتا ہے۔ کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل۔ یہ تمام نفسانی خصوصیات، صفات اور نفسیاتی رویے ہیں۔ جو انسان کو نیک اور بد بنا دیتے ہیں اور جس کو ایمان کی دولت نصیب ہو جائے وہ شخص تزکیہ نفس کے مراحل سے گزر کر متقی بن جائے تو اس کی حالت ہی دوسری ہوتی ہے۔ یہ سب تزکیہ نفس کی برکت سے ہوتا ہے۔ اسی کا نام لوگوں نے روحانیت رکھ دیا ہے؟

(35) ایک اور روایت میں ہے۔ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمّٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَوْلَسُ تَعْلُوْهُمْ نَارُوَ الْاَنْيَارُ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ۔

(ترمذی تفسیر ستاریہ صفحہ 217)

یعنی قیامت کے دن متکبرین لوگ چیونٹیوں کی طرح جمع کیے جائیں گے ان پر چاروں طرف سے ذلت اور رسوائی چھا رہی ہوگی۔ان متکبرین کو جہنم کے ایک قید خانہ میں جس کا نام بولس ہوگا کھینچ کر ڈالا جائے گا۔سخت آگ گھیرے گی۔دوزخیوں کا پیپ کچ لہو جس کا نام طینۃ الخبال ہوگا پلایا جائے گا۔

(36) بخاری شریف میں ہے: فَوَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاَنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

(مشکوٰۃ صفحہ 12 عن ابن مسعود تفسیر ستاریہ صفحہ 220)۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ انسان اہل جنت کے عمل کرتا کرتا جنت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔مگر عین وقت پر یعنی موت کے قریب تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ جہنم کے عمل شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جا پڑتا ہے۔اسی طرح انسان ساری عمر دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے لیکن آخر میں تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ اہل جنت کے کام شروع کر دیتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔یہ آخری عمل کیا ہے؟ جو جنتی کو دوزخی اور دوزخی کو جنتی بنا ڈالتا ہے۔حالانکہ عام طور پر قریب المرگ آدمی میں تو کوئی بھی کام کرنے کی سکت ہی نہیں ہوتی۔تو یہ تمام کا تمام عمل نفسیاتی سوچ اور رویہ ہے۔اللہ پر ایمان لانا بھی ایک سوچ ہے۔ایک رویہ ہے۔ایک خصوصیت ہے ایک نفسیاتی صفت ہے اور اس کے نتیجے میں انسان کے اندر ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہوتا ہے جو نفس انسانی کا یا تو تزکیہ نفس کر کے اسے جنتی بنا دیتا ہے۔

اور منفی سوچ کے نتیجے میں اس کو کافر اور مشرک بنا دیتا ہے۔روح کا یا روحانیات کا یا روحانی باووں کا کہیں بھی تو پورے قرآن میں اور ذخیرہ احادیث میں ذکر تک نہیں ملتا۔بہت تھوڑا سا.....ذکر..... ہے اس سے تجاوز کرنا کم عقلی ہی ہے۔اور اللہ سے بے خوفی' قرآن واحادیث کا انکار۔اس کو اتنی جرات اور نالائقی سے اختیار کرتے ہیں کہ اس کا نام طریقت اور حقیقت رکھ دیا ہے۔حالانکہ اصل اور صحیح چیز اللہ کی شریعت ہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(37) زید بن ثابت سے روایت ہے۔"مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ"۔ (مشکوۃ صفحہ 434 تفسیر ستاریہ صفحہ 232)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنی جدوجہد صرف دنیا ہی کی حصول میں صرف کی تو اللہ اس کے کاروبار کو اس پر دشوار کر دیتا ہے۔ پس تنگی فقر و فاقہ اور پریشانی ہر دم سامنے رہتی ہے۔ اور دنیا تو نصیب سے زیادہ نہیں ملتی ہاں جس کی نیت اور کوشش آخرت سنوارنے کی ہو یعنی اللہ کی عبادت اور اس کی رضامندی کے کاموں میں مصروف رہے۔ تو اللہ اس کا دنیاوی کاروبار اس کے لیے آسان کر دیتا ہے اور اس کے دل (نفس) کو اطمینان دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ یہ حدیث بھی انسان کے نفس کی مختلف حالتوں کو بیان کرتی ہے۔

(38) ایک حدیث "مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْآخِرَةِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ"۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 233)

جو شخص آخرت کی فکر کو اپنا لیتا ہے تو اللہ اس کے دنیوی امور کو آسان کر دیتا ہے۔

(39) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 233)

بغیر توبہ کیے گناہ پر گناہ کرنے سے آدمی کے دل پر سیاہ نکتہ لگ کر اس کا دل ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ کسی نیک بات کے اثر سے اس کا دل نرم نہیں ہوتا۔ لیکن جب بندہ استغفار اور توبہ کرتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر دوبارہ گناہ کرلے گا تو پھر اس کے دل پر زنگ لگ جائے گا۔ یہ بات قرآن میں آئی ہے۔

(40) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 246) (ابن ماجہ صفحہ 168)

نبی علیہ السلام نے فرمایا "رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر اللہ کی لعنت"۔

(41) قَالَ: "اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اِتَّبَعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 246)

یعنی عقل مند وہ شخص ہے۔ جو اپنے نفس کا حساب لے اور آخرت کے لیے نیک عمل کا توشہ جمع کرتا ہے۔ اور وہ شخص احمق ہے جس کا نفس خواہشات کے پیچھے لگا رہے اور اللہ سے بخشش کی آرزو رکھے۔

(42) اَلَا اَنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتَكْفُوْنَ الْمَعُوْنَةَ فَلَا يُعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 262)

خبردار یہ بات جان لو کہ قوت اور طاقت تیراندازی میں ہے۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ جان لو کہ اللہ تم کو زمین پر غالب کر دے گا۔ تو تم اپنی تیراندازی سے غفلت نہ کرنا۔

(43) جامع ترمذی جلد دوم صفحہ 72 تفسیر ستاریہ صفحہ 263 پر یہ حدیث ہے۔

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِىْ اَىِّ الْحُوْرِ شَآءَ۔

جو غصہ پی جائے باوجود یکہ وہ غصہ جاری رکھنے پر قادر تھا۔ پھر اللہ کی رضا مندی کے لیے تو اللہ قیامت کی دن تمام مخلوقات کے سامنے اس کو بلا کر اختیار دے گا کہ جو حور چاہے لے لے۔

یہ غصہ کی حالت کا ذکر ہے۔ غصہ ایک نفسیاتی عمل اور رویہ ہے روح؟ کیا ہوئی!

(44) لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ (بخاری شریف)

یعنی تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے دل (نفس) میں میری محبت باپ سے اولاد سے اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

(45) نبی علیہ السلام نے فرمایا "اِذَا ضَنَّ النَّاسُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَتَبَايَعُوْا بِالْعِيْنَةِ (بیعانہ) وَاتَّبَعُوْا اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَتَرَكُوا الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهِمْ بَلَاءً فَلَا يَرْفَعُهٗ حَتّٰى يُرَاجِعُوْا دِيْنَهُمْ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 274)

جب لوگ دینار اور دراھم میں پھنس جائیں گے اور بیعانہ پر سودا کرنے لگیں گے کھیتی باڑی اور جانوروں میں دل لگائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر مصائب کو نازل فرمائے گا اور یہ مصائب ختم نہ ہوں گے جب تک کہ لوگ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین پر پھر سے قائم نہ ہو جائیں۔

(46) لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

(تفسیر ستاریہ صفحہ 280)(بخاری)

البتہ تم پیروی کرو گے پہلے لوگوں کی جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت اور گز دوسرے گز کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر پہلے لوگوں میں سے کوئی شخص گوہ کے سوراخ میں گھسا ہوگا تو تم میں سے بھی کوئی شخص یہ کام ضرور کرے گا۔ پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا یہود اور نصاریٰ فرمایا اور کون ہیں۔

(47) انسانی نفوس کی عجیب غریب وضاحت جو کہ حدیث میں آئی ہے۔

إِذَا فَعِلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ قَالَ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ أُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلُهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ أَوْ خَسْفًا أَوْ مَسْخًا۔ (ترمذی جلد دوم صفحہ 44، تفسیر ستاریہ صفحہ 287)

(48) يَقُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي۔ (مسلم، تفسیر ستاریہ صفحہ 308)

أین المتحابون جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے تھے۔ یہ ایک نفسیاتی عمل ہے۔

(49) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ (مشکوۃ صفحہ 22، تفسیر ستاریہ صفحہ 310)

یعنی تم میں کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی خواہش میری شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔ یعنی نفس کا اپنی مرضی سے شریعۃ اللہ کا حکم ماننا۔

(50) لَوْ اِشْتَغَلْتَ بِطَلَبِ الْمَنْفَعَةِ وَالْمَضَرَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَأَنْتَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(تفسیر ستاریہ صفحہ 313، تفسیر کبیر صفحہ 33 چھاپہ مصر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر تو نے غیر اللہ سے نفع اور نقصان چاہا تو تو ظالموں میں سے ہوگا۔

(51) مَنْ صَلّٰی یُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ۔(مشکوۃ صفحہ 447 باب الریاء تفسیر ستاریہ صفحہ 317)

جس نے دکھانے کو نماز پڑھی' دکھانے کو روزہ رکھا' دکھانے کو صدقہ وخیرات کیا اس نے شرک کیا۔ یہ تمام حالۃ النفس (Condition of Psychomoto) ہے۔

(52) نفسیاتی رویے اور سوچ کی قدر و قیمت جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِیْ بِاَنْ یَّعْمَلَ حَسَنَةً فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَالَمْ یَعْمَلْهَا فَاِذَا عَمِلَهَا فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ یَّعْمَلَ سَیِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا مَالَمْ یَعْمَلْهَا فَاِذَا عَمِلَهَا فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا سَیِّئَةً۔(صحیحین ستاریہ صفحہ 338)

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔ تو صرف ارادہ کرنے پر ایک نیکی لکھوا دیتا ہوں اور اس پر عمل کرنے پر دس نیکیاں لکھوا دیتا ہوں اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک کر نہیں لیتا کچھ نہیں لکھواتا۔ کر لینے پر ایک گناہ لکھواتا ہوں۔

(53) اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ یَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِی عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَا سْتَغْفَرُوْنِیْ۔(احمد' مشکوۃ صفحہ 196' تفسیر ستاریہ صفحہ 374)

بے شک شیطان نے کہا اے اللہ مجھ کو تیری عظمت کی قسم ہے جب تک انسان کے بدن میں روح باقی ہوگی تب تک اس کو بہکاؤں گا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ مجھ کو اپنے جلال کی قسم ہے اور اپنے بلند مکان (یعنی عرش عظیم) کی قسم ہے۔ جب تک وہ مجھ سے بخشش کی دعا کرتا رہے گا میں بھی برابر بخشتا رہوں گا۔ اس حدیث میں روح کا ذکر آیا ہے۔ اس کا معنی زندگی' جان' روح ہے اور یہ متشابہات میں سے ہے۔ (وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا)۔

(54) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 390)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ میں بخیلی سے' عاجزی سے' بڑھاپے سے' ذلیل عمر سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ تمام نفسیاتی کمزوریاں ہیں جن سے اللہ کے نبی علیہ السلام پناہ مانگتے تھے۔

(55) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔(تفسیر ستاریہ صفحہ390)

یہ دعا نفس انسانی کو کس حد تک سہارا پہنچاتی ہے اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔

(56) أَمَرَنِی رَبِّی بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَآءِ وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِی وَأُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِی وَأَعْفُوَ عَنْ مَنْ ظَلَمَنِی وَأَنْ یَّكُوْنَ صَمْتِی فِكْرًا وَنُطْقِی ذِكْرًا وَنَظَرِی عِبْرَةً وَّاٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ۔(مشکوۃ صفحہ450' تفسیر ستاریہ صفحہ393)

یعنی میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔ ظاہر و باطن میں ایک اللہ سے ڈرنا' دوسرے انصاف کی بات کرنا غصہ میں اور میانہ روی میں' تیسرے میانہ روی کرنا مفلسی اور آسودگی میں' چوتھے جو کوئی بدسلوکی کرے اس کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنا' پانچویں جو حق تلفی کرے اس کی بھی حق تلفی نہ کرنا' چھٹے جو کوئی ظلم کرے اس سے درگزر کرنا' ساتویں خاموش ہو تو فکر آخرت کرنا' آٹھویں جب کلام کریں تو یاد الٰہی ہو' نویں جس چیز پر نگاہ ڈالی جائے تو اللہ کی قدرت پر غور کرنا' نیک راہ کی طرف ہدایت کرنے کا۔ یہ تمام نفس انسانی کی خصوصیات اور رویے ہیں۔

(57) قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا فَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ۔(تفسیر ستاریہ صفحہ394)

بے شک وہ فلاح پا گیا جو اسلام لایا اور اس کو گزارے کے لیے رزق دیا گیا۔ یہ بھی نفسیاتی حقیقت ہے کہ جو نفس اسلام لایا یعنی جان بوجھ کر سمجھ کر ایک اللہ پر ایمان لایا اور کفر و شرک کا انکار کیا تو وہ کامیاب ہوا۔

(58) إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِّیَّتِهٖ أَنْ یَّفِیَ لَهٗ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْءْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَیْهِ۔ (مشکوۃ صفحہ408)

یعنی اگر کسی نے کچھ وعدہ کیا اور اس کی نیت یہی تھی کہ وعدہ پورا کرے گا پھر کوشش کے باجود پورا نہ کر سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔(تفسیر ستاریہ صفحہ437)

(59) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ(تفسیر ستاریہ صفحہ438)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ یہ توبہ کرنا ایک نفسیاتی رویہ ہے۔

(60) خَمْسٌ لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَةُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَبُهْتُ مُؤْمِنٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَيَمِيْنُ صَابِرَةٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالاً بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (ترغیب صفحہ 515، تفسیر ستاریہ صفحہ 446)

یہ کہ پانچ گناہ ایسے ہیں کہ ان کا کفارہ نہیں ہے۔ ایک مشرک ہونا، دوسرا ناحق قتل کرنا، تیسرے کسی مسلمان پر بہتان لگانا، چوتھے میدان جنگ سے بھاگنا، پانچویں جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال لینا۔ یہ وہ پانچ نفسیاتی خصوصیات اور عمل ہیں جن کو انسان کا نفس (Psychomotor) کرتا ہے یا کرنے کا حکم دیتا ہے۔

(61) لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلٰثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ۔ (ترمذی جلد دوم صفحہ 16)

یعنی تین موقع ایسے ہیں کہ ان میں کوئی بات جھوٹ کہہ دینی گناہ نہیں ہے۔ اپنی عورت کو خوش کرنے کے لیے، جنگ میں اور لوگوں میں صلح کرانے کے لیے۔ یہ تینوں باتیں نفس سے متعلق ہیں کہ وہ کب کیسے اور کہاں جھوٹ بول سکتا ہے۔ تزکیہ نفس کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہی جسے قرآن وحدیث میں بیان نہ کیا گیا ہو۔

(62) إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (مشکوۃ صفحہ 233، تفسیر ستاریہ صفحہ 512)

جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست رہے تو تمام اعضاء درست کام کرتے ہیں اور اگر وہ خراب ہو جائے تو تمام اعضاء خراب ہو جاتے ہیں اور وہ دل ہے۔

اس حدیث کے مطابق نفس کا رکن اعظم دل ہے۔ قرآن کے مطابق دل جذبات کا مرکز ہے اور وہ سوچتا سمجھتا بھی ہے۔ وَلَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا۔

(63) اَلْعَالِمُ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ فَعَمِلَ لِطَاعَتِهٖ وَاجْتَنَبَ سَخَطَهٗ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 566)

یعنی عالم وہ شخص ہے جس نے علم پڑھا پھر اللہ کے احکام پر عمل کیا اور اس کی نافرمانی سے بچتا رہا۔ ہر قسم کا علم اور اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا یہ سب کچھ نفس Psychomotor کا رویہ اور خصوصیت ہے۔

(64) مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهٗ فِي رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَلَهٗ فِي أَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔ (مشکوۃ صفحہ 411)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی اور موت میں تاخیر کی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ یہ نفسیاتی رویہ اور خصوصیت ہے کہ آدمی دوسروں سے کیسا سلوک کرتا ہے یعنی ان سے ہر حالت میں اچھا سلوک کرے۔

(65) عَنْ اَنَسٍ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلَاثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ 417)

جو شخص کسی مظلوم ناچار کی فریاد رسی کرتا ہے اللہ اس کے لیے تہتر بخششیں لکھ دیتا ہے۔ جن میں سے ایک انعام یہ ہے کہ ان تمام کاموں کی اصلاح کا اللہ ضامن ہوتا ہے اور بہتر کے عوض جنت میں درجات بلند ہوں گے۔

(66) قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنَ الْعِصْبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ مِنَ الْعِصْبِيَّةِ اَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 578)(مشکوٰۃ: صفحہ 417)

میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ بات عصبیت میں داخل ہے کہ کوئی شخص اپنی قوم کو عزیز و محبوب رکھے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ ظلم اور ناحق بات میں بھی اپنی قوم کی طرفداری کرے۔ یہ تمام نفسیاتی خصوصیات اور رویے ہیں۔ تزکیہ نفس کے لیے یہ سب مشکل چیزیں ہیں جن کو کرنے سے آدمی متقی بن سکتا ہے۔

(67) جَآءَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّت وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَاِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهٖ وَأَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ وَاَعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزَّهٗ اِسْتِغْنَاءُهٗ عَنِ النَّاسِ۔ (ترغیب صفحہ 167، تفسیر ستاریہ صفحہ 578)

یعنی جبریل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ جب تک چاہو زندہ رہو مگر ایک دن مرنا ضرور ہے۔ اور جو چاہو عمل کر لو بدلہ ملنا ضروری ہے۔ اور جس سے چاہو محبت کر لو جدائی یقینی ہے اور جان لو کہ ایک مومن کی شرافت یہ ہے کہ تہجد گزار ہو اور عزت یہ ہے کہ لوگوں کے احسان کا امیدوار نہ ہو۔

(68) فرمایا نبی علیہ السلام نے "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 590)

(69) لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ۔ (کتاب الدعوات ترمذی، تفسیر ستاریہ صفحہ 613)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی حاجت اللہ سے ہی مانگے حتی کہ نمک کی ضرورت ہو یا تسمہ ٹوٹ جائے تو اللہ سے ہی مانگے۔ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ جو اللہ سے دعا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ مانگنا نفس (Psychomotor) کی خصوصیت اور حالت کا نام ہے۔ نفس کا تزکیہ اس بات میں ہے کہ نفس جو کچھ چاہتا ہے صرف اللہ سے مانگے بڑی چیز ہو یا معمولی چیز ہو۔

(70) إِقْرَأِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ فَإِنْ لَّمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَءُهُ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 617)

یعنی قرآن کا پڑھنا تب بھی ٹھیک ہے جب وہ تم کو نافرمانی سے بچاتا ہے اور قرآن پڑھنے والا نافرمانی سے نہیں بچتا تو گویا اس نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔ (بخاری، مسلم)

(71) فرمایا نبی اکرمؐ نے "لَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي إِلَّا ثَلَاثَ خِلَالٍ إِنْ يَكْثُرْ لَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا فَيَتَحَاسَدُوْا وَإِنْ يَفْتَحْ لَهُمُ الْكِتَابُ يَأْخُذْهُ الْمُؤْمِنُ يَبْتَغِي تَأْوِيْلَهُ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ وَإِنْ يَرَوْا ذَا عِلْمٍ فَيُضَيِّعُوْنَهُ وَلَا يُبَالُوْنَ عَلَيْهِ۔ (ترغیب صفحہ 38، تفسیر ستاریہ صفحہ 648)

آپؐ نے فرمایا میں اپنی امت پر تین باتوں سے ڈرتا ہوں۔ جب یہ امت امیر مالدار ہو جائے گی تو ایک دوسرے سے حسد کریں گے۔ حالانکہ ان کا علم اللہ نے کسی کو نہیں بتایا۔ جو سچے عالم ہیں وہ متشابہات کے بارے میں صرف یوں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں یہ ہمارے رب کا کلام ہے۔ اس کی تاویل تو اللہ ہی جانتا ہے۔ تیسرے یہ کہ علماء کی قدر نہ کریں گے بلکہ ان کو ضائع کر دیں گے اور ان کی پرواہ بھی نہ کریں گے۔

(72) ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے: إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُ هَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ۔ (مشکوٰۃ، تفسیر ستاریہ صفحہ 649)

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ جس طرح پانی سے لوہے پر زنگ آ جاتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی جلاء کیا ہے؟ فرمایا کہ کثرت سے اللہ کو یاد کرنا اور تلاوت قرآن مجید۔ (حدیث التفاسیر)

(73) مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابَ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَبَّ اللّٰهُ مِنْ اَنْ يُسْئَلَ الْعَافِيَةَ وَاِنَّ الدُّعَآءَ تَنْفَعُ مِمَّا يَنْزِلُ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَآءِ۔ (ترمذی جلد2 صفحہ213، تفسیر ستاریہ667)

یعنی جس کو دعا کرنے کی عادت اور کثرت ہوئی یوں سمجھو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے اور جو اللہ تعالیٰ سے مانگتا کہ عفو اور عافیت دے یعنی گناہ معاف کر اور ہر بلا سے امن میں رکھ اس سے اللہ نہایت خوش ہوتا ہے۔ اور کوئی دعا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ وہ مراد ملے یا نہ ملے۔ پس اے بندو! اللہ سے کثرت سے دعا مانگا کرو۔

(74) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ بَابُ الْغَضَبِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا تَجَرَّعَ عَبْد اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا اِبْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ678) (مشکوٰۃ426)

جو شخص اللہ کی رضا کے لیے کسی غصہ کو پی جائے تو یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ یہ نفسیاتی بیماری ہے اور اس کا علاج بھی کتنا شاندار ہے۔

(75) مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَا اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (ستاریہ صفحہ678)

جس نے اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھا اللہ قیامت کے دن اس کا عیب ڈھک دے گا۔ اور جس نے اپنے غصہ کو روک لیا اللہ قیامت میں اس سے عذاب کو روک لے گا۔

(76) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: قَالَ مُوْسٰى بْنِ عِمْرَان عَلَيْهِ السَّلَامُ يَارَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ426، تفسیر ستاریہ صفحہ678)

آپؑ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا۔ الٰہی! سب سے زیادہ مرتبہ تیرے نزدیک کس کا ہے۔ اللہ نے فرمایا جو شخص زور والا ہے اور قدرت والا ہے وہ درگذر کردے۔ (یہ تمام تزکیہ نفس کے اصول ہیں) ان کا ثواب ہر شخص کے لیے ہے جو ایمان لائے اور سوچ سمجھ کر ان باتوں پر اللہ کی رضا کے لیے عمل کرے۔

(77) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنَّ الْغَضَبَ لِيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ678)

یعنی غصہ ایمان کو ایسے بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ یہ تمام احادیث تزکیہ نفس کے لیے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(78) اَلشَّیْطَانُ جَاثِم عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ ۔
(تفسیر ستاریہ صفحہ 693)(مشکوٰۃ)

یعنی آپؐ نے فرمایا کہ آدمی کے دل پر شیطان چمٹا رہتا ہے۔ ذکر الٰہی کے وقت پیچھے ہٹ جاتا ہے اور غفلت کی صورت میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

(79) اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ (مشکوٰۃ صفحہ 417، تفسیر ستاریہ صفحہ 693)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان عادتوں اور خصلتوں کو تقسیم کرتا ہے۔ جس طرح روزی کی تقسیم کرتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ دنیا کی آسودگی اپنے دوست اور دشمن یعنی نیک اور بد دونوں کو دیتا ہے۔ اور دین کی نعمت صرف اپنے دوست یعنی نیک لوگوں کو دیتا ہے۔ پس جس شخص کو دین کی نعمتیں ملیں اس کو سمجھو کہ وہ اللہ کی مہربانی میں ہے اور اللہ کی قسم ہے کوئی شخص مومن نہیں ہوتا۔ جب تک اس کا دل اور زبان مومن نہ ہوں اور جب تک اپنے ہمسائے کو ستانے سے باز نہ آئے۔

(80) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ قَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ ھٰذَا لَہٗ بِدِرْھَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اِنَّہٗ لَنَا بِشَیْءٍ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا عَلَیْکُمْ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 693)

نبی علیہ السلام کسی طرف جا رہے تھے راستہ میں ایک بکری کا مرا ہوا بچہ دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک درہم میں اسے خریدتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کو تو کسی بھی چیز کے عوض خریدنے کے لیے ہم میں سے کوئی تیار نہیں ہے۔ پس آپؐ نے قسم کھا کر فرمایا کہ دنیا اللہ کے نزدیک اس مردار سے بھی زیادہ ذلیل وخوار ہے۔ یہ حدیث نفس انسانی کے تزکیہ کے لیے بہت ہی موثر ہے۔

(81) عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ: لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَا سَقٰی کَافِرًا مِّنْھَا شَرْبَۃً۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 693)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی اتنی قدر و منزلت ہوتی جتنا مچھر کا ایک پر۔ تو کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا۔

(82) عَنْ اَبُوْ اُمَامَةَ فرمایا نبی علیہ السلام نے "مَا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَآءِ مِنْ اِلٰهٍ يُعْبَدُ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ هَوًى مُتَّبَعٍ۔ (ترغیب صفحہ 28، تفسیر ستاریہ صفحہ 705)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام جہان میں جتنے معبودوں کی پوجا ہوتی ہے اللہ کے نزدیک سب سے بڑی بت پرستی یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کی تابعداری کرتا ہے۔

(83) ابوہریرہ سے مروی ہے فرمایا آپ نے "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ۔ (ترمذی باب ظن السوء، تفسیر ستاریہ صفحہ 742)

یعنی آپ نے فرمایا گمان سے بچو: بیشک گمان کرنا بہت جھوٹی بات ہے بڑا گمان کرنا ایک نفسیاتی الجھن اور بیماری ہے اس سے بچنے کو کہا گیا ہے۔ یہ سب اوامر اور نہی تزکیہ نفس کے لیے ہیں نہ کہ۔ روح؟

(84) لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 395، تفسیر ستاریہ صفحہ 766)

جو شخص مجلس میں آئے اور جگہ تنگ ہو تو وہ کسی شخص کو اٹھا کر اس کی جگہ میں نہ بیٹھ جائے۔ بلکہ مجلس والے تھوڑے تھوڑے کھل جائیں تاکہ جگہ نکل آئے۔ یہ حدیث بھی نفس کی اصلاح کرتی ہے۔

(85) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهٗ۔ (ترغیب صفحہ 43، تفسیر ستاریہ صفحہ 778)

قیامت میں سب سے زیادہ عذاب ان عالموں کو ہوگا جنہوں نے اپنے علم پر عمل نہ کیا ہوگا۔

(86) اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔ (رواہ الدارمی، تفسیر ستاریہ 778)

یعنی سب شریروں سے زیادہ شریر برے علماء ہیں اور سب نیکوں سے زیادہ نیک اچھے علماء ہیں۔ یہ بھی علماء کی نفسیاتی حالت کا بیان ہے۔

(87) مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (مشکوٰۃ صفحہ 28، تفسیر ستاریہ صفحہ 778)

یعنی جس کو اس حالت میں موت آجائے کہ وہ دین کو جاری اور زندہ کرنے کی نیت سے علم سیکھتا تھا۔ تو جنت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا اعلیٰ درجہ پائے گا کہ انبیاء سے ایک درجہ ہی کم ہوگا۔ یہ حدیث بھی طالب علم کی نفسیاتی حالت کو بیان کرتی ہے اور ایسے نفس کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ابھارتی ہے۔

(88) جَآءَ رَجُل اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ أَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمَلَ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ۔ (مشکوٰۃ صفحہ 156، تفسیر ستاریہ صفحہ 683)

ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ خیرات کونسی ہے جس کا ثواب بہت زیادہ ہو۔ فرمایا صحت کی حالت میں خرچ کرنا جس وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ میں ابھی رہوں گا۔

(89) حضرت علیؓ سے روایت ہے: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰی یَعْقِلَ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 786)

یعنی آپ نے فرمایا تین قسم کے لوگ مرفوع القلم ہیں ایک سونے والا جب تک جاگ نہ جائے دوسرے بچہ جب تک جوان نہ ہو جائے تیسرا مدہوش جب تک ہوش میں نہ آ جائے۔ یہ تینوں باتیں نفسیاتی تربیت کے لیے معاون ہیں۔

(90) جبرائیلؑ نے آپؐ پر دم کیا اور یہ کلمات پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَیْنٍ وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ۔

ان کلمات کا نفس انسانی پر خاص اثر ہوتا ہے اور اللہ پاک کے نام سے شفا ملتی ہے۔

(91) حدیث کے راوی ہیں سلمان فارسیؓ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر جس کے پاس اجازت نامہ (ٹکٹ) ہوگا جس پر لکھا ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اُدْخُلُوْهُ الْجَنَّةَ عَالِیَةً قُطُوْفُهَا دَانِیَةً۔

(92) آپؐ نے فرمایا اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآئَتْ۔ (ترغیب صفحہ 449، تفسیر ستاریہ 801)

یعنی جو عورت پنج وقتی نماز کی پابند ہے اور بدکاری سے بچتی ہے اور اپنے خاوند کی تابعدار رہی اس کو قیامت کے دن اختیار ملے گا جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(93) صحیح مسلم میں ہے ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْم شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٍ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔ (ترغیب صفحہ 446، تفسیر ستاریہ صفحہ 801)

یعنی تین قسم کے لوگوں پر قیامت کے دن نہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہوگی، نہ اللہ ان سے کلام کرے گا۔ اور ان پر سخت عذاب ہوگا۔ ایک بڑھاپے میں بدکاری کرنے والا، دوسرا حاکم وقت جھوٹ بولنے والا تیسرے غریب تکبر کرنے والا۔ یہ حدیث بھی نفسیاتی اصلاح اور تزکیہ نفس کے عمل کو بڑھاتی ہے۔

(94) استقلال دل کے لیے (نفس کی اصلاح کے لیے) یہ دعا ہے۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِي عَلٰى طَاعَتِكَ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 809)

(95) اَلَا اَنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔ (بخاری شریف، تفسیر ستاریہ صفحہ 812)

یعنی لوگو خبردار ہو جاؤ باپ دادا کی قسم کھانا اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ جسے قسم کھانے کی ضرورت پڑے تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

(96) مَنْ حَلَفَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ اَشْرَكَ (ترمذی و مشکوٰۃ، تفسیر ستاریہ صفحہ 812)

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

(97) مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ۔ (ترغیب صفحہ 600، تفسیر ستاریہ صفحہ 818)

یعنی مرنے کے بعد ہر شخص پچھتائے گا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ہر ایک کی ندامت کرنے کی کیا صورت ہوگی۔ فرمایا نیک آدمی یوں ندامت کرے گا کہ میں نے زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں اور برائیوں والا یوں ندامت کرے گا کہ میں نے گناہوں سے پرہیز کیوں نہ کیا۔

(98) ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيْرًا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ قَالُوْا وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُوْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ۔ (تفسیر ستاریہ صفحہ 829، ترغیب 467)

یعنی جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی اللہ اس سے آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں فرمائیں وہ تین خصلتیں کون سی ہیں۔ فرمایا اس کا حق ادا کرنا جو تمہارا حق ادا نہ کرے اور ایسے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے اور جو تم پر ظلم کریں ان کو معاف کرنا۔

(99) فرمایا نبی علیہ السلام نے يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هُمَا نَجْدَانِ نَجْدُ خَيْرٍ وَ نَجْدُ شَرٍّ فَمَا جَعَلَ نَجْدَ الشَّرِّ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنْ نَّجْدِ الْخَيْرِ۔ (ترغیب صفحہ 577، تفسیر ستاریہ صفحہ 835)

اے لوگو! گھاٹیاں تو دو ہی ہیں نیکی کا طریقہ اور بدی کا طریقہ یعنی نیکی سے دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں بھی عزت اور بدی سے دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی ذلت۔

(100) فرمایا نبی علیہ السلام نے اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اِنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اِغْتَبْتَهٗ۔ (مشکوٰۃ صفحہ 407، تفسیر ستاریہ صفحہ 728)

اصل کفارہ تو یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی مانگے یا اس کے لیے استغفار کرے۔ یہ نفسیاتی بیماری ہے اس کا علاج بھی نفسیاتی ہے۔ یہ علاج بہت مشکل ہے۔

روح کہاں اور کیا؟ اللہ ہی جانتا ہے۔ خود انسان کو تو کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ نے تمام باتیں اور ہدایات تزکیہ نفس کے لیے دی ہیں!

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)

کتاب نمبر _____

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ وحید عبدالسلام بالی کی

جنات، شیاطین اور جادو کے موضوع پر لکھی مشہور زمانہ کتاب

"وقایۃ الإنسان من الجن والشیطان"

کا اردو ترجمہ

جنات اور جادو کا توڑ

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

الحمدللہ اس مشہور ترین کتاب میں قرآن الکریم اور احادیث نبویؐ کے دلائل کے ساتھ درج ذیل امور (عنوانات) کو واضح کیا گیا ہے۔

باب اول : جنات حقیقت ہیں کوئی خیالی چیز نہیں۔ ایمان بالغیب کی اہمیت۔ جنات کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ اگر جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو ان کے کافروں کو آگ سے عذاب کیسے ہوگا؟ جنات کی اقسام' جنات کی رہائش' جنات کی غذا' جنات انسانوں سے ڈرتے ہیں؟ کیا جنات کی شادی ہوتی ہے اور ان سے اولاد ہوتی ہے؟ حیوانات شیطان کو دیکھتے ہیں؟ جنات کے لیے ذبح کرنا شرک ہے۔ گھر سے جنات کو کیسے نکالا جائے؟ کیا جنات لوگوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں؟

باب دوم : حقیقت مرگی اور اس کا علاج۔ جنات انسانوں میں کیسے داخل ہوتے ہیں اور کہاں ٹھہرتے ہیں' انسانی جسم میں جن کے داخلے کی علامات' جن کے داخلے کی اقسام' معالج کے اوصاف' علاج کی مرحلہ وار تفصیل۔ آپ غیر مسلم جن سے کیسے معاملات طے کریں؟ معالج کے لیے ضروری ہدایات' مرگی سے بچنے کے لیے چند نصیحتیں۔

باب سوم : جادو۔ جادو کی تعریف۔ جادو کی تعلیم و تعلم' جادو کی اقسام' جدائی ڈالنے والے جادو کی علامات' جادو کا علاج' (محبت کا جادو) کی علامات اور اسباب' جادو کی جائز قسم' نظر بندی کا جادو اور اس کی علامات' نظر بندی کے جادو کا علاج' شادی میں رکاوٹ ڈالنے کا جادو اور اس کی علامات' جادوئی رکاوٹوں کا علاج اور اس کے متعلق اہم نکات' قرآنی معالج میں شرائط' جادو کے مقام کی تلاش۔

باب چہارم: یہ باب شیطان کے تعارف' شیطان کے جال اور انسانوں میں اس کے داخلے کے بارے میں ہے۔

باب پنجم: لوگوں کے دل فساد زدہ کرنے کے لیے شیطان کے داخلی راستے کون سے ہیں؟

باب ششم: شیطان کے بچاؤ کی تدابیر۔ یہ آخری باب ان اذکار مسنونہ سے مزین ہے جن سے ہر مسلمان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ کتاب آپ کے شہر کے ہر اسلامی کتب خانے میں دستیاب ہے۔ صرف 90 روپے میں بذریعہ منی آرڈر درج ذیل ایڈریس سے منگوا کر گھر بیٹھے یہ کتاب پڑھیے۔

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel:042-7321865 Mob: 0333-4229127

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

القرآن شئ عجیب

قرآن مجید قیامت کے قیام تک آنے والی انسانیت کے نام ایک مستقل دعوت ہے۔ اس میں مادی زندگی کی نسبت ایمانی اور اخلاقی زندگی کے لوازم کے تعمیر و تزکیہ پر توجہ دی گئی ہے۔ انسانی روح کی بالیدگی اور پاکیزگی اس کا خاص موضوع ہے۔ حقیقتِ نفسِ انسانی کی معرفت اور حکمت پر یہ کتاب مبین بار بار متنوع پہلوؤں سے متوجہ کرتی ہے۔ روحانی بالیدگی کے لیے تزکیہ نفس کی ضرورت ہے۔ یہی باعث ہے کہ نفس کی تین حالتوں امارہ، لوامہ اور مطمئنہ پر جس قدر گہرائی اور گیرائی کے ساتھ کلام مجید میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے اس موضوع کے حوالے سے نفس انسانی کے پہلو پر مختلف جہات سے توجہ دلائی ہے۔

قرآنی علم النفس کی اس ہیئت و کیفیت کو سینکڑوں مخصوص الفاظ کے پیرائے میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ اگر اس کا جدید علم النفس کے حوالے سے مطالعہ کیا جائے تو اعجاز القرآن کے عجیب پہلو سامنے آتے ہیں۔

پروفیسر غلام نبی طارق صاحب نے مدت العمر قرآن مجید کا علم النفس کے حوالے سے اختصاصی مطالعہ کیا ہے۔ انہیں عربی زبان و ادب کے ایک سنجیدہ قاری کی حیثیت سے اس زبان کی لطافت، فصاحت اور بلاغت کا کامل شعور حاصل ہے۔ یہی باعث ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے اس سب سے اہم موضوع پر نکتہ سنجی اور دقیقہ رسی سے کام لیتے ہوئے اس کے تمام تر مطالب کو اس کتاب میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔

ہماری نگاہ میں اس نوعیت کا مطالعہ نہ صرف یہ کہ اردو زبان میں اپنی اوّلیت رکھتا ہے بلکہ عربی زبان میں بھی اس نوعیت کی کوئی ٹھوس علمی کوشش موجود نہیں ہے۔ انہوں نے اس کتاب کو دو مستقل حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں نفس محرکہ (Psychomotor) کے حوالے سے اس موضوع کے مبادیات کو پیش کیا ہے اور پھر دوسرے حصے میں نفس انسانی کے مختلف داعیات اور رویوں کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں فاضل مصنف نے بہت گہرائی اور اعماقِ نظر سے آیات قرآنیہ کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کتاب مبین کے 270 مقامات کے ان مخصوص الفاظ و تراکیب سے بحث کی ہے جو نفس انسانی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی اس محنت و ریاضت نے قرآن مجید کے ایک ایسے موضوع کی نقاب کشائی کی ہے جو اس سے قبل محض اشارات اور اختصارات کے ساتھ بیان ہوتا رہا ہے مگر یہاں اپنے جملہ علمی امکانات کی شان کے ساتھ موجود ہے۔ کتاب کے آخر میں ذخیرۂ احادیث سے سوایسی احادیث کو پیش کیا گیا ہے جو نفس انسانی کی ماہیت اور اس کے تزکیے کی مختلف صورتوں کو پیش کرتی ہیں۔

قرآن مجید جس انسانِ مطلوب کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لیے نفس انسانی کے ان محرکات اور داعیات سے باخبر ہونا ضروری ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ اس موضوع پر قاری کے لیے ایک گہری طمانیت کا سامان فراہم کرتا ہے۔ مصنف نے اس میں ایک ایسا علمی اسلوب اختیار کیا ہے جو مطالب کی تفہیم کے لیے ناگزیر ہے۔ متن میں طرز بیان کی سلاست اور شگفتگی موضوع کو بوجھل نہیں ہونے دیتی۔ مجھے یقین ہے کہ اپنے موضوع کی ندرت اور مطالب کی جدت کے باعث اس کتاب کا اہلِ علم میں خاطر خواہ استقبال کیا جائے گا۔ قرآنیات کے موضوع پر اس جدید علمی موضوع کا مطالعہ تفہیم قرآن کی نئی جہات کو بے نقاب کرتے ہوئے قرآن فہمی کے ایک نئے اسلوب سے آشنا کرتا ہے۔ میں اس علمی کاوش کی قبولیت کے لیے دعا گو ہوں۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر

ڈائریکٹر بیت الحکمت لاہور